

صحیح

مشرف

مفتی محمد شفیع بریلوی صاحب مدظلہ العالی

۲۲۲، اتحادیہ نبوی کالج پرقز اور ایمان فروز ذخیرہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

ناشر: محمد احسان پبلشرز لاہور



۴۲۲ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح

مُشْتَرَفٌ  
مِنْ فَخْرِ شَرِيحِ نَبَوِيِّ مُحَمَّدٍ

جلد

چہارم



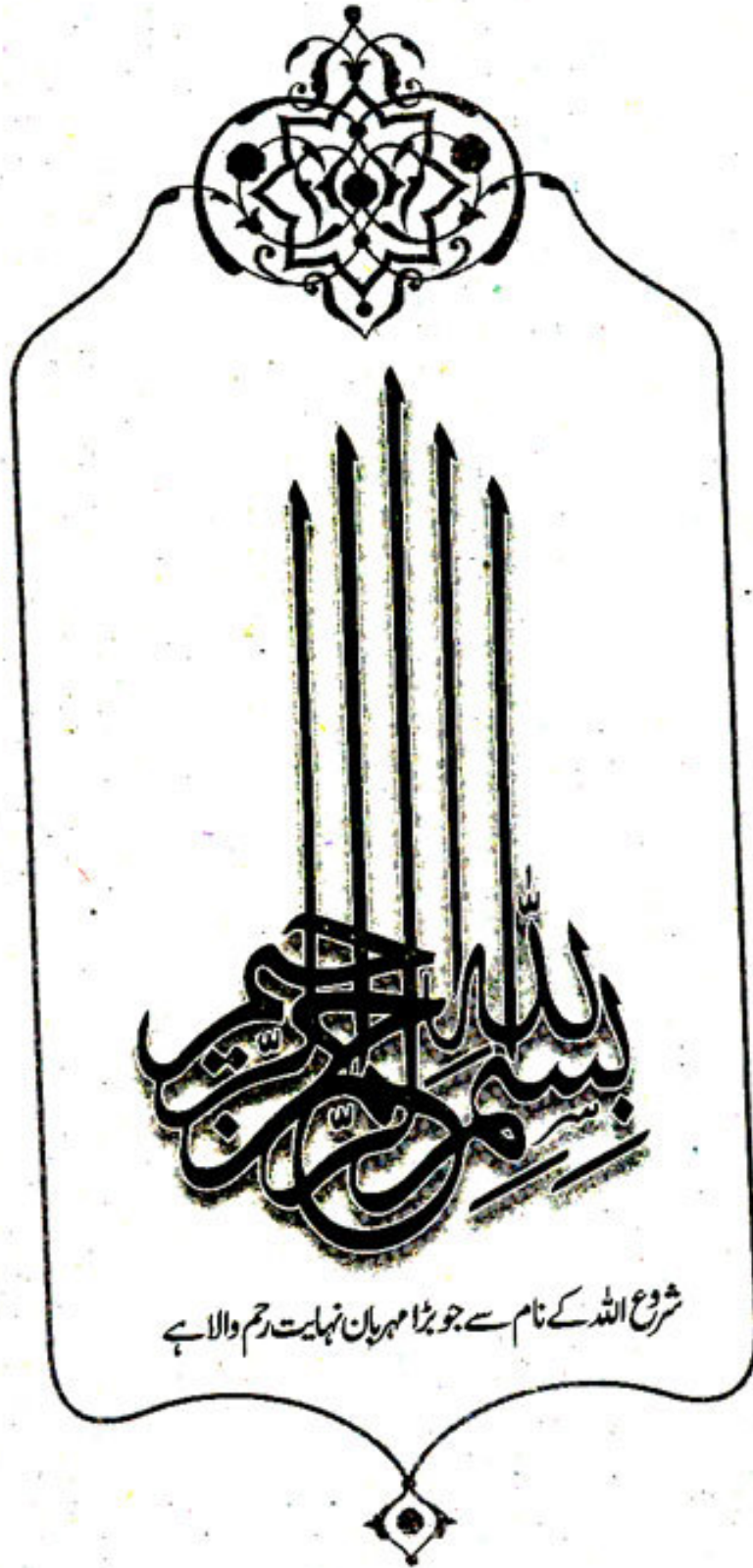
امام مسلم بن الحجاج نے کئی لاکھ احادیث نبوی سے انتخاب فرما کر  
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

عَلَامَةُ وَحِيدِ النَّهْمَانِ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹیٹ آرڈو بازار لاہور 042-7321865



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حرفے ناشر

﴿الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين و على آله و اصحابه اجمعين﴾

محترم قارئین!

حدیث رسول اور اس کے علوم کے ساتھ اشتغال اللہ تعالیٰ کے خاص کرم اور نعمتوں میں سے ہے۔ یہ مشغولیت اللہ تعالیٰ محض اپنے اُن بندوں کو عطا فرماتے ہیں کہ جن پر اس کی خاص رحمت اور نظر کرم ہوتی ہے۔

الحمد للہ یہ اعزاز والد گرامی (بشیر احمد نعمانی) کو نعمانی کتب خانہ کے قیام کے فوراً بعد ہی حاصل ہوا کہ علوم حدیث رسول میں صحاح ستہ کی کتب کے تراجم اور ان کی اردو زبان میں شروحات کی وسیع پیمانے پر اشاعت کرنے کی پاکستان میں ابتداء ہمارے ادارہ نے کی اور عوام الناس اردو پڑھے لکھے لوگ اور علوم جدیدہ کے حامل علماء و طلباء ہر ایک کو حدیث اور علوم حدیث کی تشنگی دور کرنے کا موقع ملا۔

ان تراجم میں علامہ وحید الزماں کا نام ان خوش قسمت لوگوں کی فہرست میں شامل ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے ارشادات اور فرمودات سے اظہار محبت کرتے ہوئے علم حدیث کے میدان میں نمایاں خدمات سرانجام دیں آج تک ہونے والے دیگر تراجم میں انہی سے بکثرت استفادہ کیا جا رہا ہے۔

”نعمانی کتب خانہ“ کے شائع کردہ ان تراجم احادیث کی اشاعت کے لیے اُس دور کے تقاضوں کے مطابق دور دراز علاقوں سے کنہہ مشق خطاط حضرات کی خدمات سے استفادہ کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ تراجم صحاح ستہ میں ہمارے ادارہ کے شائع شدہ نسخے کم و بیش گذشتہ پچاس برس سے تاحال بیشتر دینی و علمی لائبریریوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

علمی و تحقیقی میدان میں کمپیوٹر کی آمد سے جو انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کی روشنی میں ہم (مسلم شریف مع مختصر شرع النووی) موجودہ ایڈیشن نئی کمپوزنگ اور جدت کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں موجودہ ایڈیشن کو درج ذیل طباعتی خوبیوں سے مزین کیا گیا ہے۔ جس سے اُمید کی جاسکتی ہے کہ ”مسلم شریف“ کا موجودہ ایڈیشن مارکیٹ میں موجود دیگر اردو نسخوں میں منفرد اہمیت کا حامل ہے۔

تمام احادیث کو نئے سرے سے جدید اردو کمپیوٹر کمپوزنگ سے آراستہ کیا گیا ہے اور راوی حدیث کے بعد متن حدیث کا مرکزی حصہ الگ فونٹ (سائل) میں لکھا گیا ہے تاکہ حدیث میں فرمان رسول کا حصہ نمایاں ہو جائے۔

تمام احادیث کی نئے سرے سے نمبرنگ کی گئی ہے تاکہ قارئین کو دیگر کسی اردو کتاب سے حوالہ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ اس سلسلہ میں جو عالمی معیار کے مطابق نمبر رائج ہیں انہی کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

اردو زبان میں شائع شدہ دیگر تراجم میں بعض احادیث سرے سے موجود ہی نہ تھیں ان کو عربی کے سابقہ اصل نسخہ سے نقل کروا کر ترجمہ بھی کروایا گیا ہے۔ الحمد للہ اب اس نسخہ میں مکمل احادیث موجود ہیں۔

عربی اعراب کی درستگی کے ساتھ ساتھ بعض جگہوں پر اردو زبان کے پرانے الفاظ کو جدید الفاظ میں تبدیل کیا گیا ہے۔ بحیثیت ناشر کسی دینی کتاب کی اصل اشاعتی خوبصورتی کا اندازہ ہمیں اس وقت ہوتا ہے جب کوئی قاری کتاب کے نفس مضمون کو آسانی اور خوبصورتی سے پڑھ کر سمجھ لے اور اس پر عمل کرے یہ تمام تبدیلیاں اور کاوشیں اسی سلسلہ میں کی جاتی ہیں۔

اس عظیم الشان کتاب کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، ڈیزائننگ اور نظر ثانی میں ہمیں اپنے نہایت قابل احترام دوست جناب ابو بکر قدوسی صاحب اور ان کے معاونین کا خصوصی تعاون حاصل رہا ہے ہم دل کی گہرائیوں سے ان کے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مساعی حسنہ میں شرکت کرنے والے ہم تمام کارکنان کو دین اور آخرت کی کامیابی و کامرانی سے نوازے۔ (آمین)

آخر میں ہم اللہ کے حضور نہایت عاجزی و انکساری سے سربسجود و دعاء گوئیں کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم کوشش کو قبول و منظور فرمائے اور ہمیں اور ہمارے والدین کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

محمد ضیاء الحق نعمانی و محمد عثمان ظفر

نعمانی کتب خانہ (لاہور۔ گوجرانوالہ)



## فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد چہارم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
			<b>کتاب النکاح</b>
۴۱	رسول اللہ ﷺ کے مہر کا بیان		نکاح کے مسائل
۴۱	نواۃ کے لفظ کی تحقیق	۱۳	نکاح کا مستحب ہونا اس کے لئے جس کو طاقت ہو
۴۱	ولیمہ کا بیان	۱۳	جو کسی عورت کو دیکھے اور رغبت اس کے دل میں پیدا ہو تو اپنی بیوی سے صحبت کرے۔
۴۲	اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی فضیلت		باب متعہ کے حلال ہونے کا پھر حرام ہونے کا پھر حلال ہونے کا
۴۸	نکاح زینب اور نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان	۱۶	پھر قیامت تک حرام رہنے کا بیان
۵۳	دعوت قبول کرنے کا بیان		بہنجی اور پھوپھی اور خالہ اور بھانجی کا جمع کرنا نکاح میں حرام ہے
۵۶	طلاق ثلاثہ کا بیان	۱۷	محرم کا نکاح حرام ہے اور پیغام دینا مکروہ ہے
۵۸	جماع کے وقت کی دعا		ایک بھائی کے پیغام کا جب تک جواب نہ ہوے تب تک پیغام دینا رواہ نہیں
۵۹	آگے اور پیچھے سے قبل میں جمع کرنے کا بیان	۲۶	نکاح شغار کا بطلان
۵۹	باب اس بیان میں کہ عورت کو روانہ نہیں کہ مرد کو جماع سے روکے	۲۸	نکاح کی شرائط کے پورے کرنے کا بیان
۶۰	عورت کا بھید کھولنا حرام ہے		بیوہ کا نکاح میں اجازت دینا زبان سے ہے اور باکرہ کا سکوت سے
۶۱	عزل کا بیان	۳۰	باپ کو روا ہے کہ چھوٹی لڑکی کنواری کا نکاح کر دے
۶۲	جو عورت قیدی حاملہ ہو اس سے صحبت حرام ہونے کا بیان	۳۲	عقد کا اور زفاف کا شوال میں مستحب ہونا
۶۵	غیلہ کے جواز کے بیان میں اور عزل کی کراہت میں	۳۳	جو کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اس کو مستحب ہے کہ اس کا منہ اور ہتھیلیاں دیکھے لے
	<b>کتاب الرضاع</b>		مہر کا بیان اور تعلیم القرآن اور مہر صحمبرانے میں لوہے کا چھلا وغیرہ کے
۶۷	دودھ پلانے کے مسائل	۳۳	تعلیم القرآن پر اجرت یعنی درست ہے
۶۷	رضاعت کی حرمت میں مذکر کا اثر	۳۵	
۷۰	رضاعی بہنجی کی حرمت کا بیان	۳۷	
۷۱	بیوی کی بیٹی اور بیوی کی بہن کی حرمت کا بیان	۳۷	
۷۳	ایک اور دودھ چوسنے کا بیان	۳۸	
۷۴	پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت کا بیان	۴۰	
۷۵	بڑی عمر کی رضاعت کا بیان		
۷۷	رضاعت کے بھوک سے ثابت ہونے کا بیان		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۲۶	وضع حمل سے عدت کا تمام ہونا	۷۸	تسخیر کا بیان
۱۲۸	سوگ واجب ہے اس عورت پر جس کا خاندان مر جائے اور کسی حالت میں تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے	۷۸	بعد استبراء کے قیدی عورت سے صحبت کرنا درست ہے اگرچہ اس کا شوہر بھی موجود ہو اور بچہ دقید ہونے کے نکاح ٹوٹ جانے کا بیان
	<b>کتاب اللعان</b>	۷۹	لڑکا عورت کے شوہر یا مالک کا ہے اور شبہات سے بچنے کا بیان
۱۳۳	لعان کا بیان	۷۹	لوٹڈی کے استبراء کا بیان
	<b>کتاب العتق</b>	۸۱	قائف کی بات کا اعتبار کرنا الحاق ولد میں
۱۳۳	بردہ آزاد کرنے کا بیان	۸۲	باکرہ اور شیبہ کے پاس زفاف کے بعد شوہر کے ٹھہرنے کا بیان
۱۳۴	ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے	۸۳	بیبیوں کی باری کا بیان
۱۳۹	ولاء کا بیچنا یا ہبہ کرنا درست نہیں		اسماء ازواج مطہرات رسول اللہ ﷺ اپنی باری سکون کو ہبہ کرنے کا بیان
۱۵۰	غلام اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو مولیٰ نہیں بنا سکتا	۸۵	دیندار سے نکاح کرنے کا بیان
۱۵۱	بردہ آزاد کرنے کی فضیلت	۸۶	باکرہ سے نکاح مستحب ہونے کا بیان
۱۵۲	باپ کو آزاد کرانے کی فضیلت	۸۷	عورتوں کے ساتھ خوش خلقی کرنے کا بیان
	<b>کتاب البیوع</b>	۹۰	اگر حوا خیانت نہ کرتی تو کوئی بھی عورت کبھی بھی اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی
۱۵۳	خرید و فروخت کے مسائل	۹۱	دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے
۱۵۴	کنکری کی بیع اور دھوکے کی بیع باطل ہے	۹۱	عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان
۱۵۴	حبل الجملہ کی بیع کی ممانعت		<b>کتاب الطلاق</b>
	اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے نہ اس کی بیع پر بیچے اور دھوکہ دینا اور تھن میں دودھ بھر رکھنا حرام ہے	۹۳	طلاق کے مسائل
۱۵۵	آگے بڑھ کر تاجروں سے ملنے کی ممانعت	۹۹	قروہ کے مسکوں کی تحقیق
۱۵۶	شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے	۹۹	تین طلاقتوں کا بیان
۱۵۷	مصراۃ کی بیع کا بیان		کفارہ کا واجب ہونا اس پر جس نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور نیت طلاق کی نہ تھی
۱۵۸	قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے	۱۰۰	تخیر سے طلاق نہیں ہوتی مگر جب نیت ہو
۱۶۰	کھجور کے ڈھیر کو جس کا وزن معلوم نہ ہو کھجور کے بدلے بیچنا درست نہیں ہے	۱۰۳	ایلاء کا بیان
۱۶۳	بانک اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک اسی مقام میں رہیں	۱۱۷	مطلقہ بائسہ کے نفقہ نہ ہونے کا بیان
۱۶۳	جہاں بیع ہوتی ہے	۱۱۸	معتدہ بائن کو اور جس کا شوہر مر گیا ہو اس کو دن میں نکلتا ضرورت کے واسطے روا ہے
۱۶۵	تجارت اور بیان میں راست بازی کا بیان		
۱۶۶	جو شخص بیع میں دھوکہ کھائے	۱۲۶	
	میوہ جب تک اس کی صلاحیت کا یقین نہ ہو درخت پر بیچنا		



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۹۸	کہ کتے کا پالنا حرام ہے، مگر شکار یا کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لئے یا ایسے ہی اور کسی کام کے واسطے	۱۶۶	درست نہیں جب تک کاٹنے کی شرط نہ ہوئی ہو
۲۰۲	پھینچنے لگانے کی اجرت حلال ہے	۱۶۸	ترکھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنا حرام ہے مگر عربیہ میں درست ہے
۲۰۳	شراب بیچنا حرام ہے	۱۷۲	جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر کھجور لگی ہو
۲۰۵	شراب اور مردار اور سوراہوں کی بیع حرام ہے	۱۷۳	مخالفہ اور مزینہ اور مخارہ کی ممانعت اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے، رعاوضہ کا منع ہونا
۲۰۷	سود کا بیان	۱۷۵	زمین کو کرایہ پر دینے کا بیان
۲۰۸	بیع صرف اور سونے کی چاندی کے ساتھ نقد بیع	۱۸۰	اناج کے بدلے زمین کرایہ پر دینے کا بیان
۲۱۱	چاندی کی بیع سونے کے بدلے بطور قرض ممنوع ہونے کا بیان	۱۸۲	مزارعت اور مواجرہ کے بیان میں
۲۱۲	سونے اور گینوں والے ہار کی بیع	۱۸۳	زمین ہبہ کرنے کا بیان
۲۱۳	برابر برابر اناج کی بیع		<b>کتاب المسافات والمزارعة</b>
۲۱۸	سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کا بیان	۱۸۵	مسافات اور مزارعت کے مسائل
۲۱۸	چاندی کی بیع	۱۸۵	درخت لگانے کی اور کھیتی کرنے کی فضیلت
۲۱۹	حلال کو حاصل کرنے اور شبہ والی اشیاء کو چھوڑنے کا بیان	۱۸۸	آفت سے جو نقصان ہو اس کو بھرا دینا
۲۲۰	اونٹ کو بیچنا اور سواری کی شرط کر لینا	۱۹۰	قرض میں سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے (اگر قرض دار کو تکلیف ہو)
۲۲۵	جانوروں کا قرض لینا درست ہے اور اس سے بہتر جانور دینا مستحب ہے	۱۹۱	اگر خریدار مفلس ہو جائے اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز بچتہ پائے تو واپس لے سکتا ہے
۲۲۶	جانور کو جانور کے بدل کم زیادہ بیچنا درست ہے	۱۹۳	مفلس کو مہلت دینے کی اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت
۲۲۶	گروی رکھنا سفر اور حضر دونوں میں جائز ہے	۱۹۵	جو شخص مالدار ہو اس کا قرض ادا کرنے میں دیر کرنا حرام ہے اور جب قرض اتارا جائے۔ مالدار پر تو اس کا قبول کر لینا مستحب ہے۔
۲۲۷	بیع سلم کا بیان	۱۹۵	جو پانی جنگل میں ضرورت سے زیادہ ہو اس کا بیچنا حرام ہے
۲۲۸	احکام انسان اور حیوان کی خوراک میں حرام ہے	۱۹۷	جب لوگوں کو اس کی احتیاج ہو گھاس چرانے میں اور اس کا روکنا منع ہے اور روکانے کی اجرت لینا منع ہے۔
۲۲۹	بیع میں قسم کھانے کی ممانعت		کتے کی قیمت اور نجوی کی مٹھائی اور رنڈی کی خرچی اور بلی کی بیع حرام ہے
۲۲۹	شفعہ کا بیان		کتوں کے قتل کا حکم پھر اس حکم کا منسوخ ہونا اور اس امر کا بیان
۲۳۰	ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنا		
۲۳۱	ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے		
۲۳۳	جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی راہ رکھنا چاہیے		
	<b>کتاب الفرائض</b>		
۲۳۳	فرائض یعنی ورثہ کا بیان	۱۹۷	فرائض کو ان کے حق داروں کو دینے اور بقایا قرہبی مرد کو دینے کا
۲۳۳	بیان		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۷۵	قسم میں انشاء اللہ کہنا	۲۳۵	بلحاظ نزول آیت کمال سب سے آخر میں اترنے کا بیان
	جب قسم سے گھر والوں کا نقصان ہو تو قسم نہ توڑنا منع ہے بشرطیکہ	۲۳۸	جو مال چھوڑے وہ اس کے ورثاء کا ہے
۲۷۷	وہ کام حرام نہ ہو	<b>کتاب الہبات</b>	
۲۷۷	کافر کفر کی حالت میں کوئی نذر مانے پھر مسلمان ہو جائے	۲۳۰	ہبہ اور صدقہ کے مسائل
۲۷۹	غلام اور لونڈی سے کیونکر سلوک کرنا چاہیے	۲۳۰	جس کو جو چیز صدقہ دے پھر اس سے وہی چیز خریدنا مکروہ ہے
	اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگانے والے کے لئے وعید کا	۲۳۱	صدقہ دے کر لوٹنا حرام ہے
۲۸۲	بیان	۲۳۲	بعض لڑکوں کو کم دینا اور بعض کو زیادہ دینا مکروہ ہے
	غلام کو وہی کھلاؤ اور پہناؤ جو خود کھاتے اور پہنتے ہو اور ان کو	۲۳۵	عمری کا بیان
۲۸۲	طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو	<b>کتاب الوصیۃ</b>	
۲۸۴	غلام کے اجر و ثواب کا بیان	۲۳۹	وصیت کا بیان
۲۸۵	مشترکہ غلام کو آزاد کرنے والے کا بیان	۲۵۰	ایک تہائی مال کی وصیت کے بارے میں
۲۸۸	مذہب کی بیخ درست ہے	۲۵۳	صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے
<b>کتاب القاسمہ والمحرابین</b>		۲۵۴	مرنے کے بعد انسان کو کس چیز کا ثواب پہنچتا ہے
<b>والقصاص والدیات</b>		۲۵۴	وقف کا بیان
۲۹۰	قسامت لڑائی قصاص اور دیت کا بیان		جس کے پاس کوئی شے قابل وصیت نہ ہو اس کو وصیت نہ کرنا
۲۹۰	قسامت کا بیان	۲۵۵	درست ہے
۲۹۵	لڑنے والوں کا اور اسلام سے پھر جانے والوں کا حکم	<b>کتاب النذر</b>	
	پتھر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص لازم ہوگا۔ اسی	۲۶۱	نذر کے مسائل
۲۹۸	طرح مرد کو عورت کے بدلے قتل کریں گے	۲۶۱	نذر کو پورا کرنے کا حکم
	جب کوئی دوسرا جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کو دفع کرے	۲۶۳	ایسی نذر جس میں اللہ کی تافرمانی ہو..... الخ
	اور دفع کرنے میں اس کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اس پر کچھ	۲۶۵	کعبہ پیدل جانے والے کی نذر کا بیان
۲۹۹	تاوان نہ ہوگا (یعنی حفاظت خود اختیار کر جرم نہیں)	۲۶۶	نذر کے کفارہ کا بیان
۳۰۱	دانتوں میں قصاص کا بیان	<b>ایمان کے بیان میں</b>	
۳۰۲	مسلمانوں کا قتل کب درست ہے	۲۶۷	قسموں کے مسائل
۳۰۳	جس نے پہلے خون کی بنا ڈالی اس کے گناہ کا بیان	۲۶۷	خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کی ممانعت
۳۰۳	قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا	۲۶۸	جولات و عزیزی کی قسم کھائے اس کو لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے
۳۰۳	خون اور عزت اور مال کا حق سخت ہے		جو شخص قسم کھائے کسی کام پر پھر اس کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اس کو
	قتل کا اقرار صحیح ہے اور قاتل کو مقتول کے حوالے کر دیں گے اور	۲۶۹	کر لے اور قسم کا کفارہ دے
۳۰۶	اس سے معافی کی درخواست مستحب ہے۔	۲۷۵	قسم کھانے والے کی نیت کے موافق قسم ہوگی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۲۵	ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا	۳۰۸	پیٹ کے بچہ کی دیت اور قتلِ خطا اور شبہ عمد کی دیت کا بیان
۳۲۶	حاکم کے فیصلہ سے امر واقعہ غلط نہ ہوگا		<b>کتاب الحدود</b>
۳۲۷	ہندہ ابوسفیان کی بی بی کا فیصلہ	۳۱۱	حدود کے مسائل
۳۲۸	بہت پوچھنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے ممانعت	۳۱۱	چوری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان
۳۳۰	جب حاکم فیصلہ کرے اگرچہ غلط ہو اس کا ثواب		چور اگرچہ شریف ہو اس کا ہاتھ کاٹنا اور حدوں میں سفارش نہ کرنا
۳۳۱	غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے	۳۱۳	
۳۳۱	غلط باتوں اور نئی باتوں کے ابطال کا اور جو دین میں نکالی جائیں	۳۱۵	زنا کی حد کا بیان
۳۳۲	اچھے گواہوں کا بیان	۳۱۶	شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے کا بیان
۳۳۲	مجتہدوں کا اختلاف	۳۱۶	جو شخص زنا کا اعتراف کر لے اس کا بیان
۳۳۳	حاکم کو دونوں فریق میں صلح کر دینا بہتر ہے	۳۲۶	ذمی یہودی کو زنا میں سنگسار کرنے کا بیان
	<b>کتاب اللقطہ</b>	۳۲۹	نفاس والی عورتوں سے حد کے مؤخر کرنے کا بیان
۳۳۳	پڑی ہوئی چیز ملنے کے مسائل	۳۲۹	شراب کی حد کا بیان
۳۳۸	جانور کا دودھ دودھنا بغیر مالک کی اجازت کے حرام ہے	۳۳۲	تعزیر میں کتنے کوڑے تک لگانا جائز ہے
۳۳۹	مہمانداری کا بیان	۳۳۲	حد لگانے سے گناہ مٹ جاتا ہے
	جو مال اپنی حاجت سے فاضل ہو وہ بھائی مسلمان کی خاطر داری میں صرف کرے	۳۳۳	جانور کسی کو مارے یا کنویں میں کوئی گر پڑے تو اس کی دیت لازم نہ آئے گی
۳۵۱			<b>کتاب الاقضية</b>
۳۵۱	جب تو شے کم ہوں تو سب تو شے ملا دینا مستحب ہے۔	۳۳۵	احکام اور فیصلوں کے مسائل



# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## کِتَابُ النِّكَاحِ

### نکاح کے مسائل

نکاح ☆ نکاح لغت میں مطلق ضم اور ملانے کو کہتے ہیں اور کبھی عقد کو بھی بولتے ہیں اور کبھی جماع کو بھی اور زہری نے کہا ہے کہ اصل نکاح کی کلام عرب میں جماع ہے اور بیاہ کو جو نکاح کہتے ہیں اس لیے کہ وہ سبب ہے جماع کا اور ابو القاسم زجاجی نے کہا ہے کہ جماع اور وطی دونوں اصل میں نکاح ہیں اور ابو علی فارسی نے ایک بار ایک بات کہی ہے کہ جب عرب کہتا ہے نکح فلان فلانة تو وہاں یہ مراد ہوتا ہے کہ عقد کیا فلانے مرد نے فلانی عورت سے اور جب کہتا ہے نکح فلان امراته تو یہ معنی ہوتے ہیں کہ جماع کیا فلانے مرد نے اپنی عورت سے۔ اس لیے کہ اپنی عورت کا قرینہ دلالت کرتا ہے کہ یہاں عقد مراد نہیں بلکہ جماع ہی مراد ہے اور فقہاء کے نکاح میں تین قول ہیں ایک جماعت نے کہا ہے کہ نکاح حقیقہ عقد ہے اور مجازاً جماع ہے۔ قاضی ابوالطیب شافعی اور متولے وغیرہ کا اور قاضی حسین کا اصحاب شافعیہ میں سے اور قرآن عزیز اور احادیث میں اکثر اسی طرح وارد ہوا ہے۔ دوسرے یہ کہ حقیقہ جماع ہے اور مجازاً عقد اور یہ قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور تیسرا قول یہ کہ دونوں حقیقت ہیں بالاشتراك۔

باب: نکاح کا مستحب ہونا اس کے لیے جس کو طاقت ہو

باب استِحْبَابِ النِّكَاحِ  
لِمَنْ اسْتَطَاعَ

۳۳۹۸- عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُمْسِي مَعَ  
عَبْدِ اللَّهِ بِمِنَى فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ  
فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا نَزَوَّجُكَ  
۳۳۹۹- عَلْقَمَةُ نَعَتْهَا فِيهَا جَاءَتْهَا عِدَّةُ اللَّهِ كَمَا نَعَتْهَا  
سَوْعِدَةُ ابْنَةُ عُمَرَ بْنِ الْوَلَدِ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْوَلَدِ  
كَرِهَتْ أَنْ يَنْكِحَهَا عُمَرُ بْنُ الْوَلَدِ لِقَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْوَلَدِ  
إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلَدِ لَمَنْ اسْتَطَاعَ

(۳۳۹۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو زوجہ کے نان نفقہ کی طاقت رکھتا ہے اور جوان بھی ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ نکاح کرے اور یہ امر بطریق استحباب ہے اور اکثر علماء کا یہی قول ہے داؤد ظاہری اور ان کے موافقین کے علاوہ کسی نے بھی نکاح کو واجب نہیں کہا۔ اور امام احمد کی ایک روایت میں بھی یہی ہے کہ جب زنا کا ڈر ہو تو اس وقت نکاح کر لینا یا لونڈی خرید لینا ضروری ہے۔ اور قرآن مجید کا لفظ

تمہارا نکاح ایسی جوان لڑکی سے نہ کر دیں کہ وہ تم کو تمہاری گزری ہوئی عمر میں سے کچھ یاد دلا دے۔ تو عبد اللہؓ نے ان سے کہا کہ اگر تم یہ کہتے ہو تو ہم سے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے اے گروہ جوانوں کے جو تم میں نکاح کے خرچ کی طاقت رکھتا ہو یعنی نان نفقہ دے سکتا ہو تو چاہیے کہ نکاح کرے اس لئے کہ وہ آنکھوں کو خوب نیچا کر دیتا ہے اور فرج کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے اور جو نہ طاقت رکھتا ہو (اس خرچ کی) تو روزے رکھے کہ یہ اس کے لیے گویا خسی کرنا ہے۔

۳۳۹۹- عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ان کو عثمان بن عفانؓ ملے تو انہوں نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن ادھر آؤ پھر ان کو خلوت میں لے گئے۔ جب عبد اللہ نے دیکھا کہ عثمان کو کوئی کام نہیں تو انہوں نے مجھے بلا لیا کہ اے علقمہ! یہاں آ جاؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ میں چلا گیا تو عثمانؓ نے ان سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن کیا تمہارا نکاح ایک کنواری لڑکی سے نہ کرادیں شاید کہ وہ تمہیں تمہارا جوانی کا وقت یاد دلا دے۔ تو عبد اللہ نے کہا کہ اگر آپ کہتے ہیں۔ آگے وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۳۰۰- عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ اے جوانوں کے گروہ تم میں سے جو خرچ کی طاقت رکھے وہ نکاح کر لے اس لیے کہ نکاح آنکھوں کو نیچا کر دیتا ہے اور فرج (شرمگاہ) کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے اور جو خرچ کی طاقت نہ رکھے وہ روزہ رکھے کہ گویا یہ اس کے لیے خسی کرنا ہے۔

۳۳۰۱- عبد الرحمن بن یزید نے کہا کہ میں اور میرے چچا علقمہ اور اسود عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے اور میں ان دنوں جوان تھا تو عبد اللہ نے ایک حدیث بیان کی یعنی وہی جو اوپر گزری اور میں جان گیا کہ انہوں نے میرے ہی لیے وہ حدیث بیان کی اور روایت میں یہ بھی زیادہ ہے ابو معاویہؓ کی روایت سے کہ عبد الرحمن نے

جَارِيَةَ شَابَةً لَعَلَّهَا تُذَكِّرُكَ بَعْضَ مَا مَضَى مِنْ زَمَانِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَيْنُ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ))

۳۳۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِنِي إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ فَقَالَ هَلُمَّ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَاسْتَحْلَاهُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنْ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِي تَعَالَ يَا عُلْقَمَةُ قَالَ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَلَا بُزَّجُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَارِيَةَ بَكْرًا لَعَلَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَيْنُ قُلْتَ ذَلِكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

۳۴۰۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ))

۳۴۰۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّي عُلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ وَأَنَا شَابٌ يَوْمَئِذٍ فَذَكَرَ حَدِيثًا رَأَيْتُ أَنَّهُ حَدَّثَ بِهِ مِنْ أَجْلِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَزَادَ

تو بھی یہی منطوق ہے کہ آدمی کو اختیار ہے لوٹھی خرید لے یا نکاح کر لے اور یہی جمہور کا مذہب ہے۔

قَالَ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتَّى تَزَوَّجْتُ.

کہا کہ پھر میں نے نکاح میں کچھ دیر نہیں کی اور نکاح کر لیا۔  
۳۴۰۲- مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ پھر میں نے نکاح کرنے میں کچھ دیر نہیں کی اور نکاح کر لیا۔

۳۴۰۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَنَا أَخَذْتُ الْقَوْمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتَّى تَزَوَّجْتُ.

۳۴۰۳- حضرت انسؓ نے کہا کہ نبی ﷺ کے چند صحابہؓ نے نبیؐ کی بیویوں سے آپ ﷺ کی خفیہ عبادت کا حال پوچھا یعنی جو عبادت آپ گھر میں کرتے تھے اور پھر ایک نے ان میں سے کہا کہ میں کبھی عورتوں سے نکاح نہیں کروں گا۔ کسی نے کہا میں کبھی گوشت نہ کھاؤں گا۔ کسی نے کہا میں کبھی بچھونے پر نہ سوؤں گا۔ سو حضرت نے اللہ کی تعریف اور ثنا کی یعنی خطبہ پڑھا اور فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا تو یہ حال ہے کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں یعنی رات کو اور سو بھی جاتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں سو جو میرے طریقہ سے بے رغبتی کرے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔

۳۴۰۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَفْرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ فِي السَّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ (( مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا لَكِنِّي أَصْلِي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنِّي فَلَيْسَ مِنِّي ))

۳۴۰۴- حضرت سعدؓ سے مروی ہے کہ عثمان بن مظعون نے جب عورتوں سے جدارہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ نے ان کی بات رد کر دی اور اگر آپ اجازت دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

۳۴۰۴- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونِ التَّبْتُلِ وَلَوْ أُذِنَ لَهُ لَأَخْتَصَيْنَا.

☆ یعنی جس نے سنت کو اہانت سے چھوڑا یا اس سے بہتر کسی اور کام کو سمجھ کے چھوڑا وہ امت محمدیہ سے باہر ہو اس لیے کہ جناب رسول اللہ کی فضیلت کا منکر ٹھہرا اور اگر اس طور سے نہیں چھوڑا تو اس پر کچھ ملامت نہیں جیسا کہ اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ غرض حضور کا یہ قول جو ام الکلمہ میں سے ہے کہ ہزاروں بدعات اور محدثات کا رد کرتا ہے اور اہل بدعت کے قطع جید (گردن) کے لیے سیف قاطع اور متجان سنت کے واسطے برہان ساطع ہے۔

☆ (۳۴۰۴) اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لوگ اپنی رائے سے خصی ہونے کو جائز جانتے تھے پھر جب جناب رسول اللہ نے اجازت نہ دی تب اس کا حرام ہونا ثابت ہو اور انہوں نے اپنی رائے کو چھوڑ دیا اور قیامت تک صالحان امت کا بھی یہی وطیرہ اور طریقہ ہے کہ جب حدیث رسول اللہ ان کو مل جاتی ہے تو اپنی رائے ہو یا کسی امام مجتہد پیر و مرشد کی رائے ہو اس کو سلام کرتے ہیں اور حدیث رسول اللہ پر عمل کرتے ہیں۔ اور جو اس طریقہ پر نہیں وہ سلف صالحین کے مسلک پر نہیں اور آدمی کا خصی کرنا امام نووی نے حرام لکھا ہے خواہ بچپن میں ہو خواہ بڑے سن میں اور بغوی نے کہا ہے کہ ایسے ہی جو جانور حرام ہیں ان کا خصی کرنا بھی حرام ہے اور جو جانور کہ حلال ہے اس کو بچپن میں خصی کرنا وہاں ہے لہ

۳۴۰۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ رَدَّ عَلَيَّ عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونِ التَّبْتَلِيُّ وَكَوَّ أُذُنَ لَهُ لَأَحْتَصِنَا.

۳۴۰۶- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ أَنْ يَتَّبَلَ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَوَّ أَحْجَازَ لَهُ ذَلِكَ لَأَحْتَصِنَا.

باب : جو کسی عورت کو دیکھے اور رغبت اس کے دل میں پیدا ہو تو اپنی بیوی یا باندی سے صحبت کرے

بَاب نَذْبٍ مَن رَأَى امْرَأَةً فَوَقَعَتْ فِي نَفْسِهِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَارِيَتَهُ فَيُؤَاقِعَهَا

۳۴۰۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک عورت پر نظر پڑی تو آپ اپنی بیوی حضرت زینب کے پاس تشریف لائے اور وہ ایک چمڑے کو دباغت دینے کے لیے مل رہی تھیں پھر آپ نے اپنی حاجت ان سے پوری کی اور پھر اپنے صحابہ کی طرف نکلے اور فرمایا کہ عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے اور جب جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔ پھر جب کوئی کسی عورت کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے پاس آئے یعنی صحبت کرے، اس عمل سے اس کے دل کا خیال جاتا رہے گا۔

۳۴۰۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَاتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيَّةً لَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ حَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ (( إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبَلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُذْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يُرَدُّ مَا فِي نَفْسِهِ ))

۳۴۰۸- جابر رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس میں یہ نہیں کہ عورت جب جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔

۳۴۰۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَذَكَرَ بِمَثَلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ تَذْبِيرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ.

لہ اور بعد میں حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

(۳۴۰۸) ☆ اس حدیث کی رو سے مستحب ہے کہ جب آدمی کسی عورت کو دیکھے اور اسے شہوت ہو تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور صحبت کرے اور جان لے کہ جو اس کے پاس ہے وہی میری بیوی کے پاس ہے اور عورت کا شیطان کی صورت میں آنا یہ ہے کہ شہوت رانی اور زنا کی رغبت دلاتی اور لذات جماع کو یاد دلاتی ہے اور یہ اثر شیطان کا ہے اور آپ نے صحابہ کرام کو بغرض تعلیم یہ امر بیان کر دیا اور اس سے معلوم لیں



۳۴۰۹- جابر نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جب کسی کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو اور اس کے دل میں اس کا خیال آئے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے صحبت کرے کہ اس سے اس کے دل کا خیال جاتا رہے گا۔

باب: متعہ کے حلال ہونے کا پھر حرام ہونے کا پھر حلال ہونے کا پھر قیامت تک

حرام رہنے کا بیان

۳۴۱۰- عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہم جہاد کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں اور ہم نے کہا کہ کیا ہم خصی ہو جائیں؟ سو آپ نے ہم کو منع فرمایا اس سے اور اجازت دی ہم کو کہ ایک کپڑے کے بدلے ایک معین مدت تک عورت سے نکاح کریں۔ پھر عبد اللہ نے یہ آیت پڑھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو! امت حرام کرو پاک چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

۳۴۱۱- اسمعیل بن ابو خالد نے اسی کے مثل روایت کی اور پھر کہا کہ ہم پر یہ آیت پڑھی اور یہ نہیں کہا کہ عبد اللہ نے یہ آیت

۳۴۰۹- قَالَ جَابِرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( إِذَا أَحَدُكُمْ أَحْبَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَرَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيُعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ ))

بَاب نِكَاحِ الْمُتَعَةِ وَبَيَانِ أَنَّهُ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ ثُمَّ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ وَاسْتَقَرَّ تَحْرِيمُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۳۴۱۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَحْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَحَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثُّوبِ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ

۳۴۱۱- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا هَذِهِ الْآيَةَ وَلَمْ

لہ ہوا کہ مرد اگر اپنی بیوی سے دن میں جماع کرے تو کوئی حرج نہیں اور بیوی کے لیے ضروری ہے کہ اگر کسی شغل میں ہو تو اسے ترک کر کے شوہر کے بلانے پر حاضر ہو۔ اس لیے کہ جب مرد کی شہوت بدن میں حرکت کرتی ہے اور نکلتی نہیں تو خوف ہے کہ اس کے دل اور بدن کو ضرر پہنچے اور اکثر ضعف بھر بھی عارض ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سب برادران مسلمین اور بیویوں کو اس حسنت کے حاصل کرنے کی توفیق دے اور نشوزد اعراض سے بچائے۔ (آمین)

(۳۴۱۱) ☆ نکاح متعہ یہ ہے کہ ایک معین مدت تک ایک مہر پر کسی عورت سے نکاح کرنا اور اس مدت کے بعد وہ نکاح ختم ہو جائے اور عورت بغیر طلاق کے اس کے نکاح سے باہر کبھی جائے۔ علامہ مازنی نے کہا ہے کہ ابتدائے اسلام میں یہ نکاح جائز تھا پھر باحدیث صحیحہ اس کا منسوخ ہونا ثابت ہو اور اس کی تحریم پر اجماع منعقد ہو گیا۔

مترجم:- پھر جن کے نزدیک اجماع مقبول ہے وہ اس کی حرمت پر اجماع کو سند لاتے ہیں اور جن کے نزدیک اجماع حجت نہیں ہے وہ ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں اور مال دونوں کا ایک ہی ہے۔ اٹھی۔ سوائے ایک مبتدع گروہ کے کسی نے اس کی حرمت پر مخالفت نہیں لہ

لہ کی اور اس گروہ مبتدعہ نے انہی احادیث منسوخہ اور اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن اور ابن مسعود کی قرأت میں ہے فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمى اور ابن مسعود کی یہ قرأت شاذ ہے اس کا رتبہ نہ حدیث کے برابر ہے نہ لازم العمل ہے۔ اور امام زفرؒ نے کہا ہے کہ جس نے نکاح متعہ کیا اس کا نکاح ہمیشہ کے لیے ہو گیا یعنی پھر بغیر طلاق کے وہ نکاح نہیں ٹوٹ سکتا گو یا مدت کا ذکر قابل اعتبار نہیں رہا جیسے اور شروط فاسدہ لائق اعتبار نہیں۔ ماذری نے کہا ہے کہ صحیح مسلم میں آیا ہے کہ آپؐ نے خیبر میں متعہ سے منع فرمایا اور کسی روایت میں آیا ہے کہ آپؐ نے فتح مکہ کے دن منع فرمایا اس میں بعضوں کو شبہ ہوا حالانکہ اس میں تعارض نہیں اس لیے کہ آپؐ نے بار بار اس سے منع فرمایا ہے۔ اس لیے کہ اس کی نہی (ممانعت) مشہور ہو جائے اور سب کو پہنچ جائے اور جس نے نہ سنا ہو وہ بھی سن لے۔ پھر ہر راوی نے جس وقت میں سنا اس وقت میں نہی کو بیان کر دیا، غرض اس میں تعارض جاننے والے کی خطا ہے۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے ایک جماعت نے حدیث جواز متعہ کو صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اس میں سے ذکر کیا ہے ابن مسعود اور ابن عباس اور جابر اور سلمہ بن اکوع اور سبرہ بن معبد چینی کی روایتوں کو اور ان سب روایتوں میں اس کا جواز سفر میں مذکور ہے نہ کہ حضر میں اور بوقت ضرورت نہ کہ بلا ضرورت۔ اور ظاہر ہے کہ عرب کا ملک گرم ہے اور اسفار جہاد میں عورتوں کا ساتھ رکھنا مشکل ہے اور ابن عمرؓ کی روایت میں تصریح ہے کہ اس کا جواز ابتدائے اسلام میں تھا جیسے مضطر کیلئے مردار کا جواز ہے اور اسکے مانند اور ابن عباسؓ سے اسی طرح مروی ہے اور امام مسلم نے اس کی اباحت سلمہ ابن اکوع سے روز اوٹاس میں روایت کی ہے اور سبرہ کی روایت سے فتح مکہ کے دن اور وہ دونوں ایک ہی ہیں پھر اسی دن حرمت بھی ہوئی اور حضرت علیؓ کی روایت میں اس کی تحریم خیبر کے دن آئی ہے اور وہ فتح مکہ سے پہلے ہے اور حضرت علیؓ سے مسلم کے علاوہ اور کتابوں میں مروی ہے کہ اس سے رسول اللہؐ نے غزوہ تبوک میں منع فرمایا۔ اس روایت کا کوئی متابع نہیں بلکہ یہ راوی کی غلطی ہے اور اسی حدیث کو امام مالک موطا میں اور سفیان ابن عیینہ اور عمری اور یونس وغیر ہم نے زہری سے روایت کیا ہے اور اس میں خیبر کا دن مذکور ہے اور امام مسلم نے بھی اسی طرح امام زہری سے بواسطہ ایک جماعت سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ امام ابو داؤد نے ربیع بن سبرہ سے انکے والد کے توسط سے روایت کیا ہے کہ متعہ کی نہی حجۃ الوداع میں ہوئی ہے کہ اس باب میں جو روایتیں مروی ہیں ان سب میں یہی صحیح تر ہے اور سبرہ سے اس کی اباحت بھی حجۃ الوداع میں مروی ہوئی ہے پھر اسی دن اس کی قیامت تک کے لیے رسول اللہؐ نے حرمت بیان فرمائی۔ حسن بصریؒ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ متعہ سوائے عمرہ قضا کے کبھی حلال نہیں ہوا اور سبرہ چینی سے بھی یہی مروی ہے اور امام مسلم نے سبرہ کی روایتوں میں تعین وقت نہیں بیان کیا مگر محمد بن سعید دارمی، اسحاق بن ابراہیم اور یحییٰ بن یحییٰ کی روایت میں فتح کا دن مذکور ہے۔ اور محدثین نے کہا ہے کہ روایت اباحت کا حجۃ الوداع کے دن ذکر کرنا خطا ہے اس لیے کہ ان دنوں میں نہ ضرورت تھی نہ غربت یعنی عورتوں سے جدائی اور اکثر لوگوں نے عورتوں کے ساتھ حج کیا تھا۔ صحیح یہ ہے کہ حجۃ الوداع میں متعہ کی نہی ہوئی جیسا کہ اکثر روایتوں میں آیا ہے اور اس دن آپؐ نے اس نہی کی تجدید کی کہ سب مسلمان آج کے دن جمع ہیں اس نہی سے خوب واقف ہو جائیں اور حاضرین غائبین کو خبر دے دیں اور اسلئے کہ دین اس دن تمام ہوا اور شریعت کامل ہوئی، پس اس نہی کو بھی تازہ طور سے بیان فرمادیا کہ سب میں پہنچ جائے جیسے اور حلال و حرام اس دن ارشاد فرمادئے اور اس دن متعہ کی حرمت قطعی ابدی قیامت تک کے لیے بیان فرمادی اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ اس کا بھی احتمال ہے کہ اس کی تحریم خیبر، عمرہ قضا، روز فتح مکہ اور روز اوٹاس ان مقاموں میں نہی بطور تجدید کے ہو اس لیے کہ خیبر کے دن اس کی تحریم کی حدیث بہت صحیح ہے اور اس میں کچھ طعن نہیں اور اس کے راوی بہت ثقہ اور پکے ہیں مگر سفیان کی روایت میں جو یہ مذکور ہے کہ آپؐ نے متعہ اور گدھوں کے گوشت سے خیبر کے دن منع فرمایا تو اس کے متعلق بعض محدثین نے کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ متعہ کی حرمت بیان کی اور لہ

لہذا اس کا وقت بیان نہیں کیا اور گدھوں کی حرمت کا وقت خیر کے روز کو کہا۔ سو گدھوں کی حرمت خاص خیر کے دن ہوئی اور متعہ کی تحریم کا وقت راوی نے نہیں بیان کیا اور اس صورت میں روایتوں میں اتفاق ہو جاتا ہے اور یہ قول اشبہ بالصحت ہے اس لیے کہ متعہ کی تحریم مکہ میں ہوئی اور گدھوں کی حرمت خاص خیر ہی میں ہوئی۔ قاضی نے کہا کہ اولیٰ وہی ہے جو ہم نے کہا کہ ان مواضع میں تحریم کی صرف تکرار ہوئی۔ مگر یہاں ایک بات باقی رہی وہ یہ کہ اس کی اباحت جو عمرہ قضاء، روزِ فتح مکہ اور اوٹاس کے دن میں ہوئی تو اس میں یہ احتمال ہے کہ اس کی اباحت بنظر ضرورت تحریم کے بعد ہوئی ہو اور پھر ابدی تحریم قیامت تک ہو گئی اور شاید یہ ہو کہ آپ نے اس کو خیر کے دن حرام کیا اور عمرہ قضاء میں فتح مکہ کے دن پھر ضرورت کے لیے مباح کیا اور پھر فتح مکہ ہی کے دن حرمت ابدی کے ساتھ حرام فرمایا اور اس میں حجۃ الوداع کی اباحت ساقط ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ وہ سبرہ چینی سے مروی ہے اور معتبر پکے راویوں نے ان سے اس کی اباحت فتح مکہ کی روایت کی ہے اور حجۃ الوداع میں جو ان سے مروی ہے وہ صرف تحریم ہے غرض ان کی روایت سے وہی بات لی جاتی ہے جس پر جمہور روایۃ متفق ہیں اور سبرہ کے سوا دیگر صحابہ کی روایتیں بھی اس کے موافق ہیں اور وہ بات یہی ہے کہ فتح مکہ کے دن متعہ کی نہی وارد ہوئی ہے اور اس کی تحریم حجۃ الوداع میں جو ہوئی وہ صرف تاکید اور اشاعت کی غرض سے تھی جیسا کہ اوپر گزر اور حسن بصری کا جو قول اوپر گزرا ہے کہ متعہ سوائے عمرۃ القضاء کے اور کبھی حلال نہیں ہو اسویہ محض غلط ہے اور احادیث صحیحہ سے اس کے خلاف ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ جن حدیثوں میں مذکور ہے کہ اس کی تحریم خیر کے دن ہوئی وہ بھی اس قول کی راوی ہیں اس لیے کہ غزوہ خیر عمرۃ القضاء کے قبل ہے اور جو اس کی اباحت فتح مکہ اور روز اوٹاس میں مروی ہوئی باوجودیکہ اس کی بھی روایتیں سبرہ چینی سے وارد ہوئی ہیں اور وہی دوسری روایتوں کے بھی راوی ہیں پس وہ اباحت بہت صحیح ہے اور جو صحیح کے مخالف ان کی روایتیں ہیں وہ متروک ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ متعہ ایسی چیز ہے کہ اس میں تحریم و اباحت و فتح دوبارہ ہے یہ قاضی عیاض کی تقریر ہے۔ امام نووی نے کہا ہے کہ صحیح اور مختار قول یہ ہے کہ اس میں تحریم و اباحت دوبارہ ہوئی ہے اور وہ خیر کے قبل حلال تھا پھر خیر کے دن حرام ہوا اس کے بعد فتح مکہ کے دن حلال ہوا اور وہی اوٹاس کا دن ہے۔ اس لیے کہ یہ دونوں متصل ہیں پھر اس کے تیسرے دن حرمت ابدی ہو گئی قیامت تک کے لیے اور پھر حرمت ہی رہی اور یہ نہیں ہو سکتا کہ اباحت قبل خیر کے ساتھ خاص ہو اور حرمت ابدی خیر کے دن ہو اور فتح کے دن صرف تاکید تحریم ہو بغیر اس کے کہ فتح مکہ دن اباحت ہوئی ہو جیسا ما زری نے اختیار کیا ہے اور قاضی عیاض نے۔ اس لیے کہ وہ روایتیں جو مسلم نے ذکر کی ہیں صریح دلالت کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن مباح ہو اور ان کا ساقط کرنا کسی طرح نہیں ہو سکتا اور مکرر اباحت کے وقوع کا کوئی مانع نہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ علماء کا اتفاق ہے کہ متعہ ایک مقررہ مدت تک نکاح تھا کہ نہ اس میں میراث ہوتی تھی نہ طلاق کی ضرورت تھی بلکہ بجز داتمام مدت فراق ہو جاتا تھا اور نکاح باقی نہ رہتا تھا اور اسکی حرمت پر اجماع منعقد ہو گیا اس کے بعد جمیع علماء کا سوا فرقہ مبتدعہ روافض کے اور ابن عباسؓ بھی پہلے اس کی اباحت کے قائل تھے پھر رجوع کیا اور اب اس پر بھی علماء کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی نکاح متعہ کرے تو وہ فاسد ہے اور باطل خواہ دخول ہو یا نہ ہو اس کے بطلان پر حکم دیا جاوے گا سو امام زفرؒ کے کہ ان کا قول اوپر مذکور ہو چکا۔ اور اصحاب مالک نے اختلاف کیا ہے کہ آیا اس نکاح سے جماع کرنے والے پر حد لازم آتی ہے یا نہیں اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ اس پر حد نہیں اس لیے کہ عقد کا شبہ ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اس پر بھی اجماع ہے کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور اس کی نیت میں نہیں ہے کہ میں اتنی مدت اس عورت کو رکھوں گا تو اس کا نکاح صحیح اور حلال ہے اور یہ نکاح متعہ نہیں ہے نکاح متعہ وہی ہے کہ جس میں ایک مدت کی شرط ہو جائے اور عقد کے وقت اس مدت کا ذکر آجائے۔ امام نووی نے شرح مسلم میں بیحد یہی تقریر کی ہے اور اس زمانہ میں بعض جہلاء جو بڑے علماء ہیں سفہائے ناس کو بالقائے و سواس مثل خناس کے حلت متعہ سنا کر ستیاناس کرتے ہیں اور ان کے حق میں نسناس بنتے ہیں اور لہذا

۳۴۱۲- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كُنَّا وَنَحْنُ شَبَابٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْتَحْصِي وَلَمْ يَقُلْ نَغْزُو.

۳۴۱۲- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے سوائے اس کے کہ اس میں ”نغزو“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۳۴۱۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا حَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا بِعِنِي مُتَعَةَ النِّسَاءِ.

۳۴۱۳- جابر اور سلمہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی نکلا اور اس نے پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی ہے۔

۳۴۱۴- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آتَانَا فَأَذِنَ لَنَا فِي الْمُتَعَةِ.

۳۴۱۴- سلمہ رضی اللہ عنہ اور جابر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کو متعہ کی اجازت دی۔

۳۴۱۵- عَنْ عَطَاءِ قَدِيمِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مُعْتَمِرًا فَجَنَّتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتَعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

۳۴۱۵- عطاء نے کہا کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما عمرے کے لیے آئے اور ہم سب ان کی منزل میں ملنے کے لیے گئے اور لوگوں نے ان سے بہت باتیں پوچھیں پھر متعہ کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا ہاں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک اور ابو بکر و عمر کے زمانہ خلافت میں متعہ کیا ہے۔

مشروب روئی تحقیق سے مفاک روئی جہالت میں سنتے ہیں۔ اللہ ان کے فریب و زور سے مومنان پر نور کو بچائے۔ آمین یا رب العالمین۔ اور امام مسلم نے کہا کہ ہم سے یہی حدیث ابو بکر بن شیبہ نے روایت کی ان سے وکیع نے ان سے اسما عیلم نے اسی سند سے اور اس میں کہا کہ ہم لوگ جو ان تھے سو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم خصی ہو جائیں اور یہ نہیں کہا کہ ہم جہاد کرتے تھے۔

(۳۴۱۵) ☆ مراد یہ ہے کہ جن لوگوں کو نسخ نہیں پہنچا وہ لوگ کرتے رہے اور جن کو نسخ پہنچ گیا وہ حرمت کے قائل ہوئے اور بچتے رہے۔ غرض ان لوگوں کا متعہ کرنا جو نسخ سے اطلاع نہیں رکھتے حجت نہیں ہو سکتا اگرچہ انھوں نے اس کو آخریام عمر تک کیا ہو بلکہ فعل و قول ان کا حجت ہے جن کو رسول اللہ کے آخری سفر یعنی حجۃ الوداع میں نسخ پہنچ چکا ہے اور اس کے چار مہینے کے بعد آنحضرت نے انتقال فرمایا اور اسی اخیر حکم پر جس کے بعد پھر کبھی اباحت نہیں ہوئی اور اس کے بعد آپ نے رحلت فرمائی رجوع کرنا ضروری اور عمل کرنا لازم ہے۔ اور بعض لوگوں کو جو یہ خیال عارض ہو گیا ہے کہ متعہ کی حلت تو قطعی ہے اور اس کی حرمت ابدی ظنی ہے اور ظنی قطعی کو منسوخ نہیں کر سکتا چنانچہ مقبلی نے کہا ہے کہ جمہور اس کا کوئی معقول جواب نہیں دے سکتے تو ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہم نے مانا کہ اسکی تحلیل قطعی ہے اس لیے کہ قرآن سے مستفاد ہے اور منصوص کتاب اللہ ہے اور وہ آیت جس سے استفادہ حلت کیا جاتا ہے گو قطعی الممتنع ہے مگر دو وجہوں سے قطعی الدلالت نہیں۔ اول یہ کہ اس آیت میں استمتاع سے بکاح صحیح مراد لے سکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ آیت عام ہے اور عام ظنی الدلالت ہوتا ہے اور اس کے علاوہ ایک بات یہ ہے کہ امام ترمذی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا متعہ جب ہی تک تھا کہ آیت نہیں اتری تھی الا علی ازواجہم او ملکات ایمانہم۔ غرض ابن عباس نے فرمایا کہ ہر فرج ان دو کے سوا حرام ہے یعنی بی بی ہو بکاح صحیح یا لونڈی ہو اس لیے

۲۴۱۶- جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ہم متعہ کرتے تھے یعنی عورتوں سے کئی دن کے لئے ایک مٹھی کھجور اور آمادے کر رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر کے زمانہ میں یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اس سے عمرو بن حریث کا قصہ میں منع کیا۔

۳۴۱۷- ابو نضرہ نے کہا کہ میں جابرؓ کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ نے دونوں معہوں (یعنی حج تمتع اور عورتوں کے متعہ) میں اختلاف کیا ہے۔ سو جابر نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ کے زمانہ میں دونوں صحیح کئے ہیں پھر ان دونوں سے حضرت عمرؓ نے منع کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے ان دونوں کو نہیں کیا۔

۳۴۱۸- ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول مقبول ﷺ نے عام اوطاس میں تین بار متعہ کی رخصت دی اور پھر منع فرمایا۔

۳۴۱۹- سبرہ جہنی نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے متعہ کی اجازت دی تو میں اور ایک شخص دونوں نکلے اور قبیلہ بنی عامر کی ایک عورت کو دیکھا کہ گویا ایک جوان اونٹنی تھی دراز گردن صراحی نما سو ہم نے اپنے آپ کو اس پر پیش کیا وہ بولی مجھے کیا دو گے؟ میں نے کہا میری چادر حاضر ہے اور میرے رفیق نے کہا میری چادر حاضر ہے اور میرے رفیق کی چادر میری چادر سے اچھی تھی مگر میں اس کی نسبت اچھا۔ جوان تھا جب وہ میرے رفیق

۳۴۱۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالذَّقِيقِ الْيَوْمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ حَتَّى نَهَى عَنْهُ عُمَرُ فِي شَأْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ.

۳۴۱۷- عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتَعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا.

۳۴۱۸- عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتَعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا.

۳۴۱۹- عَنْ سَبْرَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمُتَعَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَانَتْهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِي فَقُلْتُ رِدَائِي وَقَالَ صَاحِبِي رِدَائِي وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى رِدَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَيَّ أَعْجَبْتَهَا ثُمَّ

تہ کے سوا سب حرام ہیں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ متعہ کی تحریم قرآن سے ہوئی جیسے اس کی تحلیل تم نے قرآن سے کی تھی۔ پس نسخ قطعی کا قطعی سے ہو چکا۔

☆ (۳۴۱۶) حضرت عمرؓ نے منع کیا یعنی اس نسخ کو جو جناب رسول اللہ نے حجۃ الوداع میں فرمایا تھا جن کو نہ پہنچا تھا ان کو پہنچا دیا اور وہی رسول اللہ کا اخیر حکم تھا اور اس کے بعد چار ماہ کے پیچھے آپ نے انتقال فرمایا۔

☆ (۳۴۱۸) اس میں تصریح ہو گئی کہ متعہ فتح مکہ کے دن مباح ہوا اور وہی اوطاس کا دن ہے اور اوطاس طائف میں ایک وادی یعنی میدان کا نام ہے اور فتح مکہ کا اور اوطاس کا دن ایک ہی ہے۔

کی چادر دیکھتی تو اس کو پسند آتی اور جب مجھے دیکھتی تو میں اس کو پسند آتا۔ پھر اس نے کہا کہ تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے اور میں اس کے پاس تین روز رہا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس ایسی عورت ہو کہ اس سے متعہ کیا ہو تو اسے چھوڑ دے۔

۳۴۲۰- ربیع بن سبرہ نے کہا کہ ان کے باپ نے فتح مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا اور کہا کہ ہم مکہ میں پندرہ یعنی رات اور دن ملا کر تیس دن ٹھہرے اور ہم کو جناب رسول اللہ نے عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی اور میں اور ایک شخص میری قوم کا دونوں نکلے اور میں اس سے خوبصورتی میں زیادہ تھا اور وہ بد صورتی کے قریب تھا اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس چادر تھی اور میری چادر پرانی تھی اور میرے ابن عم کی چادر نئی اور تازہ تھی یہاں تک کہ جب ہم مکہ کے نیچے یا اوپر کی جانب میں پہنچے تو ہم کو ایک پھیلائی جیسے جوان اونٹنی ہوتی ہے صراحی دار گردن یعنی جوان خوبصورت عورت۔ سو ہم نے اس سے کہا کیا تجھے رغبت ہے کہ ہم میں سے کوئی تجھ سے متعہ کرے؟ اس نے کہا تم لوگ کیا دو گے؟ تو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی چادر پھیلائی اور وہ دونوں کی طرف دیکھنے لگی اور میرا رفیق اس کو دیکھتا تھا اور اس کے سر سے سرین تک گھورتا تھا اور اس نے کہا کہ ان کی چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور تازہ ہے اور وہ کہتی تھی کہ اس کی چادر میں کچھ مضائقہ نہیں۔ تین بار یادو بار یہی گفتگو ہوئی۔ غرض میں نے اس سے متعہ کیا اور میں اس کے پاس سے نہیں نکلا یہاں تک کہ رسول اللہ نے متعہ کو حرام کیا۔

۳۴۲۱- سبرہ سے وہی مضمون مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فتح مکہ کے سال میں نکلے اور مثل حدیث بشر کے روایت کی اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ اس سے کہا بھلا یہ بھی کہیں ہو سکتا

قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ بِكُفَيْبِي فَمَكَتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيُحَلِّ سَبِيلَهَا ))

۳۴۲۰- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَّ مَكَّةَ قَالَ فَأَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ فَأَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُتَعَةِ النِّسَاءِ فَخَرَجْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَبِي عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْجَمَالِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الدَّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدٌ فَبُرِدِي حَلَقٌ وَأَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي فَبُرْدٌ جَدِيدٌ غَضُّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ أَوْ بِأَعْلَاهَا فَتَلَقْنَا فَنَاءً مِثْلُ الْبُكْرَةِ الْعَنْطَنَةِ فَقُلْنَا هَلْ لَكَ أَنْ يَسْتَمْتَعَ مِنْكَ أَحَدُنَا قَالَتْ وَمَاذَا تَبْذُلَانِ فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدَهُ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ وَبَرَاهَا صَاحِبِي تَنْظُرُ إِلَى عِطْفِهَا فَقَالَ إِنَّ بُرْدَ هَذَا حَلَقٌ وَبُرْدِي جَدِيدٌ غَضُّ فَتَقُولُ بُرْدُ هَذَا لَأَبْسَ بِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ أَخْرُجْ حَتَّى حَرَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۲۱- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ

ہے۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس رفیق نے کہا کہ اس کی چادر پرانی گئی گزری ہے۔

۳۴۲۲- ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو آپ نے فرمایا اے لوگو! میں نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی اور اب اللہ تعالیٰ نے اس کو قیامت کے دن تک کے لیے حرام کر دیا ہے۔ سو جس کے پاس کوئی ان میں کی ہو تو چاہیے کہ اس کو چھوڑ دے اور جو چیز تم ان کو دے چکے ہو وہ واپس نہ لو۔

۳۴۲۳- عبدالعزیز بن عمر سے روایت ہے اسی اسناد سے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ رکن اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے ہو کر فرماتے تھے مثل حدیث ابن نمیر کے یعنی جو اس سے پہلے گزری ہے۔

۳۴۲۴- عبدالملک بن ربیع بن سبرہ جہنی نے اپنے باپ سے انھوں نے ان کے دادا سبرہ سے روایت کی کہ سبرہ نے کہا کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے متعہ کا فتح مکہ کے سال میں جب ہم مکہ میں داخل ہوئے پھر نہ نکلے ہم وہاں سے یہاں تک کہ منع کر دیا ہم کو متعہ سے۔

۳۴۲۵- ربیع بن سبرہ اپنے باپ سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی نے سال فتح مکہ میں اپنے یاروں کو حکم دیا عورتوں سے متعہ کرنے کا انھوں نے کہا کہ پھر میں اور میرا ایک یار قبیلہ بنی سلیم سے دونوں نکلے یہاں تک کہ ہم نے ایک جوان عورت کو پایا قبیلہ بنی عامر سے کہ گویا ایک جوان اونٹنی تھی اور پیغام دیا ہم نے اس کو

بَشْرٍ وَزَادَ قَالَتْ وَهَلْ يَصْلُحُ ذَلِكَ وَفِيهِ قَالَ إِنَّ بُرْدًا هَذَا خَلَقَ مَعَهُ.

۳۴۲۲- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (( يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِيهِ الْإِسْتِمْتَاعَ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ وَلَا تَأْخُذُوا بِمَا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا)).

۳۴۲۳- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَيْنَ الرَّكْنَيْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

۳۴۲۴- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ مِنْهَا حَتَّى نَهَانَا عَنْهَا.

۳۴۲۵- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالْمُتْعَةِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ حَتَّى وَجَدْنَا

(۳۴۲۳) ☆ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی ناخ و منسوخ دونوں کا ذکر ہے اور حرمت ابدی متعہ کی قیامت تک مذکور ہے اور اسی حدیث کی رو سے ان راویوں کے قول کی تاویل ضروری ہوئی جنہوں نے کہا کہ ہم نے ابو بکر و عمر کے وقت تک متعہ کیا اور وہ تاویل یہی ہے کہ ان کو اس کے منسوخ ہونے کی خبر نہیں پہنچی تھی اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو مہر متعہ میں دیا تھا وہ عورت کی ملک ہو گیا کہ اب اس کا پھیر لینا روا نہیں اگرچہ مدت متعہ کی تمام ہونے سے پیشتر ہی اسے چھوڑا ہو۔

متعہ کا اور پیش کیا اس پر اپنی چادروں کو اور وہ دیکھنے لگی اور مجھے خوبصورت دیکھتی تھی میرے رفیق سے زیادہ اور میرے رفیق کی چادر میری چادر سے اچھی دیکھتی تھی اور اس نے اپنے دل میں ایک گھڑی مشورہ کیا پھر مجھے اس نے پسند کیا میرے رفیق کے سوا اور متعہ کی عورتیں ہمارے لوگوں کے پاس تین دن تک رہیں پھر حکم کیا ہم کو رسول اللہ نے ان کے چھوڑ دینے کا۔

۳۴۲۶- سبرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نکاح سے متعہ کے۔

۳۴۲۷- سبرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا فتح مکہ کے دن عورتوں کے متعہ سے۔

۳۴۲۸- ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دنوں میں متعہ سے منع فرمایا عورتوں کے متعہ سے اور ان کے باپ سبرہ نے متعہ کیا تھا (یعنی قبل منع کے) دو سرخ چادروں پر۔

۳۴۲۹- ابن شہاب زہری نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عروہ بن زبیر نے کہ عبد اللہ بن زبیر کھڑے ہوئے مکہ میں یعنی خطبہ پڑھنے کو اور کہا کہ بعض لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ نے اندھے کر دیئے ہیں جیسے ان کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں (یہ اشارہ کیا انھوں نے ابن عباس کی طرف کہ وہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے اور ان کو متعہ کا نسخ نہیں پہنچا تھا اس لیے جواز کا فتویٰ دیتے تھے۔ پھر انھوں نے رجوع کیا جب نسخ معلوم ہو گیا) کہ فتویٰ دیتے ہیں متعہ کے جواز کا اور وہ طعن کرتے تھے ایک شخص پر (یعنی ابن عباس پر) اتنے میں پکارا ان کو ایک شخص نے (یعنی ابن عباس نے) اور کہا کہ تم کم فہم، بے ادب، نادان ہو اور قسم ہے میری جان کی کہ متعہ کیا جاتا تھا زمانہ میں امام المتقین کے یعنی جناب رسول اللہ کے۔ سوا بن زبیر نے ان سے کہا کہ تم اپنے کو آزما دیکھو کہ قسم اللہ کی اگر تم نے

جَارِيَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَحَطَبْنَاَهَا إِلَى نَفْسِهَا وَعَرَضْنَا عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِي أَجْمَلَ مِنْ صَاحِبِي وَتَرَى بُرْدَ صَاحِبِي أَحْسَنَ مِنْ بُرْدِي فَأَمَرَتْ نَفْسَهَا سَاعَةً ثُمَّ اخْتَارْتَنِي عَلَى صَاحِبِي فَكُنْ مَعَنَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِفِرَاقِهِنَّ.

۳۴۲۶- عَنْ سَبْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ.

۳۴۲۷- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ.

۳۴۲۸- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْمُتْعَةِ زَمَانَ الْفَتْحِ مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَأَنَّ أَبَاهُ كَانَ تَمْتَعُ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ.

۳۴۲۹- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَامَ بِمَكَّةَ فَقَالَ إِنَّ نَاسًا أَعْمَى اللَّهُ قُلُوبَهُمْ كَمَا أَعْمَى أَبْصَارَهُمْ يُفْتَنُونَ بِالْمُتْعَةِ يُعْرَضُ بِرَجُلٍ فَنَادَاهُ فَقَالَ إِنَّكَ لَجَلْفٌ جَافٍ فَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَتْ الْمُتْعَةُ تَفْعَلُ عَلَى عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ يُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَجَرَّبْ بِنَفْسِكَ قَوْلَ اللَّهِ لَئِنْ فَعَلْتَهَا لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَيْفِ اللَّهِ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُتْعَةِ فَأَمَرَهُ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ مَهَلًا قَالَ مَا



متعہ کیا (یعنی متعہ سے صحبت کی) تو بے شک میں تم کو تمہارے ہی پتھروں سے ماروں گا (یعنی جیسے زانی کو مارتے ہیں) ابن شہاب نے کہا کہ خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے مجھے خبر دی کہ میں ایک شخص کے پاس آیا تھا کہ ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے متعہ کا فتویٰ پوچھا تو انہوں نے حکم دیا متعہ کا سوا ابن ابی عمرہ انصاری نے کہا کہ ذرا ٹھہرو انہوں نے کہا کیوں؟ اللہ کی قسم میں نے کیا ہے امام المتقین کے زمانے میں تب ابن ابی عمرہ نے کہا کہ اول اسلام میں جائز تھا اس کے لیے جو نہایت درجہ کا بے قرار ہو جیسے مضطر کو مردار اور خون اور سور کا گوشت وغیرہ حلال ہے پھر اللہ پاک نے اپنے دین کو مضبوط کیا اور اس سے منع فرمایا۔ ابن شہاب زہری نے کہا اور خبر دی مجھ کو ربیع بن سبرہ جہنی نے کہ ان کے باپ نے کہا کہ میں نے متعہ کیا تھا نبی کے زمانے مبارک میں بنی عامر کی ایک عورت سے دو سرخ چادروں پر پھر منع کیا ہم کو اس سے رسول اللہ نے یعنی متعہ سے۔ کہا ابن شہاب نے اور سنا میں نے ربیع بن سبرہ سے کہ وہ روایت کرتے اس حدیث کو عمرو بن عبد العزیز سے اور میں بیٹھا ہوا تھا۔

۳۴۳۰- عمر بن عبد العزیز نے کہا روایت کی مجھ سے ربیع بن سبرہ جہنی نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا متعہ سے اور فرمایا کہ آگاہ ہو وہ آج کے دن سے حرام ہے قیامت کے دن تک اور جس نے کچھ دیا ہو یعنی متعہ کے مہر میں وہ نہ پھیرے۔

۳۴۳۱- حضرت علی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ سے عورتوں کے اذر پلے ہوئے شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے۔

۳۴۳۲- مالک سے اسی اسناد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو تو ایک شخص بھٹکا ہوا ہے سیدھی راہ

هِيَ وَاللَّهِ لَقَدْ فَعَلْتُ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ إِنَّهَا كَانَتْ رُحْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِمَنْ اضْطُرَّ إِلَيْهَا كَالْمَيْتَةِ وَالْدَّمِ وَالْحَمِّ الْخَنِزِيرِ ثُمَّ أَحْكَمَ اللَّهُ الدِّينَ وَنَهَى عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَحْمَرِيِّ ثُمَّ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُتَعَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَسَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا جَالِسٌ.

۳۴۳۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْمُتَعَةِ وَقَالَ (( أَلَا إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَانَ أُعْطِيَ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ )).

۳۴۳۱- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتَعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْبَانِسِيَّةِ.

۳۴۳۲- عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِفُلَانٍ إِنَّكَ رَجُلٌ تَأْتِيهِ

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ سے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

۳۴۳۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ہمیں نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا۔

۳۴۳۴- حضرت علیؑ نے ابن عباسؓ سے سنا کہ وہ جائز رکھتے تھے متعہ نساء کو تو انھوں نے کہا کہ ٹھہر جاؤ انے ابن عباس! اس لیے کہ رسول اللہؐ نے منع فرمایا ہے اس سے خیبر کے دن اور پہلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

۳۴۳۵- علی بن ابی طالب فرماتے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ نساء سے خیبر کے دن اور پہلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

باب: بہتینجی اور پھوپھی اور خالہ اور بھانجی کا جمع کرنا نکاح میں حرام ہے

۳۴۳۶- حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمع نہ کرے کوئی عورت اور اس کی پھوپھی کو ایک نکاح میں اور نہ کوئی عورت اور اس کی خالہ کو ایک نکاح میں۔

نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ.

۳۴۳۳- عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْغُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۳۴۳۴- عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُلَيِّنُ فِي مُتَعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ مَهَلًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْغُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۳۴۳۵- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُتَعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْغُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ.

بَابُ تَحْرِيمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا فِي النِّكَاحِ

۳۴۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا )).

(۳۴۳۵) ☆ ان روایتوں سے حرمت پہلے ہوئے گدھوں کے گوشت کی بھی معلوم ہوئی اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب تمام علماء کا مگر ایک گروہ سلف کا اس کی حلت کا قائل ہے۔ چنانچہ ابن عباسؓ اور جناب عائشہ اور بعض سلف سے اس کی اباحت مروی ہے اور ان سے تحریم بھی مروی ہے اور امام مالکؒ سے کراہت اور تحریم مروی ہے۔

(۳۴۳۶- الف) ☆ یعنی جس کے نکاح میں ایک عورت ہے وہ اس کی خالہ کو نکاح میں نہ لائے اور اسی طرح اس کی پھوپھی کو بھی۔

(۳۴۳۶- ب) ☆ یہی مذہب ہے جمیع علماء کا کہ حرام ہے جمع کرنا بہتینجی اور پھوپھی کا اور بھانجی اور خالہ کا نکاح میں برابر ہے کہ پھوپھی حقیقی ہو جیسے باپ کی بہن یا خالہ حقیقی ہو جیسے ماں کی بہن یا رشتہ کی ہو جیسے عورت کے دادا کی بہن یا پردادا، سکر دادا، لگڑ دادا کی بہن کہ یہ سب پھوپھیاں حرام ہیں جب وہ عورت کسی کے نکاح میں ہو اور اسی طرح رشتہ کی خالہ وہ ہے کہ نانی کی بھانجی ہو اور ان کی حرمت پر اجماع ہے علماء کا مگر ایک طائفہ متبدع نے خوارج اور شیعہ سے اس کا خلاف کیا ہے اور احتجاج کیا ہے اس گروہ نے واحل لکم ماوراء ذلکم کی آیت سے اور جمہور نے احتجاج کیا ہے ان حدیثوں سے اور تخصیص کی ہے جمہور نے عموم قرآن کی ان خبر آحاد سے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ

۳۴۳۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے جب بھتیجی اس کے نکاح میں ہو اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے جب خالہ نکاح میں ہو۔

۳۴۳۸- ابوہریرہ نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے جب بھتیجی اس کے نکاح میں ہو اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے جب خالہ نکاح میں ہو۔

۳۴۳۹- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے کسی شخص کے لیے بھتیجی اور پھوپھی اور خالہ اور بھانجی کو جمع کرنے کو منع قرار دیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ ہم کسی بھی عورت کے باپ کی خالہ اور پھوپھی کو اسی طرح سمجھتے ہیں۔

۳۴۴۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کو اپنی خالہ اور پھوپھی پر نکاح کرنے سے منع کیا۔

۳۴۴۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

۳۴۴۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی شخص پیغام نکاح کا نہ دے اپنے بھائی کے پیغام پر (یعنی جب ایک شخص نے پیغام دیا جب تک لڑکی والے اس کو ناراضی کا پیغام نہ دیں جب تک دوسرا آدمی وہاں پیغام نہ دے) اور نہ بھاؤ کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر اور نہ نکاح میں لائی جائے کوئی عورت اپنی پھوپھی کے اوپر نہ خالہ کے اوپر اور نہ ماں کے کوئی عورت طلاق اپنی سوت کا تاکہ انڈیل لے جو اس کی رکابی میں ہے (یعنی اس کے حصے کا نان و نفقہ مجھے مل جائے)۔ اور چاہیے کہ نکاح میں آئے

۳۴۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةُ وَعَمَّتُهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَاتُهَا.

۳۴۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ الْأَخِ وَلَا ابْنَةُ الْأَخْتِ عَلَى الْخَالَاتِ )).

۳۴۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَاتِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتَرَى حَالَةَ أَبِيهَا وَعَمَّةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ.

۳۴۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَاتِهَا )).

۳۴۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۳۴۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَاتِهَا وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أَخِيهَا لِتُكْتَفَى صَخْفَتُهَا وَلِتُنْكَحَ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا )).

ظہر ہیں وحی کے اور اسی طرح حرام ہے ملک یمن سے جمع کرنا ان سب کا وظی میں جیسے حرام ہے جمع کرنا نکاح میں اور یہی حکم ہے جمع عورتوں کا جن کا جمع کرنا نکاح میں منع ہے ان کا وظی میں ملک یمن سے بھی منع ہے۔

اور جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے وہ اس کا ہے (یعنی یہ نہ کہے کہ فلاں عورت تیرے نکاح میں ہے اس کو طلاق دے دے تو میں نکاح کروں گی)۔

۳۴۴۳- ابوہریرہؓ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ نکاح میں لائی جائے کوئی عورت اس کی پھوپھی یا خالہ پر اور منع کیا اس سے کہ طلب کرے کوئی عورت طلاق اپنی بہن کی کہ انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا رازق ہے۔  
۳۴۴۴- ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی عورت اور اس کی پھوپھی اور کسی عورت اور اس کی خالہ کو ایک نکاح میں اکٹھا کرنے سے منع فرمایا۔

۳۴۴۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: محرم کا نکاح حرام ہے اور پیغام دینا مکروہ

۳۴۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا أَوْ أَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتُكْتَفِيَ مَا فِي صَحْفَتِهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَازِقُهَا.

۳۴۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.

۳۴۴۵- عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُحْرَمِ وَكَرَاهَةِ

خِطْبَتِهِ

۳۴۴۶- عثمان بن عفان کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ نکاح کرے کسی دوسرے کا اور نہ خطبہ دے (یعنی پیغام نکاح بھی نہ دے)۔

۳۴۴۷- نبیہ بن وہب نے کہا کہ مجھ کو بھیجا عمر بن عبید اللہ نے اور وہ پیغام بھیجتے تھے شیبہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کے نکاح کا۔ سو مجھے ابان بن عثمان کے پاس بھیجا اور وہ حاکم تھے حجاج کے۔ سو انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم کو میں گنوار جانتا ہوں اس لیے کہ محرم نہ نکاح اپنا کر سکتا ہے نہ دوسرے کا کروا سکتا ہے، خبر دی ہے اس کی ہم کو عثمان نے جناب رسول اللہ ﷺ سے۔

۳۴۴۸- عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ محرم خود نکاح کرے نہ کسی کا کروائے اور نہ منگنی کا پیغام دے۔

۳۴۴۶- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكَحُ الْمُحْرَمُ (( وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ )).

۳۴۴۷- عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ وَكَانَ يَخْطُبُ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَلَى ابْنِهِ فَأَرْسَلَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَالَ أَلَا أُرَاهُ أَعْرَابِيًّا (( إِنَّ الْمُحْرَمَ لَا يُنْكَحُ وَلَا يُنْكَحُ )) أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ عُثْمَانُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۳۴۴۸- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا يُنْكَحُ الْمُحْرَمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ )).

۳۴۴۹- عَنْ أَبَانَ بْنِ عُمَانَ عَنْ عُمَانَ يَنْبَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( الْمُحْرَمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ )) .

۳۴۵۰- وہی مضمون ہے جو نبیہ سے اوپر مروی ہوا مگر اس میں یہ ہے کہ ابان نے کہا میں تم کو عراقی عقل سے خالی دیکھتا ہوں۔

۳۴۵۰- عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ أَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ ابْنَةَ طَلْحَةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْحَجِّ وَأَبَانَ بْنُ عُمَانَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَجِّ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ إِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَ طَلْحَةَ بِنَ عُمَرَ فَأَجِبْ أَنْ تَحْضُرَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ أَلَا أُرَاكَ عِرَاقِيًا جَافِيًا إِنِّي سَمِعْتُ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا يَنْكِحُ الْمُحْرَمُ )) .

☆ (۳۴۵۰) مسلم نے اختلاف ذکر کیا ہے کہ نبی نے میمونہ سے جب نکاح کیا تو وہ حلال تھے یا محرم اور علماء نے اختلاف کیا ہے کہ محرم کو نکاح روا ہے یا نہیں۔ سوما لک اور شافعی اور احمد اور جمہور علمائے صحابہ کا قول ہے کہ نکاح محرم کا صحیح نہیں ہے اور اس باب کی روایتوں پر اعتماد کیا ہے اور ابو حنیفہ اور کوفیوں نے کہا ہے کہ نکاح اس کا جائز ہے اور صحیح ہے میمونہ کی حدیث سے۔ اور جواب دیا ہے جمہور نے حدیث میمونہ کا کہ نبی نے ان سے نکاح اس حال میں کیا ہے کہ جب آپ حلال تھے اور صحیح تر روایت یہی ہے اور اسی کو روایت کیا ہے اکثر اصحاب نے رسول اللہ کے۔ اور قاضی عیاض وغیرہ نے کہا ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرنا آپ کا میمونہ سے کسی نے روایت نہیں کیا سو ابن عباس کے اور میمونہ اور ابو رافع وغیرہما خود روایت کرتے ہیں کہ نکاح کیا ان سے اور آپ حلال تھے اور وہ اس قصبے سے خوب واقف تھے اس لیے کہ میمونہ تو خود بی بی ہیں اور ان ہی کا نکاح ہے اور ابو رافع، ابن عباس سے ضبط ہیں۔ اور دوسرا جواب یہ دیا ہے کہ ابن عباس کے قول کی ایک تاویل ہو سکتی ہے یعنی نکاح کیا ان سے جب حرم میں تھے اور اگرچہ حلال تھے اور جو حرم میں ہوتا ہے اس کو بھی محرم کہتے ہیں اگرچہ احرام سے نہ ہو اور یہ لغت شائع اور معروف ہے اور اسی لیے عرب کا شاعر کہتا ہے قتلوا ابن عفان الحلیفة محرما یعنی قتل کیا ابن عفان کو اور وہ محرم تھے یعنی حرم مدینہ میں تھے۔ غرض مذہب حنیفہ کا کئی وجہ سے مردود ہے اول یہ کہ نصوص قطعیہ شارع کے خلاف ہے اور صراحتاً نبی نے فرمایا کہ محرم نہ نکاح اپنا کرے نہ دوسرے کا۔ دوسرے یہ کہ مخالف جمہیر علمائے سلف و خلف ہے۔ تیسرے یہ کہ خود جن بی بی کا نکاح ہوا ہے ان کی روایت کے خلاف ہے۔ چوتھی یہ کہ نبی نکاح محرم کی قوی ہے اور جواز اس کے فعل سے مستحب ہے اور قول مقدم ہے کہ اپنے اور غیر دونوں کو شامل ہے بخلاف سنت کے کہ اس میں گمان اس کا بھی ہے کہ شاید آپ کے خصائص سے ہو۔ غرض ان وجوہ سے مسئلہ حنیفوں کا سراسر باطل ہے اور ان سب روایتوں کا مطلب یہ ہے کہ محرم حالت احرام میں نہ آپ نکاح کرے نہ اپنی ولایت سے دوسرے کا نکاح کرے جو ولایت خاصہ ہو جیسے اقارب کو ہوتی ہے یا ولایت عامہ وہ جیسے بادشاہ کو ہوتی ہے اور یہی پکا قول ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو جاننا چاہیے کہ اگر کسی نے حالت احرام میں نکاح کر دیا اپنی ولایت سے یا اپنا نکاح کیا تو وہ نکاح باطل ہے یہاں تک کہ اگر دو لہاد لہن حلال بھی ہوں اور وکیل ان میں محرم ہے تب بھی باطل ہے۔ نوویٰ بالا اختصار۔

۳۴۵۱- ابن عباسؓ نے کہا کہ نبیؐ نے نکاح کیا اور آپ محرم تھے (یعنی حرم میں تھے) اور ابن نمیر نے زیادہ کہا کہ پھر میں نے زہری سے بیان کی یہی حدیث تو انھوں نے کہا خبر دی مجھ کو یزید بن اصم نے کہ آپ نے نکاح کیا اور آپ حلال تھے۔

۳۴۵۲- ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

۳۴۵۳- یزید بن اصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے میمونہ بنت حارث نے خود بیان فرمایا کہ ان سے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ حلال تھے اور میمونہ میری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں کی خالہ تھیں۔

باب: ایک بھائی کے پیغام کا جب تک جواب نہ ہو لے  
تب تک پیغام دینا روا نہیں

۳۴۵۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ بیچے کوئی دوسرے کی بچی ہوئی چیز پر اور نہ پیغام دے کوئی دوسرے کے پیغام پر۔

۳۴۵۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ. الزُّهْرِيُّ فَقَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ أَنَّهُ نَكَحَهَا وَهُوَ حَلَالٌ.

۳۴۵۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۳۴۵۳- عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْأَصَمِّ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ وَكَانَتْ خَالَتِي وَخَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ.

بَابُ تَحْرِيمِ الْخِطْبَةِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ أَوْ يَتْرُكَ

۳۴۵۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ )).

(۳۴۵۱) ☆ غرض ابن عباسؓ کی روایت کے مقابل میں یزید کی اور اور اصحاب کی روایات آگئیں اور دونوں میں تعارض سمجھا گیا اور اس سے وہ ساقط کی گئیں اور احادیث قولی رسول اللہؐ کی واجب العمل رہیں اور مذہب حنفیہ پادر ہوا ہو۔ سمجھو!

(۳۴۵۳) ☆ کیوں برادران حنفیہ ذرا غور سے فرمائیے کہ دولہا دلہن کی بات قبول نہ کی جائے اور غیروں کی بات پر عمل ہو یہ کیسی بات ہے اور نصوص قطعیہ رسول اللہؐ جو نکاح ہیں ان کی مخالفت کی جائے اور میمونہ جو خود منکوحہ ہیں ان کی تکذیب کی جائے اور ابن عباسؓ کا قول مقبول ہو یہ سراسر خلاف انصاف اور صریح جور و ظلم ہے۔

(۳۴۵۴) ☆ یعنی ایک بھائی نے جب ایک چیز کہیں بیچی تو دوسرے کو لازم نہیں ہے کہ اس کی چیز پھر وا کے اپنی بیچے۔ اسی طرح جب ایک نے کسی عورت کو پیغام نکاح دیا تو جب تک وہ اس کے پیغام کو رد نہ کرے تب تک دوسرا شخص پیغام نہ دے اور یہ احادیث پیغام کے حرام ہونے پر دلالت واضح رکھتی ہیں۔ اور علماء کا اسی لیے اجماع ہوا اس کے حرام ہونے پر جس وقت کہ وہ عورت صاف قبول کر چکی ہو پیغام اول کو اور اگر اس پر دوسرے شخص نے نکاح کر لیا اس عورت سے تو یہ شخص گنہگار ہوا مگر نکاح صحیح ہے اور فسخ نہ ہوگا اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جمہور کا اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ نکاح فسخ ہے۔ اور امام مالکؒ سے دو روایتیں ہیں اور ایک جماعت مالکیہ کا قول ہے کہ قبل دخول کے فسخ ہوتا ہے اور بعد دخول کے نہیں۔

۳۳۵۵- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ بیچے کوئی کسی کی بیع پر اور نہ پیغام نکاح دے کسی کے پیغام پر مگر جب اجازت دے وہ پیغام دینے والا کسی کو اور یہی روایت عبید اللہ اور نافع سے اسی سند سے مروی ہوئی۔

۳۳۵۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔

۳۳۵۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۳۵۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ شہر والا مال بیچ دے گاؤں والے کا اور منع فرمایا اس سے کہ آپس میں لاڑھیا پن کرو اور اس سے کہ پیغام نکاح دے کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر یا بیچے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر۔ اور نہ مانگے طلاق اپنی بہن کی کوئی عورت تاکہ انڈیل لے جو اس کی رکابی میں ہے۔ زیادہ کیا عمر نے اپنی روایت میں کہ نہ بھاؤ کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر۔

۳۳۵۹- ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے فرمایا کہ آپس میں قیمت نہ بڑھاؤ اور کسی کی بیع پر بیع نہ کرو اور شہری گاؤں والے کا مال نہ بیچے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجو اور نہ ہی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے وہ اپنے لیے انڈیل لے۔

۳۳۶۰- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں یہ زیادہ ہے کہ کوئی بھائی اپنے بھائی کی بیع پر بولی نہ بڑھائے۔

۳۴۵۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ )) .

۳۴۵۶- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

۳۴۵۷- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

۳۴۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ أَوْ يَتَنَاجَشُوا أَوْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ أَوْ يَبِيعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِي مَا فِي إِنْأَيْهَا أَوْ مَا فِي صَحْفَتَيْهَا زَادَ عَمْرُو فِي رِوَايَتِهِ وَلَا يَسْمُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ .

۳۴۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَخْطُبُ الْمَرْءُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرَى لِتَكْتَفِي مَا فِي إِنْأَيْهَا )) .

۳۴۶۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَلَا يَزِدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ .

(۳۳۵۵) ☆ اس پر اتفاق ہے کہ جب اول پیغام دینے والا دوسرے کو اجازت دے دے یا وہ ناراض ہو کر اس عورت کے پیغام سے باز آئے تو پھر پیغام دینا دوسرے کو روا ہے۔

(۳۳۵۸) ☆ گاؤں والے جب آتے ہیں تو شہر میں سستی چیز بیچ جاتے ہیں اس میں شہر والوں کا فائدہ ہے اور شہر والے جب ان کو چیز بیچیں گے تو وہ چونکہ شہر کے نرخ سے واقف ہیں تو اپنا نفع رکھ کر کچھ گراں بیچیں گے اس میں ایک کا نفع اور بہتوں کا نقصان ہو گا اس لیے اس سے منع فرمایا اور لاڑھیا پن یہ ہے کہ جھوٹ موٹ ایک شے کے خریدار بن کر لگے زیادہ دام لگانے کہ دوسرا ان کو خریدار جان کر قیمت زیادہ دے گیا اور دھوکا کھا گیا اس سے بھی منع فرمایا اور ایک شخص بھاؤ کر رہا ہے اور تم بھی بھاؤ کرنے لگے تو آپس میں نفسانیت ہوگی۔ باقی شرح اوپر گزر چکی۔

۳۴۶۱- ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور نہ ہی اس کے پیغام نکاح پر پیغام دے۔

۳۴۶۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۴۶۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں چند الفاظ کے اختلاف کے ساتھ۔

۳۴۶۴- عبدالرحمن بن شماس نے عقبہ بن عامر سے سنا کہ وہ منبر پر کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مومن مومن کا بھائی ہے سو روا نہیں کسی مومن کو کہ بیچے کسی مومن کی بیچ پر اور نہ یہ روا ہے کہ خطبہ دے یعنی پیغام کسی بھائی کے پیغام پر جب تک وہ چھوڑ نہ دے۔

### باب : نکاح شغار کا بطلان

۳۴۶۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا نکاح شغار سے اور وہ یہ تھا کہ ایک شخص اپنی بیٹی بیاہ دیتا تھا دوسرے کو اس اقرار سے کہ وہ بھی اپنی بیٹی اسے بیاہ دے اور مہر دونوں کا نہ ہوتا۔

۳۴۶۶- چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۴۶۷- ابن عمر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔

۳۴۶۸- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شغار نہیں ہے اسلام میں۔

۳۴۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا يَسْمُ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَتِهِ )) .

۳۴۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

۳۴۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى أَنَّهُمْ قَالُوا: (( عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَخِطْبَةِ أَخِيهِ )) .

۳۴۶۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ غَامِرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَتَعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَ )) .

### باب تَحْرِيمِ نِكَاحِ الشَّغَارِ وَبُطْلَانِهِ

۳۴۶۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ وَالشَّغَارُ أَنْ يُزَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوَّجَهُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ .

۳۴۶۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعِ مَا الشَّغَارُ .

۳۴۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ .

۳۴۶۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ )) .

☆ بھائی کی قید سے یہ بات بوجھی گئی کہ کافر کے پیغام پر مسلمان پیغام دے سکتا ہے مثلاً عورت نصرانیہ یا یہودیہ کو کسی کافر نے پیغام دیا ہے تو دوسرا مسلمان اسے پیغام دے سکتا ہے بخلاف اس کے کہ پہلا پیغام دینے والا مسلمان ہو۔



۳۴۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن نمیر کی روایت میں یہ ہے کہ شغار یہ ہے کہ آدمی کسی سے کہے کہ تم مجھے اپنی لڑکی بیاہ دو کہ میں اپنی لڑکی تم کو بیاہ دوں یا مجھے اپنی بہن بیاہ دوں کہ میں تم کو اپنی بہن بیاہ دوں۔

۳۴۷۰- مضمون وہی ہے اور ابن نمیر کا زیادہ کیا ہوا مضمون اس میں نہیں ہے۔

۳۴۷۱- جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔

باب: نکاح کی شرائط کے پورے کرنے کا بیان

۳۴۷۲- عقبہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب شرطوں سے زیادہ پوری کرنے کی مستحق وہ شرطیں ہیں جن سے تم نے فرجوں کو حلال کیا ہے یعنی نکاح کی شرطیں اور ابن شنی کی روایت میں شرط کا لفظ ہے۔

باب: بیوہ کا نکاح میں اجازت دینا زبان سے ہے اور باکرہ کا سکوت سے

۳۴۷۳- ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ کا

۳۴۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الشَّغَارِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَالشَّغَارُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ زَوْجِنِي ابْنَتِكَ وَأَزْوَجُكَ ابْنَتِي أَوْ زَوْجِنِي أُخْتِكَ وَأَزْوَجُكَ أُخْتِي.

۳۴۷۰- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ ابْنِ نُمَيْرٍ.

۳۴۷۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّغَارِ.

باب الوفاء بالشروط في النكاح

۳۴۷۲- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَخَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ )) هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ الْمُثَنَّى غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ (( الشَّرْطُ )).

باب استئذان الثيب في النكاح بالنطق والبكر بالسكوت

۳۴۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

☆ (۳۴۶۹) غرض اس نکاح میں عورتوں پر بڑا ظلم ہوتا تھا کہ دو مفت خوروں کا تو بیاہ ہو گیا اور عورتوں غریبوں کا مہر مار گیا اور یہ باجماع امت منع ہے اور امام احمد اور اسحق اور ابی عبیدہ سے خطابی نے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی اب بھی یہ نکاح کرے تو باطل ہے اور امام مالک نے فرمایا ہے کہ قبل دخول وہ صحیح ہوتا ہے اور ایک روایت میں کہ قبل دخول صحیح ہے نہ بعد اور ایک جماعت نے کہا کہ نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم آتا ہے دونوں کو اور یہ قول حنفیہ کا ہے۔

☆ (۳۴۷۲) علماء کے نزدیک اس سے وہ شرطیں مراد ہیں جو منافی نکاح نہ ہوں بلکہ مقاصد نکاح میں سے ہوں جیسے خوش خلقی کرنا عورتوں سے یاد ستور کے موافق نان و نفقہ دینا اور یہ کہ کپڑا دینا اور عورت کی طرف سے قبول شرط یہ ہے کہ بے مرد کی اجازت کے گھر سے باہر نہ جانا اور ایسی شرط نہ ہو جس میں کسی کا حق شرعی مارا جائے اور خلاف شرع نہ ہو مثلاً اگر عورت شرط کرے کہ زیارت قبور کی کیا کروں گی اور وہاں شیرینی چڑھایا کروں گی یا محرم میں تعزیوں کی زیارت کو جایا کروں گی تو ایسی شرط کی وفا ہرگز ضروری نہیں اگر ایسی ہزار شرطیں کیوں نہ ہوں۔ اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے۔

☆ (۳۴۷۳) بیوہ سے مراد وہ ہے کہ جس کا ایک بار نکاح ہو گیا ہو اور باکرہ کنواری ہے۔

نکاح نہ ہو جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور باکرہ کا بھی نکاح نہ ہو جب تک اس سے اذن نہ لیا جائے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! باکرہ سے اذن کیونکر لیا جائے آپ نے فرمایا کہ اذن اسی کا یہ ہے کہ چپ رہے۔

۳۴۷۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۳۴۷۵- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ جو لڑکی ایسی ہو کہ نکاح کر دیں اس کا اس کے گھر والے (یعنی ولی لوگ) تو کیا اس سے بھی اجازت لی جائے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں اجازت لی جائے۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ وہ شرماتی ہے آپ نے فرمایا کہ اجازت اس کی یہی ہے کہ چپ ہو جائے (یعنی زبان سے ہاں، ہوں ضروری نہیں)۔

۳۴۷۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنے نکاح میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے نکاح میں اجازت لی جائے اور اجازت اس کی چپ رہنا ہے۔

۳۴۷۷- ابن عباس نے فرمایا کہ نبی اکرم نے فرمایا کہ بیوہ اپنے ولی کی نسبت اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے اور کنواری سے اجازت طلب کی جائے اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

۳۴۷۸- اسی سند سے مروی ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا بیوہ اپنی ذات کی زیادہ حق دار ہے اپنے ولی سے (یعنی نکاح کی مختار ہے) اور کنواری سے اس کا باپ اس کی ذات کے لیے اجازت لے اور

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ )) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ (( أَنْ تَسْكُتَ ))

۳۴۷۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِعَثَلٍ مَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ وَإِسْنَادِهِ وَأَتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

۳۴۷۵- عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْجَارِيَةِ يُنْكَحُهَا أَهْلُهَا أَسْتَأْمَرُ أَمْ لَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( نَعَمْ تُسْتَأْمَرُ )) فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّهَا تَسْتَحْيِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( فَذَلِكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ ))

۳۴۷۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا )) قَالَ نَعَمْ.

۳۴۷۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( الثَّيْبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا ))

۳۴۷۸- عَنْ شَيْبَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ (( الثَّيْبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْذِنُهَا أَبُوهَا فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا ))

(۳۴۷۸) ☆ ان روایتوں کے معنی شافعی اور ابن ابی سنی اور احمد اور اسحق وغیرہم نے یہی کہے ہیں کہ کنواری سے نکاح میں اجازت لینا ضروری ہے اور مامور بہ ہے اور اگر ولی باپ یا دادا ہے تو اجازت لینا مستحب ہے اور اگر بغیر اجازت کے بھی نکاح کر دیا تو بھی صحیح ہے اس لیے کہ باپ اور دادا کو شفقت کاملہ ہے سو وہ کبھی اس کا نقصان نہ چاہیں گے اور ان کے سوا دوسرے ولی کو نکاح بغیر اجازت کے درست نہیں لگتا

وَرُبَّمَا قَالَ وَصَمْتُهَا إِفْرَارُهَا.

اجازت اس کی چپ رہنا ہے اور بعض وقت راوی نے کہا کہ اس کا چپ رہنا گویا اقرار کرنا ہے۔

### بَابُ تَزْوِيجِ الْأَبِ الْبَكْرِ الصَّغِيرَةِ

باب: باپ کو روا ہے کہ چھوٹی لڑکی کو نکاح کر دے

۳۴۷۹- جناب عائشہؓ مسلمانوں کی ماں ارشاد فرماتی ہیں کہ نکاح کیا مجھ سے رسول اللہؐ نے اور میں چھ برس کی تھی اور زفاف کیا مجھ سے اور میں نو برس کی تھی اور فرماتی ہیں کہ پھر میں مدینہ میں آئی اور وہاں مجھے بخار رہا ایک ماہ تک اور پھر میرے بال کانوں تک ہو گئے (یعنی بعد اس کے کہ مرض میں جھڑ گئے تھے) تب رومان کی ماں میرے پاس آئیں (یہ جناب عائشہ صدیقہ کی والدہ ہیں) اور میں جھولے پر تھی اور میرے ساتھ میری سہیلیاں بھی تھیں اور انھوں نے مجھے پکارا اور میں ان کے پاس آئی اور میں نہ جانتی تھی کہ مجھے کیوں بلایا ہے۔ سو انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے دروازہ پر کھڑا کر دیا اور میں ہاہاہا کر رہی تھی (جیسے کسی کی سانس

۳۴۷۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِّ سِنِينَ وَبَنِي بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَوَعِدْتُ شَهْرًا فَوَفَى شِعْرِي حُمِيمَةً فَأَتَنِي أُمُّ رُومَانَ وَأَنَا عَلَى أَرْجُوْحَةٍ وَمَعِيَ صَوَاحِبِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا وَمَا أَذْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيْدِي فَأَوْقَفْتَنِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ هَهُ هَهُ حَتَّى ذَهَبَ نَفْسِي فَأَذْخَلْتَنِي بَيْتًا فَبَادَا نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِنَّ

لہ اور اوزاعی اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ اجازت واجب ہے ہر کنواری بالغ لڑکی سے اور کنواری کی اجازت چپ رہنا ہے جیسا حدیثوں سے معلوم ہو چکا ہے اور جو کنواری نہ ہو اس کو زبان سے اجازت دینا ضروری ہے۔

(۳۴۷۹) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹی لڑکی کا نکاح درست ہے بغیر اجازت کے اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا کہ باپ نے اگر بچپن میں نکاح کر دیا ہے تو بعد بلوغ کے لڑکی کو فسخ کا اختیار نہیں امام مالک اور شافعی اور تمام فقہائے حجاز کے نزدیک۔ اور اہل عراق نے کہا ہے کہ بعد بلوغ کے اس کو اختیار ہے فسخ کا اور باپ اور دادا کے سوا اور اولیاء کو تزویج اس کی حالت صغیر میں روا نہیں امام شافعی اور ثوری اور مالک اور ابن ابی لیلیٰ اور احمد اور ثور اور جمہور کے نزدیک بلکہ ان لوگوں نے کہا ہے کہ ان لوگوں نے اگر نکاح کر دیا تو صحیح نہیں اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور دوسرے فقہاء نے کہا ہے کہ تمام اولیاء کو روا ہے کہ بچپن میں نکاح کر دیں مگر جب وہ بڑی ہو گئی تو اس کو فسخ کا اختیار ہے مگر ابو یوسف کے نزدیک اختیار نہیں اور جماہیر کا اتفاق ہے کہ وصی اجنبی لڑکین میں نکاح نہ کرے اور شافعی اور ان کے یاروں نے کہا ہے کہ مستحب ہے کہ قبل بلوغ کے نکاح نہ کرے اس لیے کہ شاید ایسا نہ ہو کہ شوہر کے پھندے میں پھنس جائے اور یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف نہیں اس لیے کہ اگر مصلحت ظاہر نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں ہے قبل بلوغ کے انکار کی اور جہاں کوئی مصلحت ہو وہاں کچھ مضائقہ نہیں ہے اس لیے کہ باپ کو بھی حکم ہے کہ خیر خواہی کرے اپنی اولاد کی۔ اور باقی رہا۔ زفاف کا وقت اگر متفق ہو جائیں شوہر اور ولی لڑکی کا تو صغیر سے بھی زفاف روا ہے اور اگر اختلاف ہو تو احمد اور ابو عبیدہ کا قول ہے کہ نو برس کی لڑکی پر جبر ہو سکتا ہے زفاف کے لیے نہ کہ اس سے چھوٹی پر اور امام مالک اور شافعی نے کہا کہ اصل حد اس کی یہ ہے کہ وہ طاقت جمع رکھتی ہو اور یہ طاقت عورتوں کے ساتھ مختلف ہوتی ہے اور اس میں کسی سن کی قید نہیں اور لہ

پھول جاتی ہے) یہاں تک کہ میری سانس پھولنا بند ہو گئی اور مجھے وہ ایک گھر میں لے گئیں اور وہاں چند عورتیں انصار کی تھیں اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ خیر و برکت کرے اور تم کو حصہ ہو خیر میں سے۔ غرض میری ماں نے ان کے سپرد کر دیا اور انہوں نے میرا سر دھویا اور سنگار کیا اور مجھے اور کچھ خوف نہیں پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ آئے چاشت کے وقت اور مجھے ان کے سپرد کر دیا۔

۳۴۸۰- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے عقد کیا رسول اللہ ﷺ نے جب میں چھ برس کی تھی اور مجھ سے ہم بستر ہوئے جب میں نو برس کی تھی۔

۳۴۸۱- عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عقد کیا ان سے رسول اللہ ﷺ نے جب سات برس کی تھیں اور ہم بستر ہوئے جب نو برس کی تھیں اور گڑیاں ان کی ان کے ساتھ تھیں اور وفات ہوئی آپ کی جب وہ اٹھارہ برس کی تھیں۔

۳۴۸۲- حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم نے ان سے چھ برس کی عمر میں نکاح کیا اور نو برس کی عمر میں صحبت کی اور آپ کا جب انتقال ہوا تو وہ اٹھارہ سال کی تھیں۔

فَعَسَلَنَ رَأْسِي وَأَصْلَحْتَنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا  
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِي  
فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِ.

۳۴۸۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ  
سِتِّ سِنِينَ وَبَنِي بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

۳۴۸۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ وَزَفَّتْ  
إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَلُعْبَهَا مَعَهَا وَمَاتَ  
عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ.

۳۴۸۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنِي بِهَا وَهِيَ بِنْتُ  
تِسْعِ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ.

لہذا یہی صحیح ہے۔ اور اس روایت میں جناب عائشہ کی نہ کوئی تقرر حد کا ہے اور نہ اس سے منع مذکور ہے کہ نو سے کم میں منع ہے یا اس سے زیادہ میں نہیں۔ اور داؤدی نے کہا ہے کہ جناب ام المومنین عائشہ اچھی جوان ہو گئی تھیں نو برس میں اور بعض روایتوں میں سات برس بھی آئے ہیں نکاح کے عائشہ کے تو تطبیق اس میں یوں ہے کہ چھ سال سے کچھ زیادہ ہو گئے تو کہیں سال فرمائے اور زیادتی کو حذف کر دیا اور کہیں سات فرمائے اور کی کو پورا گن لیا۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سنگار کرنا دلہن کا اور جمع ہونا عورتوں کا اس لیے کہ اس میں نکاح کا اعلان بھی ہو جاتا ہے اور عورتوں کے ملنے سے اس دلہن کو انس اور خوشی حاصل ہوتی ہے اور اسے آداب زفاف سے بھی سکھاتی ہیں اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ زفاف عورتوں کی اور صحبت دن کو بھی درست ہے جیسے رات کو۔

(۳۴۸۱) ☆ اس میں ان کی صغیر سنی کا بیان ہے کہ گڑیاں تک ساتھ تھیں اور اس حدیث سے گڑیاں کھیلنا درست ہو گیا اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے ان گڑیوں کو دیکھا اور منع نہیں فرمایا اور اس میں تربیت ہوتی ہے لڑکیوں کی اور ضروریات خانگی سے ان کو آگاہی حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید یہ خاص ہو ان احادیث سے جن میں تصویروں کا رکھنا منع ہے یعنی سوا گڑیوں کے اور تصویریں منع ہوں اور یہ احتمال ہے کہ یہ گڑیوں کا قصہ تصویروں کے حرام ہونے سے پہلے ہوا اور پھر جب تصویریں حرام ہو گئیں تو وہ بھی حرام ہو گئیں یا ان میں کوئی تصویر نہ ہو صرف ایک لکڑی پر ایک چیتھڑا لپٹا ہوا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب : عقد کا اور زفاف کا سوال میں

مستحب ہونا

۳۴۸۳- جناب عائشہؓ نے فرمایا کہ عقد کیا مجھ سے رسول اللہؐ نے سوال میں اور ہم بستر ہوئے مجھ سے سوال میں اور کون سی عورت رسول اللہؐ کے پاس مجھ سے بڑھ کر پیاری تھی اور جناب عائشہ صدیقہ ہمیشہ دوست رکھتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں سے ہم بستری کی جائے ماہ سوال میں۔ کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابن نمیر نے ان کے باپ نے ان سے سفیان نے اسی اسناد سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ جناب عائشہ دوست رکھتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں سے سوال میں ہم بستری کی جائے۔

۳۴۸۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب : جو کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اس کو

مستحب ہے کہ اس کا منہ اور ہتھیلیاں دیکھ لے

۳۴۸۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور آپ کو خبر دی کہ اس نے عقد کیا ہے انصار کی ایک عورت سے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کو دیکھ بھی لیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا جا اس کو دیکھ لے اس لیے کہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے (یعنی عیب)۔

۳۴۸۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ایک انصار کی عورت سے

بَابِ اسْتِحْبَابِ التَّزْوِجِ وَالتَّزْوِجِ فِي

سُؤَالٍ وَاسْتِحْبَابِ الدُّخُولِ فِيهِ

۳۴۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُؤَالٍ وَبَنَى بِي فِي سُؤَالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَجِيبُ أَنْ تُدْجَلَ نِسَاءَهَا فِي سُؤَالٍ.

۳۴۸۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَلَّ عَائِشَةَ.

بَابِ نَدْبِ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِ الْمَرْأَةِ

وَكَفَيْهَا لِمَنْ يُرِيدُ تَزْوُجَهَا

۳۴۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَنْظَرْتُ إِيَّهَا )) قَالَ لَا قَالَ (( فَاذْهَبْ فَانظُرْ إِيَّهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا ))

۳۴۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ

(۳۴۸۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہ سوال میں عقد اور زفاف مستحب اور مبارک ہے اور بعض جاہلان شرک شعار جو اسے منحوس ہیں وہ خود منحوس کبھی چوس بلکہ میا پوس ہیں اور ان کا عقیدہ آثار جاہلیت سے ہے۔

(۳۴۸۶) ☆ یعنی انصار کی عورتوں کی آنکھیں شاید چھوٹی ہوتی ہوں گی یا اس میں نیلا پن ہوگا۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

عقد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کو دیکھ بھی لیا؟ اس لیے کہ انصاری آنکھوں میں کچھ عیب بھی ہوتا ہے۔ اس نے کہا میں نے دیکھ لیا۔ آپ نے فرمایا کتنے مہر پر؟ اس نے عرض کی چار اوقیہ چاندی پر۔ آپ نے فرمایا چار اوقیہ پر گویا تم لوگ اسی پہاڑ سے چاندی کھود لاتے ہو (یعنی جب تو اتنا زیادہ مہر ماندھتے ہو) اور ہمارے پاس نہیں ہے جو ہم تم کو دیں مگر اب ہم ایک لشکر کے ساتھ تم کو بھیج دیتے ہیں کہ اس میں تم کو حصہ ملے غنیمت کا۔ اور قبیلہ بنی عیس کی طرف آپ نے ایک لشکر روانہ کیا تو اس کے ساتھ اسے بھی بھیج دیا۔

باب : مہر کا بیان اور تعلیم قرآن اور مہر ٹھہرانے میں لوہے کا چھلا وغیرہ کے

۳۳۸۷- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی ذات آپ کو بہہ کر دوں۔ (اس میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف وامرأة مومنة ان وهبت نفسها للنبي ان اراد النبي ان يستكحها خالصة لك من دون المومنين یعنی اگر کوئی عورت مومنہ بخش دے اپنی جان نبی کو اگر نبی ارادہ کرے اس سے نکاح کا اور یہ

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ (( هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي عَيْونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا )) قَالَ قَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا قَالَ (( عَلَى كَمِ تَرَوُجْتَهَا )) قَالَ عَلَى أَرْبَعِ أَوْاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ (( عَلَى أَرْبَعِ أَوْاقٍ كَأَنَّمَا تَنجُتُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عَرْضِ هَذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيكَ وَلَكِنْ عَسَى أَنْ نَبْعَثَكَ فِي بَعْثٍ تُصِيبُ )) مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْنَا إِلَى بَنِي عَيْسٍ بَعَثَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ.

بَاب الصَّدَاقِ وَجَوَازِ كَوْنِهِ تَعْلِيمَ قُرْآنٍ وَخَاتَمَ حَدِيدٍ وَغَيْرَ ذَلِكَ

۳۴۸۷- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأَطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ

ظہ خیر خواہی کے لیے ایسی بات کہنا اور اہل غیبت نہیں جو منح ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کا دیکھنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مالک کا اور ابو حنیفہ اور تمام کوفیوں کا اور جماہیر علماء کا اور جو لوگ اس کے مخالف ہیں وہ خطا پر ہیں اور مذہب مالک اور احمد اور جمہور کا ہے کہ اس دیکھنے میں اس عورت کی رضا ضروری نہیں بلکہ غفلت میں نکاح اس کو دیکھ سکتا ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے کہ قبل از پیغام اس کو دیکھ لے تاکہ بعد پیغام کے کچھ ناپسندی کی صورت نہ ہو اور یہ بھی ہمارے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے۔ اور اگر نکاح خونہ دیکھ سکے تو کسی معتبر عورت کو بھیج دے کہ وہ دیکھ کے اس کو خبر دے دے۔ اور یہ جو فرمایا تو گویا چاندی اس پہاڑ سے کھود لاتے ہو گویا آپ نے مہر کی زیادتی کو مکروہ جانا بہ نسبت اس شخص کے کہ مفلس تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مہر مرد کی حیثیت کے موافق باندھنا چاہیے اور نیت ادا کی رکھنا چاہیے نہ یہ کہ جیسا ہمارے ملک میں جبلاء کی عادت ہے کہ سوامن چربی پمھر کی چون چون گاڑی کے مہر میں باندھ دی۔ یہ سخت جہالت و حماقت ہے۔ ایسا ہی مضمون ہے نووی کا ساتھ اختصار اور ادنیٰ تغیر کے۔

خاص ہے تجھ کو نہ کہ اور مومنوں کو (اور اس سے جواز ہبہ کا ثابت ہوا خاص آپ کے واسطے) پھر نظر کی رسول اللہ نے اس کی طرف اور خوب نیچے سے اوپر تک نگاہ کی اس کی طرف اور پھر سر مبارک جھکا لیا اور جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کو کچھ حکم نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی اور ایک صحابی اٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو مجھ سے اس کا عقد کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے عرض کی کہ کچھ نہیں اللہ کی قسم اے رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ تو اپنے گھر والوں کے پاس جا اور دیکھ شاید کچھ پائے۔ پھر وہ گئے اور لوٹ آئے اور عرض کی کہ اللہ کی قسم میں نے کچھ نہیں پایا پھر فرمایا کہ جا دیکھ اگرچہ لوہے کا چھلا ہو وہ پھر گیا اور لوٹ آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم اے رسول اللہ! ایک لوہے کا چھلا بھی نہیں مگر یہ میرا تہبند ہے۔ سہل نے کہا کہ اس غریب کے پاس چادر بھی نہ تھی۔ سو اس میں سے ادھی اس عورت کی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ تمہاری تہبند سے تمہارا کیا کام نکلے گا کہ اگر تم نے اس کو پہنا تو اس پر اس میں سے کچھ نہ ہوگا اور اگر اس نے پہنا تو تجھ پر کچھ نہ ہوگا۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا (یعنی مایوس ہو کر) یہاں تک کہ جب دیر تک بیٹھا رہا تو کھڑا ہوا اور جناب رسول اللہ نے جب اس کو دیکھا کہ پیٹھ موڑ کر چلا سو آپ نے حکم دیا وہ پھر بلایا گیا جب آیا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے عرض کی کہ مجھے فلاں سورۃ یاد ہے اور اس نے سورتوں کو گنا اور آپ نے فرمایا کہ تو ان کو اپنی یاد سے پڑھ سکتا ہے؟ اس نے عرض کی کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ جا میں نے اسے تیرا مملوک کر دیا (یعنی نکاح کر دیا) عوض میں اس قرآن کے جو تجھے یاد ہے (یعنی یہ سورتیں اسے یاد دلادینا یہی تیرا مہر ہے)۔ یہ روایت ہے ابن ابی حازم کی اور یعقوب کی روایت کے لفظ بھی اسی کے قریب قریب ہیں۔

فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَرُوحْنِيهَا فَقَالَ (( فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ )) فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ (( اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا )) فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَحَدَّثْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( انظُرْ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ )) فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِذَاءٌ فَلَهَا بِنِصْفِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَا تَصْنَعُ يَا زَارِكُ إِنْ لَيْسَتْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ )) وَإِنْ لَيْسَتْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ (( مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ )) قَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذًا وَسُورَةٌ كَذًا عَدَدَهَا فَقَالَ (( تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ )) قَالَ نَعَمْ قَالَ (( اذْهَبْ فَقَدْ مُلِكْتَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ )) هَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ وَحَدِيثُ يَعْقُوبَ يُقَارِبُهُ فِي اللَّفْظِ.

۳۴۸۸- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ غَيْرَ أَنَّ  
 فِي حَدِيثِ زَائِدَةَ قَالَ (( انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا  
 فَعَلِمْنَا مِنَ الْقُرْآنِ ))  
 ۳۴۸۸- سہل رضی اللہ عنہ سے چند سندوں سے یہی مضمون  
 مروی ہوا کسی میں کچھ زیادہ ہے کسی میں کچھ کم۔ اور زائدہ کی  
 روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا جا میں نے تیرا عقد اس سے  
 کر دیا اور تو اس کو یہ قرآن سکھا دے (یعنی جو تجھے یاد ہے)۔

(۳۴۸۸) ☆ سبحان اللہ اس حدیث سے کمال سادگی اور بے تکلفی اصحاب کی معلوم ہوئی اور خصوصیت رسول اللہ کی جو آیت میں مذکور ہوئی  
 کہ بلا مہر آپ کا نکاح درست ہے اور آپ کے سوا اگر کوئی دوسرا بلا مہر نکاح کرے تو مہر مثل آئے گا۔ اور آپ نے جو اس کی طرف نگاہ کی اس سے  
 معلوم ہوا کہ نکاح کو جو ارادہ نکاح رکھتا ہو دیکھنا عورت کا روا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت اگر نیک اور صالح مرد پر اپنی ذات کو عرض کرے  
 نکاح کے لیے تو مستحب ہے اور یہ تمام امت کے علماء اور فضلاء اور صالحین کے لیے عام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی ساکلی ایسا  
 سوال کرے کہ اپنے سے اس کا پورا کرنا نہ ہو سکے تو چپ رہنا چاہیے کہ وہ سمجھ جائے کہ اس کا پورا ہونا اس سے ممکن نہیں۔ غرض یہ سکوت جواب  
 دینے سے اولیٰ ہے کہ جواب دینے میں خجالت ہوتی ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کے نکاح کے وقت یہ پوچھنا ضروری نہیں کہ وہ  
 عدت میں ہے یا نہیں اور آپ نے جو چھلا ڈھونڈ دیا اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ نکاح کے وقت ذکر مہر کا آجائے اس لیے کہ اس میں  
 تراخ کا خوف نہیں رہتا اور عورت کی تسلی ہوتی ہے اور عورت کو نفع بھی ہوتا ہے کہ اگر قبل صحبت کے طلاق ہو جائے تو نصف مہر اس کو ملتا  
 ہے۔ اور معلوم ہوا کہ مہر قلیل و کثیر ہو سکتا ہے جس پر ناکسین راضی ہو جائیں اس لیے کہ لوہے کا چھلا کم سے کم ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ  
 کا اور جماہیر علماء کا سلف سے خلف تک اور یہی قول ہے ربیعہ اور ابوالزناد اور ابن ابی ذئب اور یحییٰ بن سعید اور لیث بن سعد اور ثوری اور اوزاعی  
 اور مسلم بن خالد زنجی اور ابن ابی لیلیٰ اور داؤد اور تمام فقہائے اہلحدیث کا اور ابن وہب کا جو اصحاب مالک سے ہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ  
 یہ مذہب کا فہم علماء کا حجازیوں اور مصریوں اور کوفیوں اور شامیوں وغیر ہم کا کہ دو لہاد لہن کا راضی ہونا شرط ہے اس مہر پر خواہ ایک کوڑا یا ایک چپل  
 کا جوڑا یا لوہے کا ایک چھلا یا تانبے کا پیسہ کیوں نہ ہو اور امام مالک نے کہا ہے کہ ربع دینار سے کم نہ ہو کہ وہ نصاب سرقہ ہے اور قاضی عیاض نے  
 کہا کہ امام مالک اس قول میں اکیلے ہیں اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب نے کہا کہ کم سے کم اس کی حد دس درہم ہے کہ قریب پونے تین روپیہ کے  
 ہوتے ہیں اور ابن شبرمہ نے کہا کہ کم از کم پانچ درہم ہیں جو نصاب ہے قطع ید کا سرقہ میں ان دونوں کے نزدیک اور نخعی نے مکروہ جانا ہے مکہ  
 چالیس درہم سے کم ہو اور ایک بار دس درہم بھی کہے اور یہ تمام مذاہب سوا اس مذہب اول کے جو ہم نے جماہیر سلف سے نقل کیا اس حدیث  
 صریح و صحیح کی رو سے مردود و باطل ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ ایک چھلا بھی لوہے کا مہر میں کافی ہو جاتا ہے اور نہیں مقابل ہو سکتی رائے کسی  
 کی اور نہ قول کسی کا رسول اللہ کے قول اور فعل سے۔

تعلیم قرآن پر اجرت لینی درست ہے:

پس ہرگز مومن متبع سنت کو ان اقوال کی طرف نظر نہ کرنا چاہیے جو مخالف ہوں رسول اللہ کے اور اس صحابی نے جو عرض کیا کہ اللہ  
 کی قسم یا رسول اللہ اس سے معلوم ہوا کہ بے ضرورت اور بغیر طلب کے بھی قسم کھانا درست ہے صرف تاکید کلام کے لیے اور اس سے ثابت  
 ہوا کہ مفلس کا نکاح کر دینا درست ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تعلیم قرآن کا مہر قرار دینا درست ہے اور نفع لینا تعلیم پر روا ہے اور یہ دونوں امر  
 جائز ہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور مجتہدین محدثین اور متبعین سنت کا اور یہی قول ہے عطاء اور حسن بن صالح اور مالک اور اسحاق وغیر ہم کا  
 اور مردود ہے قول ان لوگوں کا جو اس کو منع کرتے ہیں اور یہ حدیث ان کے قول کو رد کر رہی ہے اور اسی طرح حدیث دوسری کہ آپ ﷺ



۳۴۸۹- ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کا مہر کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ چاندی کہ پانچ سو درہم ہوتے (جس کے ایک سو اکتیس روپیہ چار آنے موجودہ ہوتے ہیں)۔ یہ مہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیبیوں کے لیے۔

۳۴۸۹- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ نِتْنِي عَشْرَةَ أَوْقِيَّةً وَنَشَأَ قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أَوْقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةٍ دِرْهَمٍ فَهَذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَزْوَاجِهِ.

۳۴۹۰- انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی ﷺ نے دیکھا اثر زردی کا عبدالرحمن پر فرمایا یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے کھجور کی گھٹلی بھر سونے کے مہر پر۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

۳۴۹۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ (( فَبَارِكْ اللَّهُ لَكَ أَوْلَمَ وَلَوْ بِشَاةٍ )).

لہ نے فرمایا سب سے زیادہ اجرت لینے کی اللہ کی کتاب ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے اجرت لینا تعلیم قرآن پر تمام علماء کے نزدیک روا ہے سوا ابو حنیفہ کے اور قول ابو حنیفہ کا حدیث کے مخالف، قابل رد و طرد ہے کہ کسی طرح التفات اس کی طرف نہیں ہو سکتا۔

### رسول اللہ کے مہر کا بیان

(۳۴۹۰) ☆ وہ اثر تھا کسی خوشبو کا نہ کہ زعفران کا کہ وہ مردوں کو حرام ہے اور عورتوں کو درست ہے۔ اور بعضوں نے کہا وہ لہا کے لیے درست ہے اور یقین ہے کہ وہ بہت تھوڑا ہو ججز اججز ایسی لیے آپ نے منع نہیں فرمایا جیسے زعفران سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید وہ کپڑوں میں ہو ان کے بدن پر نہ ہو اور مذہب امام مالک کا اور ان کے یاروں کا کہ لباس زعفران درست ہے اور امام مالک نے اس کو علماء مدینہ سے نقل کیا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عمر وغیرہ کا اور شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک روا نہیں مرد کو۔

نواۃ کے لفظ کی تحقیق اور ولیمہ کا بیان:

وزن نواۃ جو حدیث میں وارد ہوا ہے اس سے یا تو مراد کھجور کی گھٹلی ہے یا ایک وزن معروف ہے جیسے اوقیہ وغیرہ اور بعضوں نے کہا کہ وزن نواۃ پانچ درہم ہیں سونے کے۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ قول ہے اکثر علماء کا اور احمد بن حنبل نے فرمایا کہ وہ تین درہم ہے اور ایک درہم کا ٹٹ۔ اور یہ بھی قول ہے کہ مراد اس سے کھجور کی گھٹلی ہے۔ اور نووی نے کہا ہے کہ پانچ درہم سونے کے یہی قول صحیح ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے اس سے مستحب ہو اور عا برکت کی دو لہا کو۔ اور ولیمہ کی دعوت سنت مستحب ہے اور امام مالک اور داؤد وغیرہ نے واجب کہا ہے اس حدیث کے ظاہر سے اور اس کے وقت میں۔ قاضی نے کہا ہے کہ مستحب ہے بعد دخول کے اور ایک جماعت مالکیہ سے منقول ہے کہ مستحب ہے وقت عقد کے اور مستحب ہے طاقت والے کو کہ ایک بکری سے کم نہ کرے اور اس پر اجماع ہے کہ اس کی کوئی مقدار معین نہیں بلکہ جو کھانا ہو ولیمہ صحیح اور درست ہو جاتا ہے اور حضرت صفیہ کا ولیمہ بغیر گوشت کے ہو اور حضرت زینب کے ولیمہ میں گوشت روٹی سے سیر ہو گئے اصحاب رسول اللہ کے اور حکم ولیمہ کے دو دن سے زیادہ مکروہ ہے۔

۳۴۹۱- انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھجور کی گٹھلی کے برابر سونے پر نکاح کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا کہ ولیمہ کرو چاہے ایک بکری سے ہی ہو۔

۳۴۹۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۴۹۳- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۴۹۴- عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر خوشی دیکھی شادی کی اور میں نے عرض کی کہ میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے انصار کی آپ نے فرمایا کیا مہر باندھا ہے؟ میں نے عرض کی ایک نواۃ۔ اسحاق کی روایت میں ہے کہ ایک نواۃ سونے سے۔

۳۴۹۵- عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا ایک وزن نواۃ پر سونے کے۔

۳۴۹۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی فضیلت  
۳۴۹۷- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا خیبر پر اور ہم لوگوں نے وہاں نماز پڑھی صبح کی بہت

۳۴۹۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ )) .

۳۴۹۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ (( أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ )) .

۳۴۹۳- عَنْ حُمَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِهِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً .

۳۴۹۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيَّ بِشَاشَةِ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ (( كَمْ أَصْدَقْتَهَا )) فَقُلْتُ نَوَاقٍ وَفِي حَدِيثٍ إِسْحَاقَ مِنْ ذَهَبٍ .

۳۴۹۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ .

۳۴۹۶- وَ حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهَبٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ ذَهَبٍ .

باب فَضِيلَةِ إِعْتَاقِهِ أُمَّتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا  
۳۴۹۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةً

(۳۴۹۳) ☆ نواۃ کی تحقیق ابھی اوپر گزری۔

(۳۴۹۷) ☆ خیبر یوں نے کہا ہے محمد والحامیس یعنی محمد اور لشکر آچکا اور خمیس لشکر کو اس لیے کہتے ہیں کہ ہر لشکر کے پانچ ٹکڑے ہوتے ہیں۔ ایک مقدمہ جو آگے چلے ساتھ جو پیچھے آئے، دوسرا جو دائیں طرف ہو، تیسرا جو بائیں طرف ہو، چوتھا جو بیچ میں ہو اور حاکم وہیں رہتا ہے۔

اندھیرے میں اور سوار ہوئے نبیؐ اور سوار ہوئے ابو طلحہؓ اور میں ردیف تھا ابو طلحہ کا اور روانہ ہوئے نبیؐ گلیوں میں خیبر کی اور میرا زانو نبیؐ کے ران سے لگ لگ جاتا تھا اور تہبند رسول اللہؐ کی آپ کی ران سے کھسک گئی تھی اور میں دیکھتا سفیدی آپ کی ران کی پھر جب شہر کے اندر گئے آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب ہوا خیبر ہم جب اترتے ہیں کسی قوم کے آنگن میں تو برا ہوتا ہے حال ڈرائے گئے لوگوں کا۔ اس آیت کو آپ نے تین بار پڑھا یعنی انا اذا نزلنا بساحة قوم سے اخیر تک اور اتنے میں وہاں کے لوگ اپنے اپنے کاموں میں نکلے اور انھوں نے کہا کہ محمدؐ آچکے۔ اور عبدالعزیز نے کہا کہ ہمارے لوگوں نے یہ بھی کہا کہ لشکر بھی آگیا۔ کہار اوی نے کہ غرض ہم نے لے لیا خیبر کو جبراً قہراً اور قیدی لوگ جمع کئے گئے اور دجیہ آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! ایک لونڈی مجھے عنایت کیجئے ان قیدیوں میں سے۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ ایک لونڈی لے لو۔ انھوں نے صفیہ بنت حی کو لے لیا اور ایک شخص نے آ کے کہا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے آپ نے دجیہ کو حی کی بیٹی دیدی جو سردار ہے بنی قریظہ اور بنی نضیر کا اور وہ کسی کے لائق نہیں سوا آپ کے تو فرمایا کہ بلاؤ ان کو مع اس لونڈی کے۔ کہار اوی نے کہ پھر وہ اسے لے کر آئے پھر جب آپ نے اس کو دیکھا تو دجیہ سے

الْغَدَاةِ بَعَثَ فَرَكَبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ حَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فِجْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فِجْدِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فِجْدِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللَّهُ (( أَكْبُرُ حَرَبَتِ حَيْبَرَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذِرِينَ )) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَقَدْ حَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ قَالَ وَأَصْبَنَاهَا عَنُودَ وَجُمِعَ السَّبِيُّ فَجَاءَهُ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُعْطِنِي جَارِيَةً مِنْ السَّبِيِّ فَقَالَ (( اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً )) فَأَعْزَدَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَيْبَةَ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أُعْطِنْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَيْبَةَ سَيِّدِ قَرْيَظَةَ وَالنُّضَيْرِ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ (( اذْعُوهُ بِهَا )) قَالَ فَجَاءَ

لہ صفیہ کا نام بعضوں نے کہا کہ زینب تھا پھر قید کے بعد چونکہ آپ نے قیدیوں میں سے چن لیا اس لیے صفیہ ہو یعنی چنی ہوئی اور آپ نے جب صفیہ کی شرافت اور حسب و نسب و جمال کو ملاحظہ کیا تو فرمایا کہ اور لونڈی لے لو اس میں بڑی مصلحت تھی کہ شاید یہ وحیہ سے نشوزد اغراض اور تکبر کرے یا اور صحابہ وحیہ سے حسد کریں۔ غرض ان سب مفاسد کا قطع کرنا اسی میں تھا کہ آپ نے ان کو اپنی خدمت میں رکھا اور اس حدیث سے تنفیہ کی اجازت ثابت ہوئی اور تنفیہ یہ ہے کہ لشکریوں میں سے کسی کو حصہ غنیمت سے بڑھ کر بطور انعام کے دینا اور آزاد کیا اور نکاح کر لیا اس کے معنوں میں اختلاف ہے ایک یہ ہے کہ ان کو تبرعاً اللہ فی اللہ آزاد کر دیا اور ان کی رضامندی سے بغیر مہر کے نکاح کر لیا اور یہ آپ کے خصائص سے ہے کہ آپ کو بغیر مہر کے نکاح درست ہے کہ نہ عقد کے وقت مہر کی ضرورت ہے نہ بعد عقد کے بخلاف اوروں کے کہ ان کو درست نہیں اور یہ معنی تحقیقین نے کہے ہیں۔ اور دوسروں نے کہا کہ شرط کی ان سے کہ ہم تم کو آزاد کر دیں اور تم ہم سے نکاح کر لینا غرض اس شرط سے جب وہ آزاد ہوئیں تو وقائے شرط ضروری ہوئی اور علماء کو اس میں اختلاف ہے کہ اب اگر کوئی اپنی لونڈی کو آزاد کرے اس شرط پر کہ اس سے نکاح کر لے گا اور اس کی آزادی ہی کو مہر ٹھہرائے تو اس کا حکم کیا ہے۔ جمہور لہ

فرمایا کہ تم کوئی اور لونڈی لے لو قیدیوں میں سے اس کے سوا۔ کہا راوی نے کہ پھر آپ نے آزاد کیا صفیہؓ کو اور ان سے نکاح کر لیا سو ثابت نے ان سے کہا کہ اے ابو حمزہ! ان کا مہر کیا باندھا انھوں نے؟ کہا یہی مہر تھا کہ ان کو آزاد کر دیا اور نکاح کر لیا یہاں تک کہ پھر جب وہ راہ میں تھے تو سنگار کر دیا ان کا ام سلیمؓ نے اور پیش کر دیا آپ پر ان کورات میں اور صبح کو رسول اللہؐ نوشہ بنے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا آپ نے جس کے پاس جو کچھ ہو (یعنی کھانے کی قسم سے) وہ لائے اور ایک دسترخوان چمڑے کا بچھا دیا اور کوئی اقط لانے لگا (وہی سکھا کر بناتے ہیں) اور کوئی کھجور اور کوئی گھی ان سب کو توڑ تاز کر خوب ملایا اور یہ ولیمہ ہو اور رسول اللہؐ کا۔

۳۴۹۸- انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا۔

۳۴۹۹- حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو آزاد کرے اپنی لونڈی کو اور پھر اس سے نکاح کرے اس کو دوہرا ثواب ہے۔

۳۵۰۰- انس نے کہا میں ردیف تھا ابو طلحہ کا خیبر کے دن اور

بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ (( خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا )) قَالَ وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصَدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزْتُهَا لَهُ أُمَّ سَلِيمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا فَقَالَ (( مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ )) قَالَ وَبَسَطَ نِطْعًا قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْأَقِطِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَبَلِيمَةً رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

۳۴۹۸- عَنْ أَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِنْتَهَا صَدَاقَهَا وَفِي حَدِيثٍ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ تَزَوَّجَ صَفِيَّةَ وَأَصَدَقَهَا عِنْتَهَا.

۳۴۹۹- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا لَهُ أَجْرَانِ.

۳۵۰۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ

لبنے کہا کہ اگر اس شرط پر آزاد کرے تو اس کو لازم نہیں ہے کہ اس شخص سے نکاح بھی کرے اور یہ شرط صحیح نہیں اور امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور زفر کا۔ چنانچہ امام شافعی نے کہا ہے کہ اگر اس نے شرط پر آزاد کیا اور اس نے یہ شرط قبول کی تو آزاد ہو گئی اور اس عورت پر لازم نہیں کہ اس مرد سے نکاح کرے بلکہ عورت کو ضروری ہے کہ اپنی قیمت ادا کرے اس لیے کہ وہ اپنی آزادی پر مفت راضی نہیں ہوئی پھر اگر وہ راضی ہو گئی اور کسی قدر مہر پر نکاح ہو تو عورت پر ادائے قیمت ضروری ہے اور مرد پر مہر جو مقرر ہو یا خواہ تھوڑا خواہ بہت اور اگر اس کی قیمت پر نکاح کیا اور قیمت دونوں کو معلوم ہے تو مہر صحیح ہے اور نہ اس کے ذمہ قیمت رہی اور نہ مرد کے ذمہ مہر۔ اور اگر قیمت مجہول ہے یعنی معلوم نہیں تو اس میں دو قول ہیں اول یہ کہ مہر صحیح ہو گیا جیسے معلوم کی صورت میں تھا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ مہر صحیح نہیں بلکہ نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم ہے اور یہی قول صحیح ہے اور جمہور بھی اسی طرف گئے ہیں اور سعید بن مسیب اور حسن اور غنئی اور زہری اور ثوری اور اوزاعی اور ابو یوسف اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ جائز ہے یہ کہ آزاد کرے باندی کو اس شرط پر کہ اس سے نکاح کرے گا اور اس کی آزادی ہی اس کا مہر ہو جاتی ہے اور لازم ہوتا ہے عورت کو کہ اس مرد سے نکاح کرے اور یہ مہر صحیح ہے بنظر ظاہر اس حدیث کے اور یہی مذہب میرے نزدیک عمدہ اور بہتر اور قوی ہے۔

قدم میرا چھو جاتا تھا رسول اللہ کے پیر سے۔ پھر پہنچے ہم اہل خیبر کے پاس جب آفتاب نکلا اور ان لوگوں نے اپنے چارپایوں کو نکالا تھا اور وہ اپنے کدال اور ٹوکری اور پھاوڑی لے کر نکلے اور کہنے لگے محمد اور خمیس یعنی دونوں آگئے۔ کہار اوئی نے کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے خراب ہوا خیبر اور جب ہم اترتے ہیں کسی قوم کے آنگن میں سو برا انجام ہوتا ہے ڈرائے گئے لوگوں کا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اور دجیہ کے حصہ میں ایک باندی خوب صورت آئی اور خرید لیا اس کو رسول اللہ نے سات شخصوں کے بدلے میں اور پھر سپرد کیا اس کو ام سلیم کے کہ سنگار کر دیں ان کا اور تیار کر دیں ان کو آپ کے لیے۔ اور کہار اوئی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے اس لیے ان کے سپرد کیا کہ وہ ان کے گھر میں عدت پوری کرے یعنی ایک حیض کے ساتھ استبراء ان کا ہو جو حکم ہے باندی کا۔ اور یہ صفیہ بیٹی تھیں جی کی اور رسول اللہ نے ان کا ولیمہ کیا کھجور اور اقط (پنیر) سے اور گھی سے اور زمین میں کئی گڑھے کھودے گئے اور اس میں دسترخوان چمڑے کا بچھا دیا گیا (گڑھے اس لیے کھودے کہ گھی ادھر ادھر نہ جانے پائے) اور اقط اور گھی لائے اور اس میں ڈال دیا اور لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور لوگ کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے کہ آپ نے ان سے نکاح کیا یا ان کو ام ولد بنایا۔ پھر لوگوں نے کہا کہ اگر آپ نے ان کو چھپایا تو جانو کہ آپ کی بیوی ہیں اور اگر نہ چھپایا تو جانو کہ ام ولد ہیں پھر جب آپ سوار ہونے لگے تو ان پر پردہ کیا اور وہ اونٹ کے سرین پر بیٹھیں سو لوگوں نے جان لیا کہ ان سے نکاح کیا ہے۔ پھر جب مدینہ کے قریب پہنچ گئے جلدی چلایا اونٹوں کو رسول اللہ نے اور جلدی چلایا ہم نے اور ٹھوکر کھائی اعضاء اونٹنی نے (یہ نام ہے جناب رسول اللہ کی اونٹنی کا) اور رسول اللہ گرے اور حضرت صفیہ بھی گریں۔ سو آپ اٹھے اور ان پر پردہ کر لیا اور عورتیں دیکھنے

رَدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدِمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَأَخْرَجُوا بَفُؤُسِهِمْ وَمَكَاتِلَهُمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( خَرَبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ )) قَالَ وَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَوَقَعَتْ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ حَارِيَّةَ حَمِيلَةَ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سَلِيمٍ تَصْنَعُهَا لَهُ وَتُهَيِّئُهَا قَالَ وَأُحْسِبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُ فِي بَيْتِهَا وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَيٍّ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْمَتَهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ فَحَصَّتْ الْأَرْضُ أَفَاحِيصَ وَجِيءَ بِالْأَنْطَاعِ فَوُضِعَتْ فِيهَا وَجِيءَ بِالْأَقِطِ وَالسَّمَنِ فَشَبِعَ النَّاسُ قَالَ وَقَالَ النَّاسُ لَا نَدْرِي أَتَزَوَّجَهَا أَمْ اتَّخَذَهَا أُمَّ وَلَدٍ قَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَأَةٌ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ أُمَّ وَلَدٍ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ حَجَبَهَا فَفَعَدَتْ عَلَى عَجْرِ الْبَعِيرِ فَعَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَفَعْنَا قَالَ فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْأَعْضَاءَ وَنَدَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَدَرَتْ فَقَامَ فَسْتَرَهَا وَقَدْ أَشْرَفَتِ النِّسَاءُ فَقُلْنَ أَبْعَدَ اللَّهُ الْيَهُودِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ أَوْقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَاللَّهِ لَقَدْ وَقَعَ.

لگیں اور کہنے لگیں اللہ دور کرے یہودیہ کو۔ کہا راوی نے میں نے کہا اے ابو حمزہ! کیا جناب رسول اللہ! اگر پڑے؟ اور انس نے کہا کہ میں زینب ام المومنین کے ولیمہ میں بھی حاضر تھا اور آپ نے لوگوں کو آسودہ اور سیر کر دیا روٹی اور گوشت سے اور مجھے آپ بھیجتے تھے کہ لوگوں کو بلا لاؤں۔ پھر جب کھلانے سے فارغ ہو چکے کھڑے ہوئے اور میں آپ کے پیچھے ہوا اور دو شخص آپ کے حجرے میں رہ گئے (یعنی جہاں زینب تھیں) اور ان کو باتوں نے ہٹھا رکھا اور وہ نہ نکلے سو آپ اپنی بیسیوں کے حجروں پر جاتے تھے اور ہر ایک پر سلام کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیسے ہو تم اے گھر والو؟ وہ کہتی تھیں کہ ہم خیریت سے ہیں اے رسول اللہ! اور آپ نے اپنی بی بی کو کیسا پایا؟ آپ فرماتے تھے کہ خیر سے ہیں۔ پھر جب آپ سب کی خیر و عافیت پوچھنے سے فارغ ہوئے لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا اور جب دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ دونوں شخص موجود ہیں اور باتوں میں مشغول ہیں پھر جب ان دونوں نے دیکھا کہ آپ لوٹے کھڑے ہو گئے اور باہر نکلے سو اللہ کی قسم ہے کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے آپ کو خبر دی یا آپ پر وحی اتری کہ وہ دونوں شخص چلے گئے اور آپ لوٹ کر آئے (یعنی حجرہ زینب پر) اور میں بھی آپ کے ساتھ آیا پھر جب آپ نے پیر رکھا دروازے کی چوکھٹ پر پردہ ڈال دیا میرے اور اپنے بیچ میں اور یہ آیت مبارک اتری کہ نہ داخل ہو تم نبی کے گھر میں مگر جب ان کی طرف سے اجازت ہو تم کو۔

قَالَ أَنَسٌ وَشَهِدْتُ وَوَلِيمَةَ زَيْنَبَ فَأَشْبَعُ النَّاسَ خُبْرًا وَلَحْمًا وَكَانَ يَعْتَنِي فَأَدْعُو النَّاسَ فَلَمَّا فَرَّغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ لَمْ يَخْرُجَا فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلَيَّ نِسَائِهِ فَيَسَلُّمُ عَلَيَّ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ (( سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَيْفَ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ )) فَيَقُولُونَ بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ فَيَقُولُ بِخَيْرٍ فَلَمَّا فَرَّغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدْ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا رَأَيْاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا فَوَاللَّهِ مَا أَذْرِي أَنَا أَحْبَبْتُه أَمْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِأَنْهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَةِ الْبَابِ أَرَخَى الْجِحَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ لَّا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ الْآيَةَ

۳۵۰۱- انس سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ صفیہؓ، دجیہؓ کلبی کے حصہ میں آئیں تھیں اور لوگ ان کی تعریف کرنے لگے

۳۵۰۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةٌ لِدِجِيَّةٍ فِي مَقْسَمِهِ وَجَعَلُوا يَمْدَحُونَهَا

(۳۵۰۱) ☆ اور کی روایتوں میں جو وارد ہوا ہے کہ صحابہؓ نے کہا کہ اگر آپ صفیہؓ کو چھپادیں تو جانو کہ بی بی ہیں اس سے مالکیہ وغیرہم نے استدلال کیا ہے کہ نکاح بغیر شہود کے بھی روا ہے کہ جب اعلان ہو جائے اس لیے کہ اگر آپ نے ان کے نکاح پر گواہ کیا ہو تا تو صحابہ کرام واقف ہوتے اور یہ مذہب ہے ایک جماعت کا صحابہ اور تابعین سے کہ نکاح بغیر شہود کے روا ہے جب اس کے بعد اعلان ہو جائے اور لفظ

رسول اللہ ﷺ کے آگے اور کہنے لگے کہ ہم نے قیدیوں میں اس کے برابر کوئی عورت نہیں دیکھی۔ سو آپ نے دحیہ کے پاس کہلا بھیجا اور ان کے عوض جو انھوں نے مانگا آپ نے دے دیا اور صفیہ کو ان سے لے کر میری ماں کو دیا (یعنی ام سلیم کو) اور فرمایا کہ ان کا سنگار کرو۔ کہا کہ پھر نکلے رسول اللہ خیر سے یہاں تک کہ جب خیر کو پس پشت کر دیا ترے اور ان کے لیے ایک خیمہ لگا دیا پھر جب صبح ہوئی رسول اللہ نے فرمایا جس کے پاس توشہ حاجت سے زیادہ ہو ہمارے پاس لاؤ۔ سو کوئی تمر یعنی کھجور جو زیادہ تھی لانے لگا کوئی ستو یہاں تک کہ ایک ڈھیر ہو گیا ملیدہ کا اور سب لوگ اس میں سے کھانے لگے اور پانی پینے لگے اپنے بازو پر سے جو حوض تھے آسمان کے پانی کے۔ انس نے کہا کہ یہ ولیمہ تھا جناب رسول اللہ کا صفیہ کے اوپر کہا کہ پھر چلے ہم یہاں تک کہ جب دیکھیں ہم نے دیواریں مدینہ کی اور مشتاق ہوئے ہم اس کے اور ہم نے اپنی سواریاں دوڑائیں اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی سواری دوڑائی اور صفیہ رضی اللہ عنہا ان کے پیچھے تھیں سوٹھو کر کھائی رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی نے اور آپ گر پڑے اور وہ بھی گر پڑیں اور کوئی آدمی اس وقت نہ آپ کی طرف دیکھتا تھا نہ صفیہ کی طرف یہاں تک کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ اور ان کو ڈھانپ لیا اور پھر ہم لوگ آئے تو آپ نے فرمایا ہم کو کچھ صدمہ نہیں پہنچا۔ پھر داخل ہوئے ہم مدینہ میں اور چھو کر یاں (یعنی بانڈیاں آپ کی بیٹیوں کی) نکلیں اور صفیہ کو دیکھنے لگیں اور طعنہ دینے لگیں اس کے گرنے کا۔

عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا فِي السَّمِيِّ مِثْلَهَا قَالَ فَبَعَثَ إِلَى دِحْيَةَ فَأَعْطَاهُ بِهَا مَا أَرَادَ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّي فَقَالَ (( أَصْلِحِيهَا )) قَالَ ثُمَّ حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا جَعَلَهَا فِي ظَهْرِهِ نَزَلَ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهَا الْقَبَةَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلٌ فَضْلٌ زَادِ فَلْيَأْتِنَا بِهِ )) قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِفَضْلِ التَّمْرِ وَفَضْلِ السَّوِيقِ حَتَّى جَعَلُوا مِنْ ذَلِكَ سَوَادًا حَيْسًا فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ ذَلِكَ الْحَيْسِ وَيَشْرَبُونَ مِنْ حِيَاضِ إِلَى حَنْبِهِمْ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَكَانَتْ تِلْكَ وَرَيْمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى إِذَا رَأَيْنَا جُدْرَ الْمَدِينَةِ هَشِشْنَا إِلَيْهَا فَرَفَعْنَا مَطِيئًا وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطِيئَتَهُ قَالَ وَصَفِيَّةُ خَلْفَهُ قَدْ أُرِدَّتْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَعَثَرَتْ مَطِيئَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَرِعَ وَصَرِعَتْ قَالَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا إِلَيْهَا حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسْتَرَهَا قَالَ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ (( لَمْ نُصِرْ )) قَالَ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ فَحَرَجَ جَوَارِي نِسَائِهِ يَتَرَاءَيْنَهَا وَيَشْمَتْنَ بِصَرَغَتِهَا.

یہی مذہب ہے زہری اور مالک اور اہل مدینہ کا کہ انھوں نے اعلان کو شرط کہا ہے نہ کہ شہود کو اور ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین کی کہا ہے کہ شرط نکاح کی شہادت ہے نہ کہ اعلان۔ اور یہ مذہب ہے اوزاعی اور ثوری اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد وغیر ہم کا اور ان سب لوگوں نے گواہی دو عادلوں کی شرط کی ہے بخلاف ابو حنیفہ کے کہ ان کے نزدیک دو فاسقوں کی گواہی سے بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ اگر چپکے سے نکاح کر لیا بغیر گواہی کے یعنی نہ اعلان ہو نہ گواہی تو نکاح صحیح نہ ہو اور اگر چپکے سے نکاح کیا مگر دو گولہ ہوئے تو صحیح ہے

باب : نکاح زینب اور نزول حجاب اور ولیمہ

کابیان

۳۵۰۲- انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اور روایت ہے بہر راوی کی کہ جب پوری ہو گئی عدت زینب کی (یعنی بعد طلاق دینے زید کے) تو رسول اللہ ﷺ نے زید سے فرمایا کہ ان سے میرا ذکر کرو اور زید گئے یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچے اور وہ اپنے آٹے کا خمیر کر رہی تھیں اور زید نے کہا کہ میں نے جب ان کو دیکھا تو میرے دل میں ان کی بڑائی یہاں تک آئی کہ میں ان کی طرف نظر نہ کر سکا اس لیے کہ رسول اللہ نے ان کو یاد کیا تھا (یہ کمال ایمان کی بات تھی اور نہایت سعادت مندی کی کہ زید کے دل میں اس خیال سے کہ رسول اللہ نے ان کو پیغام دیا ہے اس قدر عظمت اور ہیبت ان کی چھا گئی کہ نظر نہ کر سکے۔ اور افسوس ہے کہ اس زمانے کے لوگوں کو حدیث رسول اللہ کی بڑائی اور عظمت ذرا خیال میں نہیں آتی اور بے تکلف جھوٹی تاویلیں کرنے لگتے ہیں یہ خیال نہیں کرتے کہ یہ خاص اس کی زبان وحی ترجمان سے نکلی ہے جس کی شان میں وما ينطق عن الهوى وارد ہوا ہے اور ان کو الا وحی یوحی اتر ہے)۔ غرض میں نے اپنی پیٹھ موڑی اور اپنی ایڑیوں پر لوٹا اور عرض کیا کہ اے زینب! رسول اللہ نے آپ کو پیغام بھیجا ہے اور وہ آپ کو یاد کرتے ہیں (یعنی نکاح کا پیغام دیا ہے) اور انھوں نے فرمایا کہ میں کوئی کام نہیں کرتی ہوں جب تک کہ مشورہ نہیں لے لیتی ہوں اپنے پروردگار سے (یعنی استخارہ نہیں کر لیتی) اور اسی وقت وہ اپنی نماز کی جگہ میں کھڑی ہو گئیں

بَاب زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَنَزُولِ

الْحِجَابِ وَإِثْبَاتِ وَليمة العرس

۳۵۰۲- عَنْ أَنَسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ بَهْرٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ فَادْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ فَاَنْطَلَقَ زَيْنَدٌ حَتَّى آتَاهَا وَهِيَ تُخَمِّرُ عَجِينَهَا قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتَهَا عَظَمْتُ فِي صَدْرِي حَتَّى مَا أُسْتَطِيعُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهَا فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِي وَنَكَصْتُ عَلَى عَقْبِي فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ أُرْسَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكَ قَالَتْ مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتَّى أُوَامِرَ رَبِّي فَقَامَتْ إِلَيَّ مَسْجِدَهَا وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بَغَيْرِ إِذْنٍ قَالَ فَقَالَ وَقَدْ رَأَيْتَنَا أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ رِجَالٌ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعْتُهُ فَجَعَلَ يَتَّبِعُ حُجْرَةَ نِسَائِهِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَقْلُنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ وَجَدْتِ أَهْلَكَ قَالَ فَمَا أَذْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوا أَوْ أَخْبَرَنِي قَالَ فَاَنْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ فَذَهَبَتْ أُدْخِلُ مَعَهُ

اور نزدیک جاہیر کے بخلاف امام مالک کے کہ وہ صحیح نہیں کہتے۔

(۳۵۰۲) ☆ اس حدیث مبارک سے متبعان سنت کو کئی مسئلے معلوم ہو گئے اول یہ کہ آدمی شوہر کے ذریعہ سے پیغام نکاح بھیج سکتا ہے اگر معلوم ہو کہ وہ اس سے ناراض نہ ہوگا جیسے زید کا حال تھا۔ دوسرے یہ کہ معلوم ہو کہ صحابہ کے دل میں بڑی عظمت تھی رسول اللہ ﷺ کی کہ بجز آپ کے پیغام دینے کے زید کے دل میں زینب کی ہیبت اور ادب سا گیا اور یہی عظمت چاہیے ہر مومن کو کہ جب آپ کا



(واہ! مسلمانوں کی ماں اللہ تم پر رحمت کرے) قرآن اتر اور رسول اللہ ان کے پاس بغیر اذن کے داخل ہو گئے (یعنی یہ آیت اتری زوجنا کھا لکیلا یکون علی المؤمنین حرج فی ازواج ادعیانہم یعنی بیاہ دیا ہم نے زینب کو تجھ سے تاکہ مومنوں کو حرج نہ ہو اپنے) پالکوں کی بیبیوں سے نکاح کرنے میں جب وہ اپنی حاجت ان سے پوری کر چکیں اور راوی نے کہا میں نے اپنے سب لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ نے ہم کو روٹی اور گوشت خوب کھلایا یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور لوگ کھاپی کر باہر چلے گئے اور کئی آدمی رہ گئے جو گھر میں باتیں کرتے رہے کھانا کھانے کے بعد اور رسول اللہ نکلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا اور آپ اپنی بیبیوں کے حجروں پر جاتے تھے اور ان پر سلام کرتے تھے اور وہ عرض کرتی تھیں کہ اے رسول اللہ آپ نے کیسا پایا اپنی بی بی کو (یعنی زینب کو) پھر راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آپ کو میں نے خبر دی یا آپ نے مجھ کو خبر دی کہ وہ لوگ چلے گئے پھر آپ تشریف لے گئے یہاں تک کہ داخل ہوئے گھر میں اور میں بھی آپ کے ساتھ اندر جانے لگا اور آپ نے پردہ ڈال دیا اپنے اور میرے بیچ میں اور پردہ کی آیت اتری اور لوگوں کو نصیحت کی گئی اور ابن رافع نے یہ بھی زیادہ کیا اپنی روایت میں کہ یہ آیت اتری لا تدخلوا سے اخیر تک یعنی نہ داخل ہو گھروں میں نبی کے مگر جب

فَأَلْقَى السُّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَنَزَلَ الْحِجَابُ قَالَ  
وَوَعِظَ الْقَوْمَ بِمَا وَعِظُوا بِهِ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي  
حَدِيثِهِ لَا تَدْخُلُوا بَيْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ  
إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاطِرِينَ إِنَّهُ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهِ لَا  
يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ.

تہ قول و فعل و تقریر سے دل کانپ جائے اور سوا تسلیم و افتیاد کے اور کچھ دل میں نہ آئے۔ اور اگر یہ امر نہیں ہے تو ایمان کا نام ہی ہے۔ تیسرے یہ کہ صلوة استخارہ مستحب ہے کہ کوئی بڑا کام بغیر اس کے نہ کرے اور دعائے استخارہ احادیث میں آئی ہوئی ہے وہ پڑھے تاکہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ اور بخاری میں مروی ہے کہ رسول اللہ ہم کو ہر کام میں استخارہ سکھاتے تھے۔ چوتھے یہ کہ لے پالک لڑکے کا حکم غیر کا ہے اور اس کی بیوی مثل غیر کی بیوی کے ہے کہ پالنے والے کو اس سے نکاح درست ہے جب کہ لے پالک طلاق دے دے۔ پانچویں فضیلت نکاح ثانی کے ثابت ہوئی کہ خدا تعالیٰ خود اس کا بانی مہمانی اور قاضی لاثانی ہوا۔ چھٹی فضیلت ام المؤمنین زینب کی کہ ثابت ہوا ان کا نکاح اللہ پاک نے خود آسمانوں کے پرے بالائے عرش پڑھا اور جبرئیل امین اس کی خبر لائے اور جناب ام المؤمنین اکثر اس کا فخر فرماتی تھیں۔ ساتویں ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا نکاح بغیر گواہوں اور بغیر ولی کے صحیح ہے اس لیے کہ آپ کے دعوے کو گواہ کی ضرورت نہیں اس لیے کہ آپ ﷺ

اجازت دی جائے تم کو کھانے کی اور نہ انتظار کرو اس کے پکنے کا یہاں تک کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ اللہ نہیں شرماتا ہے سچی بات سے۔  
۳۵۰۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی عورت کا ایسا ولیمہ کیا ہو جیسا زینب کا کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ایک بکری ذبح کی۔

۳۵۰۳- وہی مضمون ہے اتنی بات زیادہ ہے کہ کھلایا لوگوں کو روٹی، گوشت یہاں تک کہ نہ کھاسکے اور چھوڑ دیا۔

۳۵۰۵- انس رضی اللہ عنہ نے کہا جب نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے لوگوں کو بلایا اور کھانا کھلایا پھر وہ بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ سو آپ تیار ہوتے ہیں گویا کہ کھڑے ہوتے ہیں پھر بھی وہ لوگ نہیں اٹھے۔ پھر جب آپ نے دیکھا کہ یہ نہیں اٹھتے تو آپ کھڑے ہو گئے اور ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اٹھ گئے اور عاصم اور ابن عبد العلی نے اپنی روایتوں میں یہ بات زیادہ کی کہ تین آدمی ان میں سے بیٹھے رہ گئے اور نبی تشریف لائے کہ اندر آئیں تو دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہیں پھر وہ لوگ اٹھے اور چلے گئے اور میں نے آکر آپ کو خبر دی کہ وہ چلے گئے اور آپ آئے اور گھر میں داخل ہوئے۔ سو میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہونے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کہ ”اے ایمان والو! مت داخل ہو گھروں میں نبی کے مگر جب اجازت ملے تم کو کھانے کی اور نہ انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا عند اللہ عظیماً تک یعنی پوری آیت عند اللہ عظیماً تک اتری۔

۳۵۰۳- عَنْ أَنَسٍ وَ فِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً.

۳۵۰۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ مَا أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ أَكْثَرَ أَوْ أَفْضَلَ مِمَّا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَالَ نَابِتُ الْبَنَانِيُّ بِمَا أَوْلَمَ قَالَ أَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَلَحْمًا حَتَّى تَرَكَوهُ.

۳۵۰۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ زَادَ عَاصِمٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ فَقَعَدَ ثَلَاثَةَ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبِرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ انْطَلَقُوا قَالَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبَتْ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَاطِرِينَ إِنَاءَهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا.

۲۵۰۶- انسؓ نے کہا میں سب سے زیادہ واقف ہوں حجاب کے اترنے سے اور ابی بن کعبؓ مجھ سے پوچھا کرتے تھے۔ پھر کہا کہ صبح کی رسول اللہؐ نے دولہا بنے ہوئے زینب بنت جحش کے اور ان سے نکاح کیا تھا آپ نے مدینہ میں اور لوگوں کو کھانے کے لیے بلایا جب دن چڑھا سو آپ بھی بیٹھے اور چند لوگ بھی آپ کے ساتھ بعد اس کے کہ سب لوگ چلے گئے اور وہ لوگ یہاں تک بیٹھے رہے کہ رسول اللہؐ اٹھے اور چلے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کے دروازے پر پہنچے پھر خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہو گئے اور لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا تو دیکھا کہ وہ لوگ پھر بھی بیٹھے ہوئے ہیں اسی جگہ۔ سو آپ پھر لوٹے اور میں بھی دوبارہ لوٹا یہاں تک حضرت عائشہؓ کے حجرے تک پہنچے اور پھر لوٹے اور میں بھی لوٹا سو دیکھا کہ وہ لوگ کھڑے ہوئے اور آپ نے اپنے اور میرے بیچ میں پردہ ڈال دیا اور آیت پردہ کی اتری۔

۳۵۰۷- انسؓ نے کہا کہ نکاح کیا رسول اللہؐ نے اور داخل ہوئے اپنی بی بی کے پاس اور میری ماں ام سلیم نے کچھ طیبہ بنایا اور اس کو ایک طباق میں رکھا اور کہا کہ اے انسؓ اس کو لے جا رسول اللہؐ کے پاس (اس سے ثابت ہوا کہ نئے دولہا کے پاس کھانا بھیجنا جس سے ولیمہ میں مدد ہو مستحب ہے) اور عرض کر کہ یہ میری ماں نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے اور عرض کرتی ہے کہ آپ کی جناب میں بہت چھوٹا ہدیہ ہے ہماری طرف سے اے رسول اللہؐ انسؓ نے کہا کہ پھر میں وہ لے گیا رسول اللہؐ کے

۳۵۰۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ لَقَدْ كَانَ أَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالَ أَنَسٌ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ فَمَشَى فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضْرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسُّتْرِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ

۳۵۰۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ قَالَ فَصَنَعَتْ أُمِّيُّ أُمَّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلْتُهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثْتُ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّيُّ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّيُّ

(۳۵۰۶) یہ کمال اخلاق تھے رسول اللہ کے کہ باوجودیکہ آپ کو ان کے بیٹھنے سے سخت تکلیف ہوئی مگر زبان سے یہ نہ فرمایا کہ تم اٹھ جاؤ اور خدا جانے ایسی تکلیفیں آپ کو کتنی بار ہوئی ہوں گی اور آپ چپ رہے یہاں تک کہ پروردگار نے اس کا خود بند و بست کر دیا۔  
(۳۵۰۷) اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہ ﷺ کا کہ ایک دو آدمی کے کھانے میں تین سوا اشخاص اسیر و آسودہ ہو گئے اور بڑی فضیلت ہے ام المومنین زینب کی کہ آیت حجاب کی انہی کے زمانہ عقد میں اتری۔

پاس اور میں نے ان سے عرض کیا کہ میری ماں نے آپ کی خدمت میں مجھے بھیجا ہے اور سلام کہا ہے اور عرض کرتی ہے کہ یہ ہماری طرف سے آپ کی جناب مبارک میں بہت تھوڑا ہدیہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ رکھ دو اور فرمایا کہ جاؤ اور فلاں فلاں شخص کو ہمارے پاس بلاؤ اور جو تم کو مل جائے اور کئی شخصوں کا نام لیا۔ سو میں ان کو بھی لایا جن کا نام لیا اور جو مجھے مل گیا۔ میں نے انسؓ سے کہا کہ پھر وہ سب لوگ گنتی میں کتنے تھے؟ انہوں نے کہا قریب تین سو کے اور مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے انسؓ! وہ طباق لاؤ اور وہ لوگ اندر آئے یہاں تک کہ صفہ اور حجرہ بھر گیا (صفہ وہ جگہ جو باہر بیٹھنے کی بنائی جائے جسے دیوان خانہ کہتے ہیں)۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ دس دس آدمی حلقہ باندھتے جائیں (یعنی جب وہ کھالیں پھر دوسرے دس بیٹھیں) اور چاہیے کہ ہر شخص اپنے نزدیک سے کھائے (یعنی کھانے کی چوٹی نہ توڑے کہ برکت وہیں سے نازل ہوتی ہے)۔ پھر ان لوگوں نے یہاں تک کھایا کہ سب سیر ہو گئے اور ایک گروہ جاتا تھا کھا کر پھر دوسرا آتا تھا یہاں تک کہ سب لوگ کھا چکے۔ تب مجھ سے فرمایا کہ اٹھالے انسؓ اور میں نے اس برتن کو اٹھایا تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا جب زیادہ تھا جب میں نے اٹھایا جب اس میں کھانا زیادہ تھا۔ اور بعضے لوگ بیٹھے باتیں بناتے رہے رسول اللہؐ کے گھر میں اور رسول اللہؐ بیٹھے تھے اور آپ کی بی بی صاحبہ (یعنی ام المومنین زینبؓ) دیوار کی طرف منہ پھیرے بیٹھی ہوئی تھیں اور ان لوگوں کا بیٹھنا حضرت کو گراں گزرا اور آپ نکلے اور اپنی بیبیوں کو سلام کیا اور پھر لوٹ آئے پھر جب رسول اللہؐ کو دیکھا ان لوگوں نے کہ آپ پر ہم گراں ہوئے جلد دروازے پر گئے اور باہر نکلے سب کے سب اور رسول اللہؐ آئے یہاں تک کہ پردہ ڈال دیا آپ نے اور داخل ہوئے اور میں حجرے میں بیٹھ گیا پھر تھوڑی دیر ہوئی

تَقْرُبُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ (( ضَعْنَهُ )) ثُمَّ قَالَ (( اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ وَسَمِي )) رَجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمِي وَمَنْ لَقِيتُ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسٍ عَدَدَ كَمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءٌ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( يَا أَنْسُ هَاتِ التَّوْرَ )) قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لِيَتَحَلَّقُوا عَشْرَةَ عَشْرَةَ وَلِيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ )) قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلَّهُمْ فَقَالَ لِي (( يَا أَنْسُ ارْفَعْ )) قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا أَذْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفٌ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَجَهَهَا إِلَى الْحَائِطِ فَتَقَلُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ تَقَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلَّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَرُحَى السُّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

ہوگی کہ آپ میری طرف نکلے اور یہ آیتیں اتریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر نکل کر لوگوں کے اوپر پڑھیں یا ایہا الذین سے اخیر تک۔ جریر جو راوی ہیں انہوں نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا سب سے پہلے یہ آیتیں میں نے سنی ہیں اور مجھے پہنچی ہیں اور پردہ میں رہنے لگیں یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۳۵۰۸- انس رضی اللہ عنہ نے کہا جب نکاح ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زینب رضی اللہ عنہا سے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے ملیدہ ہدیہ بھیجا ایک برتن میں پتھر کے اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ جو مسلمان تم کو ملے اسے بلا لاؤ۔ سو میں نے جو ملا اسے بلا لایا اور وہ لوگ سب داخل ہونے لگے اور کھانے لگے اور نکلتے جاتے اور نبی ﷺ نے اپنا مبارک ہاتھ کھانے پر رکھا اور دعا کی اور پڑھا اس پر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور میں نے بھی جو مجھے ملا کسی کو نہ چھوڑا ضرور بلا لایا اور سب نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور باہر نکلے۔ اور ایک گروہ ان میں سے بیٹھا رہا اور بہت لمبی باتیں کرتا رہا اور نبی ان سے شرماتے تھے کہ ان کو کچھ کہیں پھر آپ نکلے اور ان کو گھر میں چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے وہ آیتیں اتاریں جو اوپر مذکور ہوئیں۔

### باب : دعوت قبول کرنے کا بیان

۳۵۰۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو ضرور آئے۔

تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَاطِرِينَ إِيَّاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِلَّا ذَلِكَ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ الْحَعْدُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَا أَخَذْتُ النَّاسَ عَهْدًا بِهَذِهِ الْآيَاتِ وَحُجِبْنَ نِسَاءَ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۵۰۸- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ أَهَدَتْ لَهُ أُمُّ سَلِيمٍ حَيْسًا فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ أَنَسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذْهَبْ فَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ)) فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ لَقِيتُ فَحَعَلُوا يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَلَمْ أَدْعُ أَحَدًا لَقِيتُهُ إِلَّا دَعَوْتُهُ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَخَرَجُوا وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَطَالُوا عَلَيْهِ الْحَدِيثَ فَحَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحْيِي مِنْهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَاطِرِينَ إِيَّاهُ قَالَ قَتَادَةُ غَيْرَ مُتَحَيِّنِينَ طَعَامًا وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِمْ.

### باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة

۳۵۰۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا ))

۳۵۱۰- عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بلایا جائے کوئی تم میں کا ولیمہ کی طرف تو چاہیے کہ قبول کرے۔  
راوی نے کہا عبید اللہ اس سے ولیمہ نکاح کا مراد لیتے ہیں۔  
۳۵۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں ولیمہ نکاح کا ذکر ہے۔

۳۵۱۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيُجِبْ ))  
قَالَ خَالِدٌ فَإِذَا عَيَّدَ اللَّهُ يُنْزَلُهُ عَلَى الْعُرْسِ.  
۳۵۱۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (( إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيمَةِ عُرْسٍ فَلْيُجِبْ ))

۳۵۱۲- ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ تم دعوت میں جب بلائے جاؤ۔

۳۵۱۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( اتَّبُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ ))

۳۵۱۳- ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ جب بلائے کوئی اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ قبول کرے اس کے بلانے کو شادی ہو یا اور کوئی امر اس کے مانند۔

۳۵۱۳- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ ))

۳۵۱۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبول کرو تم دعوت کو جب بلائے جاؤ۔ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ دعوت میں آتے تھے ولیمہ ہو خواہ غیر ولیمہ اگرچہ روزہ دار ہوں۔

۳۵۱۴- عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا )) قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ

(۳۵۱۰) ☆ نووی نے کہا کہ دعوت کھانے کی فتح وال ہے اور دعوت نسب کی بکسر وال۔ یہ قول ہے جمہور عرب کا اور ولیمہ کی دعوت میں جانا مامور بہ تو بالاتفاق ہے مگر یہ امر وجوب کے لیے ہے یا استحباب کے لیے اس میں اختلاف ہے۔ اور اصح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ فرض عین ہے ہر شخص پر جس کو دعوت دی جائے مگر اتنا ہے کہ حاضری وہاں کی معاف ہو سکتی ہے بسبب ان عذروں کے جو لوگ مذکور ہو گئے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ مستحب ہے۔ یہ حکم ہے ولیمہ نکاح کا اور باقی دعوتیں جو اس کے سوا ہیں ان میں دو قول ہیں۔ اور یہ کہ وہ بھی مثل ولیمہ کے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ مستحب ہے اور قبول کرنا اس کا استحباب سے بڑھ کر نہیں۔ اور قاضی عیاض نے اتفاق علماء کا اس پر ذکر کیا ہے کہ واجب ہے قبول کرنا ولیمہ کا اور اس کے سوا۔ میں امام مالک اور جمہور کا قول ہے کہ اجابت اس کی واجب نہیں اور اہل ظاہر کا قول ہے کہ اجابت ہر دعوت کی واجب ہے خواہ دعوت ولیمہ ہو یا سوا اسکے اور یہی قول ہے بعض سلف کا اور وہ عذر جن سے اجابت کا وجوب و استحباب ساقط ہوتا ہے یہ ہیں کہ مال میں دائمی کے شبہ ہو یا خاص اغنیاء کی دعوت ہو یا وہاں کوئی شخص ایسا ہو جس کے حاضر ہونے سے ایذا ہوتی ہے، ہمنشینی اس کے دین میں ضرر کرتی ہو یا داعی نے اس لیے دعوت دی ہو کہ اس سے کسی ظلم پر مدد لے یا وہاں کوئی منکر ہو جیسے خمر وغیرہ یا ناچ رنگ یا فرش یا حریر یا سونے کے برتن یا چاندی کے کہ ان عذروں سے دعوت کا قبول نہ کرنا روا ہے اور ایسے ہی ان دعوتوں کا قبول کرنا ضروری نہیں جن میں کوئی بدعت ہو اور قبول کرنا ان دعوتوں کا حرام ہے جن میں نذر غیر اللہ ہو جیسے گیارہویں بڑے پیر کی یا توشہ عبدالحق کا یا کندوری کہ ان میں اکثر نذر غیر اللہ ہوتی ہے۔

۳۵۱۵- ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ جب تمہیں شادی یا ایسی ہی کسی دعوت پر بلایا جائے تو اس کو قبول کرنا چاہئے۔

۳۵۱۶- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا جب تمہیں دعوت پر بلایا جائے تو دعوت قبول کرو۔

۳۵۱۷- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم بلائے جاؤ بکری کے کھر کی طرف تو بھی قبول کرو۔

۳۵۱۸- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بلایا جائے کوئی کھانے کی طرف تو آئے پھر چاہے کھائے یا نہ کھائے اور ابن شنیٰ کی روایت میں کھانے کا لفظ نہیں ہے۔

۳۵۱۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۲۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی کو دعوت دی جائے تو قبول کر لے اگر روزے سے ہے تو دعا کرے اور نہیں تو کھائے۔

۳۵۲۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ برا کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور مساکین نہ بلائے جائیں تو جو دعوت میں نہ حاضر ہو اس نے نافرمانی کی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۳۵۲۲- سفیان نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کہ یہ حدیث کیونکر ہے کہ بدتر سب کھانوں سے کھانا میروں کا ہے؟ سو وہ نے اور انھوں نے کہا کہ وہ کھانا بدتر نہیں ہے اور سفیان نے کہا کہ میرے باپ امیر تھے اس لیے مجھے اس حدیث سے بڑی پریشانی

۳۵۱۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ دُعِيَ إِلَى غُرْسٍ أَوْ نَخْوَةٍ فَلْيَجِبْ )) .

۳۵۱۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ )) .

۳۵۱۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (( إِذَا دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعٍ فَاجِيبُوا )) .

۳۵۱۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيَجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ )) وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ الْمُثَنَّى (( إِلَى طَعَامٍ )) .

۳۵۱۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ .

۳۵۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَصِلْ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ )) .

۳۵۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَيَتْرَكُ الْمَسَاكِينُ فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ .

۳۵۲۲- عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ هَذَا الْحَدِيثُ (( شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ )) الْأَغْنِيَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ أَبِي غَنِيًّا

☆ (۳۵۱۷) یعنی کھانا کیسا ہی ہو قبول کرنا ضروری ہے مگر حلال کا ہو۔

☆ (۳۵۱۸) اس سے معلوم ہوا کہ دعوت میں حاضر ہونا ضروری ہے اور کھانے کا اختیار ہے۔

☆ (۳۵۲۰) فلیصل کے معنی بعضوں نے یہی کئے ہیں کہ دعا کرے صاحب دعوت کے لیے اور یہی قول قوی ہے اور بعضوں نے کہا کہ نماز پڑھے یعنی نفل کہ صاحب خانہ کے گھر میں برکت ہو۔

ہوئی جب میں نے سنی اور میں نے زہری سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن اعرج نے کہا کہ انھوں نے ابو ہریرہ سے سنا کہ کہتے تھے کہ بدتر کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے پھر روایت کی مثل روایت مالک کے یعنی جو اوپر گزری کہ جس کی طرف امیر لوگ بلائے جائیں اور مساکین نہ بلائے جائیں۔

۳۵۲۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ سب سے برا کھانا ویسے کا کھانا ہے۔

۳۵۲۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۲۵- حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بدتر طعام اس ولیمہ کا ہے کہ جو اس میں آتا ہے روکا جاتا ہے اور جو نہیں آتا اس کو بلائے پھرتے ہیں۔ اور جو دعوت میں نہ آیا اس نے نافرمانی کی اللہ عزوجل کی اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی۔

### باب: طلاق ثلاثہ کا بیان

۳۵۲۶- جناب عائشہ نے کہا کہ رفاعہ کی عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی کہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی اور اس نے مجھے تین طلاق دیں۔ تب میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا اور اس کے پاس کچھ نہیں ہے سوا کپڑے کے سرے کے مانند (یعنی قابل جماع نہیں ہے)۔ سو جناب رسول اللہ مسکرائے (اس کی بات پر کہ شرم کی بات کیسی بے تکلفی سے کہتی ہے) اور فرمایا کہ کیا تو ارادہ رکھتی ہے کہ رفاعہ کے نکاح میں پھر جائے؟ یہ بات کبھی نہ ہوگی جب تک تو اس شوہر کی لذت جماع نہ چکھے اور

فَأَفْرَعَنِي هَذَا الْحَدِيثُ حِينَ سَمِعْتُ بِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ (( شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ ))

۳۵۲۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ.

۳۵۲۴- عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ ذَلِكَ.

۳۵۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مِنْ يَابَآهَا وَمَنْ لَمْ يُجِبْ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

### بَاب لَا تَحِلُّ الْمُطَلَّقةُ ثَلَاثًا لِمُطَلِّقِهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَطَّأَهَا ثُمَّ يُفَارِقَهَا وَتَنْقُضِي عِدَّتَهَا

۳۵۲۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةً رِفَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَّاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَإِنَّ مَا مَعَهُ مِثْلُ هَذِهِ الثُّوبِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَيَّ رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ )) قَالَتْ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَهُ وَحَالِدٌ

(۳۵۲۵) ☆ یعنی ایسے لوگوں کو بلائے نہیں جن کو جھوٹوں بلائیں تو بچوں آئیں اور ایسوں کی خوشامد کرتے پھرتے ہیں جو آنے میں سو خڑے لاتے ہیں ناک بھون چڑھاتے ہیں تو مفت کھانا کھاتے ہیں اور احسان کا احسان جاتے ہیں۔



وہ تیری لذت جماع نہ چکھے۔ جناب عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابو بکرؓ حضرت کے پاس تھے اور خالد بن سعید دروازے پر منتظر تھے کہ اجازت ہو تو میں بھی اندر آؤں۔ سو خالد نے پکارا کہ اے ابو بکر آپ سنتے نہیں کہ یہ رسول اللہ کے آگے کیا پکار رہی ہے۔

۳۵۲۷- چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ حدیث وہی ہے جو اوپر گزری۔

بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤَذَّنَ لَهُ فَنَادَى يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ هَذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۵۲۷- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أُجْبِرَتْهُ أَنْ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيِّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبِتَّ طَلَّاقَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزَّبِيرِ فَحَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزَّبِيرِ وَإِنَّ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ بِهُدْبَةٍ مِنْ جَلْبَانِهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَاحِكًا فَقَالَ (( لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَيَّ رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ غُسَيْلَتِكَ وَتَذُوقِي غُسَيْلَتَهُ )) وَأَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِيَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤَذَّنْ لَهُ قَالَ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَرَجُرُ هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۵۲۸- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو انہوں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا تو وہ نبی اکرمؐ کے پاس آئیں اور کہا کہ اے اللہ کے رسول رفاعہ نے مجھے آخری تین طلاقیں دے دی ہیں۔ باقی حدیث وہی ہے جو گزری۔

۳۵۲۹- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ ایک عورت سے کسی نے نکاح کر کے طلاق دے دی (یعنی تین طلاق مغلظہ) اور پھر اس نے دوسرے مرد سے

۳۵۲۸- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَحَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

۳۵۲۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَتَزَوَّجُ رَجُلًا فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ

نکاح کیا اور اس نے بھی طلاق دے دی قبل دخول کے تو کیا وہ شوہر اول پر حلال ہوگی یعنی اس سے نکاح کر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک اس کا شہد نہ چکھے یعنی شوہر ثانی کا۔

۳۵۳۰- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۳۱- جناب عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے طلاق دی اپنی عورت کو تین بار اور اس عورت سے کسی اور نے نکاح کیا اور پھر اس کو طلاق دی قبل دخول کے اور شوہر اول نے ارادہ کیا کہ پھر اس سے نکاح کرے اور رسول اللہؐ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ شوہر ثانی اس سے جماع کی لذت نہ پالے جیسے شوہر اول نے پائی تھی۔

۳۵۳۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

### باب : جماع کے وقت کی دعا

۳۵۳۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی تم میں سے ارادہ جماع کے وقت بسم اللہ سے مارزقتنا تک کہہ لے تو اگر اللہ نے ان کی تقدیر میں لڑکار رکھا ہے تو اس کو شیطان ضرر نہ پہنچائے گا اور معنی اس کے یہ ہیں کہ شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے یا اللہ بچا ہم کو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس اولاد سے جو تو ہم کو عنایت فرمائے گا۔

۳۵۳۴- مضمون وہی ہے مگر شعبہ کی روایت میں بسم اللہ کا لفظ نہیں اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ منصور نے کہا کہ خیال کرتا ہوں میں کہ انھوں نے بسم اللہ کہا ہے۔

بِهَا أَتَجِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ (( لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا ))

۳۵۳۰- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۳۵۳۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَرَادَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ (( لَا حَتَّى يَذُوقَ الْآخِرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْأَوَّلُ ))

۳۵۳۲- عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ بَابَ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَهُ عِنْدَ الْجَمَاعِ

۳۵۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَإِنَّهُ إِنْ يَقْدِرَ بَيْنَهُمَا وَلَدَ فِي ذَلِكَ لَمْ يَصُرْهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا ))

۳۵۳۴- عَنْ مَنْصُورٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ شُعْبَةَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ (( بِاسْمِ اللَّهِ )) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ (( بِاسْمِ اللَّهِ )) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَنْصُورٌ أَرَاهُ قَالَ (( بِاسْمِ اللَّهِ ))

(۳۵۳۱) ☆ یہی مذہب ہے جمع صحابہ اور تابعین کا اور جوان کے بعد گزرے ہیں کہ جس نے تین طلاق دیں اپنی عورت کو اور اس نے دوسرے سے نکاح کیا پھر جب تک شوہر ثانی جماع کر کے طلاق نہ دے تب تک شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی اور جو قول اس کے خلاف ہے شاذ و غیر مقبول ہے اور یہ احادیث مخصوص ہیں آیت حتی تکح زوجاً غیرہ کے۔

باب: آگے اور پیچھے سے قبل میں جماع کرنے کا جواز نہ کہ دبر میں

بَابِ جَوَازِ جِمَاعِهِ امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا  
مِنْ قُدَامِهَا وَمِنْ وَّرَائِهَا مِنْ غَيْرِ  
تَعَرُّضٍ لِلدُّبْرِ

۳۵۳۵- جابر نے کہا کہ یہود کا قول تھا کہ جو مرد جماع کرے اپنی عورت سے قبل میں پیچھے ہو کر تو لڑکا بھیگا پیدا ہوتا ہے کہ ایک چیز کو دو دیکھتا ہے اس پر یہ آیت اتری کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو اپنی کھیتی میں آؤ جس طرف سے چاہو (یعنی آؤ کھیتی میں اور کنویں میں نہ جاؤ اور کھیتی وہی ہے جہاں بیج ڈالے تو اگلے نہ کہ وہ جہاں بیج ضائع ہو)۔

۳۵۳۵- عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبْرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَانزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرَّتْ لَكُمْ فَأَتُوا حَرَّتْكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ.

۳۵۳۶- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۳۵۳۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ إِذَا أَتَيْتِ الْمَرْأَةَ مِنْ دُبْرِهَا فِي قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ قَالَ فَأَنْزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرَّتْ لَكُمْ فَأَتُوا حَرَّتْكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ.

۳۵۳۷- جابر سے وہی مضمون مروی ہے مگر نعمان کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ زہری سے مروی ہے کہ شوہر چاہے بیوی کو اوندھا ڈال کے جماع کرے چاہے سیدھا لٹا کر مگر جماع ایک ہی سوراخ میں کرے یعنی قبل میں۔

۳۵۳۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ النُّعْمَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِنْ شَاءَ مُحِبَّةٌ وَإِنْ شَاءَ غَيْرٌ مُحِبَّةٌ غَيْرَ أَنْ ذَلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ

باب: اس بیان میں کہ عورت کو رووا نہیں کہ مرد کو جماع سے روکنے

بَابِ تَحْرِيمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ  
زَوْجِهَا

۳۵۳۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

۳۵۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

(۳۵۳۷) ☆ ان احادیث کی نظر سے اور قرآن کے حکم سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھیتی میں آؤ اتفاق کیا ہے ان تمام علماء نے جن کا اتفاق معتبر رکھا جاتا ہے کہ دبر میں جماع کرنا حرام ہے سو قبل کے خواہ حالت حیض ہو خواہ طہر۔ اور بہت سی حدیثوں میں دبر میں جماع کرنے کی برائی وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ملعون ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اس کی دبر میں اور اصحاب شافعیہ نے فرمایا ہے کہ وطی دبر میں مطلقاً حرام ہے خواہ آدمی کے ساتھ ہو یا حیوان کے ساتھ اور کسی حالت میں بھی درست نہیں۔

(۳۵۳۸) ☆ یعنی بغیر عذر شرعی کے اس کے بستر سے جدا رہتی ہے اور حیض میں بستر سے جدا رہنا ضروری نہیں اس لیے کہ شوہر لٹے

ﷺ نے فرمایا کہ جب عورت رات کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر الگ رہتی ہے تو فرشتے اس کو لعنت کرتے رہتے ہیں صبح تک۔  
۳۵۳۹- شعبہ سے یہی مضمون مروی ہے اس میں ہے کہ لعنت کرتے ہیں اس کو فرشتے یہاں تک کہ وہ لوٹ کر شوہر کے بچھونے پر آئے۔

۳۵۴۰- ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی مرد ایسا نہیں کہ وہ اپنی عورت کو اپنے بچھونے کی طرف بلائے اور وہ انکار کرے مگر اس پر وہ پروردگار جو آسمان کے اوپر ہے غصہ میں رہتا ہے جب تک وہ اس عورت سے راضی نہ ہو۔

۳۵۴۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد بلائے اپنی عورت کو اپنے بچھونے پر اور وہ نہ آئے اور مرد غصے رہے اس پر تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں اس پر صبح تک۔

### باب: عورت کو بھید کھولنا حرام ہے

۳۵۴۲- ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ برا لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اور عورت اس کے پاس آئے (یعنی صحبت کرے) اور پھر اس کا بھید ظاہر کر دے۔

۳۵۴۳- ابو سعید خدری کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ بڑی امانت اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے صحبت کرے اور عورت مرد سے اور پھر وہ اس کا بھید کھول دے (یعنی یہ امانت میں خیانت کی)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ )) .  
۳۵۳۹- عَنْ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ (( وَقَالَ حَتَّى تَرْجِعَ )) .

۳۵۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا فَتَأْتِيهِ عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاحِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا )) .

۳۵۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضَبًا عَلَيْهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ )) .

### باب تحريم إفشاء سِرِّ الْمَرْأَةِ

۳۵۴۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّ مِنْ أَشْرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا )) .

۳۵۴۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا )) وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ (( إِنَّ أَعْظَمَ ))

تلقہ کو حالت حیض میں بھی ناف کے اوپر تک مباشرت اور مساس کرنے کا اختیار ہے پھر اس کے بچھونے سے جدار ہنا کیا معنی۔  
(۳۵۴۳) ☆ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ صحبت کے وقت جو کچھ بے تکلفی اور سادہ لوحی جانبین سے وقوع میں آتی ہے اور حرکات ناموزوں اور سکنات ناز مشغول ظہور میں آتے ہیں ان کا افشاء کرنا حرام ہے اس لیے کہ وہ خلاف مروت اور خلاف حیا ہے۔

## باب حُكْمِ الْعَزْلِ

## باب: عزل کا بیان

۳۵۴۴- ابن محیریز نے کہا کہ میں اور ابو صرمہ دونوں ابو سعید خدریؓ کے پاس گئے اور ابو صرمہ نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کبھی جناب رسول اللہؐ کو عزل کا ذکر کرتے سنا ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں ہم نے جہاد کیا ہے آپ کے ساتھ بنی المصطلق کا (یعنی جسے غزوہ مریسج کہتے ہیں) اور عرب کی بڑی عمدہ، شریف عورتوں کو قید کیا اور ہم کو مدت تک عورتوں سے جدا رہنا پڑا اور خواہش کی ہم نے کہ ان عورتوں کے بدلے میں کفار سے کچھ مال لیں اور ارادہ کیا ہم نے کہ ہم ان سے نفع بھی اٹھائیں (یعنی صحبت کریں) اور عزل کریں (یعنی انزال باہر کریں) تاکہ حمل نہ ہو۔ پھر ہم نے کہا کہ ہم عزل کرتے ہیں اور جناب رسول اللہؐ ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہم ان سے نہ پوچھیں یہ کیا بات ہے۔ پھر ہم نے پوچھا آپ سے تو آپ نے فرمایا کہ تم اگر نہ کرو تو بھی کچھ حرج نہیں (یعنی اگر کرو تو بھی کچھ حرج نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے جس روح کا پیدا کرنا قیامت تک لکھا ہے وہ تو ضرور پیدا ہوگی۔

۳۵۴۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۴۶- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہم کو کچھ عورتیں قیدی ملیں اور ہم عزل کرنے لگے پھر رسول اللہؐ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تم یہ کرتے ہی رہو گے، تم یہ کرتے ہی رہو گے، تم یہ کرتے ہی رہو گے اور جو روح پیدا ہونے والی ہے قیامت کے دن تک ضرور پیدا ہو جائے گی۔

۳۵۴۷- ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم اگر عزل نہ کرو تو کچھ حرج نہیں ہے اس لیے کہ یہ تو تقدیر کی بات ہے (یعنی حمل ہونا نہ ہونا)۔

۳۵۴۴- عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو صِرْمَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلَهُ أَبُو صِرْمَةَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْعَزْلَ فَقَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ بَلْمِصْطَلِقٍ فَسَبَيْنَا كِرَائِمَ الْعَرَبِ فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعَزْبَةُ وَرَعَيْنَا فِي الْفِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعَزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا لَا نَسْأَلُهُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَتَكُونُ )) .

۳۵۴۵- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ رَبِيعَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ (( كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ )) .

۳۵۴۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا فَكُنَّا نَعَزِلُ ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَنَا وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ (( وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ )) .

۳۵۴۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ )) .

۳۵۴۸- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۴۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ سَبْرِينَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْعَزْلِ (( لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدْرُ )) وَفِي رِوَايَةٍ بَهْزٍ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ.

۳۵۴۹- مضمون حدیث کا وہی ہے جو اوپر گزر چکا اور محمد نے کہا کہ حضرت کے اس فرمانے سے کہ ”کچھ حرج نہیں ہے اگر عزل نہ کرو“ نہیں نکلتی ہے (یعنی نہ کرنا اولیٰ ہے)۔

۳۵۴۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشِيرٍ بْنِ مَسْعُودٍ رَدَّهٗ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ (( لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدْرُ )) قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُهُ (( لَا عَلَيْكُمْ أَقْرَبُ إِلَى النَّهْيِ )).

۳۵۵۰- عبدالرحمن بن بشر انصاری نے ابو سعید خدری سے روایت کی کہ رسول اللہ کے پاس عزل کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا تم یہ کیوں کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کی کہ کسی وقت آدمی کے پاس ایک عورت ہوتی ہے اور دودھ پلاتی ہے اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اسے حمل ہو جائے اور کسی کے پاس ایک لونڈی ہوتی ہے اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ اسے حمل ہو تو آپ نے فرمایا کیا مضائقہ اگر تم عزل نہ کرو؟ اس لیے کہ حمل ہونا نہ ہونا تقدیر سے ہے۔ ابن عون نے کہا کہ میں نے یہ روایت حسن سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اس میں جھڑکنا ہے عزل کرنے سے۔

۳۵۵۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَردَّ الْحَدِيثَ حَتَّى رَدَّهٗ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذَكَرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا ذَاكُمْ قَالُوا الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ فَيَصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ وَالرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيَصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ (( فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدْرُ )) قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ هَذَا زَجْرٌ.

۳۵۵۱- کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے حجاج بن شاعر نے ان سے سلیمان نے ان سے حماد نے ان سے ابن عون نے اور ابن عون نے کہا کہ بیان کی میں نے محمد سے بواسطہ ابراہیم کے حدیث عبدالرحمن بن بشر کی یعنی حدیث عزل کی تو انھوں نے کہا مجھ سے بھی روایت کی عبدالرحمن بن بشر نے یہی حدیث۔

۳۵۵۱- وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثْتُ مُحَمَّدًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشِيرٍ يَعْنِي حَدِيثَ الْعَزْلِ فَقَالَ إِيَّايَ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ.

۳۵۵۲- معبد سے مروی ہے کہ میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ

۳۵۵۲- عَنْ مَعْبُدِ بْنِ سَبْرِينَ قَالَ قُلْنَا لِأَبِي

سے پوچھا کہ تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ عزل کا ذکر کرتے ہوں؟ تو انھوں نے وہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری۔

۳۵۵۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے عزل کا ذکر ہوا تو فرمایا کیوں کرتے ہو؟ اور یہ نہیں فرمایا کہ نہ کرو اس لیے کہ کوئی جان پیدا ہونے والی نہیں کہ اللہ عزوجل اسے پیدا نہ کرے۔

۳۵۵۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کو پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تمام پانی سے منی کے لڑکا بنتا ہے (یعنی ایک قطرہ بھی پہنچا تو لڑکے کے پیدا ہونے کو کافی ہے پھر تم کہاں تک بچو گے) اور جو چیز اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔

۳۵۵۵- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۵۶- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص حضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک لونڈی ہے کہ وہ ہمارے کام کاج کرتی ہے اور پانی لاتی ہے اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ وہ حاملہ ہو تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو عزل کر اس لیے کہ آجائے گا جو اس کی تقدیر میں آنا لکھا ہے۔ پھر تھوڑی مدت کے بعد وہ آیا اور عرض کی کہ وہ حاملہ ہو گئی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تجھے پہلے ہی خبر دی تھی کہ اسے آجائے گا جو اس کی تقدیر میں ہوگا۔

۳۵۵۷- وہی قصہ ہے مگر اس میں یوں ہے کہ جب اس نے خبر دی کہ وہ لونڈی حاملہ ہو گئی تو رسول اللہ نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ

سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الْعَزْلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ وَسَأَقُ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ إِلَى قَوْلِهِ (( الْقَدْرُ )) .

۳۵۵۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (( وَلَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا )) .

۳۵۵۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ (( مَا مِنْ كَلٍّ الْمَاءُ يَكُونُ الْوَلَدَ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعَهُ شَيْءٌ )) .

۳۵۵۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۳۵۵۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً هِيَ خَادِمَتُنَا وَسَائِبَتُنَا وَأَنَا أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ (( اعزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ )) لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ نَمَّ أَنَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبَلَتْ فَقَالَ (( قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا )) .

۳۵۵۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً لِي وَأَنَا

(۳۵۵۳) ☆ یعنی جس کو پیدا ہونا ہے وہ ضرور ہوگا تم چاہے ہزار عزل کرو۔

(۳۵۵۷) ☆ یعنی میں نے جو بات کہی تھی وہی ہوئی یہ اللہ کی بزرگی کی اور اس کے رسول ہونے کی برکت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کی کوئی شخصیت برابر پڑے تو اللہ کی بندگی کا فخر کرے نہ کہ اپنے حسن تشخیص اور حسن رائے کا۔

أَعْرِلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّ ذَلِكَ لَنْ يَمْنَعَ شَيْئًا أَرَادَهُ اللَّهُ )) قَالَ فَجَاءَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْحَارِيَةَ الَّتِي كُنْتُ ذَكَرْتُهَا لَكَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ))

۳۵۵۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ

۳۵۵۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ زَادَ إِسْحَقُ قَالَ سُفْيَانُ لَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهَى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْآنُ

۳۵۶۰- عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ لَقَدْ كُنَّا نَعْرِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۳۵۶۱- عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا

### بَابُ تَحْرِيمِ وَطْءِ الْحَامِلِ الْمَسْبِيَةِ

باب: جو عورت قیدی حاملہ ہو اس سے صحبت حرام

ہونے کا بیان

۳۵۶۲- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى بِامْرَأَةٍ مُجْحَجٍ عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ (( لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُلِمَّ بِهَا )) فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۵۶۱) ☆ غرض ان روایتوں سے جواز مع الکرہت ثابت ہو اعزل کا اور کرہت اس لیے ہے کہ اس میں ضائع کرنا ہے نطفہ کا۔

(۳۵۶۲) ☆ یعنی جب یہ عورت حاملہ ہے تو اس سے جماع حرام ہے پھر اگر اس سے چھ مہینے کے قبل لڑکا پیدا ہو گیا تو اب شبہ رہا کہ یہ لڑکا اس مسلمان کا ہے جس کی قید میں ہے یا اس کا فرکا جس کے پاس یہ عورت تھی قید سے پیشتر۔ پھر بر تقدیر یکہ وہ لڑکا اس مسلمان کا ہو یہ دونوں ایک دوسرے کے وارث ہو گئے۔ اور بر تقدیر یکہ وہ کافر کا ہو یہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہ ہو گئے اس لیے کہ ان میں قرابت نہ ہوئی اور اس صورت میں اس لڑکے سے خدمت لیٹا غلاموں کی طرح روا ہوگا تو اس صورت میں اگر اس نے اس کو لڑکا بنایا اور وارث کیا تو وہ



چاہا کہ اس کو ایسی لعنت کروں جو لعنت قبر تک اس کے ساتھ رہے، وہ کیونکر اس لڑکے کا وارث ہو سکتا ہے حالانکہ وہ اس کو حلال نہیں اور اس لڑکے کو غلام کیسے بنا دے گا حالانکہ وہ اس کو حلال نہیں۔

۳۵۶۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب : غیلہ کے جواز کے بیان میں اور عزل کی

کراہت میں

۳۵۶۳- جد امہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے میں نے چاہا کہ غیلہ سے منع کر دوں پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور فارس غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا۔ مسلم نے فرمایا کہ جد امہ بے نقطہ کے دال سے صحیح ہے۔

۳۵۶۵- جد امہ رضی اللہ عنہ سے اول وہی مضمون غیلہ کا مروی ہوا پھر یہ ہے کہ پوچھا لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کو تو آپ نے فرمایا کہ یہ واد خفی ہے۔ عبید اللہ کی روایت میں ہے مقری سے کہ آپ نے فرمایا یہی ہے وہ موؤد جس کا سوال ہوگا قیامت میں۔

وَسَلَّمَ (( لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُورَثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ )) .

۳۵۶۳- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

بَابِ جَوَازِ الْغَيْلَةِ وَهِيَ وَطْءُ الْمُرْضِعِ

وَكَرَاهَةِ الْعَزْلِ

۳۵۶۴- عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبِ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغَيْلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ )) قَالَ مُسْلِمٌ وَأَمَّا حَلْفٌ فَقَالَ عَنْ جُدَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ وَالصَّحِيحُ مَا قَالَهُ يَحْيَى بِالذَّالِ

۳۵۶۵- عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبِ أُمِّ عِكَاشَةَ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أَنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ (( لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغَيْلَةِ فَتَنَظَّرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا )) ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ

ظہر غیر کو اپنا وارث کر لیا اور اس صورت اولیٰ میں اگر غلام بنایا اور میراث سے محروم کیا تو اپنے لڑکے کو محروم کیا اور اپنے فرزند کو غلام بنایا۔ غرض اس خرابی سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ تا وضع حمل اس سے صحبت حرام رہے کہ کسی کا لڑکا کسی کو نہ لگ جائے۔ کہا مسلم نے اور یہی روایت بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے یزید نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابو داؤد نے ان دونوں نے روایت کی شعبہ سے اسی سند سے۔

(۳۵۶۳) غیلہ دودھ پلانے والی عورت سے جماع کرنے کو کہتے ہیں اور اکثر ایام رضاع میں جماع کرنے سے دودھ کم ہو جاتا ہے اور اگر حمل ہو جاتا ہے تو دودھ پیوسی ہو جاتا ہے اور لڑکا اس کے پینے سے دبلا اور نحیف ہوتا ہے۔ مگر آپ نے اس سے منع نہیں کیا اس لیے کہ ضرر اس کا یقینی نہیں ہے۔ چنانچہ فارس و روم کو اس سے کچھ نقصان نہیں اور جماع سے باز رہنے میں مرد کا نقصان یقینی ہے کہ غریب کہاں تک صبر کرے۔ (۳۵۶۵) واد کے معنی لڑکی کو زندہ گاڑ دینا جیسا جاہلان عرب کا دستور تھا۔ موؤد وہی زندہ گاڑی ہوئی لڑکی ہے تو آپ نے عزل کو واد فرمایا اس لیے کہ وہ بھی گویا ضائع کرنا ہے اولاد کا۔ اس لیے کہ اولاد نطفہ سے ہوتی ہے جس نے نطفہ ضائع کیا اس نے گویا اولاد ضائع کی جیسے ظہر

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ الْوَأْدُ الْحَفِيُّ زَادَ عَبِيدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْمُقْرِيِّ وَهِيَ وَإِذَا الْمَوْعُودَةُ سُئِلَتْ.

۳۵۶۶- عَنْ جَدَامَةَ بِنْتِ وَهْبِ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْعَزْلِ وَالْغَيْلَةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (( الْغِيَالِ )).

۳۵۶۷- سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص حضرت صلی

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَجُلًا

اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں اپنی بی بی سے عزل کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کیوں؟ اس نے کہا کہ میں اس کے بچے سے خوف کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر ضرر کا خوف ہوتا تو فارس اور روم کو بھی ضرر ہوتا۔

جَاءَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أُعْزِلُ عَنْ

أَمْرَاتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لِمَ تَفْعَلُ

ذَلِكَ )) فَقَالَ الرَّجُلُ أَشْفِقُ عَلَى وَلَدِهَا أَوْ

عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَوْ كَانَ

ذَلِكَ ضَارًّا ضَرًّا فَارِسَ وَالرُّومَ )) وَقَالَ زُهَيْرٌ

فِي رِوَايَتِهِ (( إِنْ كَانَ لِذَلِكَ فَلَا مَا ضَارَ ذَلِكَ

فَارِسَ وَلَا الرُّومَ )).



## کِتَابُ الرُّضَاعِ دودھ پلانے کے مسائل

باب يَحْرُمُ مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ  
الْوِلَادَةِ

باب : جو رشتے سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی  
حرام ہونے کا بیان

۳۵۶۸- عمرہ رضی اللہ عنہ کو جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف رکھتے تھے کہ جناب عائشہ نے ایک شخص کی آواز سنی کہ وہ حفصہ کے دروازے پر اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ تو عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کوئی آپ کے گھر پر اجازت اندر آنے کی مانگتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ فلاں شخص ہے رضاعی پچا حفصہ کا تو عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر فلاں شخص (یعنی میرا پچا) زندہ ہوتا تو کیا میرے گھر آتا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں رضاعت سے بھی ویسی ہی حرمت ثابت ہوتی ہے جیسے ولادت سے۔

۳۵۶۸- عَنْ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرَاهُ فَلَانًا)) لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرُّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كَانَ فَلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرُّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَعَمْ إِنَّ الرُّضَاعَةَ تُحْرِمُ مَا تُحْرِمُ الْوِلَادَةَ)).

۳۵۶۹- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ جو ولادت سے حرام ہوتا ہے وہی رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

۳۵۶۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرُّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

۳۵۷۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

باب: رضاعت کی حرمت میں مذکر کا اثر

باب تحريم الرضاعة من ماء الفحل

۳۵۷۱- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہا فلح ابوالقعیس کا بھائی میرے دروازے پر آیا اور اجازت چاہی اندر آنے کی اور وہ ان کا رضاعی پچا تھا بعد اس کے کہ پردہ کا حکم اتر چکا

۳۵۷۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أفلحَ أبا أَبِي الْقَعِيسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرُّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ أَنْزَلَ

تھا۔ سو میں نے اسے نہ آنے دیا۔ پھر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے میں نے آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ اسے آنے دواپنے پاس۔

۳۵۷۲- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میرے پاس آئے ابلح بن ابوالقیس اور پھر اوپر کا مضمون روایت کیا اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے عرض کی کہ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے کچھ مرد نے تھوڑی پلایا ہے تو آپ نے فرمایا تیرے دونوں ہاتھوں میں یا فرمایا دابنہ ہاتھ میں خاک بھرے۔

۳۵۷۳- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابلح بھائی ابوالقیس کے آئے اور مجھ سے اجازت چاہی بعد نزول حجاب کے اور ابوالقیس ان کے رضاعی باپ تھے (یعنی حضرت عائشہ کے)۔ تو عائشہ نے فرمایا کہ میں ابلح کو اجازت نہ دوں گی جب تک حکم نہ لے لوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس لیے کہ ابوالقیس نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا۔ دودھ تو ان کی بیوی نے پلایا ہے۔ پھر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ابوالقیس کے بھائی آئے تھے اور میرے پاس آنے کی اجازت چاہتے تھے سو میں نے برا جانا کہ ان کو اجازت دوں جب تک کہ آپ سے پوچھ نہ لوں۔ آپ نے فرمایا ان کو اجازت دو۔ عروہ نے کہا کہ اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ حرام جانو رضاعت سے جو چیز کہ حرام ہوتی ہے نسب سے۔

۳۵۷۴- زہری سے وہی مضمون مروی ہوا اور اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے تمہارے دابنہ ہاتھ میں خاک بھرے۔ اور ابوالقیس شوہر تھے اس عورت کے

الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَيُّتُ أَنْ أَدْنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَدْنَ لَهُ عَلَيَّ.

۳۵۷۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَنَا بِي أَبِي الْقَيْسِ مِنَ الرِّضَاعَةِ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي الْقَيْسِ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرَضِّعْنِي الرَّجُلُ قَالَ (( تَرَبَّتْ يَدَاكَ أَوْ يَمِينُكَ )).

۳۵۷۳- عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَكَانَ أَبُو الْقَيْسِ أَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَدْنُ لِأَفْلَحٍ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَبَا الْقَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعْتَنِي امْرَأَتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقَيْسِ جَاءَنِي يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَكَرِهْتُ أَنْ أَدْنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذِنِي لَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ.

۳۵۷۴- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ (( فَإِنَّهُ عَمَّكَ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ )) وَكَانَ أَبُو

جس نے جناب عائشہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔  
 ۳۵۷۵- عائشہ روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس میرے رضاعی چچا آئے اور آنے کی اجازت طلب کی میں نے ان کو اجازت دینے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ نبی اکرمؐ سے اجازت طلب کر لوں۔ جب نبی اکرمؐ آئے تو میں نے کہا کہ میرے رضاعی چچا میرے پاس آنے کی اجازت طلب کر رہے تھے تو میں نے ان کو اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا تیرا چچا تیرے پاس آسکتا ہے۔ میں نے کہا مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے تمہارے پاس آسکتا ہے۔  
 ۳۵۷۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۷۷- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۷۸- حضرت عائشہؓ نے کہا اجازت مانگی میرے پاس آنے کی میرے رضاعی چچا نے جن کی کنیت ابو الجعد تھی سو میں نے ان کو اجازت نہ دی۔ ہشام نے کہا ابو الجعد ابو القعیس ہی ہیں پھر جب نبی تشریف لائے تو میں نے آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تم نے ان کو کیوں نہ آنے دیا تمہارے داہنے ہاتھ میں خاک بھرے یا فرمایا ہاتھ میں۔  
 ۳۵۷۹- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ان کے رضاعی چچا جن کا نام ارح تھا انھوں نے آنے کی اجازت چاہی اور میں نے ان سے پردہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کو خبر دی آپ نے فرمایا تم ان

الْقُعَيْسِ زَوْجِ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ عَائِشَةَ.  
 ۳۵۷۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَيْتُ أَنْ أَدْنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ إِنَّ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَيْتُ أَنْ أَدْنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ عَمُّكَ )) قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةَ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ إِنَّهُ عَمُّكَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ.

۳۵۷۶- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي حَمَادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَحَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ.  
 ۳۵۷۷- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا أَبُو الْقُعَيْسِ

۳۵۷۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَبُو الْجَعْدِ فَرَدَدْتُهُ قَالَ لِي هِشَامٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ قَالَ (( فَهَلَّا أَذْنَتْ لَهُ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ أَوْ يَدُكَ )).

۳۵۷۹- عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ يُسَمَّى أَرْحَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبْتُهُ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

(۳۵۷۹) ☆ ان سب احادیث کی نظر سے امت کا اجماع ہے اس پر کہ دودھ حرام کر دیتا ہے جیسے ولادت حرام کر دیتی ہے یعنی دودھ پلانے والی دودھ پینے والے کی ماں ہو جاتی ہے اور ان میں نکاح ابد احرام ہو جاتا ہے اور دودھ پینے والے کو دیکھنا اس کا حلال ہو جاتا ہے اور خلوت اور سفر کرنا اس کے ساتھ درست ہو جاتا ہے اور ان کے سوا اور احکام ماں ہونے کے جاری نہیں یعنی ماں کی طرح وہ لڑکے کی وارث نہیں بنتی

سے پردہ نہ کرو اس لیے کہ رضاعت سے حرام ہوتا ہے جو حرام ہوتا ہے نسب سے۔

۳۵۸۰- اس سند سے بھی اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے۔

(( لَهَا لَا تَحْتَجِبِي مِنْهُ فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ ))

۳۵۸۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ أَفْلَحُ بْنُ قُعَيْبٍ فَأَيَّبْتُ أَنْ أَدْنَ لَهُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَمَّكَ أَرْضَعْتِكَ امْرَأَةً أَحْيِي فَأَيَّبْتُ أَنْ أَدْنَ لَهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ (( لِيَدْخُلْ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ عَمُّكَ ))

### باب: رضاعی بھتیجی کی حرمت کا بیان

۳۵۸۱- حضرت علیؑ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا سبب ہے کہ آپ رغبت اور خواہش رکھتے ہیں قریش کی عورتوں کی اور ہم لوگوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ ہاں بیٹی حمزہؓ کی۔ آپ نے فرمایا وہ مجھے حلال نہیں اس لیے کہ وہ میری بھتیجی ہے رضاعی۔

### باب تَحْرِيمِ ابْنَةِ الْأَخِ مِنَ الرِّضَاعَةِ

۳۵۸۱- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَوَقُّقٌ فِي قُرَيْشٍ وَتَدْعُنَا فَقَالَ وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ ))

تو ہوتی نہ لڑکا سا وارث ہوتا ہے اور نہ کسی کا نطفہ دوسرے پر واجب ہوتا ہے مثل ماں کے اور نہ لڑکے کی گواہی اس پر سے روکی جاتی ہے اور نہ رضاعی ماں سے قصاص ساقط ہوتا ہے اگر دودھ کے بچے کو مار ڈالے۔ غرض ان حکموں میں وہ دونوں مثل اجنبی کے ہیں اور اسی طرح اجماع ہے کہ حرمت نکاح کی پھیل جاتی ہے مرضعہ اور اولاد رضاع میں اور رضاع اور اولاد مرضعہ میں اور اس حکم میں وہ رضاع گویا مرضعہ کی اولاد ہے اور اسی طرح مرضعہ کا شوہر جس کی صحبت سے یہ دودھ ہوا تھا خواہ شوہر نکاحی ہو یا ملک بھین کی راہ سے وہ رضاع کا باپ ہو جاتا ہے یہی مذہب ہے کافہ علماء کا اور اس کی اولاد رضاع کی بھائی، بہن ہو جاتی ہے۔ اور مرضعہ کے شوہر کے بھائی رضاع کے چچا ہو جاتے ہیں اور اس کی بہنیں رضاع کی پھوپھیاں ہو جاتی ہیں اور اولاد رضاع کی مرضعہ کے شوہر کی اولاد ہو جاتی ہے اور خاص اس میں اہل ظاہر اور ابن علیہ نے ہمارا اختلاف کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ حرمت رضاع کی نہیں ثابت ہوتی رضاع اور شوہر مرضعہ کے بیچ میں اور مازری نے اس قول کو نقل کیا ہے ابن عمر اور جناب عائشہ صدیقہؓ سے اور انہوں نے استدلال کیا وامہاتکم اللاتی ارضعنکم و اخواتکم من الرضاعة سے اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ذکر نہیں کیا اور ربی اور پھوپھی کا جیسے نسب میں ذکر کیا ہے اور جمہور نے ان احادیث صحیحہ صریحہ واضحہ سے استدلال کیا ہے اور ظاہر یہ کہ جو ابدا ہے کہ اگرچہ خداوند تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر نہیں کیا مگر اس کے نبی نے تصریح کر دی اور نبی مبین ہے احکام کا جیسے قرآن مبین ہے۔

تشریح ☆ کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے زبیر نے ان سے یحییٰ تظان نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے ان سے بشر نے ان سب نے روایت کی شعبہ سے اور کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے علی بن مسہر نے ان سے سعد نے ان دونوں سے قتادہ نے ہام کی سند سے مگر شعبہ کی حدیث وہیں تک ہے کہ آپ نے فرمایا وہ میری رضاعی بھتیجی ہے اور سعید کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حرام ہوتا ہے رضاعت سے جو حرام ہوتا ہے نسب سے اور بشر کی روایت میں یہ ہے کہ سنا میں نے جابر بن زید سے۔

۳۵۸۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۸۲- وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ  
بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا  
أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۳۵۸۳- حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ نبی ﷺ سے  
عرض کیا گیا کہ آپ نکاح کریں حمزہؓ کی صاحبزادی سے۔ آپ نے  
فرمایا وہ مجھے حلال نہیں کہ وہ میری بھتیجی ہے رضاعی اور رضاعت  
سے حرام ہوتی ہے جو چیز حرام ہوتی ہے نسب سے۔

۳۵۸۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَالَ (( إِنَّهَا  
لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ  
مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ )).

۳۵۸۴- مذکورہ بالا حدیث ایک اور سند سے بھی اس طرح آئی  
ہے۔

۳۵۸۴- عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادٍ هَمَامٍ سِوَاءٍ غَيْرِ أَنْ  
حَدِيثَ شُعْبَةَ أَنْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ (( ابْنَةُ أُخِي مِنَ  
الرِّضَاعَةِ )) وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ (( وَإِنَّهُ يَحْرُمُ  
مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ )) وَفِي  
رِوَايَةِ بَشْرِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ.

۳۵۸۵- ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ کو حمزہؓ کی صاحبزادی کا  
خیال نہیں ہے؟ یا کہا گیا کہ آپ کیوں نہیں پیغام دیتے حمزہؓ کی  
صاحبزادی کو؟ تو فرمایا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ میرے رضاعی بھائی  
ہیں۔

۳۵۸۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ  
أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ ابْنَةِ حَمْزَةَ أَوْ قِيلَ أَلَا  
تَعْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ  
(( إِنَّ حَمْزَةَ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ )).

باب: بیوی کی بیٹی اور بیوی کی بہن کی حرمت کا بیان

بَابُ تَحْرِيمِ الرَّبِيبَةِ وَأُخْتِ الْمَرْأَةِ

۳۵۸۶- ام حبیبہؓ، ابوسفیانؓ کی بیٹی نے کہا کہ نبی ﷺ میرے  
پاس تشریف لائے اور میں نے عرض کی کہ آپ میری بہن ابوسفیانؓ  
کی بیٹی کو نہیں چاہتے؟ آپ نے فرمایا کہ پھر میں کیا کروں؟ میں نے

۳۵۸۶- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي

(۳۵۸۶) ☆ اس حدیث سے استدلال کیا ہے داؤد ظاہری نے کہ ربیبہ جب تک اس کی ماں کے شوہر کی گود میں پرورش نہ پائے جب تک  
حرام نہیں ہوتی یعنی اگر کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کی ایک لڑکی شوہر اول سے ہے اور اس شوہر ثانی نے اس کو پرورش نہیں کیا تو  
وہ لڑکی اسے حلال ہے مگر مذہب تمام علماء کا اس کے خلاف ہے کہ وہ سب حرمت ربیبہ کے قائل ہیں خواہ شوہر ثانی نے اسے پرورش کیا ہے

کہا آپ ان سے نکاح کریں (ام حبیبہؓ کو اس وقت یہ مسئلہ نہیں معلوم تھا کہ دو بہنوں کا جمع کرنا نکاح میں منع ہے)۔ تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ امر گوارا ہے؟ میں نے کہا کہ میں اکیلی تو آپ کے نکاح میں ہوں ہی نہیں اور دوست رکھتی ہوں کہ جو خیر میں میرے شریک ہو وہ میری بہن ہی ہو۔ آپ نے فرمایا کہ وہ مجھے حلال نہیں ہے میں نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے پیغام دیا ابو سلمہؓ کی بیٹی کو آپ نے فرمایا ام سلمہؓ کی لڑکی؟ میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ وہ میری گود میں پرورش نہ پاتی جب بھی وہ مجھ پر حلال نہ ہوتی اس لیے کہ وہ میری بیٹی تھی ہے رضاعت سے اور دودھ پلایا ہے مجھ کو اور اس کے باپ کو (یعنی ابو سلمہؓ کو) ثوبیہؓ نے سو تم لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا مجھے پیغام نہ دیا کرو۔

۳۵۸۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۸۸- نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہؓ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے فرمایا کہ آپ میری بہن عزہ سے نکاح کر لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کہ کیا تو یہ بات پسند کرتی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں اے اللہ کے رسول میں آپ کے لیے نخل ہونے والی نہیں ہوں اور زیادہ پسند کرتی ہوں یہ بات کہ خیر میں کسی غیر کے بجائے میری بہن شریک ہو۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ

بنتِ ابي سفيان فقال (( أفعلُ ماذا )) قلتُ تنكحُها قال (( أو تحبين ذلك )) قلتُ لستُ لك بمُحليّةٍ وأحبُّ من شرِكيني في الخبيرِ أختي قال (( فإنها لا تجلُّ لي )) قلتُ فإنني أخبرتُ أنك تُخطبُ ذرّةَ بنتِ ابي سلمة قال بنتُ أم سلمة قلتُ نعم قال (( لو أنها لم تكن ربيتي في حجري ما حلت لي إنها ابنة أخي من الرضاة أرضعتني وأبأها ثوبية فلا تعرضن علي بناتكن ولا أخواتكن ))

۳۵۸۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سِوَاءَ  
۳۵۸۸- عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ  
حَدَّثَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ انكح أختي عزة فقال رسولُ اللَّهِ ﷺ  
(( أتُحِبِّينَ ذَلِكَ )) فَقَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
لَسْتُ لَكَ بِمُحَلِّيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ  
أَخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( فَإِنَّ ذَلِكَ لَأَ

ظہ ہو یا نہ کیا ہو۔ اور یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ودر بانکم اللامی فی حجودکم (اور حرام ہیں تم پر وہ لڑکیاں تمہاری بیٹیوں کی جن کو تم نے اپنی گود میں پالا ہے)۔ اس کا جواب ان سب علماء نے یہ دیا ہے کہ یہ قید فی حجودکم کی باعتبار اکثر احوال کے ہے اور حرمت دونوں کو شامل ہے خواہ جوڑ میں ہوں یا نہ ہوں جیسے ولا تقتلوا اولادکم من اطلاق (اور قتل نہ کرو اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے) کہ قید من اطلاق کی باعتبار اکثر احوال کے ہے کہ عرب بھگے لوگ مفلسی کے خوف سے قتل کیا کرتے تھے یہ مراد نہیں ہے کہ جب اطلاق کا خوف نہ ہو تب قتل روا ہے۔ اور ثوبیہؓ لوٹتی تھی ابی لہب کی کہ اس نے قبل حلیمہ سعدیہ کے جناب رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تھا اور یہ حدیث محمول ہے اس پر کہ ان لوگوں کو اس وقت تک جمع کرنا دو بہنوں کا معلوم نہ تھا کہ حرام ہے اور اسی طرح حرمت رہیہ کی معلوم نہ تھی اور اسی طرح جس نے ترغیب دی بنت حمزہ کے نکاح کی آپ کو اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ رضاعتی بیٹی حرام ہے یا یہ معلوم نہ تھا کہ حمزہ حضرت کے رضاعتی بھائی ہیں اور دونوں نے ایک انا کا دودھ پیا ہے۔ (نووی)



میرے لیے جائز نہیں ہے۔ تو ام حبیبہؓ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ہم باتیں کر رہے تھے کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ابو سلمہ کی بیٹی سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اگر وہ میری گود میں میری ربیہ نہ ہوتی تو بھی وہ مجھ کو حلال نہ ہوتی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اس کے باپ ابو سلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے اس لئے تم مجھ پر اپنی بیٹیاں اور بہنیں نہ پیش کرو۔

۳۵۸۹- وہی حدیث ہے اور صرف یزید بن ابی حبیب کی روایت میں عذہ کا نام مذکور ہے اور کسی میں نہیں۔

### باب: ایک اور دودھ چوسنے کا بیان

۳۵۹۰- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے۔

۳۵۹۱- ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک گاؤں کا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ میرے گھر میں تھے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ! میری ایک عورت تھی اور میں نے دوسری سے نکاح کیا سو پہلی نے کہا کہ میں نے اس دوسری کو ایک بار یا دو بار دودھ چوسایا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ایک بار یا دو بار چوسانے سے حرمت نہیں ہوتی۔

۳۵۹۲- ام فضل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے کیا حرمت ہو جاتی ہے ایک بار دودھ چوسنے سے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

۳۵۹۳- ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار یا دو بار چوسنے سے حرمت نہیں

يَجِلُّ لِي)) قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ ذُرَّةَ (( بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ )) قَالَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَيْبِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةَ فَلَا تَغْرِضَنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أُخَوَاتِكُنَّ ))

۳۵۸۹- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَمْ يُسَمَّ أَحَدًا مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عَزَّةَ غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ.

### باب فِي الْمَصَّةِ وَالْمَصَّتَانِ

۳۵۹۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ سُؤَيْدٌ وَزُهَيْرٌ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (( لَا تُحْرَمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ ))

۳۵۹۱- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي كَانَتْ لِي امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرَى فَزَعَمَتْ امْرَأَتِي الْأُولَى أَنَّهَا أَرْضَعَتْ امْرَأَتِي الْأُخْرَى رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ (( لَا تُحْرَمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ )) قَالَ عَمْرُو

فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ.

۳۵۹۲- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ تُحْرَمُ الرِّضْعَةُ الْوَأَحِدَةُ قَالَ (( لَا ))

۳۵۹۳- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا تُحْرَمُ الرِّضْعَةُ

ہوتی۔

أَوْ الرُّضْعَتَانِ أَوْ المَمْصَّةِ أَوْ المَمْصَتَانِ ))

۳۵۹۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ساتھ۔

۳۵۹۴- عَنِ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا إِسْحَاقُ فَقَالَ كَرَوَايَةِ ابْنِ بَشِيرٍ (( أَوْ الرُّضْعَتَانِ أَوْ المَمْصَتَانِ وَأَمَّا )) ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ (( وَالرُّضْعَتَانِ وَالْمَمْصَتَانِ ))

۳۵۹۵- الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۹۵- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( لَا تُحْرَمُ الْإِمْلاَجَةُ وَالْإِمْلاَجَتَانِ ))

۳۵۹۶- ام فضلؓ نے کہا کہ نبی ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا ایک بار دودھ چوسنے سے حرمت ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

۳۵۹۶- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ تُحْرَمَ المَمْصَةُ فَقَالَ (( لَا ))

باب: پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت کا بیان

بَابُ التَّحْرِيمِ بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ

۳۵۹۷- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قرآن میں اترا تھا کہ دس بار چوسنا دودھ کا حرمت کرنا ہے پھر منسوخ ہو گیا اور یہ پڑھا گیا کہ پانچ بار دودھ چوسنا حرمت کا سبب ہے اور وفات ہوئی رسول اللہ کی اور قرآن میں پڑھا جاتا تھا۔

۳۵۹۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحْرَمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسِ مَعْلُومَاتٍ فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ

(۳۵۹۷) ☆ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ خمس رضعت کی قرأت آخر وقت میں منسوخ ہو گئی مگر چونکہ زمانہ اس کے نسخ کا حضرت کی وفات سے بہت قریب تھا اس لیے اس کے نسخ کی کیفیت کسی کو معلوم ہوئی کسی کو نہ معلوم ہوئی اور بعد مشہور ہونے کے پھر سب نے اجماع کیا کہ اس کو قرآن میں نہ پڑھنا چاہیے۔ اور نسخ تین قسم کا ہے ایک یہ کہ حکم اور تلاوت دونوں منسوخ ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ تلاوت منسوخ ہو جائے نہ کہ حکم۔ مثال اول کی عشر رضعات معلومات ہے کہ حکم اور تلاوت اس کی دونوں منسوخ ہو گئے اور مثال دوسری قسم کی خمس رضعات ہے کہ حکم باقی ہے اور تلاوت منسوخ۔ اور اسی طرح ہے الشیخ والشیخة اذا زنيا فارجموهما کہ حکم رجم باقی ہے اور تلاوت اس آیت کی منسوخ۔ اور تیسری قسم یہ ہے کہ حکم اس کا منسوخ ہو جائے اور تلاوت اس کی باقی رہے۔ اور یہ بھی قرآن میں بہت ہے اور اسی قسم سے ہے والذین يتوفون منكم ويذرون ازواجا وصية لا زواجهم الاية کہ حکم اس کا منسوخ ہے اور تلاوت باقی اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ حرمت رضاعت کس مقدار سے ثابت ہوتی ہے سو جناب عائشہ صدیقہ اور امام شافعیؒ اور ان کے اصحاب کا تو قول ہے کہ پانچ بار سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور جمہور علماء کا قول ہے کہ ایک بار میں بھی ثابت ہو جاتی ہے اور اس قول کو ابن منذر نے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس اور عطاء اور طاؤس اور ابن مسیب اور حسن اور زہری اور قتادہ اور حکم اور حماد اور مالک اور اوزاعی اور ثوری اور ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے اور ابو ثور اور ابو عبید اور ابن منذر اور داؤد نے کہا ہے کہ تین بار سے ثابت ہوتی ہے اور اس سے کم میں نہیں۔ اب سنو کہ شافعیؒ اور ان کے موافقین نے جناب عائشہ کی اس روایت سے تمسک کیا ہے اور شافعیہ کے رد میں جنہوں نے حدیث المصتہ والمصتان کے جواب دیئے ہیں وہ جواب محض ضعیف اور مردود ہیں اور صحیح یہی ہے کہ عدد کا شرط ہونا ضروری ہے۔ (النووی بالاختصار)

۳۵۹۸- عمرہ رضی اللہ عنہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ ذکر کرتی تھیں اس رضاعت کا جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے تب حضرت عائشہ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں دس بار دودھ چوسنا اتر پھر پانچ بار چوسنا اتر۔

۳۵۹۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۵۹۸- عَنْ عُمَرَ أَنهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِي يُحْرَمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عُمَرُو فَقَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ أَيْضًا خَمْسُ مَعْلُومَاتٍ.

۳۵۹۹- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرْتَنِي عُمَرُو أَنهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ بِمِثْلِهِ.

### باب : بڑی عمر کی رضاعت کا بیان

۳۶۰۰- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں ابو حذیفہ کے چہرہ میں کچھ خنک پاتی ہوں جب سالم میرے گھر میں آتا ہے اور وہ ان کا حلیف ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو۔ انہوں نے کہا میں اسے دودھ کیوں کر پلاؤں؟ اور وہ جوان مرد ہے۔ آپ مسکرائے اور آپ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ وہ جوان مرد ہے اور عمرو کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ وہ بدر میں بھی حاضر ہوئے تھے اور ابن ابی عمرو کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے۔

### باب رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ

۳۶۰۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيفُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَرْضِعِيهِ )) قَالَتْ وَكَيْفَ أَرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ (( قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ )) زَادَ عَمْرُو فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ أَبِي عُمَرَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۶۰۱- جناب عائشہ نے کہا کہ سالم مولیٰ ابو حذیفہ اور ابو حذیفہ کے ساتھ ان کے گھر میں رہتے تھے اور سہیل کی بیٹی رسول اللہ کے پاس آئیں (یعنی ابو حذیفہ کی بیوی) اور عرض کی کہ سالم حد بلوغ کو پہنچ گیا اور مردوں کی باتیں سمجھنے لگا اور وہ ہمارے گھر میں آتا ہے اور میں خیال کرتی ہوں کہ ابو حذیفہ کے دل میں اس سے کراہت ہے۔ سو فرمایا ان سے نبی نے کہ تم سالم کو دودھ پلا دو کہ تم اس پر حرام ہو جاؤ اور وہ کراہت جو ابو حذیفہ کے دل میں ہے جاتی رہے۔ پھر وہ لوٹ کر آپ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ میں نے اس کو دودھ پلا دیا اور ابو حذیفہ کی کراہت جاتی رہی۔

۳۶۰۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حَذِيفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ تَعْنِي ابْنَةَ سُهَيْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ (( أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ )) فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذْهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حَذِيفَةَ.

۳۶۰۲- جناب عائشہ صدیقہؓ نے قاسم بن محمد کو خبر دی کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو نبیؐ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! مولیٰ ابو حذیفہؓ کے ہمارے گھر میں ہمارے ساتھ تھے اور وہ بالغ ہو گئے اور مردوں کی باتیں جاننے لگے تو آپ نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو۔ (ابن ابی ملیکہ جو راوی حدیث ہیں) انہوں نے کہا کہ میں نے ایک سال تک اس روایت کو کسی سے بیان نہیں کیا اور خوف کرتا تھا اس سے (یعنی ڈرتا تھا کہ لوگ اس پر کچھ اعتراض نہ کریں) پھر میں قاسم سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی تھی کہ وہ میں نے آج تک کسی سے نہیں بیان کی انہوں نے کہا وہ کیا ہے؟ میں نے ان کو خبر دی انہوں نے کہا اب تم مجھ سے روایت کرو اور کہو کہ حضرت عائشہؓ صدیقہ نے مجھے خبر دی ہے یعنی قاسم کو خبر دی ہے۔

۳۶۰۳- زینب ام سلمہؓ کی بیٹی نے کہا کہ ام سلمہؓ نے جناب عائشہؓ سے کہا کہ آپ کے پاس غلام المفتح (یعنی ایسا لڑکا جو جوانی کے قریب ہے) آتا ہے جس کو میں پسند نہیں کرتی کہ میرے پاس آئے تو جناب عائشہؓ نے فرمایا کہ کیا تم کو رسول اللہؐ کی پیروی اچھی نہیں اور حالانکہ ابو حذیفہؓ کی بیوی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! سالم میرے پاس آتا ہے اور وہ مرد جوان ہے ابو حذیفہ کے دل میں اس کے آنے سے کراہت ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم اس کو دودھ پلا دو کہ وہ تمہارے پاس آیا کرے۔

۳۶۰۴- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۶۰۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سَهِيلِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِمًا لِسَالِمِ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ مَعَنَا فِي بَيْتِنَا وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرَّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرَّجَالُ قَالَ (( أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي )) عَلَيْهِ قَالَ فَمَكَثْتُ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا لَا أَحَدٌ بِي وَهَيْبَتُهُ ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا مَا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ قَالَ فَمَا هُوَ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَحَدَّثْتُهُ عَنِّي أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرْتَنِي بِهِ.

۳۶۰۳- عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْغُلَامُ الْأَيْفَعُ الَّذِي مَا أَحْبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَةٌ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ وَفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْضِعِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكَ

۳۶۰۴- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ يَرَانِي الْغُلَامُ قَدْ اسْتَعْنَى عَنِ الرِّضَاعَةِ فَقَالَتْ لِمَ قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سَهِيلٍ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(( أَرْضِعِيهِ )) فَقَالَتْ إِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ  
 (( أَرْضِعِيهِ يَذْهَبُ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ ))  
 فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ.

۳۶۰۵- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فرماتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام پیمیاں انکار کرتی تھیں اس سے کہ کوئی ان کے گھر میں آئے اس طرح کا دودھ پی کر اور جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھیں کہ ہم تو یہی جانتی ہیں کہ یہ خاص رخصت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالم کے لیے اور حضرت ہمارے سامنے ایسا دودھ پلا کر کسی کو نہیں لائے اور نہ ہم کو کسی کے سامنے کیا۔

۳۶۰۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ أَبِي سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُذْخِلَنَ عَلَيْهِنَّ أَحَدًا بِبِلْكَ الرِّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَرَى هَذَا إِلَّا رُحْصَةً أُرْخِصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَائِلِمٍ خَاصَّةً فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا أَحَدًا بِهَذِهِ الرِّضَاعَةِ وَلَا رَأَيْنَا

باب: رضاعت کے بھوک سے ثابت ہونے کا بیان

بَابُ إِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ المَجَاعَةِ

۳۶۰۶- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میرے نزدیک ایک شخص تھا تو آپ کو ناگوار

۳۶۰۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### مدت رضاع کا بیان

(۳۶۰۵) ☆ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور جناب عائشہ اور داؤد کا مذہب یہ ہے کہ رضاعت کی حرمت ثابت ہو جاتی ہے بالغ کو دودھ پلا دینے سے بھی جیسے ثابت ہوتی ہے لڑکے کو دودھ پلانے سے اور استدلال کیا ہے انھوں نے اس حدیث سے اور تمام جہاں کے علماء نے صحابہ کرام سے لے کر تابعین و تبع تابعین وغیر ہم تک نے اس کا خلاف کیا ہے اور سب نے آج تک یہی کہا ہے کہ حرمت نہیں ہوتی جب تک کہ دو برس کے اندر دودھ نہ پلایا جائے۔ مگر ابو حنیفہ نے تمام جہاں کے علماء سے خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اڑھائی برس تک جب دودھ پلایا جائے حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور زفر نے کہا ہے کہ تین برس تک اور امام مالک سے دو برس اور کچھ دن مروی ہیں۔ اور جمہور علماء نے استدلال کیا ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کہ فرماتا ہے والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتیم الرضاعة یعنی مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو دو برس کامل جو شخص کہ چاہے کہ پوری کرے مدت دودھ پلانے کی اور استدلال کیا ہے انہی جمہور نے اس حدیث سے جو مسلم میں آگے آتی ہے کہ رضاعت مجاعت سے ہے اور تمام احادیث مشہور سے اور حدیث سہلہ کو انھوں نے یقیناً خاص جانا ہے سہلہ کے ساتھ اور اسی لیے خلاف کیا جناب عائشہ صدیقہ کا تمام ازواج مطہرات نے پس مذہب جماہیر علماء کا صحیح و قوی ہے قرآن اور احادیث کے رو سے اور مذہب حنفیہ کا مردود ہے نص قرآنی سے اور احادیث صحیحہ کی نظر سے اور مذہب جناب عائشہ کا شاذ ہے اور رسول اللہ نے جو حکم دیا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو اس میں قاضی عیاض نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ انھوں نے کسی برتن میں دودھ دوہ کر پلا دیا ہو اور شاید حضرت کی بھی یہی مراد ہو اور اس میں چھاتی کے چھونے کی حاجت نہ ہوئی ہو اور اس بات کو نووئی نے بھی حسن کہا ہے اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ شاید چھونا بدن کا بقدر حاجت ضرورت کے وقت جائز رکھا جیسے حالت بلوغ میں دودھ پینا جائز ہے۔

ہو اور آپ کے چہرہ پر میں نے غصہ دیکھا اور میں نے عرض کی کہ  
یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ  
ذرا غور کیا کرو دودھ کے بھائیوں میں اس لیے کہ دودھ پینا وہی  
معتبر ہے جو بھوک کے وقت میں ہو یعنی ایام رضاعت میں ہو یعنی  
دو برس کے اندر۔

۳۶۰۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: بعد استبراء کے قیدی عورت سے صحبت کرنا  
درست ہے اگرچہ اسکا شوہر بھی موجود ہو اور بجز قید  
ہونے کے نکاح ٹوٹ جانے کا بیان۔

۳۶۰۸- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک لشکر روانہ کیا اور وہ  
لوگ دشمن سے مقابل ہوئے اور ان سے لڑے اور غالب آئے  
اور ان کی عورتیں قید کر لائے۔ سو بعض یاروں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کی صحبت کرنے کو برا جانا اس وجہ سے  
کہ ان کے شوہر مشرکین موجود تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
اتاری والمحصنات یعنی حرام ہیں عورتیں شوہروں والیاں مگر  
جو تمہاری ملک میں آگئیں یعنی قید میں کہ وہ تم کو حلال ہیں جب  
ان کی عدت گزر جائے۔

۳۶۰۹- ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک نے حنین  
کے دن ایک سریہ بھیجا اس حدیث میں ”الا ما ملکت  
ایمانکم“ کے الفاظ ہیں کہ ان میں سے بھی تمہارے لیے حلال  
ہیں اس میں عدت گزرنے کا تذکرہ نہیں۔

۳۶۱۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ  
الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّهُ أَحْيَى مِنْ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ فَقَالَ انظُرْنَ  
إِخْوَتَكُنَّ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ  
الْمَجَاعَةِ.

۳۶۰۷- عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِ أَبِي  
الْأَخْوَصِ كَمَعْنَى حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِنَ الْمَجَاعَةِ

بَابُ جَوَازِ وَطْءِ الْمَسِيئَةِ بَعْدَ  
الِاسْتِبْرَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ انْفَسَخَ  
نِكَاحُهَا بِالسَّبْيِ

۳۶۰۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسَ فَلَقُوا عَدُوًّا  
فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا  
فَكَانَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ تَحَرَّجُوا مِنْ غَشِيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَرْوَاجِهِنَّ  
مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ  
وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ  
أَيُّ فِهِنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

۳۶۰۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ  
اللَّهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِ يَزِيدَ  
بْنِ زُرَيْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْهُنَّ  
فَحَلَالٌ لَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

۳۶۱۰- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۳۶۱۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کچھ عورتیں قید میں ہاتھ لگیں غازیوں کے اوطاس کے دن اور ان کے شوہر تھے یعنی کفار میں اور صحابہ ان کی صحبت سے ڈرے سو یہ آیت اتری والمحصنات.

۳۶۱۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: لڑکا عورت کے شوہر یا مالک کا ہے اور شبہات

سے بچنے کا بیان

۳۶۱۳- جناب عائشہؓ نے فرمایا سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ دونوں نے جھگڑا کیا ایک لڑکے میں۔ سعد نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ لڑکا میرے بھائی کا بچہ ہے کہ نام میرے بھائی کا عتبہ بن ابی وقاص ہے اور انھوں نے مجھ سے کہہ رکھا تھا کہ یہ میرا فرزند ہے اور آپ اس میں مشابہت ملاحظہ فرمائیں اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ لڑکا میرا بھائی ہے میرے باپ

۳۶۱۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابُوا سَبِيًّا يَوْمَ أَرْطَاسَ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فَتَحَوُّفُوا فَأَنْزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

۳۶۱۲- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

بَابُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَتَوْقِي الشُّبُهَاتِ

۳۶۱۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أُخِي عَتَبَةَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَهْدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ أَنْظُرْ إِلَيَّ شَبَّهِهُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أُخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ عَلَيَّ فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَانظُرْ

### لوٹڈی کے استبراء کا بیان

(۳۶۱۱) ☆ اوطاس ایک موضع ہے طائف کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر والی عورتیں کفار کی جب غازیوں کے ہاتھ آجائیں اور قید ہو جائیں تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا اب جس کی ملک میں آئیں تو بعد اس کے کہ ایک حیض آجائے ان سے صحبت بلا تردد و خطر روا ہے اور اگر قید کے وقت وہ حاملہ ہے تو وضع حمل کے بعد صحبت روا ہے اور معلوم ہوا کہ مذہب شافعی کا اور جو لوگ علماء سے ان کے موافق ہیں یہ ہے کہ قیدی عورت بت پرستوں اور ان مشرکوں کی جن کے پاس کتاب آسمانی نہیں ہے ان سے صحبت روا نہیں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ اور یہ عورتیں جو غزوہ اوطاس میں ہاتھ آئیں یہ بھی مشرکان عرب کی تھیں جو اہل کتاب نہ تھے پس اس لیے ان کی تاویل کرتے ہیں شافعی اور ان کے موافقین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ صحابہ کو جو ان کی صحبت میں داخل ہوا تو بعد اسلام لانے کے ہوا۔ اور اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ ایک لوٹڈی ایک مسلمان کے نکاح میں تھی اور وہ بک گئی تو اب دوسرے خریدار کو اس سے صحبت روا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا نہیں۔ ابن عباس نے کہا کہ ٹوٹ گیا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے وما ملکت ایمانکم عام فرمایا ہے اور باقی علماء کا مذہب ہے کہ نکاح باقی ہے اور یہ آیت خاص ان ہی عورتوں کے لیے ہے جو قید میں آئی ہوں نہ کہ ان کے لیے جو معرض بیع میں آئیں۔

(۳۶۱۳) ☆ فریاش اس عورت کو کہتے ہیں جس سے صحبت کی جائے خواہ نکاح سے یا ملک بھین سے۔ غرض جب ایسی عورت سے لڑکا ہوا ایسی مدت میں کہ الحاق اس کا شوہر سے یا اس کے مالک سے ممکن ہو تو اس کا تصور کیا جائے گا اور سب احکام ولد کے اس پر جاری ہونگے کہ باپ بیٹے دونوں ایک دوسرے کے وارث ہونگے۔ خواہ وہ اپنے باپ کے مشابہ ہو یا نہ ہو اور وہ مدت جس میں الحاق ممکن ہے چھ ماہ ہیں یعنی جب سے ان دونوں کا میل جول ہوا ہے خواہ نکاح سے ہو یا ملک بھین سے اس کے چھ ماہ بعد جو لڑکا ہو وہ اسی مرد کا تصور کیا جائے گا جس کے پاس یہ لڑکا

کے فراش پر اس کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ سورسول اللہ نے اسے دیکھا کہ مشابہ ہے بخوبی عتبہ کے ساتھ اور فرمایا کہ اسے عبد لڑکا اسی کا ہے جس کے فراش پر پیدا ہوا اور زانی کو بے نصیبی اور محرومی ہے یا پتھر۔ اور اسے سودہ زمعد کی بیٹی تم اس سے چھپا کرو۔ پھر سودہ نے اس کو کبھی نہیں دیکھا اور محمد بن روح کی روایت میں یا عبد کا لفظ نہیں ہے۔

۳۶۱۴- زہری سے اسی اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر معمر اور ابن عیینہ نے اپنی حدیثوں میں کہا کہ لڑکا فراش کا ہے اور زانی کا ذکر نہیں۔

۳۶۱۵- ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے فرمایا لڑکا بستر والے کا اور زانی کے پتھر ہیں۔

۳۶۱۶- ابو ہریرہ سے اسی کی ایک اور روایت اس سند سے بھی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَّهِه فَرَأَى شَبَّهًا بَيْنًا بَعْتَبَةَ فَقَالَ (( هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاللِّغَايِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجَبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةَ بِنْتُ زَمْعَةَ )) قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ قَوْلَهُ (( يَا عَبْدُ )) .

۳۶۱۴- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ مَعْمَرًا وَابْنَ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِمَا (( الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ )) وَلَمْ يَذْكُرَا (( وَاللِّغَايِرِ الْحَجَرُ )) .

۳۶۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاللِّغَايِرِ الْحَجَرُ )) .

۳۶۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

للہ عورت ہے۔ اور عورت فراش اس طرح ہوتی ہے کہ اگر وہ بیوی ہے تو صرف عقد نکاح سے فراش ہو جاتی ہے اور اس پر اجماع نقل کیا ہے مگر شرط یہ ہے کہ البتہ امکان و طلی کا ہو بعد ثبوت فراش کے اور اگر بعد ثبوت فراش کے امکان و طلی نہ ہو مثلاً مرد مغرب میں ہے اور عورت مشرق میں اور کسی نے اپنا وطن نہیں چھوڑا پھر چھ ماہ میں یا اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا تو وہ اس مرد کے ساتھ ملحق نہ ہو گا یعنی اس کا نہ کہلائے گا۔ یہ قول ہے امام مالک اور شافعی اور تمام علماء کا مگر ابو حنیفہ نے اس کا خلاف کیا ہے کہ انھوں نے امکان صحبت کو شرط نہیں رکھا بلکہ صرف عقد نکاح کو اس امر میں کافی جانا یہاں تک کہ ان کا قول ہے کہ اگر طلاق دے دی کسی عورت کو عقد کے بعد اور طلی کا ہونا ہرگز ممکن نہ تھا اور وہ عورت چھ ماہ کے بعد جنے تو لڑکا اسی طلاق دینے والے کا ہے اور یہ مذہب نہایت ضعیف اور لچر ہے اور ظاہر الفساد اور بین البطلان اور اس حدیث میں ان کی کوئی دلیل نہیں اسلئے کہ یہ فرمانا آپ کا کہ ولد فراش کا ہے اور زانی کو محرومی ہے باعتبار غالب احوال کے ہے۔ غرض زوجہ کا حکم تو یہی ہے اور لونڈی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک فراش ہوتی ہے جماع سے اور صرف ملک سے نہیں ہوتی یہاں تک کہ اگر مدت تک ملک بیمن میں رہے اور مالک اس کا اس سے جماع نہ کرے اور نہ اقرار کرے و طلی کا تو لڑکا اس لونڈی کا اس سے ملحق نہ کیا جائے گا اور جب و طلی کی وہ فراش ہو گئی پھر اب جو لڑکا ہو گا ایسی مدت میں کہ الحاق اس کا ممکن ہو وہ ملحق کر دیا جائے گا اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ لڑکا اس کا آقا سے ملحق نہ ہو گا جب تک ایسا لڑکا نہ ہو کہ وہ مالک اس کو اپنا نہ کہے پھر جب ایسا لڑکا ایک ہو گیا اب جتنی اولاد ہو سب اسی کی بھی جائے گی مگر جب وہ کسی کی نفی کر دے۔ (نووی)

(۳۶۱۴) اس حدیث میں عبد بن زمعد کی جو رسول اللہ نے لڑکے کو زمعد سے ملحق کر دیا یہ محمول ہے اس پر کہ معلوم ہو چکا تھا کہ وہ عورت فراش تھی زمعد کی اور یہ ثبوت شاید زمعد کے اقرار سے ہوا ہو کہ اس نے اپنی زندگی میں کہا ہوا یا حضرت کو معلوم ہو۔ اور اس حدیث میں دلیل ہے شافعی اور مالک کی ابو حنیفہ پر اس لیے کہ زمعد کا کوئی پہلا فرزند اس لونڈی سے اس لڑکے کے سوا نہیں تھا۔ پس معلوم ہوا کہ شرط ٹھہرانا ایک ایسے لڑکے کی جس کا الحاق مالک کر چکا ہو جیسا قول ہے ابو حنیفہ کا باطل ہے۔



منقول ہے۔

باب: قائف کی بات کا اعتبار کرنا الحاق ولد میں

۳۶۱۷- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس خوش خوش آئے کہ آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا اور فرمایا کہ تم نے دیکھا کہ مجز (یہ نام ہے قیافہ شناس کا) نے ابھی نگاہ کی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی طرف اور کہا کہ ان لوگوں کے پیر ایسے ہیں کہ ایک دوسرے کی جزی ہیں۔

۳۶۱۸- جناب عائشہ نے فرمایا میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ایک دن اور آپ خوش تھے اور فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تو نے نہ دیکھا کہ مجز مدحی میرے پاس آیا اور اسامہ اور زید دونوں کو دیکھا اور یہ دونوں ایک چادر اس طرح اوڑھے تھے کہ سر ان کا ڈھپا ہوا تھا اور پیر کھلے تھے تو اس نے کہا کہ یہ پیر جزی ہیں ایک دوسرے کے (یعنی ایک باپ کے ہیں دوسرے بیٹے کے)۔

۳۶۱۹- مندرجہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی بیان کی گئی ہے چند الفاظ کے فرق کے ساتھ۔

۳۶۲۰- وہی مضمون اس سند سے مروی ہوا ہے اور اس میں یہ ہے کہ مجز قیافہ شناس تھا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

بَاب الْعَمَلِ بِالْحَقِ الْقَائِفِ الْوَلَدِ

۳۶۱۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ (( أَلَمْ تَرِي أَنْ مُجَزًّا نَظَرَ آتِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ ))

۳۶۱۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ (( يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرِي أَنْ مُجَزًّا الْمُدَلَجِي دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أَسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةً قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَّتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ))

۳۶۱۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَاهِدٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَسُرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ وَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ.

۳۶۲۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَكَانَ مُجَزًّا قَائِفًا.

(۳۶۲۰) ☆ مارزی نے کہا ہے کہ جاہلیت کے لوگ اسامہ کے نسب میں طعن اور بدگمانی کیا کرتے تھے۔ اس لیے کہ اسامہ بہت کالے تھے اور زید گورے اور یہی روایت کیا ہے ابوداؤد نے احمد بن صالح سے۔ پھر جب اس قیافہ شناس نے کہہ دیا کہ اسامہ زید کا بیٹا ہے باوجود اختلاف رنگ کے اور جاہلیت کے لوگ اس کے کہنے پر اعتماد کرتے تھے تو آپ خوش ہوئے اس لیے کہ ان لوگوں کا طعن دور ہو گیا اور بدگمانی رفع ہو گئی اور احمد بن صالح کے سوا اور لوگوں نے یوں کہا ہے کہ زید گورے چٹے تھے اور اسامہ کی ماں ام ایمن تھیں اور ان کا نام برکت تھا اور وہ حبشیہ سیاہ فام تھی اور قاضی نے کہا یہ برکت بیٹی تھی محسن بن ثعلبہ کی والدہ علم اور علماء کا اختلاف ہے قائف کا قول قبول کرنے میں سوا ابو حنیفہ اور ان کے یاروں اور ثوری اور اسحاق نے کہا ہے کہ قائف کا قول معتبر نہیں الحاق ولد میں اور شافعی اور جماہیر علماء نے کہا ہے معتبر ہے اور امام مالک کا لفظ

باب : باکرہ اور شیبہ کے پاس زفاف کے بعد شوہر کے  
ٹھہرنے کا بیان

۳۶۲۱- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ تین روز ان کے پاس رہے اور پھر فرمایا کہ تم اپنے شوہر کے پاس کچھ حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں ایک ہفتہ تمہارے پاس رہوں اور اگر ایک ہفتہ تمہارے پاس رہا تو سب اپنی عورتوں کے پاس ایک ہفتہ رہوں گا۔ اور پھر ان سب کے بعد تمہاری باری آئے گی۔

۳۶۲۲- ابو بکر، عبدالرحمن کے فرزند سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ نے جب نکاح کیا ام سلمہ سے اور ان کے پاس صبح کی تو فرمایا کہ تم اپنے گھر والے کے پاس حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں ایک ہفتہ تمہارے پاس رہوں اور اگر چاہو تو تین روز اور پھر دورہ

بَابِ قَدْرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبَكْرُ وَالشَّيْبُ  
مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عُقْبَ الزَّفَافِ  
۳۶۲۱- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا  
ثَلَاثًا وَقَالَ (( إِنَّهُ لَيْسَ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ  
إِنْ شِئْتَ سَبَعْتَ لَكَ وَإِنْ سَبَعْتُ لَكَ سَبَعْتُ  
لَيْسَانِي ))

۳۶۲۲- عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ  
سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ (( لَهَا لَيْسَ بِكَ  
عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ إِنْ شِئْتَ سَبَعْتُ عِنْدَكَ وَإِنْ

تھ مشہور قول ہے کہ لونڈیوں کی اولاد میں معتبر ہے آزاد عورتوں کی اولاد میں معتبر نہیں اور ایک روایت ان سے یہ ہے کہ دونوں میں معتبر ہے اور دلیل امام شافعی کی یہی روایت مجز ز قائف کی ہے اور یہ ان کے تمام مخالفین پر حجت ہے۔ اس لیے کہ جناب رسول اللہ کا خوش ہونا صاف دلیل ہے کہ آپ نے اس کے قول کو معتبر جانا اور اتفاق ہے ان لوگوں کا جو قائف کے قول کو معتبر جانتے ہیں اس پر کہ شرط ہے عادل ہونا قائف کا اور اس میں اختلاف ہے کہ ایک قول کافی ہے یا دو کی ضرورت ہے۔ صحیح یہی ہے کہ ایک کا قول کافی ہے اور یہ حدیث بھی اسی پر دال ہے اور یہی قول ہے قاسم مالک کا اور امام مالک نے کہا ہے کہ دو کا ہونا ضروری ہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا بھی یہی قول ہے مگر یہ حدیث ان پر حجت ہے اور ضروری ہے کہ قائف خبردار اور تجربہ کار ہو اور صورت اخلاق ولد اور ضرورت قائف کی کہ مثلاً ایک لونڈی ایک شخص نے خریدی اور قبل ایک حیض آجانے کے مشتری نے اس سے صحبت کی اور بایع نے بھی اسی طہر میں صحبت کی تھی اور اس لونڈی کو چھ مہینے پر یا اس سے زیادہ پر لڑکا ہوا مشتری کی صحبت سے اور چار برس کے اندر بایع کی صحبت سے۔ اور پھر قائف کی طرف ہم نے رجوع کیا اور اس نے ایک کے ساتھ ملحق کر دیا تو وہ لڑکا اسی کا ہو گیا اور اگر اس کو شک رہا اور دونوں نے اس لڑکے کو کہا کہ ہمارا نہیں تو وہ چھوڑ دیا جائے حد بلوغ تک کہ جدھر میل کرے اسی کا سمجھا جائے۔ اور اگر قائف نے دونوں سے ملحق کیا تو عمر بن خطاب اور مالک اور شافعی کا مذہب یہی ہے کہ وہ بلوغ تک چھوڑ دیا جائے پھر جدھر میل کرے اس کا تصور کیا جائے اور ابو ثور اور سحنون نے کہا ہے کہ وہ دونوں کا لڑکا تصور کیا جائے گا اور یا سحنون اور محمد بن سلمہ نے کہا کہ جس کی مشابہت اس میں زیادہ پائی جائے اس کا سمجھا جائے۔ اور جو لوگ قائف کا قول معتبر نہیں جانتے وہ تنازع فیہ لڑکے کو کہتے ہیں کہ دونوں سے ملحق کیا جائے اور دونوں مرد اس کے باپ تصور کئے جائیں اور یہ قول ابو حنیفہ کا ہے اور اسی طرح اگر دو عورتیں آپس میں تنازع کریں تو بھی وہ دونوں اس کی مائیں سمجھی جائیں اور ابو یوسف نے کہا کہ دو مردوں سے تو ملحق کیا جائے مگر عورتیں اگر جھگڑا کریں تو ایک ہی سے ملحق کیا جائے اور اسلحق نے کہا ان دونوں میں قرعہ ڈال دیا جائے۔

شَيْبٌ ثَلَاثٌ ثُمَّ ذُرْتُ قَالَتْ ثَلَاثٌ ((

کروں۔ انھوں نے عرض کی کہ تین ہی روز رہیے۔

۳۶۲۳- ابو بکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب نکاح کیا ام سلمہ سے اور ان کے پاس آئے اور ارادہ کیا کہ نکلیں تو انھوں نے آپ کو پکڑ لیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس زیادہ ٹھہروں اور اس مدت کا حساب رکھوں اور باکرہ بیوی کے پاس سات دن ٹھہرنا چاہیے اور شیبہ کے پاس تین دن۔

۳۶۲۴- وہی روایت اس سند سے مروی ہوئی۔

۳۶۲۳- عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَخَذَتْ بِثَوْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنْ شَيْبٌ زِدْتِكِ وَحَاسِبْتِكِ بِهِ لِلْبَكْرِ سَبْعٌ وَلِلشَّيْبِ ثَلَاثٌ ))

۳۶۲۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۳۶۲۵- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا اور اس میں کئی چیزوں کا ذکر کیا اس میں یہ بھی تھا کہ فرمایا اگر تم چاہو تو میں سات دن تک تمہارے پاس رہوں گا اور اگر سات دن تمہارے پاس رہوں گا تو اپنی اور بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا۔

۳۶۲۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ هَذَا فِيهِ قَالَ (( إِنْ شَيْبٌ أَنْ أُسَبِّعَ لَكَ وَأُسَبِّعَ لِنِسَائِي وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكَ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي ))

۳۶۲۶- انسؓ نے کہا کہ جب باکرہ سے نکاح کرے اور پہلے اس سے اس کے نکاح میں شیبہ ہو تو اس باکرہ کے پاس سات روز تک رہے (اور بعد اس کے پھر باری مقرر کرے) اور جب شیبہ سے نکاح کرے اور باکرہ اس کے نکاح میں ہوئے تو اس کے پاس تین دن رہے۔ خالد نے کہا کہ اگر میں اس روایت کو مرفوع کہوں تو بھی سچ کہا مگر انسؓ نے کہا کہ یہ امر سنت ہے۔

۳۶۲۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبَكْرَ عَلَى الثَّيْبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيْبَ عَلَى الْبَكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذَلِكَ.

(۳۶۲۶) ☆ ام سلمہ نے تین ہی دن رہنا حضرت کا پسند فرمایا اس لیے کہ یہ تین دن بجرانہ ہوں گے اور خاص ان کے لیے رہیں گے اور حضرت کا پھر جلد ایک ایک شب سب بیبیوں کے پاس رہ کر آنا ہوگا۔ اور سات روز پسند نہ کئے اس لیے کہ سات سات روز کے بعد جو حضرت تشریف لائیں گے تو بہت مدت غیبت میں گزر جائے گی۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نئی دلہن کا حق اگر باکرہ ہے تو سات دن ہے اس کے بعد پھر شوہر برابر باری ایک دن کی مقرر کر دے اور اگر شیبہ ہے تو تین دن اور شیبہ کو اختیار ہے کہ اگر شوہر کو تین دن رکھے تو قضا نہیں اور پھر باری ایک ایک دن رہے گی اور اگر سات دن رکھے تو اس کی قضا ہوگی یعنی شوہر سات سات دن سب عورتوں کے پاس رہے گا اور یہی مذہب ہے شافعی اور ان کے موافقین کا جیسے امام مالک اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور ابن جریر ہیں اور یہی قول ہے جمہور علماء کا انہی حدیثوں کی رو سے اور ابو حنیفہ نے اس کا خلاف کیا مگر یہ احادیث ان پر رد کرنے کو کافی ہیں۔

۳۶۲۷- ابو قلابہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ کنواری کے پاس سات دن رہنا سنت ہے۔ خالد نے کہا اگر میں چاہتا تو اس حدیث کو مرفوع بیان کرتا۔

### باب: بیبیوں کی باری کا بیان

۳۶۲۸- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ کی نو بیبیاں تھیں اور آپ جب ان میں باری کرتے تھے تو پہلی بیوی کے پاس نوے دن تشریف لاتے تھے۔ اور بیبیوں کا قاعدہ تھا کہ جس کے گھر میں آپ ہوتے تھے اس کے گھر جمع ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے اور بی بی زینب رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا اور انھوں نے عرض کی کہ زینب ہے۔ سو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور بی بی عائشہ اور زینب کے بیچ میں ٹکرا رہے تھے اور ابوبکرؓ ان کے قریب سے گزرے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز کو نکلنے اور ان کے منہ میں خاک ڈالنے۔ اور نبیؐ نکلے اور جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکیں ہوں گے تو حضرت ابو بکرؓ ان کر مجھ پر ایسا ویسا خفا ہوں گے۔ پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو ابو بکرؓ ان کے پاس آئے اور ان کو بہت سخت کہا اور فرمایا کہ تو ایسا کرتی ہے (یعنی حضرت کے آگے چیختی اور آواز بلند کرتی ہے)۔

۳۶۲۷- عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ الْقَسَمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ وَبَيَانُ أَنَّ السُّنَّةَ أَنْ تَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ لَيْلَةٌ مَعَ يَوْمِهَا

۳۶۲۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ إِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي تِسْعٍ فَكَانَ يَحْتَمِعُنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ بِأَيْبِهَا فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَجَاءَتْ زَيْنَبُ فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ هَذِهِ زَيْنَبُ فَكَفَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَتَقَاوَلْنَا حَتَّى اسْتَحَبْنَا وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى ذَلِكَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَاحْتِ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ الْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ فَيَجِيءُ أَبُو بَكْرٍ فَيَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا وَقَالَ أَنْتَصِعِينَ هَذَا.

(۳۶۲۸) ☆ اس حدیث میں کئی فوائد ہیں اول یہ کہ مستحب ہے شوہر کو کہ ہر ایک کی باری میں اس بیوی کے گھر جائے اور یہی افضل ہے۔ اور اگر اپنے گھر ہر ایک کو باری باری بلا لے تو روا ہے۔ دوسری یہ کہ جس کی باری نہ ہو شوہر کو رات میں اس کے گھر جانا منع ہے اور شافیہ کے نزدیک حرام ہے مگر بھروسہ جیسے سکران موت ہو یا اور اشد ضرورت۔ تیسری یہ کہ ہاتھ بڑھانا رسول اللہ ﷺ کا اس خیال سے تھا کہ آپ نے جانا کہ یہ جناب عائشہ ہیں جن کی باری تھی اور رات کا وقت تھا اور گھروں میں چراغ نہ تھا۔ پھر جب آپ کو معلوم ہوا کہ یہ وہ نہیں تو ہاتھ کھینچ لیا اس سے تقویٰ اور بندگی حضرت کی معلوم ہوئی۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایسا اتفاق کبھی بیبیوں کی رضامندی سے ہوتا تھا۔ چوتھی یہ لہ

### بَابُ جَوَازِ هَبْتِهَا نَوْبَتِهَا لِضُرَّتِهَا

۳۶۲۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مَسْأَلِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنْ امْرَأَةٍ فِيهَا جِدَّةٌ قَالَتْ فَلَمَّا كَبُرَتْ جَعَلْتُ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَئِذٍ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ.

۳۶۳۰- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبُرَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ قَالَتْ وَكَانَتْ أَوْلَ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِي

۳۶۳۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهِنَّ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ وَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتُ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى رَبِّكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ

### باب: اپنی باری سوکن کو ہبہ کرنے کا بیان

۳۶۲۹- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کسی عورت کو ایسا نہیں دیکھا کہ آرزو کرتی میں اس کے جسم میں ہونے کی سودہ سے بڑھ کر، وہ ایک ایسی عورت تھیں کہ انکے مزاج میں بڑی تیزی تھی۔ پھر جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی سو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس دو روز رہتے ایک ان کے دن ایک سودہ کے دن میں۔

۳۶۳۰- وہی مضمون ہے اور شریک کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ سودہ پہلی بی بی تھیں جن سے میرے بعد آپ نے نکاح کیا تھا۔

۳۶۳۱- جناب عائشہ نے فرمایا کہ میں ان عورتوں پر بہت رشک کھایا کرتی تھی جو اپنی جان کو ہبہ کر دیتی تھیں رسول اللہ کو اور میں کہتی تھی کہ عورت اپنی جان کو کیونکر ہبہ کرتی ہوگی۔ پھر جب یہ آیت اتری تو جی سے اخیر تک یعنی جس کو چاہے تو اسے نبی دور کر اپنے سے اور جس کو چاہے جگہ دے اپنے پاس ان میں سے تو میں نے حضرت سے کہا کہ قسم ہے اللہ پاک کی کہ میں دیکھتی ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ آپ کی آرزو کے موافق جلد حکم فرماتا ہے۔

لہذا کہ جناب رسالت مآب کا حسن خلق اور ملاحظت اس سے معلوم ہوئی کہ آپ نے ان کے آواز بلند کرنے پر عتاب نہ فرمایا اور ابو بکر نے جو فرمایا کہ ان کے منہ میں خاک ڈالو یہ ایسی بات ہے جیسے کہتے ہیں اس بات پر خاک ڈالو۔ پانچویں ثابت ہوئی اس سے فضیلت ابو بکر صدیق کی اور نظر کرنا ان کا مصالح امور میں۔ چھٹی معلوم ہوا کہ روایے بطور مصلحت کے کوئی حکم دینا مفتی کا اپنے افضل سردار کو اور نو پینیاں رسول اللہ ﷺ کی جن کو چھوڑ کر آپ نے وفات فرمائی یہ ہیں جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہ سب سے زیادہ فقیہ اور محبوبہ تھیں آپ کی اور خصمہ اور سودہ اور زینب اور ام سلمہ اور ام حبیبہ اور میمونہ اور جویریہ اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

(۳۶۲۹) جناب عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں ان کے جسم میں ہوتی مراد اس سے یہ ہے کہ میں آرزو کرتی ہوں کہ ان کی سی تیزی اور حدت میرے مزاج میں ہوتی اور اس میں گویا انھوں نے سودہ کا وصف بیان فرمایا اور مدح کی اور اس حدیث سے اپنی باری کا دے دینا اپنے سوت کا جائز ہوا اور یہ بھی روا ہے کہ باری اپنی زوج کو دے دے کہ وہ جسے چاہے دے۔

۳۶۳۲- وہی مضمون ہے اس کے سرے پر یہ ہے کہ عورت شرم نہیں کرتی کہ ہبہ کرتی ہے اپنی جان کو کسی مرد کے لیے۔

۳۶۳۳- عطاء رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ہم حاضر ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ سرف میں جنازہ پر میمونہ کے جو بی بی تھیں جناب رسول اللہ ﷺ کی تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خیال رکھو یہ بی بی صاحبہ ہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی پھر جب تم ان کا جنازہ مبارک اٹھانا تو ہلانا ڈالنا نہیں اور بہت نرمی سے لے چلنا اور بات یہ کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس نو بیبیاں تھیں اور ان میں سے آٹھ کے لیے باری مقرر تھی اور ایک کے لیے نہیں اور عطاء نے کہا کہ وہ صفیہ تھیں۔

۳۶۳۴- ابن جریج سے اسی سند سے مروی ہے کہ عطاء نے کہا وہ سب کے آخر میں متوفی ہوئیں تھیں اور انھوں نے مدینہ میں وفات پائی تھی۔

### باب : دیندار سے نکاح کرنے کا بیان

۳۶۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت سے نکاح کیا جاتا ہے چار سبب سے۔ اس کے مال کیلئے اور جمال کے لیے اور حسب کے لیے اور دین کے لیے۔ سو تو دیندار پر فتح حاصل کر تیرے ہاتھ میں خاک بھرے۔

۳۶۳۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ أَمَا تَسْتَحْيِي امْرَأَةً تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ فَقُلْتُ إِنَّ رَبَّكَ لَيَسَارِعُ لَكَ فِي هَذَا.

۳۶۳۳- عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعَشَهَا فَلَا تَزْعُرُوا وَلَا تُزَلِّزُوا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانَ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءُ النَّبِيُّ لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَيٍّ بِنِ أَحْطَبٍ.

۳۶۳۴- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ عَطَاءٌ كَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ.

### بَابِ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّينِ

۳۶۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( تُنكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ )).

(۳۶۳۳) ☆ عطا کو وہم ہوا حقیقت میں وہ بی بی جن کی باری نہ تھی جناب سودہ تھیں جیسا اوپر کی روایتوں میں گزر گیا اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ وہ بی بی کون تھیں جنہوں نے اپنی جان ہبہ کر دی تھی جناب رسول اللہ کو۔ زہری نے کہا حضرت میمونہ تھیں اور کسی نے کہا ام شریک تھیں کسی نے کہا زینب بن خزیمہ تھیں۔

(۳۶۳۵) ☆ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کی عادت یہ ہے کہ مال و جمال اور حسب کے طالب ہوتے ہیں سو دیندار کو لازم ہے کہ ان سب خصلتوں سے دین کو مقدم جانے کہ صحبت میں اس کی صحبت نیک حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی برکت سے حسن خلف اور حسن معاشرت بھی عنایت کرے اور بسبب نیکی کے فتنہ دنیویہ اور فتنہ دینیہ سے محفوظ رہے۔

## باب: باکرہ سے نکاح مستحب ہونے کا بیان

۳۶۳۶- عطاء نے کہا مجھے جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں نے نکاح کیا جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور میں آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا کہ اے جابر! تم نے نکاح کیا؟ میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا باکرہ سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کی کہ بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا باکرہ سے کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ ﷺ! میری کئی بہنیں ہیں سو مجھے خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے ان کی پرورش سے مانع ہو جائے تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ خیال ہے تو خیر۔ پھر فرمایا کہ عورت سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے دین کے مال کے لیے جمال کے لیے سو تو دین کو مقدم رکھ تیرے دونوں ہاتھ میں خاک بھرے۔

۳۶۳۷- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔  
مضمون وہی ہے۔

۳۶۳۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پہلے وہی مضمون مروی ہے اخیر میں ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی (یہ جابر رضی اللہ عنہ کے والد ہیں جنگ احد میں شہید ہوئے ہیں) اور نوایاسات لڑکیاں چھوڑ گئے تو مجھے پسند نہ آیا کہ میں ان کے برابر ایک لڑکی بیاہ لاؤں اور میں نے چاہا کہ ایسی عورت لاؤں جو ان کی خدمت کرے اور ان کی خبر لے۔ سو حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے یا کوئی اور دعائے خیر فرمائی۔

## بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبِكْرِ

۳۶۳۶- عَنْ عَطَاءٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بَكَرًا أَمْ تَيْبًا قُلْتُ تَيْبٌ قَالَ فَهَلَّا بَكَرًا تَلَاعِبُهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي أُخْوَاتٍ فَحَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ قَالَ (( فَذَلِكَ إِذْنٌ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ ))

۳۶۳۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( هَلْ تَزَوَّجْتَ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( أَبَكَرًا أَمْ تَيْبًا )) قُلْتُ تَيْبًا قَالَ (( فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْعَذَارَى وَلِعَابِهَا )) قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ وَإِنَّمَا قَالَ (( فَهَلَّا جَارِيَةٌ تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ ))

۳۶۳۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ أَوْ قَالَ سَبْعَ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَيْبًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ )) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( فَبَكَرًا أَمْ تَيْبًا )) قَالَ قُلْتُ بَلْ تَيْبٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (( فَهَلَّا جَارِيَةٌ تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ )) أَوْ قَالَ (( تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ )) قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ أَوْ سَبْعَ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ أَوْ أَجِيَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجِيءَ بِامْرَأَةٍ

تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصَلِّحُهُنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْ  
قَالَ لِي خَيْرًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الرَّبِيعِ (( تَلَاعِبُهَا  
وَتَلَاعِبِكَ )) وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ.

۳۶۳۹- جابر رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور اس  
میں یہیں تک مذکور ہے کہ میں نے ایسی عورت کی جوان کی  
خدمت کرے اور ان کی کنگھی کرے اور آپ نے فرمایا خوب کیا  
اور اس کے بعد کا ذکر نہیں۔

۳۶۳۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ ))  
وَسَأَقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ امْرَأَةٌ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ  
وَتَمْسُطُهُنَّ قَالَ (( أَصَبْتَ )) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۳۶۴۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ  
کے ساتھ تھے ایک جہاد میں پھر جب لوٹ کر آئے تو میں نے  
اپنے اونٹ کو جلدی چلایا اور وہ بڑا ست تھا سو ایک سوار میرے  
پیچھے سے آیا اور میرے اونٹ کو اپنی چھڑی سے ایک کو نچا دیا جوان  
کے پاس تھی اور میرا اونٹ ایسا چلنے لگا کہ دیکھنے والے نے اس سے  
بہتر نہ دیکھا اور میں نے پھر کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے اور  
آپ نے فرمایا کہ اے جابر! تم کو کیا جلدی ہے؟ میں نے عرض کی  
کہ یا رسول اللہ! میری نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا باکرہ  
سے یا شیبہ سے؟ میں نے کہا شیبہ سے۔ آپ نے فرمایا باکرہ سے کیوں  
نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی پھر جب ہم مدینہ پر  
آئے چلے کہ داخل ہوں آپ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ  
آجائے رات یعنی عشاء کا وقت تاکہ سڑ میں کنگھی کرے پریشان  
بالوں والی اور استرہ لے لے جس کا شوہر باہر گیا ہو۔ پھر فرمایا آپ  
نے کہ جب گیا تو پھر جماع ہے جماع ہے (یعنی نکلیں امت کے  
لیے نہ کہ صرف لذت کے لیے)

۳۶۴۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا  
أَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرِي لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي  
رَاكِبٌ حَلْفِي فَنَحَسَ بَعِيرِي بَعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ  
فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجُودٍ مَا أَنْتَ رَأَى مِنَ الْإِبِلِ  
فَالْتَفَتُ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ (( مَا يُعْجِلُكَ يَا جَابِرُ )) قُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدٍ بَعْرُسٍ فَقَالَ  
(( أَبْكَرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ نَيْبًا )) قَالَ قُلْتُ بَلْ نَيْبًا  
(( قَالَ هَلَّا جَارِيَةٌ تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبِكَ )) قَالَ  
فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ  
(( أَمْهَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءَ كَمَا  
تَمْتَشِطُ الشَّعْنَةَ وَتَسْتَحِدُّ الْمُغِيبَةَ )) قَالَ وَقَالَ  
(( إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ))

۳۶۴۱- حضرت جابر نے کہا میں جناب رسول اللہ ﷺ کے  
ساتھ نکلا ایک جہاد میں اور میرے اونٹ نے دیر لگائی اور جناب

۳۶۴۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۳۶۳۹) ☆ اس حدیث سے فضیلت باکرہ کے نکاح کی ثابت ہوئی اور جو اپنی عورت سے کھیلتے کا اور ہنسنے کا پایا گیا۔ اور اگر کوئی مصلحت اور نہ  
ہو تو باکرہ شیبہ سے افضل ہے۔



رسول اللہ میرے پاس آئے اور فرمایا اے جابر میں نے عرض کی ہاں آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرے اونٹ نے دیر لگائی اور تھک گیا اس لیے میں پیچھے رہ گیا۔ سو آپ اترے اور آپ نے اپنی ٹیڑھے کونے کی لکڑی سے اس کو ایک کونچا دیا پھر فرمایا سوار ہو میں سوار ہوا اور میں نے اپنے اونٹ کو دیکھا کہ میرا اونٹ اس قدر تیز ہو گیا کہ میں اس کو روکتا تھا کہ جناب رسول اللہ سے آگے نہ بڑھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم نے نکاح کیا؟ میں نے عرض کی کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا باکرہ یا ثیبہ؟ میں نے عرض کی ثیبہ۔ آپ نے فرمایا باکرہ لڑکی سے کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی میں نے عرض کی کہ میری کئی بہنیں ہیں اس لیے میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو ان سب کو جمع رکھے (یعنی پریشان نہ ہونے دے) اور انکی کنگھی کرے اور ان کی خدمت کرے تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر جانے والے ہو پھر جب گھر جاؤ تو جماع ہی جماع ہے۔ پھر فرمایا کہ تم اپنا اونٹ بیچتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں پھر آپ نے اسے ایک اوقیہ چاندی کے عوض میں خرید لیا پھر رسول اللہ آئے اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا اور مسجد میں آیا اور ان کو مسجد کے دروازے پر پایا تو فرمایا کہ تم ابھی آئے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا اونٹ کو یہاں چھوڑ دو اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو (اس سے ثابت ہوا کہ سفر سے آئے تو پہلے مسجد میں جا کر دو گانہ ادا کرے یہی مسنون ہے) پھر میں گیا اور دو رکعت ادا کی اور پھر اور آپ نے بلالؓ کو حکم فرمایا کہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دیں۔ پھر انھوں نے تول دی اور جھکتی ڈنڈی تولی (یعنی زیادہ دی) پھر میں جب چلا اور پیٹھ موڑی تو پھر بلایا اور میں نے خیال کیا کہ اب میرا اونٹ مجھے پھیریں گے اور اس سے بڑھ کر کوئی شے مجھے ناپسند نہ تھی تو مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اپنا اونٹ بھی لے جاؤ اور قیمت بھی تم کو دی۔

وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي فَأَتَى عَلِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( مَا شَأْنُكَ )) قُلْتُ أَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَحَلَّفْتُ فَزَلَّ فَحَحَنَهُ بِمِحْحِنِهِ ثُمَّ قَالَ (( ارْكَبْ )) فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتَنِي أَكْفُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( أَتَزَوَّجْتَ )) فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ (( أَبْكَرًا أَمْ ثَيِّبًا )) فَقُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ (( فَهَلْ لَكَ جَارِيَةٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ )) قُلْتُ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَحْمَعُهُنَّ وَتَمْسُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ (( أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ )) ثُمَّ قَالَ (( أَتَبِيعُ جَمَلَكَ )) قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأَوْقِيَةِ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِمْتُ بِالْعِدَاةِ فَحَجْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ (( الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( فَدَعُ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ )) قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لِي أَوْقِيَةَ فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا وُلَّيْتُ قَالَ (( ادْعُ لِي جَابِرًا )) فَدُعَيْتُ فَقُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ (( خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ ))

۳۶۴۲- جابر نے کہا ہم ایک سفر میں رسول اللہ کے ساتھ تھے اور میں ایک پانی لانے والے اونٹ پر سوار تھا سب لوگوں کے پیچھے سو جناب رسول اللہ نے اس کو مارا یا فرمایا چلایا میں گمان کرتا ہوں کسی ایسی چیز سے مارا جو ان کے پاس تھی پھر تو وہ سب لوگوں سے آگے چل نکلا (یہ معجزہ تھا آپ کا) اور مجھ سے گویا لڑتا تھا اور میں اس کو روکتا تھا۔ پھر فرمایا تم اسے میرے ہاتھ بیچتے ہو اتنی قیمت پر اللہ تم کو بخشے۔ میں نے عرض کی کہ وہ آپ کا ہے۔ پھر فرمایا کیا تم نے نکاح کیا اپنے باپ کے پیچھے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے پوچھا کہ شیبہ یا باکرہ؟ میں نے کہا شیبہ آپ نے فرمایا باکرہ کیوں نہ کی کہ وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے۔ ابو نضرہ نے کہا کہ یہ مسلمان کا تکیہ کلام ہے کہ تم ایسا کرو اللہ تم کو بخشے (غرض اسی طرح حضرت نے بھی ان سے فرمایا)۔

۳۶۴۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ إِنَّمَا هُوَ فِي أُخْرِيَاتِ النَّاسِ قَالَ فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ قَالَ نَحَسَهُ أَرَاهُ قَالَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُنَازِعُنِي حَتَّى إِنِّي لِأَكْفُهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَتَبِيعُنِي بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهِ يَغْفِرُ لَكَ )) قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَتَبِيعُنِي بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهِ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ وَقَالَ لِي (( أَتَزَوَّجْتَ بَعْدَ أَبِيكَ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ نَبِيًّا أُمُّ بَكْرًا قَالَ قُلْتُ نَبِيًّا قَالَ (( فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بَكْرًا تَضَاحِكُكَ وَتَضَاحِكُهَا وَتَلَاعِبُكَ وَتَلَاعِبُهَا )) قَالَ أَبُو نَضْرَةَ فَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ أَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهِ يَغْفِرُ لَكَ.

### بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

باب: عورتوں کے ساتھ خوش خلقی کرنے کا حکم  
۳۶۴۳- ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ نے فرمایا کہ عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا ہوئی ہے اور وہ کبھی تجھ سے سیدھی چال نہ چلے گی پھر اگر تو اس سے کام لے تو لیے جا اور وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے گی اور اگر تو اس کو سیدھا کرنے چلا تو توڑ ڈالے گا اور توڑنا اس کا طلاق دینا ہے۔

۳۶۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ فَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عَوْجٌ )) وَإِنْ ذَهَبَتْ نَقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسَرُهَا طَلَاقُهَا.

۳۶۴۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر اس کو ضروری ہے کہ جب کوئی امر پیش آئے تو اچھی بات کہے نہیں تو چپ رہے اور عورتوں سے خیر خواہی کرو اس لیے کہ وہ پسلی سے بنی ہے اور پسلی

۳۶۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ

(۳۶۴۳) ☆ یعنی عورتوں کی کج روی اور بد مزاجی پر صبر کرنا ضروری ہے اور آدم کی بائیں پسلی سے حضرت حوا کی پیدائش ہے پھر پسلی کا اثر کئی ہے۔

میں اور ٹچلی پسلی سب سے زیادہ میڑھی ہے۔ پر اگر تو اسے سیدھا کرنے لگا توڑ دیا اور اگر یوں ہی چھوڑ دیا تو ہمیشہ میڑھی رہی۔ خیر خواہی کرو عورتوں کی۔

۳۶۳۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن نہ رکھے کوئی مومن مرد کسی مومن عورت کو اگر اس میں ایک عادت ناپسند ہوگی تو دوسری پسند بھی ہوگی یا سوا اس کے اور کچھ فرمایا۔

۳۶۳۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب : اگر حوا خیانت نہ کرتی تو کوئی بھی عورت کبھی بھی اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی

۳۶۳۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی۔

۳۶۳۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کوئی کھانا نہ سڑتا اور کوئی گوشت بھی اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی کبھی خیانت نہ کرتی۔

باب : دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے

۳۶۳۹- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کام نکالنے کی چیز ہے اور بہتر کام نکالنے کی چیز دنیا میں نیک عورت ہے۔

باب : عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

۳۶۵۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

خُلِقَتْ مِنْ ضَلَعٍ وَإِنْ أُغْوَجَ شَيْءٌ فِي الضَّلَعِ أَغْلَاهُ إِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهُ كَسْرَتُهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أُغْوَجَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا ))

۳۶۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا يَفْرُكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ أَوْ قَالَ غَيْرَهُ ))

۳۶۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

بَاب لَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أَنْثَى

زَوْجَهَا الدَّهْرَ

۳۶۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أَنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ ))

۳۶۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْبِثُ الطَّعَامُ وَلَمْ يَخْتَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أَنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ ))

بَاب خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

۳۶۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ ))

بَاب الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

۳۶۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۳۶۳۸) ☆ حوا کو حوا اس لیے کہا کہ وہ ہر جی کی ماں ہیں اور بنی اسرائیل نے من و سلویٰ باسی بنا کر رکھا وہ سڑنے لگا اور حوا نے ترغیب دی درخت ممنوعہ کے کھلانے میں اس کا اثر بدختر میں رہا۔

وسلم نے فرمایا کہ عورت پسلی کی مانند ہے اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے تو توڑ ڈالے گا اور اگر چھوڑ دے تو تیرا کام نکلے اور وہ ٹیڑھی ہی رہے۔

۳۶۵۱- اس سند سے بھی مندرجہ بالا حدیث مروی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( اِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضَّلْعِ اِذَا ذَهَبَتْ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَاِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعَتْ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ ))

۳۶۵۱- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ اُحْيَى الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ بِهَذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ سِوَاءً.



## کِتَابُ الطَّلَاقِ

### طلاق کے بیان میں

باب: حائضہ کو اس کی رضامندی کے بغیر طلاق دینے کی حرمت اور اگر اس حکم کی ممانعت کی تو طلاق واقع ہونے اور رجوع کا حکم دینے کا بیان

۳۶۵۲- عبد اللہ بن عمر نے اپنی بی بی کو طلاق دی اور وہ حائضہ تھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اسے حکم دو کہ رجوع کرے اور اس کو رہنے دے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے اور پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو پھر چاہے روک رکھے چاہے طلاق دے قبل اس کے کہ اسے ہاتھ لگائے اور یہی عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے طلاق کا حکم کیا ہے۔

۳۶۵۳- عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بی بی کو طلاق دی حالت حیض میں اور حکم کیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے کہ رجوع کرے اور اس کو رکھے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو اور پھر حائضہ ہو ان کے پاس دوسری بار اور پھر اسے مہلت دی جائے یہاں تک کہ پاک ہو دوسرے حیض سے پھر اگر ارادہ ہو طلاق کا طلاق دے جب وہ پاک ہو جماع سے پہلے غرض یہی عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ اس کے حساب سے عورتوں کو طلاق دی جائے۔ اور ابن ربیع نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ عبد اللہ سے جب یہ مسئلہ پوچھا جاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ تو نے اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق دی ہیں (تو رجوع ہو سکتا ہے) اس لیے کہ رسول اللہ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا اور اگر تو نے تین طلاق دی ہیں تو وہ

بَابُ تَحْرِيمِ طَلَّاقِ الْحَائِضِ بِغَيْرِ رِضَاهَا وَأَنَّهُ لَوْ خَالَفَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَيُؤْمَرُ بِرَجْعَتِهَا

۳۶۵۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فِتْلِكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ )) .

۳۶۵۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهَا وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيْقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَنْ يُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمَسِّكَهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضُ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمَهِّلَهَا حَتَّى تَطْهَرُ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهَرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فِتْلِكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ )) وَزَادَ ابْنُ رُمَيْحٍ فِي رِوَايَتِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ أَمَا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عورت تجھ پر حرام ہو گئی جب تک کہ وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے سوا تیرے۔ اور نافرمانی کی تو نے اللہ کی اس طلاق کے بارے میں جو تیری عورت کے لیے تجھے سکھایا تھا۔ مسلم نے فرمایا کہ اس روایت میں ایک طلاق کا لفظ جو لیث نے کہا خوب کہا۔

۳۶۵۳- عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہوا اخیر میں یہ زیادہ ہے کہ عبید اللہ نے نافع سے پوچھا کہ وہ طلاق کیا ہوئی (یعنی جو حیض میں دی تھی) انھوں نے کہا کہ ایک شمار کی گئی۔

۳۶۵۵- عبید اللہ سے اس سند سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں عبید اللہ کا قول مذکور نہیں جو اوپر کی روایت میں تھا۔

۳۶۵۶- وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا اتنی بات اخیر میں زیادہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ اگر تو نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں تو طلاق میں اپنے رب کی نافرمانی کی اور وہ عورت تجھ سے جدا ہو گئی۔

أَمْرِي بِهَذَا وَإِنْ كُنْتُ. طَلَّقْتَهَا. ثَلَاثًا فَقَدْ حَرَمْتُ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللَّهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ قَالَ مُسْلِمٌ جَوَدَ اللَّيْثُ فِي قَوْلِهِ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً.

۳۶۵۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (( مَرَّةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدْعُهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهَّرْتَ فَلْيَطْلُقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْ يُمْسِكَهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ )) قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا صَنَعْتَ التَّطْلِيقَةَ قَالَ وَاحِدَةً اعْتَدَّ بِهَا.

۳۶۵۵- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عُبَيْدِ اللَّهِ لِنَافِعٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي رِوَايَتِهِ فَلْيُرَاجِعْهَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَلْيُرَاجِعْهَا.

۳۶۵۶- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْهَلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهَلَهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ يُطَلَّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَبَلَغَكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ أَمَا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْهَلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهَلَهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ يُطَلَّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا وَأَمَا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ

وَبَانَتُ مِنْكَ.

۳۶۵۷- وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار گزرا اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ نے حیض میں طلاق دینا سن کر غصہ فرمایا اور اخیر میں یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے اس سے رجوع کیا جیسا کہ حضرت نے حکم دیا تھا۔

۳۶۵۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ (( مَرْءٌ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى مُسْتَقْبَلَةَ سَوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ )) يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ )) يَمَسَّهَا فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ )) وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَّاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللَّهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۶۵۸- وہی مضمون ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس طلاق کو میں نے حساب میں رکھا۔

۳۶۵۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَاغَعْتُهَا وَحُسِبَتْ لَهَا التَّطْلِيقَةُ الَّتِي طَلَّقْتُهَا.

۳۶۵۹- وہی مضمون ہے اور اس کے اخیر میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا حکم دو اس کو کہ رجوع کرے پھر طلاق دے اس کو حالت طہر میں یا حالت حمل میں۔

۳۶۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ (( مَرْءٌ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقَهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا )).

(۳۶۵۹) ☆ اس روایت کی وجہ سے امت کا اجماع ہے کہ حالت حیض میں طلاق دینا حرام ہے بغیر رضائے عورت کے پھر اگر کسی نے دی تو گنہگار ہو اور طلاق پڑگئی اور اس سے رجوع کرنے کا حکم ہے جیسا مذکور ہو اس روایت میں اور حضرت نے جو رجوع کا حکم فرمایا اس سے صاف معلوم ہوا کہ طلاق پڑگئی اور یہ رجوع کرنا مستحب ہے شافعیہ کے نزدیک واجب نہیں ہے اور یہی قول ہے اوزاعی اور ابو حنیفہ اور تمام کوفیوں اور امام احمد وغیرہ کا اور امام مالک کے نزدیک واجب ہے اور حضرت نے جو حکم دیا کہ طلاق میں تاخیر کرے اس طہر کے بعد دوسرے طہر تک تو اس لیے کہ رجوع طلاق کے لیے واقع نہ ہو اور مقصود یہ تھا کہ ایک زمانہ تک عورت اس کے پاس رہے تو شاید طلاق سے شرمندہ ہو اور پھر طلاق کی نوبت نہ آئے اور اس مدت میں اللہ تعالیٰ آپس میں شاید اتفاق دیدے اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ طلاق ایسے طہر میں ہو کہ جس میں صحبت نہ کی ہو تاکہ بہ سبب حمل کے عدت طویل نہ ہو جائے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ طلاق دینا جس میں صحبت ہو چکی ہو حرام ہے اسی حدیث کی رو سے اور یہ جو فرمایا ہے کہ پھر چاہے طلاق دے چاہے رکھ لے اس سے معلوم ہوا کہ طلاق میں گناہ نہیں مگر کراہت ہے۔ چنانچہ حدیث مشہور میں وارد ہوا ہے کہ انقض حلال اللہ تعالیٰ کے آگے طلاق ہے اور یہ جو فرمایا کہ یہی عدت ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم فرمایا اس سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اور مالک نے اس پر کہ اقراء عدت کے اظہار ہیں اس لیے کہ حضرت نے حکم دیا اور یہ بخوبی معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حیض میں طلاق دینے کا حکم نہیں کیا بلکہ حرام کیا ہے اور اہل لغت اور فقہ اور اصول کا اجماع ہے کہ اقراء سے لڑ

۳۶۶۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ

طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( مَرَّةٌ  
فَلْيُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً  
أُخْرَى ثُمَّ تَطْهَرَ ثُمَّ يُطَلِّقُ بَعْدَ أَوْ يُمْسِكُ )) .

۳۶۶۱- ابن سیرین نے کہا تیس برس تک مجھ سے ایک شخص  
روایت کرتا تھا کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں حالت  
حیض میں اور میں اس راوی کو متہم نہ جانتا تھا۔ پھر اس نے روایت  
کیا کہ حضرت نے حکم دیا کہ رجوع کرے اس عورت سے اور  
میں اس کی اس روایت کو نہ مہتمم کرتا تھا اور نہ حدیث کو بخوبی جانتا تھا  
(کہ صحیح کیا ہے) یہاں تک کہ میں ابو غلاب یونس بن جبیر باہلی سے  
ملا اور وہ کپے آدمی تھے سو انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ابن  
عمر سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے ایک طلاق دی تھی اور وہ  
حائضہ تھی اور مجھے رجعت کا حکم دیا۔ پھر میں نے ابن عمر سے پوچھا  
(یہ قول ہے یونس کا) کہ وہ طلاق بھی تم نے حساب میں رکھی (یعنی  
اگر دو طلاق دو تو وہ ملا کر تین پوری ہو جائیں)۔ انھوں نے کہا کیوں  
نہیں کیا وہ عاجز ہو گیا یا احمق ہو گیا (یہ عبد اللہ نے اپنے آپ کو خود  
کہا) یعنی اگر اس طلاق کو نہ گنوں تو حماقت ہے۔

۳۶۶۱- عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَكَّنْتُ عِشْرِينَ  
سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَا أَتَهُمْ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ  
امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا  
فَجَعَلْتُ لَا أَتَهُمُهَا وَلَا أُعْرِفُ الْحَدِيثَ حَتَّى  
لَقَيْتُ أَبَا غَلَابٍ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرِ الْبَاهِلِيِّ وَكَانَ  
ذَا نَبَتْ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ  
طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَ أَنْ  
يُرْجِعَهَا قَالَ قُلْتُ أَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ قَالَ فَمَهْ أَوْ  
إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ .

۳۶۶۲- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ

أَنَّهُ قَالَ فَسَأَلَ عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ .

تین طہر اور حیض دونوں مراد ہو سکتے ہیں اور قرآن میں جو آیا ہے والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلثة قروء اس میں ابو حنیفہ اور بعضوں کا  
قول ہے کہ مراد اس سے حیض ہے اور یہی مروی ہے عمر اور علی اور ابن مسعود سے اور یہی ایک روایت ہے امام احمد سے۔ اور شافعی اور مالک کا  
قول ہے کہ مراد اس سے طہر ہے ان کے نزدیک عدت تمام ہو جاتی ہے دو طہر کامل اور تیسرے کے شروع ہونے سے۔ اور یہ جو اخیر کی روایت  
میں فرمایا کہ طلاق دے حالت طہر میں یا حالت حمل میں اس سے جائز ہو اطلاق دینا حاملہ کا کہ جس کا حمل معلوم ہو گیا ہو اور یہی مذہب ہے شافعی  
کا۔ اور ابن منذر نے کہا ہے کہ یہی قول ہے اکثر علماء کا جیسے طاؤس اور حسن اور ابن سیرین وغیر ہم ہیں اور بعض مالکیہ نے کہا ہے حرام ہے طلاق  
دینا حالت حمل میں اور ایک روایت میں حسن بصری سے مکروہ بھی آیا ہے۔



۳۶۶۳- وہی مضمون اس سند سے مروی ہو اس کے اخیر میں ہے کہ آپ نے فرمایا رجوع کرے اور پھر طلاق دے طہر میں بغیر جماع کے اور فرمایا کہ طلاق دے عدت کے شروع میں۔

۳۶۶۳- یونس بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی حیض میں تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تو عبد اللہ بن عمر کو جانتا ہے اس نے بھی اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی تھی پھر حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور پوچھا تو آپ نے حکم دیا کہ اس سے رجوع کرے اور پھر سرے سے عدت شروع کرے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جب کسی نے حیض میں طلاق دی تو وہ طلاق بھی شمار کی جائے گی انہوں نے کہا کہ چپ رہ کیا وہ عاجز ہو گیا ہے یا احمق ہو گیا ہے جو اس کو شمار نہ کرے گا (یعنی ضرور شمار ہوگی)۔

۳۶۶۵- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ مضمون وہی ہے جو گذر چکا۔

۳۶۶۶- اس سند سے بھی الفاظ کے اختلاف سے مذکورہ بالا حدیث

۳۶۶۳- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَسَأَلَ عُمَرَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ وَقَالَ (( يُطَلِّقُهَا فِي قَبْلِ عِدَّتِهَا )) .

۳۶۶۴- عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبِلُ عِدَّتِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَتَعْتَدُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ فَمَنْ أَوْ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَمَقَ .

۳۶۶۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (( لِيُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهَّرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا )) قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَأَحْتَسِبُ بِهَا قَالَ مَا يَمْنَعُهُ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَمَقَ .

۳۶۶۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ

(۳۶۶۳) ☆ اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ اقراء عدت کے اطہار ہیں اور جب طہر میں طلاق دی اسی وقت سے عدت شروع ہوگی اس لیے کہ طلاق حیض میں حرام ہے اور اگر حیض میں کسی نے طلاق دی تو وہ حیض تو بالا جماع عدت میں شمار نہ ہوگا اور عدت جب ہی شروع ہوگی کہ جب طہر میں طلاق دے۔ پس طہر ہی سے شمار عدت کا ضروری ہے۔

امام مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث محمد بن رافع نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابو زبیر نے ان سے عبد الرحمن بن ایمن نے جو مولیٰ ہیں عروہ کے کہ وہ ابن عمر سے پوچھتے تھے اور ابو الزبیر سنتے۔ اور آگے وہی روایت ہے جو اوپر سند حجاج مذکور ہوئی اور اس میں کچھ مضمون زیادہ ہے۔

امام مسلم نے فرمایا کہ خطا کی راوی نے جو کہا کہ مولیٰ ہیں عروہ کے اور حقیقت میں وہ مولیٰ ہیں عروہ کے۔

عُمَرَ عَنِ امْرَأَتِهِ الَّتِي طَلَّقَ فَقَالَ طَلَّقْتَهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( مَرَّةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهَّرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا لِطَهْرِهَا )) قَالَ فَرَأَجَعْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِطَهْرِهَا قُلْتُ فَأَعْتَدْتِ بِنِكَاحِ التَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقْتَ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا لِي لَا أَعْتَدُ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ.

۳۶۶۷- ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو عمرؓ نبی اکرمؐ کے پاس آئے اور ان کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ اس کو حکم دو کہ رجوع کرے۔ جب پاک ہو جائے تو پھر طلاق دے۔ میں نے پوچھا کیا وہ طلاق شہر کی گئی تھی؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ ۳۶۶۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۶۶۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَانِي عُمَرُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ (( مَرَّةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ إِذَا طَهَّرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا )) قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَأَحْسَبُ بِنِكَاحِ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ.

۳۶۶۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثَيْهِمَا (( لِيُرَاجِعْهَا )) وَفِي حَدِيثَيْهِمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَتَحْسِبُ بِهَا قَالَ فَمَهْ.

۳۶۶۹- مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۳۶۶۹- عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَذَهَبَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ الْخَبِيرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ لَمْ أَسْمَعُهُ يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ لِأَبِيهِ.

۳۶۷۰- وہی حدیث جس کا ترجمہ کئی مرتبہ گذر چکا۔

۳۶۷۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَيْمَنَ مَوْلَى عَزَّةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ ذَلِكَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ (( لِيُرَاجِعْهَا )) فَرَدَّهَا وَقَالَ

(( إِذَا طَهَّرَتْ فَلْيُطَلَّقْ أَوْ لِيُْمْسِكْ )) قَالَ ابْنُ  
عُمَرَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ  
النِّسَاءَ فَطَلَّقُوهُنَّ فِي قَبْلِ عِدَّتِهِنَّ.

۳۶۷۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۶۷۱- وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هَذِهِ الْقِصَّةِ.

۳۶۷۲- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔

۳۶۷۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَيْمَانَ مَوْلَى  
عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ بِمِثْلِ  
حَدِيثِ حَجَّاجٍ وَفِيهِ بَعْضُ الزِّيَادَةِ قَالَ مُسْلِمٌ  
أَخْطَأَ حَيْثُ قَالَ عُرْوَةَ إِنَّمَا هُوَ مَوْلَى عُرْوَةَ.

### باب : تین طلاقوں کا بیان

۳۶۷۳- ابن عباسؓ نے کہا کہ طلاق رسول اللہ ﷺ کے زمانہ  
میں اور ابو بکرؓ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمرؓ کے زمانہ  
خلافت میں بھی دو برس تک ایسا امر تھا کہ جب کوئی ایک بارگی  
تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی شمار کی جاتی تھی۔ پھر حضرت عمرؓ نے  
کہا کہ لوگوں نے جلدی کرنا شروع کی اس میں جس میں ان کو  
مہلت ملی تھی سو ہم اس کو اگر جاری کر دیں تو مناسب ہے۔  
پھر انھوں نے جاری کر دیا یعنی حکم دے دیا کہ جو ایک بارگی تین  
طلاق دے تو تینوں واقع ہو گئیں۔

### بَاب طَلَّاقِ الثَّلَاثِ

۳۶۷۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَتْنَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ  
طَلَّاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ  
النَّاسَ قَدْ اسْتَعَجَلُوا فِي أَمْرِ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ  
أَنَاءَةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ.

۳۶۷۴- ابوالصہبہا نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تم  
جاننے ہو کہ تین طلاق ایک کر دی جاتی تھیں نبی ﷺ کے زمانہ  
میں اور ابو بکر کی خلافت میں اور عمر کی امارت میں بھی تین سال  
تک؟ تو ابن عباسؓ نے کہا کہ ہاں جانتا ہوں۔

۳۶۷۴- عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ  
أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتْ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى  
عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ  
وَتَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ.

۳۶۷۵- ابوالصہبہا نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ دو اپنی

۳۶۷۵- عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ

(۳۶۷۵) ☆ جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھ پر طلاق ہیں تین اس میں اختلاف ہے علماء کا۔ امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور جہا ہیر  
علماء کا قول یہ ہے کہ تینوں طلاق اس پر پڑ گئیں اور طاؤس اور اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ نہیں پڑتی اس پر مگر ایک طلاق اور یہ ایک روایت ہے

عطیہ میں سے کیا نہیں تھیں تین طلاق۔ پھر وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

هَاتِ مِنْ هُنَاتِكَ أَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلَى  
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَاحِدَةً فَقَالَ قَدْ  
كَانَ ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ تَتَابَعِ النَّاسُ  
فِي الطَّلَاقِ فَأَجَازَهُ عَلَيْهِمْ.

باب: کفارہ کا واجب ہونا اس پر جس نے اپنی عورت  
سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور نیت طلاق کی نہ تھی

بَابُ وَجُوبِ الْكَفَّارَةِ عَلَى مَنْ حَرَّمَ  
امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَنْوِ الطَّلَاقَ

۳۶۷۶- عبد اللہ بن عباسؓ کہتے تھے کہ جب کوئی اپنی بیوی کو  
کہے تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم ہے کہ اس میں کفارہ دینا ضروری  
ہے اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ بے شک تمہارے لیے اچھی  
چال ہے رسول اللہ ﷺ میں۔

۳۶۷۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ  
كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ يُكْفَرُهَا وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ  
حَسَنَةٌ

۳۶۷۷- ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب کوئی اپنی بیوی کو اپنے  
اوپر حرام کرے تو یہ قسم ہے اس کا کفارہ دے۔ پھر آپ نے  
آیت پڑھی ”لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة“۔

۳۶۷۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ  
عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ فَهِيَ يَمِينٌ يُكْفَرُهَا وَقَالَ لَقَدْ كَانَ  
لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۳۶۷۸- عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے جناب  
عائشہؓ صدیقہ سے سنا کہ نبیؐ نے زینبؓ کے پاس ٹھہرا کرتے اور  
ان کے پاس شہد پیا کرتے تھے۔ سو بی بی عائشہؓ نے کہا کہ میں نے  
اور حفصہ نے ایک کیا کہ جس کے پاس آپ تشریف لائیں وہ آپ  
سے عرض کرے کہ میں آپ کے پاس سے بدبوؓ مغافیر کی پاتی ہوں۔  
سو حضرت ایک کے پاس جب آئے تو اس نے آپ سے یہی کہا اور  
آپ نے فرمایا کہ میں نے زینبؓ کے پاس شہد پیا ہے اور اب کبھی  
نہ پیوں گا۔ پھر یہ آیت اتری لم تحرم سے اخیر تک یعنی اے نبیؐ!  
کیوں حرام کرتا ہے تو اس چیز کو جس کو اللہ نے تیرے لیے حلال

۳۶۷۸- عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
يُخْبِرُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُخْبِرُ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ  
عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا  
عَسَلًا قَالَتْ فَتَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ آيَتَنَا مَا  
دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرٍ أَكَلْتُ  
مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ  
فَقَالَ (( بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ

ظہ ہے حجاج بن ارطاة سے اور محمد بن اسحاق سے اور یہی مذہب قوی اور صحیح ہے ان احادیث کی رد سے اور ابن قیمؒ نے اور محققان محدثین نے اسی  
کو اختیار کیا ہے۔

۱۔ ایک درخت ہے کہ اس کا گوند نہایت بدبودار ہوتا ہے۔

کیا ہے اور فرمایا کہ اگر توبہ کریں وہ دونوں تو دل ان کے جھک رہے ہیں اور مراد ان سے عائشہ اور حفصہ ہیں اور یہ جو فرمایا کہ چپکے سے ایک بات کہی نبی نے اپنی کسی بی بی سے تو مراد اس سے وہی قول ہے جو حضرت نے فرمایا تھا کہ میں نے شہدیا ہے۔

۳۶۷۹- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کو شیرینی اور شہد بہت پسند تھا۔ پھر جب آپ عصر پڑھ چکے تو اپنی بیبیوں کے پاس آئے اور ہر ایک سے قریب ہوتے۔ سو ایک دن حفصہ کے پاس آئے اور وہاں اور دونوں سے زیادہ ٹھہرے۔ سو میں نے اس کا سبب دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ ایک بی بی کے پاس انگی قوم سے شہد کی ایک کچی ہدیہ میں آئی تھی سو انھوں نے جناب رسول اللہ کو شہد پلایا ہے۔ سو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں ان سے ایک حیلہ کروں گی اور میں نے سوہ سے ذکر کیا اور ان سے کہا کہ جب حضرت تمہارے پاس آئیں اور تم سے قریب ہوں تو تم کہنا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغایر کھلایا ہے؟ سو وہ فرمائیں گے کہ نہیں پھر تم ان سے کہنا کہ پھر یہ بدبو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ کی عادت تھی کہ آپ کو بہت نفرت تھی اس سے کہ آپ سے بدبو آئے۔ پھر حضرت تم سے کہیں گے کہ مجھے حفصہ نے شہد پلایا ہے تب تم ان

جَحْشٍ وَلَنْ أَعُوذَ لَهُ) فَنَزَلَ لِمَ تَحْرَمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ تَوْبًا لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا.

۳۶۷۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذْنُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلَتْ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لِي أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَنَجْتَالِنَنَّ لَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُودَةَ وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ سَيَذْنُو مِنْكَ فَقَوْلِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَغَايِرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ لَا فَقَوْلِي لَهُ مَا هَذِهِ الرَّيْحُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرَّيْحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ

☆ (۳۶۷۹) اس حدیث میں شان نزول آیت کا معلوم ہوا یا ایہا النبی لم تحرم ما احل الله لك اور جب کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو مذہب امام شافعی کا یہ ہے کہ اگر اس نے طلاق کی نیت کی تو طلاق ہے اور اگر طہار کی نیت کی تو طہار ہے اور اگر تحریم یعنی حرام ہونا اس کا ارادہ کیا بغیر طلاق و طہار کے تو کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور یہ یحییٰ نہ ہوگی۔ اور اگر کچھ نیت نہ کی تو صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ کفارہ یحییٰ کا لازم آتا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں کچھ لازم نہیں آتا بلکہ یہ قول اس کا لغو ہو گا اور قاضی عیاض نے اس مسئلے میں چودہ مذہب نقل کئے ہیں کہ امام نووی ان کو بالتفصیل بیان کرتے ہیں شرح صحیح مسلم میں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ آیت تحریم کی شان نزول میں بعضوں نے کہا ہے کہ ماریہ قطیفیہ کی تحریم میں اس کا نزول ہوا اور عائشہ سے قصہ شرب عسل کا مذکور ہے جیسا مروی ہو اور اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ ضرور حضرت سے قسم صادر ہوئی ہوگی پس مجازی کا کہنا کہ حضرت نے قسم یاد نہیں کی صرف یہی فرمایا کہ اب کبھی ایسا نہ کروں گا محض نامقبول ہے اور حضرت شافعی اور ان کے پیروں کے نزدیک آیت کے معنی یہ ہیں کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ نے تم پر تحریم میں کفارہ یحییٰ کا اور ایک روایت میں مسلم کے اوپر مروی ہو کہ شہد زنیب کے پاس بیٹا گیا اور دوسری میں آیا کہ حفصہ کے پاس اور روایت بول زیادہ صحیح ہے۔ یہی کہا ہے نسائی نے اور عقیل نے اور یہ جو آیت میں وارد ہوا۔

سے کہنا کہ شاید اس کی مکھی نے عرفط کے درخت سے شہد لیا ہے (عرفط اسی درخت کا نام ہے جس کی گوند مغا فیر ہے) اور میں بھی ان سے ایسا ہی کہوں گی۔ اور اے صفیہ! تم بھی ان سے ایسا ہی کہنا۔ پھر جب آپ سودہ کے پاس آئے تو سودہ فرماتی ہیں کہ قسم ہے اس اللہ کی کوئی معبود نہیں ہے سو اس سے کہ میں قریب تھی کہ ان سے باہر نکل کر کہوں وہی بات جو تم نے مجھ سے کہی تھی (اے عائشہ!) اور حضرت دروازہ پر تھے اور یہ جلدی کرنا میرا کہنے میں تمہارے ڈر سے تھا۔ پھر جب نزدیک ہوئے رسول اللہ کہا کیا آپ نے مغا فیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے حفصہ نے تھوڑا شہد پلایا ہے۔ تب انھوں نے کہا کہ مکھی نے عرفط سے شہد لیا ہے۔ پھر جب میرے پاس آئے میں نے بھی آپ سے یہی کہا (یہ مقولہ ہے جناب عائشہ کا)۔ پھر صفیہ کے پاس گئے اور انھوں نے بھی ایسا ہی کہا۔ پھر جب دوبارہ حفصہ کے پاس گئے تو انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اس میں سے آپ کو شہد لاؤں تو آپ نے فرمایا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ سودہ نے کہا کہ سبحان اللہ ہم نے روک دیا حضرت کو شہد پینے سے۔ جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ چپ رہو۔ ابو اسحاق نے جن کا نام ابراہیم ہے انھوں نے کہا روایت کیا مجھ سے حسن بن بشر نے ان سے ابو اسامہ نے یعنی یہی مضمون۔

۳۶۸۰- کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے سوید بن سعید نے ان سے علی بن مسہر نے ان سے ہشام بن عروہ نے اسی سند سے یہی حدیث مانند اس کی۔

سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقَوْلِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذَلِكَ لَهُ وَقَوْلِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ سَوْدَةٌ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةٌ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَذَبْتُ أَنْ أَبَادِيَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكَ فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتَ مَغَا فِيرَ قَالَ (( لَا )) قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الرَّيْحُ قَالَ (( سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ )) عَسَلٍ قَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ صَفِيَّةُ فَقَالَتْ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ حَفْصَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ (( لَا حَاجَةَ لِي بِهِ )) قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَا قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشْرٍ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا سَوَاءً.

۳۶۸۰- و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

یعنی جب چپکے سے کہی گئی تھی کہ کسی کو اس کی خبر نہ کرنا اور شیرینی سے مراد ہر میٹھی چیز ہے اور شہد کا ذکر اس کے بعد اظہار شرف کے لیے ہے ورنہ وہ بھی شیرینی میں داخل ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے اس پر کہ جو شخص باری رکھتا ہو عورتوں میں اس کو روا ہے کہ اس عورت کے گھر میں داخل ہو جس کی باری نہیں ہے مگر جماع روا نہیں۔

باب: تخیر سے طلاق نہیں ہوتی مگر جب نیت ہو

بَاب بَيَانِ أَنَّ تَخْيِيرَ امْرَأَتِهِ لَا يَكُونُ  
طَلًا إِلَّا بِالنِّيَّةِ

۳۶۸۱- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حکم ہو اور رسول اللہ ﷺ کو کہ اپنی بیبیوں کو اختیار دے دو کہ وہ دنیا چاہیں تو دنیا لیں اور آخرت چاہیں تو آخرت لیں تو جناب رسول اللہ نے پہلے مجھ سے اس کو بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا جب تک مشورہ نہ لے لینا اپنے ماں باپ سے اور حضرت نے جانا تھا کہ میرے ماں باپ کبھی جناب رسول اللہ کے چھوڑنے کا حکم مجھے نہ دیں گے۔ پھر آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا النبی (یعنی) اے نبی! کہہ دو تم اپنی بیبیوں سے کہ اگر وہ دنیا اور اس کی زمینت چاہیں تو آؤ میں تم کو بر خور داری دوں اور اچھی طرح سے تم کو رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہو اور اس کے رسول کی اور آخرت کا گھر چاہو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیک بختوں کیلئے بہت بڑا ثواب تیار کیا ہے۔ جناب عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اس میں کوئی بات ایسی ہے جس کے لیے میں مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں تو چاہتی ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو۔ پھر سب بیبیوں نے نبی سے ایسے ہی کہا جیسا میں نے کیا تھا۔

۳۶۸۲- جناب عائشہ صدیقہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے اجازت مانگا کرتے تھے جب کسی عورت کی باری میں آپ آیا کرتے تھے ہم میں سے بعد اس کے یہ آیت اتری تو جی من تشاء منہن یعنی الگ رکھے تو ان سے جس کو چاہے۔ تو معاذ نے

۳۶۸۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ (( إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبِيكَ )) قَالَتْ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبِي لَمْ يَكُنَّا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ (( إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ )) قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمْتَعِكُنَّ وَأَسْرَحِكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَإِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا قَالَتْ فَقُلْتُ فِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبِي فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ.

۳۶۸۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُوْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةٌ فَمَا كُنْتِ تَقُولِينَ

(۳۶۸۲) ☆ یعنی جب ایک بیوی کی باری تمام ہوئی اور اس کے پاس سے دوسری کے پاس جانے لگتے تو اجازت چاہتے اور جناب عائشہ صدیقہ فرماتی تھیں کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو میں آپ کو اپنے سوا کسی کے پاس نہ جانے دیتی مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کو اختیار دیا ہے اور یہ فرماتا جناب عائشہ کا اس خیال سے نہ تھا کہ عیش و آرام چاہتی تھیں بلکہ فوائد آخرت کی نظر سے تھا کہ قرب و نزدیکی جناب اللہ

حضرت عائشہؓ سے کہا کہ آپ کیا جواب دیتی تھیں جب حضرت آپ سے اجازت چاہتے تھے انھوں نے کہا کہ میں کہتی تھی اگر میرا اختیار ہوتا تو اپنی ذات پر کسی کو مقدم نہ رکھتی۔

۳۶۸۳- کہا امام مسلم نے اور بیان کی مجھ سے یہی روایت حسن بن عیسیٰ نے ان سے ابن مبارک نے ان سے عاصم نے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

۳۶۸۴- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے اختیار کیا رسول اللہ ﷺ کو یعنی جب آپ نے ہم کو اختیار دیا تھا پھر ہم نے اس کو طلاق نہیں سمجھا۔

۳۶۸۵- مسروق نے کہا کہ مجھے کچھ خوف نہیں اگر میں اختیار دوں اپنی بی بی کو ایک بار یا سو بار یا ہزار بار جب وہ مجھے پسند کرے اور میں تو جناب عائشہ صدیقہ سے پوچھ چکا ہوں کہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اختیار دیا تو کیا یہ طلاق ہوگی (یعنی نہیں ہوا)۔

۳۶۸۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں کو اختیار دیا تو یہ طلاق نہ تھی۔

۳۶۸۷- مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۶۸۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۶۸۹- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَكَ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ إِنْ كَانَ ذَلِكَ إِلَيَّ لَمْ أُؤَيِّرْ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي.

۳۶۸۳- و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۶۸۴- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا.

۳۶۸۵- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ مَا أَبَالِي خَيْرْتُ امْرَأَتِي وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً أَوْ أَلْفًا بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ قَدْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا.

۳۶۸۶- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ نِسَاءِهِ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا

۳۶۸۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهُ طَلَاقًا.

۳۶۸۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاخْتَرَنَاهُ فَلَمْ يَعُدُّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا.

۳۶۸۹- و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ النَّسَوِيِّ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِعِثْلِهِ.

لہ رسالت کی قرب الہی تھی اور سب نزول رحمت اور دُور برکات اخروی اور مشاہدہ انوار وحی تھا۔ اور اس سے اور اوپر کی حدیث سے جس میں آپ نے تقدیم کی آخرت کے چاہنے میں بڑی فضیلت اور تقدیم ثابت ہو اجنب عائشہ کا تمام بیبیوں پر جو اس وقت موجود تھیں۔



۳۶۹۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ابو بکرؓ آئے اور اجازت چاہی رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہونے کی اور لوگوں کو دیکھا کہ آپ کے دروازے پر جمع ہیں کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوئی اور ابو بکرؓ کو جب اجازت ملی تو اندر گئے پھر حضرت عمرؓ آئے اور اجازت چاہی ان کو بھی اجازت ملی اور نبی کو پایا کہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے گرد آپ کی بیبیاں ہیں کہ تم گین چپکے بیٹھے ہوئے ہیں تو حضرت عمرؓ نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایسی کوئی بات کہوں کہ نبیؐ کو ہنساؤں سو انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ کاش! آپ دیکھتے خارجہ کی بیٹی کو (یہ حضرت عمر کی بی بی ہیں) کہ اس نے مجھ سے خرچ مانگا تو اس کے پاس کھڑا ہو کے اس کا گلا گھونٹنے لگا۔ سو رسول اللہؐ ہنس دیئے اور آپ نے فرمایا کہ یہ سب بھی میرے گرد ہیں جیسا کہ تم دیکھتے ہو اور مجھ سے خرچ مانگ رہی ہیں۔ سو ابو بکرؓ کھڑے ہو کر حضرت عائشہؓ کا گلا گھونٹنے لگے اور حضرت عمرؓ حصہ کا۔ اور دونوں کہتے تھے (یعنی اپنی اپنی بیٹیوں سے) کہ تم رسول اللہؐ سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے؟ اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ کی قسم ہم کبھی رسول اللہؐ سے ایسی چیز نہ مانگیں گی جو آپ کے پاس نہیں ہے۔ پھر آپ ان سے ایک ماہ یا انیس روز جدا رہے پھر آپ کے اوپر یہ آیت اتری یا ایہا النبیؐ قل لا زواجک سے عظیماً تک۔ سو آپ نے پہلے جناب عائشہؓ صدیقہ سے اس کی تعمیل شروع کی اور ان سے فرمایا کہ اے عائشہ!

۳۶۹۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِيَابِهِ لَمْ يُؤْذَنَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاءُ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَأَقُولَنَّ شَيْئًا أَضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلْتَنِي النَّفَقَةَ فَقَمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَّاتُ عَنْقَهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ (( هُنَّ حَوْلِي كَمَا تَوَى يَسْأَلَنِي النَّفَقَةَ )) فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يَجَأُ عَنْقَهَا فَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ يَجَأُ عَنْقَهَا كِلَاهُمَا يَقُولُ تَسْأَلُنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ فَقُلْنَ وَاللَّهِ لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَسَلَمَ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ ثُمَّ اعْتَزَلْنَهُنَّ شَهْرًا أَوْ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ (( يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِلزَّوْجِاتِ حَتَّى يَبْلُغَ لِلْمُخْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا )) قَالَ فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ (( يَا عَائِشَةُ إِنِّي أُرِيدُ

(۳۶۹۰) ☆ اس حدیث میں جو آپ نے جناب عائشہؓ سے فرمایا کہ ماں باپ سے مشورہ لے کر جو اب دینا یہ کمال شفقت کے لحاظ سے تھا کہ آپ کو خیال ہوا کہ شاید یہ ابھی صغیر السن ہیں اور دنیا کا تجربہ نہیں رکھتیں ایسا نہ ہو کہ میری جدائی پر آمادہ ہو جائیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو کم سنی میں وہ عقل و شعور و پنداری عنایت فرمائی تھی کہ بوزحوں کو نصیب نہیں کہ دار آخرت کے پسند کرنے میں اور اللہ و رسول کے اختیار کرنے میں انھوں نے کہا ماں باپ کے مشورہ کی کیا ضرورت ہے۔ بقول شخصے ”در کار خیر حاجت ہیج استخارہ نیست“۔ غرض اس سے بڑی فضیلت جناب عائشہؓ کی اور حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کی ثابت ہوئی کہ شیخین نے اپنی لڑکیوں کا خیال نہ کیا بلکہ جناب رسالت مآب کی خوشی اور خاطر داری مقدم سمجھی اور ان کو تنبیہ کر کے آپ کو ہنسیا اور مظلوظ کیا اور یہ کمال ایمان کی بات ہے۔ جو لوگ شیخین پر طاعن ہیں اللہ تعالیٰ علیہ

میں چاہتا ہوں کہ تم سے ایک بات کہوں اور چاہتا ہوں کہ تم اس میں جلدی نہ کرو جب تک کہ مشورہ نہ لے لو اپنے ماں باپ سے۔ انہوں نے عرض کی کہ وہ کیا بات ہے اے رسول اللہ! پھر آپ نے ان پر یہ آیت پڑھی تو انہوں نے عرض کی کہ آپ کے مقدمہ میں میں ان سے مشورہ لوں بلکہ میں اختیار کرتی ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو اور میں آپ سے سوال کرتی ہوں کہ آپ کسی عورت کو اپنی بیبیوں میں سے خبر نہ دیں اس بات کی جو میں نے کہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو بی بی مجھ سے پوچھے گی ان میں سے فوراً سے خبر دوں گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نہ سختی کرنے والا بلکہ مجھے آسانی سے سکھانے والا کر کے بھیجا ہے۔

۳۶۹۱- عمر بن خطابؓ نے کہا کہ جب کنارہ کیانبیؐ نے اپنی بیبیوں سے کہا انہوں نے میں داخل ہوا مسجد میں اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ کنکریاں الٹ پلٹ کر رہے ہیں جیسے کوئی بڑی فکر اور تردد میں ہوتا ہے اور کہہ رہے ہیں کہ طلاق دی رسول اللہؐ نے اپنی بیبیوں کو اور ابھی تک ان کو پردہ میں رہنے کا حکم نہیں ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں آج کا حال معلوم کروں۔ سو داخل ہوا میں جناب عائشہؓ کے پاس اور میں نے ان سے کہا کہ اے بی بی ابو بکر کی تمہارا کیا حال ہو گیا کہ تم ایذا دینے لگیں رسول اللہؐ کو۔ سو انہوں نے کہا کہ مجھ کو تم سے اور تم کو مجھ سے کیا کام اے فرزند خطاب کے! تم اپنی گھبری کی خبر لو (یعنی اپنی بیٹی حفصہ کو سمجھاؤ مجھے کیا نصیحت کرتے ہو)۔ پھر میں حفصہ کے پاس گیا اور میں نے اس سے کہا اے حفصہ تمہارا یہاں تک درجہ پہنچ گیا کہ ایذا دینے لگیں تم رسول اللہؐ کو اور اللہ کی قسم تم جانتی ہو کہ جناب

أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ أَمْرًا أَحِبُّ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَشِيرِي أَبِيكَ )) قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَلَّا عَلَيْهَا الْآيَةَ قَالَتْ أَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَشِيرُ أَبِيَّ بَلْ أَحْتَارُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتُ قَالَ (( لَا تَسْأَلِي امْرَأَةً مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَنْعِنِي مُعْتَنًا وَلَا مُتَعْتَنًا وَلَكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مَيْسِرًا )) .

۳۶۹۱- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ يَنْكُتُونَ بِالْحَصَى وَيَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَأَعْلَمَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكَ أَنْ تُؤْذِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا لِي وَمَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بَعِيَّتِكَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا يَا حَفْصَةَ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكَ أَنْ تُؤْذِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَقَدْ

ظہ ان کا منہ کالا کرے۔ اور ان حدیثوں سے امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جماہیر علماء نے استدلال کیا ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھے اختیار ہے چاہے میرے پاس رہ چاہے جدا ہو اور اس نے شوہر کے تئیں اختیار کیا تو یہ طلاق نہیں اور نہ اس سے فرقت ہوتی ہے اور یہی مذہب صحیح ہے۔ اور اس سے ثابت ہوا کہ غم آلودہ کو ہنسنا مستحب ہے اور اس کو خوشی پہنچانا منجملہ قربات ہے۔

رسول اللہ تم کو نہیں چاہتے اور میں نہ ہوتا تو تم کو اب تک طلاق دے چکے ہوتے رسول اللہ اور وہ خوب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں اور میں نے ان سے کہا کہ جناب رسول اللہ کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے خزانہ میں اپنے جھرو کے میں ہیں اور میں وہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ رباح رسول اللہ کا غلام جھرو کے کی چوکھٹ پر بیٹھا ہوا ہے اور اپنے دونوں پیر اوپر ایک کھدی ہوئی لکڑی کے کہ وہ کھجور کا ڈنڈا تھا لٹکائے ہوئے تھا اور اسی لکڑی پر سے رسول اللہ چڑھتے اترتے تھے (یعنی وہ بجائے میٹر ہی کے جھرو کے میں لگی تھی)۔ سو میں نے پکارا کہ اے رباح اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہ تک پہنچوں اور رباح نے جھرو کے کی طرف نظر کی اور پھر مجھے دیکھا اور کچھ نہ کہا۔ پھر میں نے کہا اے رباح اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہ تک پہنچوں۔ پھر نظر کی رباح نے غرفہ کی طرف اور مجھے دیکھا اور کچھ نہیں کہا۔ پھر میں نے آواز بلند کی کہا کہ اے رباح! اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہ تک پہنچوں اور میں گمان کرتا ہوں کہ شاید رسول اللہ نے خیال فرمایا ہے کہ میں حصہ کے لیے آیا ہوں اور اللہ کی قسم ہے کہ اگر جناب رسول اللہ مجھے حکم دیں اس کی گردن مارنے کا تو میں اس کی گردن ماروں (اس سے خیال کرنا چاہیے حضرت عمرؓ کے ایمان اور خلوص کو اور اس محبت کو جو جناب رسول اللہ کے ساتھ ہے۔ اور ضروری ہے یہی محبت ہر مومن کو حضرت کے ساتھ) اور میں نے اپنی آواز بلند کی سو اس نے اشارہ کیا کہ چڑھ آؤ اور میں داخل ہوا رسول اللہ کے پاس اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور میں بیٹھ گیا اور آپ نے اپنی تہ بند اپنے اوپر کر لی اور اس کے سوا اور کوئی کپڑا آپ کے پاس نہ تھا اور چٹائی کا نشان آپ کے بازو میں ہو گیا تھا اور میں نے اپنی نگاہ دوڑائی حضرت کے خزانہ میں تو اس

عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّكَ وَلَوْلَا أَنَا لَطَلَّقَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ أَشَدَّ الْبُكَاءِ فَقُلْتُ لَهَا أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هُوَ فِي خِزَانَتِهِ فِي الْمَشْرُبَةِ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبَّاحِ غَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى أَسْكِنَةِ الْمَشْرُبَةِ مَدُلُّ رَجُلِيهِ عَلَى نَعِيرٍ مِنْ خَشَبٍ وَهُوَ جَذَعٌ يَرْقَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْحَدِرُ فَنَادَيْتُ يَا رَبَّاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ رَبَّاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُلْتُ يَا رَبَّاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ رَبَّاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي فَقُلْتُ يَا رَبَّاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَنَّ أَنِّي جِئْتُ مِنْ أَجْلِ حَفْصَةَ وَاللَّهِ لَئِنْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا وَرَفَعْتُ صَوْتِي فَأَوْمَأَ إِلَيَّ أَنْ ارْقُءْ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى حَصِيرٍ فَحَلَسْتُ فَأَذْنَى عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَرُ فِي جَنْبِهِ فَنَظَرْتُ بِيَصْرِي فِي خِزَانَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں چند مٹھی جو تھے قریب ایک صاع کے اور اس کے برابر سلم کے پتے ایک کونے میں جھروکے پڑے تھے کہ اس سے چڑے کو دباغت کرتے ہیں اور ایک کچا چمڑا جس کی دباغت خوب نہیں ہوتی تھی وہ لٹکا ہوا تھا اور میری آنکھیں یہ دیکھ کر جوش کر آئیں (اور میں رونے لگا) تو آپ نے فرمایا کس چیز نے تم کو رولایا اے ابن خطاب؟ میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے میں کیوں کرنے روؤں اور حال یہ ہے کہ یہ چٹائی آپ کے بازو مبارک پر اثر کر گئی ہے اور یہ آپ کا خزانہ ہے کہ نہیں دیکھتا میں اس میں مگر وہی جو دیکھتا ہوں۔ اور یہ قیصر اور کسریٰ ہیں کہ پھلوں اور نہروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کے برگزیدہ اور آپ کا یہ خزانہ ہے۔ اور وہ اللہ کے دشمن ہیں اور اس عیش و دولت میں ہیں۔ سو فرمایا آپ نے کہ اے بیٹے خطاب کے کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ ہمارے لیے آخرت ہے اور ان کے لیے دنیا۔ میں نے کہا کیوں نہیں (یعنی میں راضی ہوں) اور کہا حضرت عمرؓ نے کہ میں جب داخل ہوا تھا تو اس وقت آپ کے چہرہ منورہ میں غصہ پاتا تھا۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کو بیبیوں میں کیا دشواری ہے اگر آپ ان کو طلاق دے چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے (یعنی مدد اور نصرت ہے) اور اس کے فرشتے اور جبرئیل اور میکائیل اور میں اور ابو بکر اور تمام مومنین آپ کے ساتھ ہیں اور اکثر جب میں کلام کرتا تھا اور تعریف کرتا تھا اللہ کی کلام میں تو امید رکھتا تھا میں کہ اللہ تعالیٰ مجھے سچا کر دے گا اور تصدیق کرے گا میری بات کی جو میں کہتا تھا (اس سے کمال قرب اور حسن ظن حضرت عمرؓ کا بارگاہ الہی میں ظاہر ہوا اور جیسا ان کو ظن تھا اپنے پروردگار کے ساتھ ویسا ہی ظہور میں آتا تھا) اور یہ آیت تخییر اتری عسیٰ ربہ ان طلقکن سے اخیر تک یعنی قریب ہے پروردگار اس کا یعنی نبی کا کہ اگر طلاق

وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرِ نَحْوِ الصَّاعِ وَمِثْلَهَا قَرَطًا فِي نَاحِيَةِ الْعُرْفَةِ وَإِذَا أَفِيقُ مُعَلَّقٌ قَالَ فَابْتَدَرْتُ عَيْنَايَ قَالَ (( مَا يُنْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ )) قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَرُ فِي جَنْبِكَ وَهَذِهِ حِزَانَتُكَ لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى وَذَلِكَ قَيْصَرٌ وَكِسْرَى فِي الثَّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفْوَتُهُ وَهَذِهِ حِزَانَتُكَ فَقَالَ (( يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةَ وَلَهُمُ الدُّنْيَا )) قُلْتُ بَلَى قَالَ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ حِينَ دَخَلْتُ وَأَنَا أَرَى فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَشْنُقُ عَلَيْكَ مِنْ شَأْنِ النِّسَاءِ فَإِنْ كُنْتُ طَلَّقْتُهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مَعَكَ وَمَلَائِكَتُهُ وَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَكَ وَقَلَّمَا تَكَلَّمْتُ وَأَحْمَدُ اللَّهُ بِكَلَامٍ إِلَّا رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ يُصَدِّقُ قَوْلِي الَّذِي أَقُولُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ آيَةُ التَّخْيِيرِ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ وَكَانَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ وَحَفْصَةُ تَظَاهَرَانِ عَلَى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَّقْتُهُنَّ قَالَ (( لَا )) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُسْلِمُونَ يَنْكُتُونَ بِالْحَصِيِّ

دے دے وہ تم کو تو بدل دے گا اللہ تعالیٰ اس کو یہاں تم سے بہتر اور اگر تم دونوں اس پر زور کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کا رفیق ہے اور جبرئیل اور نیک لوگ مومنوں میں کے اور تمام فرشتے اس کے بعد اس کی پشت پناہ ہیں اور حضرت عائشہؓ ابو بکر کی صاحبزادی اور حفصہ ان دونوں نے زور کیا تھا اور ان بیبیوں کے نبیؐ کی۔ پھر عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ! کیا آپ نے ان کو طلاق دی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! جب میں مسجد میں داخل ہوا تو مسلمان کنکریاں الٹ پلٹ کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ نے طلاق دے دی اپنی بیبیوں کو۔ سو میں اتروں اور ان کو خبر دیدوں کہ آپ نے ان کو طلاق نہیں دی۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہو سو میں آپ سے باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ غصہ آپ کے چہرہ مبارک سے بالکل کھل گیا اور یہاں تک کہ آپ نے دندان مبارک کھولے اور ہنسے اور آپ کے دانتوں کی ہنسی سب لوگوں سے زیادہ خوب صورت تھی۔ پھر جناب رسول اللہ اترے اور میں بھی اتر اور میں اس کجھور کے ڈنڈا کو پکڑتا ہوا اترتا تھا کہ کہیں گرنہ پڑوں اور جناب رسول اللہ اس طرح بے تکلف اترے جیسے زمین پر چلتے تھے اور کہیں ہاتھ تک بھی نہ لگایا۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ جھر دے کے میں انتیس دن رہے۔ آپ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور میں مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوا اور پکار اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ طلاق نہیں دی آپ نے بیبیوں کو اور یہ آیت اتری واذا جاء ہم یعنی جب آتی ہے انکے پاس کوئی خبر چین کی یا خوف کی تو اسے مشہور کر دیتے ہیں۔ اور اگر اس کو بیجا میں رسول اللہ کے پاس اور صاحبان امر کے پاس مسلمانوں میں سے تو جان لیں جو لوگ کہ چن لیتے ہیں ان میں سے۔ غرض اس امر کی حقیقت کو میں نے چنا اور اللہ تعالیٰ نے آیت تجخیر کی اتاری۔

يَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَفَأَنْزِلُ فَأُخْبِرَهُمْ أَنْكَ لَمْ تُطَلِّقَهُنَّ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَلَمْ أَزَلْ أَحَدَهُنَّ حَتَّى تَحَسَرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهِ وَحَتَّى كَشَرَ فَضْحِكَ وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ تَغْرًا ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَتْ فَزَلْتُ أَتَشَبُّهُ بِالْجَذْعِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا يَمَسُّهُ يَدِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كُنْتُ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعَةَ وَعِشْرِينَ قَالَ (( إِنْ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ )) فَقُنْتُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَنَادَيْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي لَمْ يُطَلِّقْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْرِ أَوْ الْخَوْفِ أَدَاعَوْا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ فَكُنْتُ أَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذَلِكَ الْأَمْرَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّخْيِيرِ.

۳۶۹۲- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ میں ایک سال تک ارادہ کرتا رہا کہ حضرت عمرؓ سے اس آیت میں سوال کروں اور نہ کر سکا ان کے ڈر سے یہاں تک کہ وہ حج کو نکلے اور میں بھی انکے ساتھ نکلا پھر جب لوٹے اور کسی راستہ میں تھے کہ ایک بار پیلو کے درختوں کی طرف جھکے کسی حاجت کو اور میں انکے لیے ٹھہرا رہا یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے اور میں انکے ساتھ چلا اور میں نے کہا اے امیر المؤمنین! وہ دونوں عورتیں کون ہیں جنہوں نے زور ڈالا رسول اللہؐ پر آپ کی بیبیوں میں سے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ حفصہ اور عائشہ ہیں۔ سو میں نے ان سے عرض کی کہ اللہ کی قسم میں آپ سے اس کو پوچھنا چاہتا تھا ایک سال سے اور آپ کی ہیبت سے پوچھ نہ سکتا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں ایسا مت کرو جو بات تم کو خیال آئے کہ مجھے معلوم ہے اس کو تم مجھ سے دریافت کر لو کہ میں اگر جانتا ہوں تو تم کو بتا دوں گا اور پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہم پہلے جاہلیت میں گرفتار تھے اور عورتوں کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے ان کے ادائے حقوق میں اتارا جو اتارا اور ان کے لیے باری مقرر کی جو مقرر کی۔ چنانچہ ایک دن ایسا ہوا کہ میں کسی کام میں مشورہ کر رہا تھا کہ میری عورت نے کہا کہ تم ایسا کرتے ویسا کرتے تو خوب ہوتا تو میں نے اس سے کہا کہ تجھے میرے کام میں کیا دخل ہے جس کا میں ارادہ کرتا ہوں سو اس نے مجھ سے کہا کہ تعجب ہے اے ابن خطاب تم تو چاہتے ہو کہ کوئی تم کو جواب ہی نہ دے حالانکہ تمہاری صاحبزادی رسول اللہؐ کو جواب دیتی ہے یہاں تک کہ وہ دن بھر غصے رہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ پھر میں نے چادر اپنی لی اور میں گھر سے نکلا اور حفصہ پر داخل ہوا اور اس سے کہا کہ اے میری چھوٹی بیٹی تو جواب دیتی ہے رسول اللہؐ کو یہاں تک کہ وہ دن بھر غصے میں رہتے ہیں۔ سو حفصہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو ان کو

۳۶۹۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ مَكَّنْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ فَمَا اسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيَّيْةً لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ فَكُنَّا بِيَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلًا إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَّغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ نَأْرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا مِنْذُ سَنَةٍ فَمَا اسْتَطِيعُ هَيَّيَّةً لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلِي مَا ظَنَنْتَ أَنْ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَسَلْنِي عَنْهُ فَإِنْ كُنْتُ أَعْلَمُهُ أَخْبَرْتُكَ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي أَمْرِ الْأْتَمِيرَةِ إِذْ قَالَتْ لِي امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ لَهَا وَمَا لَكَ أَنْتِ وَلِمَا هَاهُنَا وَمَا تَكَلَّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجِعَ أَنْتِ وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضَبًا قَالَ عُمَرُ فَأَخَذَ رِدَائِي ثُمَّ أَخْرَجَ مَكَانِي حَتَّى أَدْخَلَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا بِنْتِةُ إِنَّكَ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضَبًا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللَّهِ إِنَّا لَتُرَاجِعُهُ

جواب دیتی ہوں۔ سو میں نے اس سے کہا کہ تو جان لے میں تجھ کو ڈراتا ہوں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اور اس کے رسول کے غضب سے اے میری بیٹی تو اس بیوی کے دھوکے میں مت رہو جو اپنے حسن پر اتراتی ہے اور رسول اللہ کی محبت پر۔ پھر میں وہاں سے نکلا اور داخل ہوا ام سلمہ پر بسبب اپنی قرابت کے جو مجھے ان کے ساتھ تھی۔ اور میں نے ان سے بات کی اور مجھ سے ام سلمہ نے کہا کہ تعجب ہے تم کو اے ابن خطاب! کہ تم ہر چیز میں دخل دیتے ہو یہاں تک کہ تم چاہتے ہو کہ رسول اللہ اور ان کی بیبیوں کے معاملہ میں بھی دخل دو۔ اور مجھے ان کی اس بات سے ایسا غم ہوا کہ اس غم نے مجھے اس نصیحت سے باز رکھا جو میں کیا چاہتا تھا اور میں ان کے پاس سے نکلا۔ اور میرا ایک رفیق تھا انصار میں سے کہ جب میں غائب ہوتا تو وہ مجھے خبر دیتا اور جب وہ غائب ہوتا (یعنی محفل رسول اللہ سے) تو میں اس کو خبر دیتا اور ہم ان دنوں خوف رکھتے تھے ایک بادشاہ کا غسان کے بادشاہوں میں سے اور ہم میں چرچا تھا کہ وہ ہماری طرف آنے کا ارادہ رکھتا ہے اور ہمارے سینے اس کے خیال سے بھرے ہوئے تھے کہ اس میں میرا رفیق آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ کھولو کھولو۔ میں نے کہا کیا غسانی آیا؟ اس نے کہا کہ نہیں اس سے بھی زیادہ ایک پریشانی کی بات ہے کہ جناب رسول اللہ اپنی بیبیوں سے جدا ہو گئے۔ سو میں نے کہا کہ حفصہ اور عائشہ کی ناک میں خاک بھرو پھر میں نے اپنے کپڑے لیے اور میں نکلتا تھا یہاں تک کہ میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ایک جھرو کے میں تھے کہ اس کے اوپر ایک کھجور کی جڑ سے چڑھتے تھے اور ایک غلام رسول اللہ کا سیاہ قام اس سیڑھی کے سرے پر تھا۔ سو میں نے کہا کہ یہ عمر ہے اور مجھے اذن دو۔ حضرت عمر نے کہا پھر میں نے یہ سب قصہ رسول اللہ سے بیان کیا پھر جب میں ام سلمہ کی بات پر پہنچا تو رسول اللہ مسکرائے اور آپ ایک

فَقُلْتُ تَعْلِمِينَ أَنِّي أَحَذَرُكَ عِقُوبَةَ اللَّهِ  
وَعَضَبَ رَسُولِهِ يَا بُنَيَّةُ لَا يَغُرُّكَ هَذِهِ الَّتِي  
قَدْ أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى  
أَدْخُلُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقِرَائَتِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا  
فَقَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ  
الْخَطَّابِ قَدْ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى  
تَبْتَغِي أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ قَالَ فَأَخَذْتَنِي أَخْذًا  
كَبَّرْتَنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ  
مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا  
غَيْبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيَهُ  
بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ نَتَخَوَّفُ مِثْلَكَ مِنْ مُلُوكِ  
غَسَّانٍ ذَكَرْنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدْ  
امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَأَتَى صَاحِبِي الْأَنْصَارِيَّ  
يَذُقُ الْبَابَ وَقَالَ افْتَحْ افْتَحْ فَقُلْتُ جَاءَ  
الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ اعْتَزَلَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ  
رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ ثُمَّ أَخَذُ نَوْبِي  
فَأَخْرَجُ حَتَّى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يُرْتَقَى إِلَيْهَا  
بِعَجَلَةٍ وَعِغْلَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَسْوَدٌ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ هَذَا  
عُمَرُ فَأَذِنَ لِي قَالَ قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا  
الْحَدِيثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ

حصیر پر تھے کہ ان کے اور حصیر کے بیچ میں اور کوئی بچھوٹا نہ تھا اور آپ کے سر کے نیچے ایک ٹکیہ تھا چڑے کا اور اس میں کھجور کا جھلکا بھرا تھا اور آپ کے پیروں کی طرف کچھ پتے سلم کے ڈھیر تھے (جس سے چڑے کو دباغت کرتے ہیں) اور آپ کے سر ہانے ایک کچا چڑا لٹکا ہوا تھا اور میں نے اثر اور نشان حصیر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو میں دیکھا اور رونے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ کس نے رلایا تم کو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! بیشک کسریٰ اور قیصر کیسی عیش میں ہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہوتے ان کے لیے دنیا ہے اور تمہارے لیے آخرت۔

۳۶۹۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یوں وارد ہوا ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ آیا اور جب ہم مرظہران میں آئے (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور آگے لمبی حدیث بیان کی مثل حدیث سلیمان بن بلال کی اور اس میں یوں ہے کہ میں نے کہا حال ان دو عورتوں کا (یعنی میں آپ سے دریافت کرتا ہوں)۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حصہ اور ام سلمہؓ اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں حجروں کے پاس آیا اور ہر گھر میں رونا تھا یعنی ازواج مطہرات کے اور یہ بھی ہے کہ رسول اللہ نے ان سے نہ ملنے کی ایک ماہ تک قسم کھائی تھی۔ پھر جب انیس دن ہو چکے تو آپ اتر کر ان کی طرف گئے۔

۳۶۹۴- وہی مضمون ہے مگر اس میں یہ زیادہ ہے کہ جب مرظہران پہنچے تو حضرت عمرؓ حاجت کو چلے اور مجھ سے کہا کہ چھاگل لے کر آؤ پانی کی اور میں چھاگل لے گیا۔ آگے وہی مضمون ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَعَلَى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وَسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَيْفٌ وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَطًا مَضْبُورًا وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهْبًا مُعَلَّقَةً فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي حَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُنْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كِسْرَى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمَا الدُّنْيَا وَلَكَ الْآخِرَةُ ))

۳۶۹۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ كَتَخُو حَدِيثَ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ شَأْنُ الْمَرْأَتَيْنِ قَالَ حَفْصَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ وَزَادَ فِيهِ وَأَتَيْتُ الْحُجْرَ فَبَادَا فِي كُلِّ بَيْتٍ بُكَاءٌ وَزَادَ أَيْضًا وَكَانَ أَلَى مِنْهُنَّ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ نَزَلَ إِلَيْهِنَّ.

۳۶۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَطَاهَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَبِثْتُ سَنَةً مَا أَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى صَحِبْتُهُ إِلَى مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ ذَهَبَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَقَالَ أَدْرِكْنِي بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ



وَرَجَعَ ذَهَبْتُ أَصْبُ عَلَيْهِ وَذَكَرْتُ فَقُلْتُ لَهُ يَا  
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَّاتَانِ فَمَا قَضَيْتُ كَلَامِي  
حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

۳۶۹۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنْ  
الْمَرَّاتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ  
فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حَجَّ عُمَرُ  
وَحَجَّجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا كُنَّا بِنَعْمِ الطَّرِيقِ عَدَلَّ  
عُمَرُ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِذَاوَةِ فَتَبَرَّزَ نَمَّ أَنَا نِي  
فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ  
الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَّاتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
لَهُمَا إِنَّ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا  
قَالَ عُمَرُ وَأَعْجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ  
الزُّهْرِيُّ كَرِهَ وَاللَّهُ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمَهُ  
قَالَ هِيَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ نَمَّ أَخَذَ يَسُوقُ  
الْحَدِيثَ قَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ  
النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا لِلْمَدِينَةِ وَجَدْنَا قَوْمًا  
تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِيقٌ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ  
نِسَائِهِمْ قَالَ وَكَانَ مَنزِلِي فِي بَيْتِي أُمِّيَّةَ بِنِ  
زَيْدٍ بِالْعَوَالِي فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا  
هِيَ تَرَا جَعْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تَرَا جَعْنِي فَقَالَتْ مَا  
تُنْكِرُ أَنْ أُرَا جَعَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَا جَعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ  
إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَأَنْطَلَقْتُ فَدَخَلْتُ

۳۶۹۵- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ میں مدت سے آرزو رکھتا  
تھا کہ حضرت عمرؓ سے ان دو بیبیوں کا حال پوچھوں نبیؐ کی بیبیوں  
میں سے جن کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم توبہ کرو اللہ  
تعالیٰ کی طرف تو تمہارے دل جھک رہے ہیں۔ یہاں تک کہ حج  
کیا انہوں نے اور میں نے بھی ان کے ساتھ پھر جب ہم ایک راہ  
میں تھے حضرت عمرؓ راہ سے کنارے ہوئے اور میں بھی ان کے  
ساتھ کنارے ہو پانی کی چھاگل لے کر اور انہوں نے پاخانہ کیا اور  
پھر میرے پاس آئے اور میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور  
انہوں نے وضو کیا اور میں نے کہا اے امیر المؤمنین وہ کونسی دو  
عورتیں ہیں نبیؐ کی بیبیوں میں سے جن کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا  
ہے کہ اگر توبہ کرو تم اللہ کی طرف تو تمہارے دل جھک رہے ہیں  
حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بڑے تعجب کی بات ہے اے ابن عباس!  
(یعنی اب تک تم نے یہ کیوں نہ دریافت کیا)۔ زہری نے کہا کہ  
حضرت عمرؓ کو ان کا نہ پوچھنا اتنی مدت تک ناپسند ہو اور یہ ناپسند ہوا  
کہ اتنے دن کیوں اس سوال کو چھپا رکھا۔ پھر فرمایا کہ وہ حفصہ  
اور عائشہؓ ہیں۔ پھر لگے حدیث بیان کرنے اور کہا کہ ہم گروہ  
قریش کے ایک ایسی قوم تھے کہ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ پھر  
جب مدینہ میں آئے تو ایسے گروہ کو پایا کہ ان کی عورتیں ان پر  
غالب تھیں۔ سو ہماری عورتیں ان کے خصائل سیکھنے لگیں اور میرا  
مکان ان دنوں بنی امیہ کے قبیلہ میں تھا مدینہ کی بلندی پر۔ سو ایک  
دن میں نے اپنی بیوی پر کچھ غصہ کیا۔ سو وہ مجھے جواب دینے لگی  
اور میں نے اس کے جواب دینے کو برامانا تو وہ بولی کہ تم میرے  
جواب دینے کو برامانتے ہو اور اللہ کی قسم ہے کہ نبیؐ کی بیبیاں ان کو

جواب دیتی ہیں۔ اور ایک ایک ان میں کی آپ کو چھوڑ دیتی ہے کہ دن سے رات ہو جاتی ہے سو میں چلا اور داخل ہوا حفصہ پر اور میں نے کہا کہ تم جواب دیتی ہو رسول اللہ کو انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اور میں نے کہا کہ تم میں ایک ایک آپ کو چھوڑ دیتی ہے دن سے رات تک انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے کہا کہ محروم ہوئیں تم میں سے جس نے ایسا کیا اور بڑے نقصان میں آئی کیا تم میں سے ہر ایک ڈرتی نہیں اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرے اس کے رسول کے غصہ دلانے سے اور ناگہاں وہ ہلاک ہو جائے (اس سے قوت ایمان حضرت عمرؓ کی معلوم ہوتی ہے اور جو عظمت و شان انکے سینہ میں نبیؐ کی ہے بخوبی واضح ہوتی ہے) پھر کہا کہ ہرگز جواب نہ دے تو رسول اللہ کو اور ان سے کوئی چیز طلب نہ کرو اور مجھ سے فرمائش کیا کر کہ جو تیرا جی چاہے اور تو دھوکا نہ کھانا اس بی بی سے جو تیری ہمسایہ یعنی سوت ہے کہ وہ زیادہ حسین ہے تجھ سے اور زیادہ پیاری ہے رسول اللہ کی بہ نسبت تیرے (غرض تو اس کے بھروسہ میں نہ رہو کہ تیری اس کی برابری نہیں ہو سکتی۔ اس میں اقرار ہے حضرت عمر کا حضرت عائشہ صدیقہ کی افضلیت اور محبوبیت کا)۔ مراد لیتے تھے وہ حضرت عائشہ کو اور کہا حضرت عمرؓ نے کہ ہمارا ایک ہمسایہ تھا انصار میں سے کہ ہم اور وہ باری باری رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے سو ایک دن وہ آتا تھا اور ایک دن میں اور وہ مجھے وحی وغیرہ کی خبر دیتا تھا اور میں اسے اور ہم میں چرچا ہوتا تھا کہ غسان کا بادشاہ اپنے گھوڑوں کی نعلیں لگاتا ہے کہ ہم سے لڑے سو ایک دن میرا رفیق نیچے گیا (یعنی حضرت کے پاس اور پھر عشاء کو میرے پاس آیا اور میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور آواز دی اور میں نکلا اور اس نے کہا بڑا غضب ہوا میں نے کہا کیا ملک غسان آیا اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑی مہم پیش آئی اور بڑی لمبی کہ طلاق دی نبیؐ نے اپنی بیبیوں کو میں

عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ أَتَهْجُرُهُ إِحْدَاكُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْكُمْ وَخَسِرَ أَفْتَأْمُنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِيغْضِبَ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكْتَ لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِّبِي مَا بَدَا لَكَ وَلَا يَغْرُنْكَ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكَ هِيَ أَوْسَمَ وَأَحَبَّ إِلَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكُنَّا تَتَنَاقَبُ النُّزُولَ إِلَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَيَأْتِينِي بِخَبِيرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَآتِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ غَسَّانَ تَنْعِلُ الْخَيْلَ لِيَتَغَزَوْنَا فَتَزَلَ صَاحِبِي ثُمَّ أَنَا فِي عِشَاءٍ فَضْرَبَ بَابِي ثُمَّ نَادَانِي فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَاذَا أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا كَائِنًا حَتَّى إِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَّدْتُ عَلَيَّ يَبَابِي ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا أَدْرِي مَا هُوَ ذَا مُعْتَزَلٍ فِي هَذِهِ الْمَشْرَبَةِ فَأَتَيْتُ غُلَامًا لَهُ أَسْوَدٌ فَقُلْتُ

نے کہا بے نصیب ہوئی حصہ اور بڑے نقصان میں آئی اور میں پہلے سے یقین رکھتا تھا کہ ایک دن یہ ہونے والا ہے یہاں تک کہ جب میں نے صبح کی نماز پڑھی اپنے کپڑے پہنے اور میں نیچے اتر اور حصہ کے پاس گیا اور اس کو دیکھا کہ وہ رو رہی ہے پھر میں نے کہا کہ طلاق دی تم کو رسول اللہ نے؟ سو اس نے کہا کہ میں نہیں جانتی اور وہ تو وہاں کنارہ کئے ہوئے اس جھروکے میں بیٹھے ہیں سو میں حضرت کے غلام کی طرف آیا جو سیاہ قام تھا اور میں نے کہا کہ اجازت لو عمر کے لیے اور وہ اندر گیا اور پھر نکلا اور کہا کہ میں نے تمہارا ذکر کیا اور حضرت چپ ہو رہے پھر میں پیٹھ موڑ کر چلا اور ناگہاں غلام مجھے بلانے لگا اور کہا کہ آؤ تمہارے لیے اجازت ہوئی سو داخل ہوا اور رسول اللہ کو سلام کیا اور آپ ایک بورے کی بناوٹ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے کہ اس کی بناوٹ آپ کے بازو میں اثر کر گئی تھی پھر میں نے عرض کی کہ کیا آپ نے طلاق دی اپنی بیبیوں کو اے رسول اللہ! سو آپ نے میری طرف سر اٹھایا اور فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے کہا اللہ اکبر اے رسول اللہ کے کاش آپ دیکھتے کہ ہم لوگ قریش ہیں اور ایسی قوم تھے کہ غالب رہتے تھے عورتوں پر۔ پھر جب مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے ایسی قوم کو پایا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں اور ہماری عورتیں بھی ان کی عادتیں سیکھنے لگیں۔ اور میں اپنی عورت پر غصہ ہوا ایک دن سو وہ مجھے جواب دینے لگی اور میں نے اس کے جواب دینے کو بہت برامانا تو اس نے کہا کہ تم کیا برامانتے ہو میرے جواب دینے کو اس لیے کہ اللہ کی قسم ہے کہ نبی کی بیبیاں ان کو جواب دیتی ہیں اور ایک ان میں کی آپ کو چھوڑ دیتی ہے دن سے رات تک۔ سو میں نے کہا کہ محروم ہو گئی اور نقصان میں پڑ گئی جس نے ان میں سے ایسا کیا کیا تم میں سے ہر ایک بے خوف ہو گئی ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرے بسبب غصہ اس کے رسول اللہ کے اور وہ اسی دم ہلاک

اسْتَأْذِنَ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمْتُ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا عِنْدَهُ رَهْطٌ جُلُوسٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحَدٌ ثُمَّ أَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنَ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمْتُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أَذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُتَكِيٌّ عَلَى رَمْلِ حَصِيرٍ قَدْ أَثَرُ فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ أَطَلَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَقَالَ (( لَا )) فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ عَلَى امْرَأَتِي يَوْمًا فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعُنَّهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ حَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ وَحَسِيرًا أَفْتَأْمَنُ إِحْدَاهُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِيُغْضِبَ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكْتَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يُغْرَتُكَ أَنْ كَانَتْ جَارَتِكَ هِيَ أَوْ سَمُّ مِنْكَ

ہو جائے۔ سو جناب رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں داخل ہوا حضرت حفصہؓ کے پاس اور میں نے کہا کہ تم دھوکانہ کھانا اپنی سوکن کی حالت دیکھ کر کہ وہ تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ پیاری ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سو آپ پھر دوبارہ مسکرائے (اس گفتگو میں کمال ایمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اور کمال جانب داری اللہ کے رسول کی ثابت ہوئی کہ انہوں نے سب طرح مقدم رکھا رضامندی کو رسول اللہ ﷺ کی اور یہی متقاضی ہے کمال ایمان کا) پھر میں نے عرض کی کہ کچھ جی بہلانے کی باتیں کروں اے رسول اللہ ﷺ؟ آپ نے فرمایا ہاں سو میں بیٹھ گیا اور میں نے اپنا سر اونچا کیا گھر کی طرف تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے کوئی چیز وہاں ایسی نہ دیکھی جس کو دیکھ کر میری نگاہ میری طرف پھرتی۔ سو اتنی چیزوں کے سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ ﷺ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو فراغت اور کشادگی عنایت کرے (یہ کمال ادب کی بات کہی کہ آپ اگر اپنے واسطے نہیں مانگتے اور امت کی کشادگی طلب فرمائیں کہ وہ آپ کی خدمت کرے اور آپ فارغ البالی رہیں) اس لیے کہ اس تعالیٰ شانہ نے فارس اور روم کی بڑی کشادگی دے رکھی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پوجتے ہیں (بلکہ آتش پرست اور نبی پرست ہیں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے اور کہا کہ اے ابن خطاب! کیا تم شک میں ہو وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ ان کی طیبات دنیا کی زندگی میں دے دیئے گئے۔ سو میں نے عرض کی کہ مغفرت مانگئے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کیفیت یہ تھی کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ بیبیوں کے پاس نہ جائیں گے ایک مہینے تک اور یہ قسم ان پر نہایت غصہ کے سبب سے کھائی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا۔

وَأَحَبُّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَقُلْتُ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (( نَعَمْ )) فَجَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فِي الْبَيْتِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ إِلَّا أَهْبًا ثَلَاثَةً فَقُلْتُ اذْغُ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يُوسِّعَ عَلَيَّ أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَيَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَاسْتَوَى جَالِسًا ثُمَّ قَالَ (( أَفِي شَكِّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَوْلَيْكَ قَوْمٌ عَجَّلْتَ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا )) فَقُلْتُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدِيهِ عَلَيْهِمْ حَتَّى عَاتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۶۹۶- زہری نے کہا خبر دی مجھ کو عروہ نے جناب عائشہؓ کی زبانی کہ جب انتیس راتیں گزر گئیں تو داخل ہوئے مجھ پر رسول اللہؐ اور پہلے مجھ سے آپ نے بیان کرنا شروع کیا (یعنی مضمون تخیر کا)۔ سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک ماہ تک تشریف نہ لائیں گے اور آپ ہمارے پاس انیسویں دن تشریف لے آئے اور میں برابر دن گنتی تھی۔ (یہ عرض کرنا ان کا اس غرض سے تھا کہ شاید آپ بھول نہ گئے ہوں)۔ سو آپ نے فرمایا کہ ماہ کا اطلاق انتیس دن پر بھی آتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور تم اس کے جواب دینے میں جلدی نہ کرو یہاں تک کہ مشورہ لے لو اپنے ماں باپ سے تو کچھ تمہارا حرج نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی یعنی اے نبی! کہہ دو تم اپنی بیبیوں سے آخر تک۔ جناب عائشہ صدیقہؓ فرماتی تھیں کہ حضرتؐ کو خوب معلوم تھا کہ میرے ماں باپ کبھی آپ سے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے۔ پھر فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اس میں کیا مشورہ لوں میں اپنے ماں باپ سے میں بلاشک چاہتی ہوں اللہ

۳۶۹۶- قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَضَى تِسْعَ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأُ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعَ وَعِشْرِينَ أَعْدَهُنَّ فَقَالَ (( إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعَ وَعِشْرُونَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكَ )) ثُمَّ قرَأَ عَلَيَّ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ حَتَّىٰ بَلَغَ أَجْرًا عَظِيمًا قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ عَلِمَ وَاللَّهِ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِمِرَاقِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ أَوْ فِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْدارَ الْآخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا تُخْبِرُ نِسَاءَكَ أَنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنَّ

### ایلاء کا بیان

(۳۶۹۶) ☆ اس حدیث میں بہت فوائد ہیں اول یہ کہ معلوم ہوا اس سے حکم ایلاء کا اور ایلاء لغت میں مطلق قسم کھانے کو کہتے ہیں اور اصطلاح فقہاء میں خاص ہے ترک جماع کی قسم کھانے کے ساتھ اور اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ صرف ایلاء سے یعنی ترک جماع کی قسم کھانے سے نہ فی الحال طلاق پڑتی ہے نہ کفارہ لازم آتا ہے اور نہ اور کوئی مطالبہ۔ مگر اسکی مدت میں اختلاف ہے۔ علمائے حجاز اور معظم صحابہ اور تابعین نے کہا ہے کہ مولیٰ وہ شخص ہے جس نے چار ماہ سے زیادہ قسم کھائی ہے اور اگر چار ماہ کی قسم کھائی تو وہ مولیٰ یعنی ایلاء کرنے والا نہیں ہے۔ اور کوفیوں نے کہا ہے کہ جو چار ماہ یا زیادہ کی قسم کھائے وہ مولیٰ ہے۔ اور اس میں سب کا اتفاق ہے کہ عورت پر طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک چار ماہ نہ گزریں اور اس میں بھی اتفاق ہے کہ جب اس مدت کے اندر جماع کیا تو ایلاء جاتا رہا۔ اور اگر چار ماہ تک جماع نہ کیا تو کوفیوں کے نزدیک طلاق پڑ گئی۔ اور علمائے حجاز اور مصر اور فقہائے محدثین کے نزدیک یہ ہے کہ زوج سے کہا جائے کہ یا جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہ مانے تو قاضی طلاق دے دے اور یہی قول ہے اہل ظاہر کا اور یہی مذہب مشہور ہے امام مالکؒ کا اور یہی قول ہے امام شافعیؒ اور ان کے اصحاب کا۔ اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ قاضی طلاق نہ دے بلکہ جبر کرے اس پر کہ جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہ مانے تو تعزیر دی جائے۔ اور کوفیوں میں اختلاف ہے کہ طلاق جو اس پر بہ سبب ایلاء کے پڑتی ہے وہ بائن ہے یا رجعی۔ اور دوسرے فقہاء سب متفق ہیں کہ جو طلاق شوہر دیتا ہے یا قاضی دیتا ہے وہ رجعی

تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو (یہ کمال ایمان اور تقہ ہے ام المؤمنینؓ کا)۔ معمر نے کہا کہ مجھے ایوب نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ مت خبر دو آپ اپنی اور بیبیوں کو اس سے کہ میں نے آپ کو اختیار کیا ہے تو نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہنچانے کو بھیجا ہے نہ مشکل میں ڈالنے کو۔ قتادہ نے کہا صغت قلوبکمما کے معنی یہ ہیں کہ جھک رہے ہیں تمہارے دل۔

اللَّهُ أَرْسَلَنِي مُبَلِّغًا وَّلَمْ يُرْسِلْنِي مُتَعْتًا ((  
قَالَ قَتَادَةُ صَغَتْ قُلُوبُكُمْ مَالَتْ قُلُوبُكُمْ.

### بَابُ الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا لَا نَفَقَةَ لَهَا

باب: مطلقہ بائنہ کے نفقہ نہ ہونے کا بیان  
۳۶۹۷- فاطمہ قیس کی بیٹی سے روایت ہے کہ ابو عمر نے ان کو طلاق دی طلاق بائن اور وہ شہر میں نہ تھے یعنی کہیں باہر تھے اور ان کی طرف ایک وکیل بھیج دیا اور تھوڑے جو روانہ کئے اور فاطمہ اس پر غصے ہوئیں تو وکیل نے کہا کہ اللہ کی قسم تمہارے لیے ہمارے ذمہ کچھ نہیں (یعنی نفقہ وغیرہ)۔ پھر وہ رسول اللہؐ کے پاس آئیں اور اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے لیے ان کے ذمہ کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر حکم کیا فاطمہ کو کہ تم ام شریک کے گھر میں

۳۶۹۷- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو  
بَنَ حَفْصِ طَلَّقَهَا الْبِنَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ  
إِلَيْهَا وَكَيْلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطْتُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا  
لَكَ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَحَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ  
لَكَ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَ فِي بَيْتِ أُمِّ  
شَرِيكِ ثُمَّ قَالَ (( تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا

لہر رجعی ہے۔ مگر مالک کا قول ہے کہ اس طلاق میں رجعت جائز نہیں عدت کے اندر اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ یہ شرط کسی سے مروی نہیں سوا مالک کے اگر تین قرود ان چار مہینوں میں گزر گئے تو جابر بن زید نے کہا ہے کہ اگر وہ طلاق دے چکا ہے تو عدت تمام ہو گئی اور جمہور نے کہا ہے کہ پھر سے عدت شروع کرے یعنی بعد چار ماہ کے دوسرا فائدہ اس حدیث کا یہ ہے کہ جائز ہو اس سے پاسان رکھنا دروازے پر جیسے وہ غلام تھا حضرت کے دروازے پر اور اکثر آپ کے یہاں پاسان رہتا تھا۔ تیسرے یہ کہ واجب ہے اجازت لینا گھر والے سے اگرچہ معلوم ہو کہ وہ گھر میں اکیلا ہے۔ چوتھے یہ کہ دوبارہ اجازت طلب کرنا ہے اگر ایک بار نہ ملے۔ پانچویں یہ کہ مستحب ہے اولاد کو تنبیہ دینا اور ادب سکھانا اگرچہ بعد شادی کے ہو۔ چھٹی زہد۔ رسول اللہؐ کا اور قناعت کرنا آپ کا تھوڑی دینا پر۔ ساتویں کونھوں پر جس میں بیڑھیوں کی ضرورت ہو رہتا روا ہے۔ آٹھویں خزانہ اور گودام مقرر کرنا اثاث الیبت کے لیے روا ہے۔ نویں حرص صحابہ کرام کی طلب علم کے لیے کہ اسی کے واسطے باری مقرر تھی کہ ہر روز ایک صحابی حضرتؐ کی خدمت میں آئیں اور علم حاصل کریں۔ دسویں ثابت ہوا کہ خبر ایک شخص کی مقبول ہے جیسے حضرت عمرؓ نے اس انصاری کی خبر قبول کی۔ گیارھویں حاصل کرنا افضل کا علم کو اپنے کم درجہ والے سے جیسے حضرت عمرؓ اس انصاری سے روز علم حاصل کر لیتے تھے اس کی باری کے دن کا۔ بارھویں معلوم ہونے اس سے آداب بزرگوں کے اور بیعت ان کی کہ ابن عباسؓ ایک سال تک حضرت عمرؓ سے سوال نہ کر سکے اور یہ شعار ہے سعادت مندوں کا۔ تیرھویں ترغیب دینا طلب علم پر جیسا کہ حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ دریافت کیا مجھ سے اس مسئلہ کو۔

عدت پوری کرو۔ پھر فرمایا کہ وہ ایسی عورت ہے کہ وہاں ہمارے اصحاب بہت جمع رہتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے گھر عدت پوری کرو اس لیے کہ وہ ایک اندھے آدمی ہیں۔ وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو (یعنی بے تکلف رہو گی۔ گوشہ پردہ کی تکلیف نہ ہو گی) پھر جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھ کو خبر دینا۔ وہ کہتی ہیں کہ جب میری عدت پوری ہو گئی تو میں نے آپ سے ذکر کیا کہ مجھے معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے نکاح کا پیغام دیا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لائٹھی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا اور معاویہ مفلس آدمی ہے کہ اس کے پاس مال نہیں۔ تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو اور مجھے یہ امر ناپسند ہو۔ آپ نے پھر فرمایا کہ اسامہ سے نکاح کر لو۔ پھر میں نے ان سے نکاح کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی خیر و خوبی دی کہ مجھ پر اور عورتیں رشک کرنے لگیں۔

۳۶۹۸- فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کے شوہر نے طلاق دی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ان کو کچھ تھوڑا سا خرچ روانہ کیا۔ پھر جب انھوں نے دیکھا تو کہا اللہ کی قسم میں خبر دوں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر اگر میرے لیے نفقہ ہو تو جتنا مجھے کفایت کرے اتنا لوں گی اور اگر میرے لیے نفقہ نہ ہو گا تو اس میں سے کچھ نہ لوں گی۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اور آپ نے فرمایا نہ تمہارے لیے نفقہ ہے نہ مکان۔

۳۶۹۹- ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انھوں نے خبر دی کہ ان کے شوہر مخزومی نے طلاق دی اور انکار کیا نفقہ دینے سے۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تم کو نفقہ نہیں اور تم ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ۔ اس لیے کہ وہ نابینا ہے

أَصْحَابِي اغْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ نِيَابِكَ فَإِذَا حَلَلْتَ فَأَذِينِي )) قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ حَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ )) وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُغُولٌ لَا مَالَ لَهُ أَنْكِحِي أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ )) فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ )) أَنْكِحِي أَسَامَةَ )) فَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاعْتَبْتُ.

۳۶۹۸- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةَ دُونَ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَأُعْلِمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَإِنْ كَانَ لِي نَفَقَةٌ أَحَدْتُ الَّذِي يُصَلِّحُنِي وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لِي نَفَقَةٌ لَمْ أَخْذُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ )) لَا نَفَقَةَ لَكَ وَلَا سَكْنَى )).

۳۶۹۹- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَخْبَرْتَنِي أَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا فَأَبَى أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ )) لَا نَفَقَةَ لَكَ فَإِنِّي لَأَذْهَبِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُونِي عِنْدَهُ

وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو۔ سوانہی کے پاس رہو۔

۳۷۰۰- فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ابو حفص نے ان کو تین طلاق دیں اور وہ یمن کو چلا گیا اور اس کے لوگوں نے فاطمہ سے کہا کہ تیرے لیے ہمارے اوپر نفقہ نہیں۔ اور خالد چند لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اور عرض کی کہ ابو حفص نے تین طلاق دیں سو اس کی عورت کو نفقہ ہے؟ آپ نے فرمایا اس کو نفقہ نہیں ہے اور اس پر عدت واجب ہے اور اس کو کہلا بھیجا کہ تم اپنے نکاح میں بغیر میری صلاح کے سبقت نہ کرنا اور حکم دیا ان کو کہ ام شریک کے گھر آجائے۔ پھر کہلا بھیجا کہ ام شریک کے گھر مہاجرین اولین جمع ہوتے ہیں، سو تم ابن ام مکتوم نابینا کے گھر جاؤ کہ اگر تم وہاں اپنا دوپٹہ اتار دو گی تو کوئی تم کو نہ دیکھے گا۔ سو وہ اس گھر میں چلی گئی۔ پھر جب ان کی مدت ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسامہ بن زید سے بیاہ دیا۔

۳۷۰۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۷۰۲- فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ ابو عمرو کے پاس تھی اور اس نے تین طلاق دیں۔ پھر فاطمہ نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے دریافت کیا گھر سے نکلنے کو تو آپ نے حکم دیا کہ ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ۔ اور مردان نے ان کی تصدیق نہ کی مطلقہ کے گھر سے

فَانَهُ رَجُلٌ اَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكَ عِنْدَهُ))

۳۷۰۰- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسِ اُخْتِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ اَخْبَرْتَهُ اَنَّ اَبَا حَفْصِ بْنِ الْمُغْبِرَةَ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهَا اَهْلُهُ لَيْسَ لَكَ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَاَنْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلَيْدِ فِي نَفَرٍ فَاتُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَقَالُوا اِنَّ اَبَا حَفْصِ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (( لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ )) وَاَرْسَلَ اِلَيْهَا (( اَنْ لَا تَسْبِقِنِي بِنَفْسِكَ وَاَمْرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلَى اُمِّ شَرِيكِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهَا اَنْ اُمِّ شَرِيكِ يَا بَيْتِهَا الْمُهَاجِرُونَ الْاَوْلُونَ فَاَنْطَلِقِي اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُومِ الْاَعْمَى فَاِنَّكَ اِذَا وَضَعْتَ حِمَارَكَ لَمْ يَرْكَبِكَ )) فَاَنْطَلَقَتْ اِلَيْهِ فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا اَنْكَحَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ.

۳۷۰۱- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ كَتَبْتُ ذَلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَيْتَةَ فَاَرْسَلْتُ اِلَى اَهْلِهِ اُبْتَغِي النَّفَقَةَ وَاَقْتَصُوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو (( لَا تَفُوتِنَا بِنَفْسِكَ ))

۳۷۰۲- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَخْبَرْتَهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغْبِرَةَ فَطَلَّقَهَا اَخِيرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَرَعَمَتْ اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَسْتَفِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَاَمْرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُومِ



نکلنے میں۔ اور عروہ نے کہا کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی فاطمہ بنت قیس کی اس بات کو قابل انکار جانا۔

۳۷۰۳- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۷۰۴- ابو عمرو حضرت علی کے ساتھ یمن گئے اور اپنی عورت فاطمہ کو کہلا بھیجی ایک طلاق جو اس کی طلاقوں میں باقی تھی (یعنی دو پہلے ہو چکی تھیں) اور حارث اور عیاش دونوں کو کہلا بھیجا کہ اس کو نفقہ دینا۔ ان دونوں نے کہا کہ تجھے نفقہ نہیں پہنچتا کہ جب تک تو حاملہ نہ ہو۔ پھر وہ جناب رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئی اور ان سے حارث وغیرہ کی بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تجھ کو نفقہ نہیں اور انھوں نے دوسرے گھر چلے جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت دی۔ انھوں نے عرض کی کہ کہاں جاؤں اے رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم کے گھر کہ وہ نابینا ہیں کہ وہاں اپنے کپڑے اتار کر بیٹھے اور وہ اس کو دیکھے بھی نہیں۔ پھر جب عدت پوری ہو گئی نبی نے ان کا نکاح کر دیا اسامہ سے۔ سو مروان نے فاطمہ کے پاس قبیصہ بن ذویب کو بھیجا کہ اس سے یہ حدیث پوچھ آئے۔ سو فاطمہ نے یہی حدیث بیان کر دی۔ سو مروان نے کہا نہیں سنی ہم نے یہ حدیث مگر ایک عورت سے اور ہم ایسا امر قبی اور معتبر کیوں نہ اختیار کریں جس پر سب لوگوں کو پاتے ہیں۔ پھر جب فاطمہ کو مروان کی بات پہنچی کہ وہ کہتا ہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان قرآن ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہ نکالو ان کو ان کے گھروں سے تو فاطمہ نے کہا کہ یہ حکم تو اس کے لیے ہے جس سے رجعت ہو سکتی ہے اور تین طلاقوں کے بعد پھر کون سی

الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانَ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّغَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَ قَالَ عُرْوَةُ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ.

۳۷۰۳- وَ حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ.

۳۷۰۴- عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ خَرَجَ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْيَمَنِ فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتَيْهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَّتٍ مِنْ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ وَعِيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَا لَهَا وَاللَّهِ مَا لَكَ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا فَأَنْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ قَوْلَهُمَا فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الْإِنْتِقَالِ فَأُذِنَ لَهَا فَقَالَتْ أَيْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ (( إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ )) وَكَانَ أَعْمَى تَضَعُ يَدَيْهَا عِنْدَهُ وَلَا يَرَاهَا فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبِيصَةَ بْنَ ذُوَيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنِ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَتْهُ بِهِ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ امْرَأَةٍ سَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ قَبِيْنِي وَبَيْنَكُمْ الْقُرْآنُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِهِنَّ الْآيَةَ قَالَتْ هَذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهُ مُرَاجَعَةٌ فَأَيُّ أَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ

بات نئی پیدا ہو سکتی ہے۔ پھر تم کیونکر کہتے ہو کہ اس کو نفقہ نہیں ہے جب وہ حاملہ نہ ہو تو پھر اسے کس بھروسے روکتے ہو (یعنی نان و نفقہ بھی نہیں دیتے تو پھر کیوں روکتے ہو)۔

۳۷۰۵- شععی نے کہا میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کا اس کے مقدمہ میں تو اس نے کہا کہ مجھ کو تین طلاق دیں میرے شوہر نے اور میں حضرت کے پاس اپنا جھگڑالے گئی مکان اور نفقہ کے لیے۔ تو انھوں نے نہ مجھے مکان دلویا اور نہ نفقہ اور حکم دیا کہ ابن ام مکتوم کے گھر عدت پوری کروں۔

۳۷۰۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۰۷- شععی نے کہا ہم لوگ فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اور انھوں نے ہم کو ابن طاب کی تر کھجوریں (ایک قسم کی کھجور کا نام) کھلائیں اور ستو جوار کے پلائے اور میں نے ان سے مطلقہ ثلاث کا حکم پوچھا کہ وہ عدت کہاں کرے انھوں نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دی اور رسول اللہ نے مجھے اجازت دی کہ میں اپنے لوگوں میں جا کر عدت پوری کروں۔

۳۷۰۸- فاطمہ بنت قیس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جس کو تین طلاقیں ہو گئیں اس کے لیے نہ مکان ہے نہ نفقہ۔

۳۷۰۹- فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرے شوہر نے تین طلاق دیں اور میں نے وہاں سے اٹھنا چاہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے ابن عم عمرو بن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ۔

۳۷۱۰- ابو اسحاق اسود کے ساتھ تھے بڑی مسجد میں اور شععی بھی سو شععی نے فاطمہ کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فَكَيْفَ تَقُولُونَ لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا  
فَعَلَامَ تَحْبِسُونَهَا.

۳۷۰۵- عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ  
بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَقَالَتْ  
فَحَاصِمَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي السُّكْنَى  
وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سَكْنَى وَلَا نَفَقَةَ  
وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ.

۳۷۰۶- عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى  
فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِعَثَلٍ حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ هُثَيْمٍ  
۳۷۰۷- عَنِ الشَّعْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتَتْحَفْنَا بِرُطَبٍ  
ابْنِ طَابٍ وَسَقْتَنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ  
الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا  
فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَعْتَدَ  
فِي أَهْلِي.

۳۷۰۸- عَنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا قَالَ  
( ( لَيْسَ لَهَا سَكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ ) ) .

۳۷۰۹- عَنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي  
زَوْجِي ثَلَاثًا فَأَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ( ( ائْتِئِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ  
عَمْرٍو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَأَعْتَدِي عِنْدَهُ ) ) .

۳۷۱۰- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ  
الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ

وسلم نے نہ اسے گھر دلویا نہ خرچ۔ اور اسود نے ایک مٹھی کنکر اٹھائی اور شععی کی طرف پھینکی اور کہا کہ تم اسے روایت کرتے ہو، یہ کیا تمہاری خرابی ہے اور حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہم نہیں چھوڑتے کتاب اللہ تعالیٰ کی اور سنت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کے قول سے کہ معلوم نہیں شاید وہ بھول گئی یا یاد رکھا۔ اور مطلقہ ثلاث کو گھر دینا چاہیے اور خرچہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مت نکالو ان کو ان کے گھروں سے مگر جب وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں (یعنی زنا)۔

۳۷۱۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۱۲- فاطمہ بنت قیس کہتی تھیں کہ ان کے شوہر نے تین طلاق دیں اور جناب رسول اللہ نے نہ اسے گھر دیا نہ خرچ۔ اور کہا فاطمہ نے کہ مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے خبر دینا۔ تو میں نے آپ کو خبر دی اور مجھے پیغام دیا معاویہ اور ابو جہم نے اور اسامہ بن زید نے۔ سو جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ معاویہ تو مفلس ہے کہ اس کو مال نہیں اور ابو جہم عورتوں کو بہت مارنے والا ہے مگر اسامہ۔ سو انھوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسامہ اور جناب رسول اللہ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی فرمانبرداری تجھے بہتر ہے۔ پھر میں نے ان سے نکاح کیا اور عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں۔

۳۷۱۳- الفاظ کے اختلاف سے مفہوم وہی ہے جو اوپر گذرا، سند کا فرق ہے۔

وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سَكْنَىٰ وَلَا نَفَقَةً ثُمَّ أَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصَىٰ فَحَصَبَهُ بِهِ فَقَالَ وَتِلْكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هَذَا قَالَ عُمَرُ لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا تَدْرِي لَعَلَّهَا حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنَىٰ وَالنَّفَقَةَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ.

۳۷۱۱- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ بِقِصَّتِهِ.

۳۷۱۲- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ تَقُولُ إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَكْنَىٰ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا حَلَلْتَ فَأَذِينِي )) فَأَذَنَتْهُ فَحَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَأَبُو جَهْمٍ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَمَا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرَبَّ لَأَ مَالٍ لَهُ وَأَمَا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَابٌ لِلنِّسَاءِ وَلَكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ )) فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا أُسَامَةُ أُسَامَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ لَكَ )) قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَاغْتَبَطْتُ.

۳۷۱۳- عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ تَقُولُ أُرْسِلَ إِلَيَّ زَوْجِي أَبُو عَمْرٍو بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِطَلَّاقِي وَأُرْسِلَ مَعَهُ بِحَمْسَةِ أَصْعِ تَمْرٍ وَحَمْسَةِ أَصْعِ شَعِيرٍ فَقُلْتُ أَمَا لِي نَفَقَةٌ إِلَّا

هَذَا وَلَا أَعْتَدُ فِي مَنْزِلِكُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَشَدَّدْتُ  
عَلَيَّ يَا بِي وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (( كَمْ  
طَلَّقَكَ )) قُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ (( صَدَقَ لَيْسَ لَكَ  
نَفَقَةٌ اَعْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ  
فَإِنَّهُ ضَرِيرُ الْبَصْرِ تَلْقِي ثَوْبَكَ عِنْدَهُ فَإِذَا انْقَضَتْ  
عِدَّتُكَ فَأَذِينِي )) قَالَتْ فَحَطَبْتَنِي حَطَابَ مِنْهُمُ  
مُعَاوِيَةَ وَأَبُو الْجَهْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (( إِنْ  
مُعَاوِيَةَ تَرَبَّ خَفِيفُ الْحَالِ وَأَبُو الْجَهْمِ مِنْهُ  
شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ أَوْ يَضْرِبُ النِّسَاءَ أَوْ نَحْوَ  
هَذَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ))

۳۷۱۳- ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اور ابو سلمہ فاطمہ رضی  
اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے اسی طلاق وغیرہ کو دریافت کیا۔  
انہوں نے کہا کہ میں ابو عمرو کے پاس تھی اور وہ غزوہ نجران کو گئے۔  
آگے وہی مضمون بیان کیا۔ اخیر میں یہ زیادہ کیا کہ اللہ نے مجھے  
شرافت اور بزرگی بخشی ابو زید سے نکاح کرنے میں۔

۳۷۱۴- عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ  
دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَيَّ  
فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ  
أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَخَرَجَ فِي  
غَزْوَةِ نَجْرَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ  
مَهْدِيٍّ وَزَادَ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَشَرَّفَنِي اللَّهُ بِأَبِي  
زَيْدٍ وَكَرَّمَنِي اللَّهُ بِأَبِي زَيْدٍ.

۳۷۱۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۱۵- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ زَمَنَ ابْنُ  
الزُّبَيْرِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاً بَاتَا  
بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

۳۷۱۶- فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے  
تین طلاق دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہ مکان  
دلویا نہ نفقہ۔

۳۷۱۶- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي  
زَوْجِي ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْنِي وَلَا نَفَقَةَ.

۳۷۱۷- ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے  
ذکر کیا کہ یحییٰ بن سعید نے عبد الرحمن کی بیٹی سے نکاح کیا اور اس کو  
طلاق دے کر گھر سے نکال دیا اور عروہ نے اس بات پر انہیں الزام

۳۷۱۷- عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ  
تَزَوَّجَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ابْنَ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهِ

دیا تو لوگوں نے کہا کہ فاطمہ بھی تو بعد طلاق کے شوہر کے گھر سے نکل گئی تھیں۔ سو میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور میں نے ان کو خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ فاطمہ کو اس حدیث کا بیان کرنا اچھا نہیں۔

۳۷۱۸- فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دے دی ہیں اور مجھے خوف ہے کہ وہ لوگ میرے ساتھ سختی و بد مزاجی کریں تو حضرت ﷺ نے حکم دیا کہ وہ اور گھر میں چلی جائیں۔

۳۷۱۹- جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ فاطمہ کو یہ کہنا خوب نہیں ہے کہ مطلقہ تلاش کونہ مکان ہے نہ نفقہ۔

۳۷۲۰- عبدالرحمنؓ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ ابن زبیرؓ نے جناب عائشہ صدیقہؓ سے کہا کہ آپ نے دیکھا کہ فلاں عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دے دیں اور وہ نکل گئی یعنی شوہر کے گھر سے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس نے برا کیا۔ عروہ بن زبیرؓ نے کہا کہ آپ فاطمہ کی بات نہیں سنتیں کہ وہ کیا کہتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کو اس قول کے بیان کرنے میں کچھ خیر نہیں ہے۔

فَعَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ فَقَالُوا إِنَّ فَاطِمَةَ قَدْ حَرَجَتْ قَالَ عُرْوَةُ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ فَقَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ خَيْرٌ فِي أَنْ تَذُكُرَ هَذَا الْحَدِيثَ.

۳۷۱۸- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ زَوَّجَنِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُفْتَحَمَ عَلَيَّ قَالَ فَأَمْرَهَا فَتَحَوَّلَتْ.

۳۷۱۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرٌ أَنْ تَذُكُرَ هَذَا قَالَ تَعْنِي قَوْلَهَا لَا سَكْنَى وَلَا نَفَقَةَ.

۳۷۲۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيَ إِلَى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا الْبَيْتَةَ فَحَرَجَتْ فَقَالَتْ بِفَسْمًا صَنَعَتْ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي إِلَى قَوْلِ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذِكْرِ ذَلِكَ.

(۳۷۲۰) ☆ فاطمہ بنت قیس کی جو روایتوں میں اختلاف واقع ہوا ہے کہ کسی میں مذکور ہے کہ ان کے شوہر نے تین طلاق دیں کسی میں طلاق بتہ مذکور ہے کسی میں مطلق طلاق کا ذکر ہے عدد کا ذکر نہیں۔ تطبیق اس میں یوں ہے کہ قبل اس کے ان کے شوہر نے دو طلاق دی تھیں اور یہ تیسری ہوئی جس کے بعد وہ جدا ہوئیں غرض جنہوں نے طلاق بتہ ذکر کی ان کی مراد بھی یہی تین طلاق ہیں اور علمائے کرام نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ عورت مطلقہ بانہ جس کو حمل نہ ہو اس کو نفقہ اور مکان دینا ہے یا نہیں سو عمر بن الخطاب اور ابو حنیفہ اور دوسرے فقہاء کا قول ہے کہ اس کو نفقہ اور مکان دینا ضروری ہے عدت تک اور ابن عباسؓ اور احمدؓ نے کہا ہے کہ نہ نفقہ ہے نہ مکان اور امام مالکؓ اور امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ مکان دینا واجب ہے نہ کہ نفقہ اور ہر ایک کے دلائل شرح نووی میں مفصل مذکور ہیں اور ان کو حضرت نے ابن ام مکتومؓ ناپینا کے گھر میں رہنے کا جو حکم دیا اس سے محض لوگوں نے استہاط کیا ہے کہ عورت کو نظر کرنا مرد اجنبی کی طرف جائز ہے بخلاف مرد کے کہ اس کو عورت اجنبی کی طرف نظر روا نہیں اور یہ مذہب ضعیف ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ دونوں کو اجنبی پر نظر کرنا حرام ہے۔ چنانچہ یہ آیت صاف اس پر دلیل ہے کہ فرمایا اللہ پاک نے قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَعْضُوا مِنْ ابْصَارِهِمْ ، و قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ ابْصَارِهِنَّ یعنی کہہ دو تم اے نبیؐ! مؤمنین مردوں سے کہ روکے رکھیں اپنی آنکھیں اور کہہ دو مؤمن عورتوں سے کہ روکیں وہ بھی اپنی آنکھیں۔ اور اسی پر دلالت کرتی ہے حدیث جہان کی جو مولیٰ تھے لہ

باب: معتدہ بائن کو اور جس کا شوہر مر گیا ہو اس کو دن  
میں نکلنا ضرورت کے واسطے روا ہے

۳۷۲۱- جابر بن عبد اللہ کہتے تھے کہ میری خالہ کو طلاق ہوئی اور  
انہوں نے چاہا کہ اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لیں۔ سوا ایک شخص نے  
ان کو جھڑکا ان کے باہر نکلنے پر۔ اور وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر  
ہوئیں اور آپ نے فرمایا کہ نہیں تم جاؤ اور اپنے باغ کی کھجوریں  
توڑ لو۔ اس لیے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو (تو اوروں کا بھلا  
ہو) یا اور کوئی نیکی کرو (کہ تمہارا بھلا ہو)

باب: وضع حمل سے عدت کا تمام ہونا بیوہ  
اور مطلقہ کے لیے

۳۷۲۲- عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہا کہ ان کے باپ نے عمر بن  
عبد اللہ کو لکھا کہ وہ سبیعہ بنت حارث سلمیہ کے پاس جائیں اور ان  
سے ان کی حدیث کو دریافت کریں کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ

بَابِ جَوَازِ خُرُوجِ الْمُعْتَدَةِ الْبَائِنِ  
وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا  
۳۷۲۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا يَقُولُ طَلَّقْتُ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجِدَ  
نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتْ النَّبِيَّ  
ﷺ فَقَالَ (( بَلَى فَجُدِّي نَخْلَكَ فَإِنَّكَ عَسَى  
أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا )) .

بَابِ انْقِضَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا  
زَوْجُهَا وَغَيْرِهَا بِوَضْعِ الْحَمْلِ

۳۷۲۲- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عْتَبَةَ  
بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سَبِيْعَةَ

بنی ام سلمہ کے کہ ام سلمہ اور میمونہ نبی کے پاس حاضر تھیں اور عبد اللہ بن ام مکتوم حاضر ہوئے اوز نبی نے ان سے فرمایا کہ پردہ کرو انہوں نے  
عرض کی کہ وہ تاجینا ہیں آپ نے فرمایا کہ تم تو تاجینا نہیں ہو اور یہ حدیث حسن ہے کہ ابوداؤد اور ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے اور ترمذی نے  
اس کو حسن کہا ہے غرض حدیث فاطمہ میں اس کی اجازت نہیں ہے کہ تم عبد اللہ بن ام مکتوم کی طرف نظر کرنا بلکہ صرف اتنی بات ہے کہ تم کو  
ان کی نگاہ سے بچنے کی ضرورت پیش نہ آئے گی جیسے اور کسی بیٹا کے گھر میں رہنے سے پیش آتی اور حضرت نے جو ابو جہم اور معاویہ کا حال فرمایا یہ  
غیبت محرمہ میں داخل نہیں اس لیے کہ مشورہ کے وقت میں کسی کا ضروری حال بیان کر دینا روا ہے کہ اس میں دوسرے کی خیر خواہی ہے غرض  
اس حدیث فاطمہ میں بہت سے فوائد ہیں اول جواز طلاق غائب ثانی جواز توکیل حقوق مثل قبض و دفع کے علاوہ ہونا نفقہ کا بائن کے لیے اور  
بعضوں نے کہا نہ نفقہ ہے نہ سکنا۔ راجعاً جواز سماع کلام اہلیہ مسئلہ پوچھنے میں خاصاً جواز باہر نکالنے کا مکان عدت سے بنظر ضرورت کے سادماً  
مستحب ہونا زیارت نساء صالحات مردوں کو بھی مگر اسی طرح کہ خلوت محرمہ نہ واقع ہو۔ غرض اسی طرح کے اور بہت فوائد ہیں جو بخوف تطوالت  
نہیں ذکر کئے جس کو منظور ہو نووی میں رجوع کرے۔

(۳۷۲۱) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتدہ بائن کو ضرورت کے وقت نکلنا حالت عدت میں روا ہے اور یہی مذہب ہے مالک اور شافعی  
اور ثوری اور لیث اور احمد اور دوسرے لوگوں کا کہ یہ سب قائل ہیں کہ دن کو ضرورت کے لیے نکلنا روا ہے اور اسی طرح سب عدت و فوات شوہر  
میں بھی ان کے نزدیک روا ہے اور عدت و فوات میں ابو حنیفہ ان کے موافق ہیں۔ مطلقہ بانہ میں ان کا قول ہے کہ وہ نہ رات کو نکلے نہ دن کو اور  
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینے کھجور سے بھی مستحب ہے اس کے توڑنے کے وقت اور صدقہ دینے کا اشارہ کرنا بھی صاحبِ تمر کو  
مستحب ہے۔

علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے جب انھوں نے آپ سے فتویٰ طلب کیا؟ سو عمر بن عبد اللہ نے ان کو لکھا کہ سبیعہ نے ان کو خبر دی کہ وہ سعد کے نکاح میں تھی اور قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھی اور غزوہ بدر میں حاضر ہوئی تھی اور حجۃ الوداع میں انھوں نے وفات پائی اور یہ حاملہ تھی۔ پھر کچھ دیر نہ ہوئی ان کی وفات کو ان کا حمل وضع ہوا بعد وفات شوہر کے۔ پھر جب اپنے نفاس سے فارغ ہوئیں تو انھوں نے سنگار کیا پیغام دینے والوں کے لیے اور ابو السائل ان کے پاس آئے اور وہ ایک مرد تھے قبیلہ بنی عبدالدار کے اور ان سے کہا کیا سبب ہے کہ میں تم کو سنگار کئے دیکھتا ہوں شاید تم نکاح کا ارادہ رکھتی ہو؟ اور اللہ کی قسم تم نکاح نہیں کر سکتیں جب تک تم پر چار مہینے اور دس دن نہ گزر جائیں۔ سبیعہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب انھوں نے مجھ سے یوں کہا تو میں اپنے کپڑے اوڑھ پکین کر شام کو حضرت کے پاس آئی اور آپ سے پوچھا۔ آپ نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں اسی وقت اپنی عدت پوری کر چکی جب کہ میں نے وضع حمل کیا اور حکم دیا مجھ کو نکاح کا جب میں چاہوں۔ ابن شہاب نے کہا کہ میں اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں جانتا کہ کوئی عورت نکاح کرے بعد وضع حمل کے اسی وقت اگرچہ وہ ابھی خون نفاس میں ہو مگر اتنی بات ضرور ہے کہ اس کا شوہر اس سے صحبت نہ کرے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو۔

۳۷۲۳- سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابو سلمہ اور ابن عباس دونوں ابو ہریرہ کے پاس جمع ہوئے اور اس عورت کا ذکر کرنے لگے جو اپنے شوہر کے مرنے کے بعد کئی رات کے پیچھے نفاس میں ہو جائے یعنی وضع حمل کرے تو ابن عباس نے کہا کہ دونوں عدتوں میں جو اخیر میں پوری ہو وہ پوری کرے اور ابو سلمہ نے کہا کہ وہ اسی وقت عدت پوری کر چکی اور ان دونوں میں آپس میں تنازع ہونے لگا سو ابو ہریرہ نے کہا کہ میں اپنے بھتیجے کے

بنتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلُهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سَبِيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ حَوْلَةَ وَهُوَ فِي بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِنْ شَهَدٍ بَدْرًا فَتَوَفَّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْسَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نَفْسِهَا تَحَمَّلَتْ لِلْحُطَابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّائِلِ بْنُ بَعْكَلٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أُرَاكِ مُتَحَمِّلَةً لَعَلَّكَ تَرَجِيحِ النِّكَاحِ إِنَّكَ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سَبِيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي حِينٍ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَقْتَنَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزْوِجِ إِنْ بَدَأَ لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعْتَ وَإِنْ كَانَتْ فِي دِمِهَا غَيْرَ أَنْ لَا يَقْرُبَهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهَرَ.

۳۷۲۳- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا سَلْمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنَ عَبَّاسٍ اجْتَمَعَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَمَّا يَذْكُرَانِ الْمَرْأَةَ تُوَفِّيَتْ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِدَّتُهَا آخِرُ الْأَحْلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلْمَةَ قَدْ حَلَّتْ فَجَعَلْنَا يَتَنَازَعَانِ ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَحِبِّي يَعْنِي أَبَا سَلْمَةَ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ

ساتھ ہوں یعنی ابو سلمہ کے۔ غرض کریب جو ابن عباس کے مولیٰ تھے ان کو ام سلمہ کے پاس روانہ کیا تاکہ ان سے جا کر پوچھیں۔ سو وہ ان کے پاس آئے اور لوٹ کر خبر دی کہ ام سلمہ نے کہا ہے کہ سبیحہ اسمیہ کو نفاس ہوا انکے شوہر کی وفات کے کئی رات بعد سے اور پھر انہوں نے جناب رسول اللہ سے ذکر کیا اور آپ نے ان کو نکاح کا حکم دیا۔

۳۷۲۴- یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے مگر لیث کی روایت میں یہ ہے کہ ام سلمہ کے پاس کسی کو روانہ کیا کریب کا نام نہیں ہے۔

باب: سوگ واجب ہے اس عورت پر جس کا خاوند مر جائے اور اور کسی حالت میں تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے

۳۷۲۵- زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے میں مومنین ام حبیبہ کے پاس گئی جب ان کے باپ ابو سفیان گزر گئے تو ام حبیبہ نے خوشبو منگوائی جو زرد تھی خلوق (ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے) تھی یا کوئی اور خوشبو تھی اور ایک لڑکی کو (اپنے ہاتھوں سے) لگائی پھر ہاتھ اپنے گالوں پر پھیر لیے اور کہا قسم اللہ کی مجھے خوشبو کی حاجت نہیں مگر میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے منبر پر حلال نہیں ہے اس شخص کو جو یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین

عَبَّاسٍ إِلَىٰ أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ سُبَيْحَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نَفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةٍ زَوْجِهَا بِلَيْالٍ وَإِنِّهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ.

۳۷۲۴- عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ اللَّيْثَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَأَرْسَلُوا إِلَىٰ أُمِّ سَلَمَةَ وَلَمْ يُسَمَّ كُرَيْبًا.

بَابُ وُجُوبِ الْإِحْدَادِ فِي عِدَّةِ الْوَفَاةِ وَتَحْرِيمِهِ فِي غَيْرِ ذَلِكَ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

۳۷۲۵- عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَىٰ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوَفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ فَدَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِطَيْبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنْتُ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضِيهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ (( لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوَمِّنُ

(۳۷۲۴) ☆ جاہر علمائے سلف و خلف نے اس حدیث پر اجماع کیا ہے اور کہا ہے کہ عدت حاملہ کی یہی ہے کہ وضع حمل کرے اگرچہ شوہر کی وفات کے ایک لمحہ کے بعد کیوں نہ ہو اور شوہر کے غسل میت کے قبل کیوں نہ ہو اور اسی وقت اس کو نکاح روا ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور علمائے امت کا۔ اور جو سو اس کے ہے وہ مذہب شافعی ہے اور قابل التفات نہیں اور یہ آیت ان سب کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واولات الاحمال اجلهن ان یضعن حملهن یعنی پیٹ والیوں کی عدت یہ ہے کہ اپنا پیٹ جنیں۔ اور آیت عام ہے شامل ہے اس عورت کو جس کو طلاق دی جائے یا جس کا خاوند مر جائے اور شخص سے اس آیت کو جس میں عدت وفات کی چار مہینے دس دن مذکور ہیں۔ (نودی مخلصاً)



دن سے زیادہ مگر عورت اپنے خاوند کے لیے سوگ کرے چار مہینے دس دن تک۔

۳۷۲۶- زینب نے کہا پھر میں زینب بنت جحش کے پاس گئی جب ان کے بھائی مرے۔ انھوں نے یہی خوشبو منگائی اور لگائی پھر کہا قسم خدا کی مجھ کو خوشبو کی حاجت نہیں تھی مگر میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے منبر پر کسی کو درست نہیں جو یقین رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوائے اس عورت کے جس کا خاوند مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

۳۷۲۷- زینب نے کہا میں نے اپنی ماں ام المومنین ام سلمہ سے سنا وہ کہتی تھیں ایک عورت رسول اللہ کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اس کی آنکھیں دکھتی ہیں کیا سرمہ لگاؤں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر اس عورت نے پوچھا دو یا تین بار۔ آپ نے فرمایا نہیں ہر بار پھر آپ نے فرمایا اب تو عدت کے چار مہینے دس دن ہی دن ہیں جاہلیت میں تو عورت ایک برس پورے بیٹگی پھینکتی۔ حمید جو راوی ہے اس حدیث کا اس نے کہا میں نے زینب سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے۔

۳۷۲۸- زینب نے کہا (جاہلیت کے زمانے میں) جب عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک گھونسلے میں گھس جاتی برے سے برا کپڑا پہنتی نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ اور یہاں تک کہ ایک سال گزر جاتا۔ پھر ایک جانور اس کے پاس لاتے گدھایا بکری یا چڑیا جس سے وہ اپنی

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُجِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)) .

۳۷۲۶- قَالَتْ زَيْنَبُ نُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوفِّيَ أَحْوَهَا فَدَعَتُ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ نُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْعَنْبَرِ (( لَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُجِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)) .

۳۷۲۷- قَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا. وَقَدْ اشْتَكَّتْ عَيْنَهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرْتَبِينَ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَنَا نُمَّ قَالَ (( إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ )) .

۳۷۲۸- قَالَ حُمَيْدٌ قُلْتُ لِرَزِينَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتْ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَكَبَسَتْ شَرًّا يَبَاهِيهَا وَلَمْ تَمَسَّ طَيْبًا وَلَا شَيْئًا

۳۷۲۸) نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس عورت کا خاوند مر جائے اس کو سوگ کرنا واجب ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے مگر اس کی تفصیل میں اختلاف ہے تو واجب ہے یہ سوگ ہر اس عورت پر جس کا خاوند مر جائے گا اگرچہ اس کے خاوند نے اس سے جماع نہ کیا ہو یا وہ کسن ہو یا لونڈی ہو یا کافر ہو یہی نہ ہے امام شافعی اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ اور ابو ثور اور بعض مالکیہ کے نزدیک اگر عورت اہل کتاب میں سے ہو تو اس پر یہ عدت واجب نہیں ہے بلکہ عدت خاص ہے مسلمان عورت سے۔ اسی طرح لونڈی اور نابالغ عورت پر بھی عدت وفات نہیں ہے اور ام ولد پر تو بالا جماع عدت نہیں ہے۔ اسی طرح اس لونڈی پر جس کا مالک مر جائے۔ اتھی مختصر۔ اس حدیث سے ظہر

عدت توڑتی (اس جانور کو اپنی کھال پر رگڑتی یا اپنا ہاتھ اس پر پھیرتی)۔  
ایسا بہت کم ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا (اکثر مر جاتا کچھ شیطان کا اثر  
ہو گیا اس کے بدن پر میلی کچیلی ایک گھونسلے میں رہنے سے زہر دار  
مادہ چڑھ جاتا ہوگا جو جانور پر اثر کرتا ہوگا)۔ پھر وہ باہر نکلتی ایک میٹھی  
اس کو دیتے اس کو پھینک کر پھر جو چاہتی خوشبو وغیرہ لگاتی۔

۳۷۲۹- زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے ام حبیبہ کا کوئی  
رشتہ دار مر گیا انھوں نے زرد خوشبو منگائی اور ہاتھوں پر لگائی پھر  
فرمایا میں یہ کام اس لیے کرتی ہوں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے  
آپ فرماتے تھے جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر  
اس کو درست نہیں سوگ کرنا کسی شخص پر تین دن سے زیادہ مگر  
عورت اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

۳۷۳۰- اور زینب نے ایسے ہی حدیث اپنی ماں (ام سلمہ) سے  
نقل کی اور ام المؤمنین زینب سے یا اور کسی بی بی سے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۳۷۳۱- حمید بن نافع سے روایت ہے میں نے سنا زینب سے جو  
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں انھوں نے سنا اپنی ماں سے کہ  
ایک عورت کا خاوند مر گیا اور اس کی آنکھوں کا لوگوں کو ڈر ہوا۔ وہ  
آئے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اجازت چاہی سرمہ  
لگانے کی۔ آپ نے فرمایا تم میں کی ایک اپنے برے گھر میں کپڑا یا  
برا کپڑا پہن کر سال بھر بیٹھتی۔ پھر جب کتا نکلتا تو میٹھی پھینک کر  
باہر نکلتی۔ کیا چار مہینے دس دن تک صبر نہیں کر سکتی۔

۳۷۳۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتِي بَدَائِبَ جِمَارٍ أَوْ شَاةٍ  
أَوْ طَيْرٍ فَتَنْتَضُ بِهِ فَقَلَمًا تَنْتَضُ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ  
ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةَ فَرَمِي بِهَا ثُمَّ تَرُاجِعُ  
بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طَيْبٍ أَوْ غَيْرِهِ

۳۷۲۹- عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ تُوْفِي  
حَبِيبًا لِأُمِّ حَبِيبَةَ فَدَعَتُ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحْتُهُ  
بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنَّمَا أَصْنَعُ هَذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُوْمِنُ  
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلاَّ  
عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ))

۳۷۳۰- وَحَدَّثَنِي زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا وَعَنْ زَيْنَبِ  
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ امْرَأَةٍ  
مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۳۱- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ  
بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوْفِي  
زَوْجَهَا فَحَافُوا عَلَى عَيْنِهَا فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ  
فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( قَدْ  
كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَكُونُ فِي شَرِّ بَيْتِهَا فِي أَخْلَاسِهَا  
أَوْ فِي شَرِّ أَخْلَاسِهَا فِي بَيْتِهَا حَوْلًا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ  
رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَخَرَجَتْ أَفَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ))

۳۷۳۲- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ بِالْحَدِيثَيْنِ  
جَمِيعًا حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ وَحَدِيثِ أُمِّ

سوگ والی عورت کے لیے سرمے کا لگانا حرام ہونا نکلتا ہے اگرچہ ضرورت ہو۔ اور موٹا میں ایک حدیث ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ رات  
کو سرمہ لگالے اور دن کو پونچھ ڈالے اور ان دونوں حدیثوں کو یوں جمع کیا ہے کہ اگر ضرورت نہ ہو تو بالکل نادرست ہے اور جو ضرورت ہو تو بھی  
دن کو لگانا درست نہیں اور رات کو درست ہے مگر بہتر یہی ہے کہ نہ لگائے۔

سَلَمَةَ وَأُخْرَى مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ  
تُسَمَّهَا زَيْنَبَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ  
۳۷۳۳- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ تَذَكُرَانِ أَنَّ  
امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ بِنْتًا  
لَهَا تُؤْفَى عَنْهَا زَوْجَهَا فَاشْتَكَتْ عَلَيْهَا فَهِيَ  
تُرِيدُ أَنْ تَكْحُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( قَدْ  
كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَغْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ  
الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعِشْرُونَ ))

۳۷۳۳- ام المومنین ام سلمہ اور ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ  
عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس اور اس نے کہا میری بیٹی کا شوہر مر گیا اس کی  
آنکھ دکھتی ہے میں چاہتی ہوں سرمہ لگاؤں اس کے۔ آپ نے  
فرمایا تم میں کی ایک سال پورا ہونے پر میٹگی پھینکتی اور یہ تو چار  
مہینے دس دن ہیں۔

۳۷۳۴- عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا  
أَتَى أُمَّ حَبِيبَةَ نَعِيُّ أَبِي سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ  
الثَّلَاثِ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارَضِيهَا  
وَقَالَتْ كُنْتُ عَنْ هَذَا غَنِيَّةً سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ  
يَقُولُ (( لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجِ فَإِنَّمَا  
تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرًا ))

۳۷۳۴- زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے جب ام حبیبہ کو  
ان کے باپ ابو سفیان کے مرنے کی خبر پہنچی انھوں نے تیسرے  
دن زرد خوشبو منگائی اور دونوں ہاتھوں اور گالوں کو لگائی اور کہا  
مجھے اس کی احتیاج نہ تھی مگر میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ سے  
آپ فرماتے تھے نہیں درست اس کو جو ایمان لائے اللہ پر اور  
بچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے  
خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

۳۷۳۵- عَنْ حَفْصَةَ أَوْ عَنْ عَائِشَةَ أَوْ عَنْ  
كِلْتَاهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ (( لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ أَوْ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى  
مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا ))

۳۷۳۵- ام المومنین حفصہ یا ام المومنین عائشہ سے روایت ہے  
یادوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں حلال اس کو  
جو ایمان لائے اللہ پر اور بچھلے دن پر یا ایمان لائے اللہ اور اس کے  
رسول پر سوگ کرنا کسی مردے پر تین دن سے زیادہ البتہ  
عورت اپنے خاوند پر کر سکتی ہے۔

۳۷۳۶- وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ  
عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادٍ حَدِيثِ اللَّيْثِ مِثْلَ رِوَايَتِهِ.

۳۷۳۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۳۷- عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ  
تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ  
دِينَارٍ وَزَادَ فَإِنَّمَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرًا.

۳۷۳۷- ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے وہی روایت ہے جو  
اوپر گزری۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ عورت اپنے خاوند پر سوگ  
کرے چار مہینے دس دن تک۔

۳۷۳۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۳۹- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت یقین رکھتی ہے اللہ تعالیٰ اور قیامت کا اس کو حلال نہیں ہے کسی مردے کا سوگ کرنا تین دن سے زیادہ سو اپنے خاوند کے۔

۳۷۴۰- ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے اور اتنے دنوں تک رنگین کپڑا نہ پہنے مگر عصب کا کپڑا اور سرمہ نہ لگائے اور خوشبو نہ لگائے مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑی قسط یا اظفار (خوشبوؤں کا نام ہے) کا استعمال کرے (بقصد پاکی کے نہ کہ زینت کے)۔

۳۷۴۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت بیان کی گئی ہے۔

۳۷۴۲- ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا منع کی جاتی تھیں ہم کسی مردے پر سوگ کرنے سے تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک اور نہ سرمہ لگاتے تھے اور نہ خوشبو اور نہ کوئی رنگین کپڑا پہنتے تھے اور عورت کو اجازت تھی کہ جب حیض سے پاک ہو اور غسل کرے تو تھوڑی قسط اور اظفار کا استعمال کرے (بدبودور کرنے کو) واللہ الموفق والمعین۔

۳۷۳۸- عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.  
۳۷۳۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا يَجِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِيَّامٍ عَلَى زَوْجِهَا )).

۳۷۴۰- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا تُجِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِيَّامٍ عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ وَلَا تَكْتَجِلُ وَلَا تَمَسُّ طَيِّبًا إِلَّا إِذَا طَهَّرَتْ نُبْدَةَ مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ )).

۳۷۴۱- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ (( عِنْدَ أذُنِي طَهَّرَهَا نُبْدَةَ مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ )).

۳۷۴۲- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِيَّامٍ عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَجِلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا وَقَدْ رُخِّصَ لِلْمَرْأَةِ فِي طَهْرِهَا إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانًا مِنْ مَنَحِيضِهَا فِي نُبْدَةٍ مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ.

(۳۷۴۰) ☆ عصب کہتے ہیں یمن کی چادر کو جو کازویوں در (سینکٹا) کے طور پر ہوتی ہے سرخ اور سفید یا سفید اور سبز یا سفید اور سیاہ۔ اور بعضوں نے کہا کہ عصب ایک درخت ہے خاردار اور اس کے پتوں سے رنگ نکلتا ہے ابن منذر نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ سوگ والی عورت کو کم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننا درست نہیں اور کسی رنگ کے مگر کالے رنگ کے درست ہیں۔ یہی قول ہے عروہ بن الزبیر اور مالک اور شافعی کا۔ اور زہری نے ان کو بھی مکروہ رکھا ہے اور عروہ نے عصب کو بھی مکروہ رکھا ہے اور زہری نے اسکو جائز کہا ہے اور امام مالک نے عصب کے موٹے کپڑے کو جائز رکھا ہے۔ اور ہمارے اصحاب کے نزدیک اس کی حرمت زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اس شخص کی جس نے جائز رکھا ہے ابن منذر نے کہا تمام علماء نے سفید کپڑوں کو جائز رکھا ہے اور بعض متاخرین مالکیہ نے عمدہ سفید کپڑوں سے جن سے آرائش ہو منع کیا ہے اسی طرح عمدہ سیاہ کپڑوں سے۔ اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ وہ رنگ درست ہے جن سے زینت کا قصد نہ ہو اور ریشمی کپڑا پہننا درست ہے اور زیور چاندی یا سونے کا پہننا درست نہیں ہے اسی طرح موتیوں کا پہننا بھی ناجائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ موتیوں کا پہننا درست ہے۔ (نووی)

## کِتَابُ اللِّعَانِ (۱)

### لعان کا بیان

۳۷۴۳- کہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عویر عجلانی، عاصم بن عدی انصاری کے پاس آیا اور ان سے کہا اے عاصم! بھلا اگر کوئی شخص اپنی جو رو کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے کیا اس کو مار ڈالے، پھر تم اس کو مار ڈالو گے یا وہ کیا کرے؟ تو یہ مسئلہ پوچھو میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے اس قسم کے سوالوں کو ناپسند کیا اور ان کی برائی بیان کی۔ عاصم نے جو رسول اللہ سے سنا وہ ان کو شاق گزرا۔ جب وہ اپنے لوگوں میں لوٹ کر آئے تو عویر ان کے پاس آئے اور پوچھا اے عاصم! جناب رسول اللہ نے کیا فرمایا؟ عاصم نے عویر سے کہا تو میرے پاس اچھی چیز نہیں لایا۔ رسول اللہ کو تیرا مسئلہ پوچھنا گوارا ہوا۔ عویر نے کہا قسم خدا کی میں تو باز نہ آؤں گا جب تک یہ مسئلہ آپ سے نہ پوچھوں گا۔ پھر عویر آیا رسول اللہ کے پاس تمام لوگوں میں اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی

۳۷۴۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْرًا الْعَجَلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتَلُهُ فَنَقَتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَسَلَّ لِي عَنْ ذَلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْرٌ حَتَّى أَتَى

(۱) ☆ لعان کہتے ہیں ان گواہیوں کو جو خاوند اور بیوی سے لی جاتی ہیں جب خاوند اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائے اور گواہ نہ رکھتا ہو۔ چونکہ اس میں لعنت کا لفظ ہوتا ہے اس لیے ان کو لعان کہتے ہیں۔ اور لعان کا حکم یہ ہے کہ خاوند اور جو رو میں ہمیشہ کے لیے جدائی ہو جاتی ہے اور پھر ان کا ملاپ نکاح سے نہیں ہو سکتا۔

(۳۷۴۳) ☆ نووی نے کہا مراد حضرت کی وہ سوال ہیں جو بے ضرورت ہوں خاص کر جن میں مسلمانوں کی رسوائی ہو اور اگر دین کے ضروری سوال ہوں تو وہ برے نہیں ہیں اور ایسے سوال تو ہمیشہ صحابہ کیا کرتے اور آپ ان کا جواب دیتے ان کو ناپسند نہ کرتے اور عاصم کے سوال کو برا جاننے کی یہ وجہ تھی کہ ابھی تک وہ قصہ واقع نہیں ہوا تھا نہ اس کے پوچھنے کی کوئی ضرورت تھی اور اس سے مسلمانوں کی رسوائی بھی ہوتی تھی کافروں کو خوشی کا موقع حاصل ہوتا تھا۔ نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ اگر کوئی شخص غیر مرد کو اپنی بی بی کے پاس دیکھے اور زنا کا یقین ہو جائے پھر وہ اس کو مار ڈالے اور حاکم کے پاس یہ بیان کرے تو اس پر قصاص ہے یا نہیں۔ اکثروں کے نزدیک اس کا بیان قبول نہ کیا لہذا

بی بی کے پاس غیر مرد کو دیکھے اس کو مار ڈالے پھر آپ اس کو مار ڈالیں گے (اس کے قصاص میں) وہ کیا کرے؟ رسول اللہ نے فرمایا تیرے اور تیری جو رو کے باب میں اللہ کا حکم اترا (یعنی آیت لعان کی) تو جا اور اپنی جو رو کو لے کر آ۔ سہل نے کہا پھر دونوں میاں بی بی نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ کے پاس موجود تھا جب وہ فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اس عورت کو اب رکھوں تو میں جھوٹا ہوں پھر عویمر نے اس کو تین طلاق دے دیں اس سے پہلے کہ رسول اللہ اس کو حکم کرتے ابن شہاب نے کہا پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ٹھہر گیا۔

۳۷۴۴- سہل بن سعد سے روایت ہے عویمر انصاری جو بنی عجلان میں سے تھا عاصم بن عدی کے پاس آیا پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اسی طرح جیسے اوپر گزری اور حدیث میں ابن شہاب کا قول بھی شریک کر دیا کہ پھر جدائی مرد کی عورت سے سنت ہو گئی لعان کرنے والوں میں اور اتنا زیادہ کیا کہ سہل نے کہا وہ عورت حاملہ تھی اس کے بیٹے کو ماں کی طرف نسبت کر کے پکارتے پھر یہ طریقہ جاری ہوا کہ ایسا لڑکا اپنی ماں کا وارث ہو گا اور وہ اس کی وارث ہو گی اپنے حصہ کے موافق۔

۳۷۴۵- ابن جریج سے روایت ہے کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا متاعنین کا حال اور ان کا طریقہ سہل بن سعد کی

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَلْتُهُ فَنَقَلْتُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَأَذْهَبْ فَأْتِ بِهَا )) قَالَ سَهْلٌ فَتَلَّعْنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَعَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَّبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكْتَهَا فَطَلَقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَّعَيْنِ.

۳۷۴۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِي الْعَجْلَانِ أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَأُدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلُهُ وَكَانَ فِرَاقُهُ إِيَّاهَا بَعْدُ سُنَّةً فِي الْمُتَلَّعَيْنِ وَزَادَ فِيهِ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ حَامِلًا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ ثُمَّ حَرَّتْ السُّنَّةُ أَنَّهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا.

۳۷۴۵- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُتَلَّعَيْنِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهِمَا عَنْ حَدِيثِ

لن جائے گا اور قصاص لازم ہو گا مگر جب زنا کے گواہ قائم ہو جائیں یا مقتول کے ورثہ اس کا اقرار کریں تو قصاص ساقط ہو جائے گا بشرطیکہ مقتول حصن ہو جس کی سزا رجم ہے۔

لعن کے بعد جدائی کی کیفیت میں علماء کا اختلاف ہے۔ مالک اور شافعی کے نزدیک خود لعان سے جدائی واقع ہو جاتی ہے اور ہمیشہ کے لیے اس عورت اور مرد میں نکاح حرام ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک بغیر قاضی کے حکم کے جدائی نہیں ہوتی اور جب خاندانے تین جھٹلا دے تو پھر وہ عورت حلال ہو جاتی ہے۔ اور مالک اور شافعی کے نزدیک کبھی حلال نہیں ہوتی۔ اجماعی مختصر ا۔

☆ (۳۷۴۴) یعنی متلاعنہ عورت کا لڑکا اپنی ماں کا ترکہ پائے گا اور وہ اس کا ترکہ پائے گی اگرچہ زنا کی اولاد ترکہ نہیں پاتی پھر ماں کے زعم میں تو وہ زنا کا نہیں ہے اس لیے میراث جاری ہوگی اور نسب بھی ماں سے قائم رہے گا۔

☆ (۳۷۴۵) یعنی خود لعان جدائی ہے طلاق کی حاجت نہ تھی اور ایک روایت میں ہے تجھ کو اس پر کوئی راہ نہیں یعنی اب تیری ملک لہ

حدیث سے جو بنی ساعدہ میں سے تھا اس نے کہا انصار میں سے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی جو رو کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اور اتنا زیادہ کیا کہ پھر دونوں نے لعان کیا مسجد کے اندر اور میں موجود تھا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس شخص نے طلاق دی تین بار اپنی عورت کو رسول اللہ کے حکم کرنے سے پہلے پھر وہ جدا ہو گیا اس سے آپ کے سامنے آپ نے فرمایا یہی جدائی ہے درمیان لعان کرنے والوں کے۔

۳۷۴۶- سعید بن جبیر سے روایت ہے مجھ سے پوچھا گیا لعان کرنے والوں کا مسئلہ مصعب بن زبیر کی خلافت میں میں حیران ہوا کیا جواب دوں تو میں چلا عبد اللہ بن عمر کے مکان کی طرف مکہ میں اور ان کے غلام سے کہا میری عرض کرو اس نے کہا وہ آرام کرتے ہیں انھوں نے میری آواز سنی اور کہا کیا جبیر کا بیٹا ہے؟ میں نے کہا ہاں انھوں نے کہا اندر آ قسم خدا کی تو کسی کام سے آیا ہو گا میں اندر گیا تو وہ ایک کھل بچھائے بیٹھے تھے اور ایک تکیے پر ٹیک لگائے تھے جو چھال سے کھجور کی بھرا ہوا تھا۔ میں نے کہا اے ابو عبد الرحمن! لعان کرنے والوں میں جدائی کی جائے گی؟ انھوں نے کہا سبحان اللہ بے شک جدائی کی جائے گی اور سب سے پہلے اس باب میں فلاں نے پوچھا جو فلاں کا بیٹا تھا رسول اللہ سے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہیں اگر ہم میں سے کوئی اپنی عورت کو برا کام کراتے دیکھے تو کیا کرے، اگر منہ سے نکالے تو بری بات

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَحْيَىٰ نَيْحِي سَاعِدَةَ أَنْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَزَادَ فِيهِ فَنَلَّعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (( ذَاكُمْ التَّفْرِيقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ ))

۳۷۴۶- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنْ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي امْرَأَةٍ مُصْعَبِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَتْ بَيْنَهُمَا قَالَ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِي قَالَ إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ صَوْتِي قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلْ فَوَاللَّهِ مَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةٌ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرَشٌ بِرِذْعَةٍ مُتَوَسِّدٌ وَسَادَةٌ حَشَوُهَا لَيْفٌ قُلْتُ أبا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيَفْرَقُ بَيْنَهُمَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فُلَانٌ بْنُ فُلَانٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَىٰ فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَيَّ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ فَسَكَتَ

لہ ہی باقی نہ رہی تو طلاق بے موقع ہے۔

(۳۷۴۶) یعنی اور جو عیب لگائیں اپنی جو روں کو اور شاہد نہ ہوں ان کے پاس سوائے اپنی جان کے تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار گواہی دے اللہ کے نام کی مقرر یہ شخص سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو اس شخص پر اگر وہ جھوٹا ہو اور عورت سے ملتا ہے ہاریوں کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی مقرر وہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہ اللہ تعالیٰ کا غضب آئے اس عورت پر اگر وہ سچا ہے اور کبھی نہ ہو تا اللہ کا فضل تمہارے اوپر اور اس کی مہر اور یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے حکمتیں جانتا تو کیا کچھ ہوتا۔ (موضح القرآن) یہ دلیل ہے ابو حنیفہؒ

نکالے گا اگر چپ رہے تو ایسی بری بات سے کیونکر چپ رہے؟ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر چپ ہو رہے اور جواب نہیں دیا۔ پھر وہ شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ۔ جو بات میں نے آپ سے پوچھی تھی میں خود اس میں پڑ گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں سورہ نور میں والذین یرمون ازواجہم آخر تک۔ آپ نے یہ آیتیں مرد کو پڑھ کر سنائیں اور اس کو نصیحت کی اور سمجھایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے (یعنی اگر تو جھوٹ طوفان باندھتا ہے تو اب بھی بول دے حد قذف کے اسی کوڑے پڑ جائیں گے، مگر یہ جہنم میں جلنے سے آسان ہے)۔ وہ بولا نہیں قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں نے عورت پر طوفان نہیں جوڑا۔ پھر آپ نے عورت کو بلایا اور اس کو ڈرایا اور سمجھایا اور فرمایا دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے عذاب سے۔ وہ بولی نہیں قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرا خاوند جھوٹ بولتا ہے۔ تب آپ نے شروع کیا مرد سے اور اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ کے نام کی مقرر وہ سچا ہے اور پانچویں بار میں یہ کہا کہ خدا کی پھنکار ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہو۔ پھر عورت کو بلایا اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ کے نام کی مقرر مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار میں یہ کہا اللہ کا غضب اترے اس پر اگر مرد سچا ہے۔ اس کے بعد آپ نے جدائی کرا دی ان دونوں میں۔

۳۷۴۷- اس سند سے بھی مندرجہ بالا روایت نقل کی گئی ہے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَا فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتِكَ عَنْهُ قَدْ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَنَلَّاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَّظَهُ وَذَكَرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاها فَوَعَّظَهَا وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْحَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ نَتَى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْحَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

۳۷۴۷- وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنْ الْمُتَلَاعِنِينَ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَلَمْ أَدْرِ مَا أَقُولُ فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَقُلْتُ

اللہ کی کہ لعان میں جب حاکم تفریق کر دے اس وقت جدائی ہوتی ہے۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے خاوند کو گواہیاں دینی چاہیے اس کے بعد عورت کو۔ اگر عورت پہلے دے تو لعان صحیح نہ ہوگا اور ابو حنیفہ کے نزدیک صحیح ہوگا۔



أَرَأَيْتَ الْمُتَلَاعِنِينَ أَيْفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

۳۷۴۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْمُتَلَاعِنِينَ حِسَابُكُمْ عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمْ كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي قَالَ (( لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَخْلَبْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا )) قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۷۴۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَحْوَى بَنِي الْعَجْلَانَ وَقَالَ (( اللَّهُ يَعْلَمُ أَنْ أَحَدُكُمْ كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ تَائِبٌ )).

۳۷۵۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اللَّعَانِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۳۷۵۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرَّقِ الْمُصْغَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنِينَ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَحْوَى بَنِي الْعَجْلَانَ.

۳۷۵۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدُ بِأُمِّهِ قَالَ نَعَمْ.

۳۷۵۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

۳۷۴۸- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا لعان کرنے والوں کو تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ آپ نے خاندان سے فرمایا اب تیرا کوئی بس عورت پر نہیں ہے کیونکہ وہ تجھ سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئی۔ مرد بولا میرا مال یا رسول اللہ! جو اس نے لیا ہے۔ آپ نے فرمایا مال تجھ کو نہیں ملے گا کیونکہ اگر تو سچا ہے تو مال کا بدلہ ہے جو اس کی فرج تجھ پر حلال ہو گئی اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال اور دور ہو گیا (بلکہ تیرے اوپر اور وبال ہو ا جھوٹ کا)۔

۳۷۴۹- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے جدائی کر دی بنی عجلان کی جو رو اور مرد میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم میں سے کوئی جھوٹا ہے۔ پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے؟

۳۷۵۰- سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے لعان کو پوچھا تو انھوں نے نقل کیا جناب رسول اللہ سے ایسا ہی جیسے اوپر گزرا۔

۳۷۵۱- سعید بن جبیر سے روایت ہے مصعب نے جدائی نہیں کی لعان کرنے والوں میں۔ میں نے اس کا ذکر کیا عبد اللہ بن عمر سے۔ انھوں نے کہا جناب رسول اللہ نے جدائی کر دی بنی عجلان کے مرد اور عورت میں۔

۳۷۵۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے لعان کیا رسول اللہ کے زمانے میں پھر آپ نے جدائی کر دی دونوں میں اور بچے کا نسب ماں سے لگا دیا۔

۳۷۵۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے لعان کروایا درمیان ایک مرد انصاری اور اس کی عورت کے اور جدائی کر دی ان دونوں میں۔

۳۷۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۳۷۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ حَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَيَّ غِيظِ وَاللَّهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ حَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَيَّ غِيظِ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ افْتَحْ)) وَجَعَلَ يَدْعُو فَتَزَلَتْ آيَةُ اللَّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ هَذِهِ آيَاتُ فَأْتِلِي بِهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَهُ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَّعْنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْحَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَأَبَتْ فَلَعَنْتُ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ ((لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا)) فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا.

۳۷۵۶- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۷۵۷- ذَكَرَ مُحَمَّدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَأَنَا أَرَى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْهُ عِلْمًا فَقَالَ إِنَّ

۳۷۵۳- وَبِئْسَ جَوَابٌ لِرَجُلٍ

۳۷۵۵- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں جمعہ کی رات کو مسجد میں تھا اتنے میں ایک مرد انصاری آیا اور بولا اگر کوئی اپنی جوڑو کے پاس کسی مرد کو پائے اور منہ سے نکالے تو تم اس کو کوڑے لگاؤ گے (حد قذف کے) اگر مار ڈالے تو تم اس کو مار ڈالو گے (قصاص میں) اگر چپ رہے تو اپنا غصہ پی کر چپ رہے قسم اللہ کی میں جناب رسول اللہ سے پوچھوں گا اس مسئلے کو جب دوسرا دن ہوا تو جناب رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ سے پوچھا اس نے کہا اگر کوئی شخص اپنی بی بی کیساتھ کسی کو پائے پھر منہ سے نکالے تو تم کوڑے لگاؤ گے اگر مار ڈالے تو تم اس کو بھی مار ڈالو گے اگر چپ رہے تو اپنا غصہ کھا کر چپ رہے (یہ بھی نہیں ہو سکتا) جناب رسول اللہ نے فرمایا اللہ کھول دے (اس مشکل کو) اور دعا کرنے لگے تب لعان کی آیت اتری۔ والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم۔ اخیر تک پھر اس مرد کا امتحان لیا گیا لوگوں کے سامنے اور وہ اور اس کی جوڑو دونوں رسول اللہ کے پاس آئے اور لعان کیا پہلے مرد نے گواہی دی چار بار کہ وہ سچا ہے پھر پانچویں بار لعنت کر کے کہا اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر لعنت ہے خدا تعالیٰ کی پھر عورت چلی لعان کرنے کو آپ نے فرمایا ٹھہر (اور اگر خاوند کی بات سچ ہے تو تو اپنے قصور کا اقرار کر) لیکن اس نے نہ مانا اور لعان کیا جب پیٹھ موڑ کر چلے تو آپ نے فرمایا اس عورت کا بچہ شاید کالے رنگ کا گھونگریا لے بالوں والا پیدا ہوگا (اس شخص کی صورت پر جس کا خاوند کو گمان تھا)۔ پھر ویسا ہی کالا گھونگریا لے بالوں والا پیدا ہوا۔

۳۷۵۶- اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح منقول ہے۔

۳۷۵۷- محمد سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا یہ سمجھ کر کہ ان کو معلوم ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہلال بن امیہ نے

(۳۷۵۷) یہ آپ نے قیافہ سے فرمایا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم قیافہ صحیح ہے، اور اس کے موافق گمان ہو سکتا ہے۔

نسبت کی زنا کی اپنی بیوی کو شریک بن سحما سے اور ہلال بن امیہ براء بن مالک کا مادری بھائی تھا۔ اور اس نے سب سے پہلے لعان کیا اسلام میں۔ راوی نے کہا پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس عورت کو دیکھتے رہو اگر اس کا بچہ سفید رنگ کا سیدھے بال والا لال آنکھوں والا پیدا ہو تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور جو سرمئی آنکھوں والا گھونگریا لے بالوں والا پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحما کا ہے۔ انس نے کہا مجھ کو خبر پہنچی کہ اس عورت کا لڑکا سرگیس آنکھ گھونگریا لے بال اور پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہوا۔

۳۷۵۸- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے پاس لعان کا ذکر ہوا۔ عاصم بن عدی نے اس میں کچھ کہا پھر وہ چلے گئے۔ تب ان کے پاس ان کی قوم کا ایک شخص آیا اور شکایت کرنے لگا کہ اس نے اپنی بی بی کے ساتھ ایک مرد کو دیکھا۔ عاصم نے کہا میں اس بلا میں مبتلا ہوا اپنی بات کی وجہ سے۔ پھر عاصم اس کو لے کر رسول اللہ کے پاس آئے۔ اور اس شخص نے سارا حال آپ سے بیان کیا وہ شخص زرد رنگ دہلا سیدھے بالوں والا تھا۔ اور جس پر دعویٰ کرتا تھا وہ پر گوشت پنڈلیوں والا، گندم رنگ، موٹا تھا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا اللہ تو کھول دے۔ پھر وہ عورت بچہ جنی جو مشابہ تھا اس شخص کے جس پر تہمت تھی۔ تب جناب رسول اللہ نے لعان کروایا ان دونوں۔ میں ایک شخص بولا اے ابن عباس! کیا یہ عورت وہی عورت تھی جس کے لیے جناب رسول اللہ نے فرمایا تھا اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا۔ ابن عباس نے کہا نہیں وہ دوسری عورت تھی جو مسلمانوں میں برائی کے ساتھ مشہور تھی (یعنی لوگ کہتے تھے کہ یہ فاحشہ ہے نہ گواہ تھے نہ اقرار تھا)۔

۳۷۵۹- ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں

هَلَالُ بْنُ أُمِيَّةٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشْرِيكَ ابْنِ سَحْمَاءَ وَكَانَ أَحَا الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ أَوْلَ رَجُلٍ لَعَنَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ فَلَاعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَيْضَ سَبَطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهَلَالِ بْنِ أُمِيَّةٍ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلٌ جَعْدًا حَمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشْرِيكَ ابْنِ سَحْمَاءَ )) قَالَ فَأَنْبَتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلٌ جَعْدًا حَمَشَ السَّاقَيْنِ

۳۷۵۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُرُ إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا أَنْبَيْتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصَفَّرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعْرَ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ حَدًّا أَدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( اللَّهُمَّ بَيْنَ )) فَوَضَعَتْ شَبِيهَا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجَهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ أَمِيَّ النَّبِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَوْ رَجِمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجِمْتُ هَذِهِ )) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَأَيُّ تِلْكَ امْرَأَةٍ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ.

۳۷۵۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُتْلَاعِنَانِ

اتنا زیادہ ہے کہ وہ شخص جس کے ساتھ تہمت تھی مونا، سخت گھونگریا لے بالوں والا تھا۔

۳۷۶۰- قاسم بن محمد سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے لعان والوں کا ذکر ہوا تو عبد اللہ بن شداد نے کہا ان ہی میں وہ عورت تھی جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نہیں وہ عورت دوسری عورت تھی جو علانیہ بدکار تھی۔

۳۷۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ انصاریؓ (انصار کے رئیس) نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی مرد کو پائے (زنا کرتے ہوئے) کیا اس کو مار ڈالے؟ رسول اللہ نے فرمایا نہیں۔ سعد نے کہا نہیں مار ڈالے قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ عزت دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اور صحابہ سے) سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں (یعنی تعجب ہے ان سے کہ ایسی بات کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے طبیعت اور غصہ کو دخل نہ دینا چاہیے)۔

۳۷۶۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو دیکھوں تو کیا اس کو مہلت دوں چار گواہ لانے تک؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

۳۷۶۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھوں تو میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں جب تک چار گواہ نہ لاؤں؟ آپ نے فرمایا بے شک۔ سعد نے کہا ہرگز نہیں میں تو قسم

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَثَلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَرَأَى فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّحْمِ قَالَ جَعَدًا قَطَطًا.

۳۷۶۰- عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَذَكَرَ الْمُتَلَاعِنَانَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ أُهُمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (( لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا )) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنْتُ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

۳۷۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبَّادَةَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتْلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدُ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( اسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ )).

۳۷۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبَّادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أَوْ مَهْلَةً حَتَّى آتِيَّ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ

۳۷۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَّادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمْسُهُ حَتَّى آتِيَّ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۷۶۱) ☆ سعد کا یہ کہنا مخالفت کے طور پر نہ تھا کیونکہ مخالفت پیغمبر کی کفر ہے بلکہ طبیعت اور غیرت کے جوش سے تھا۔  
(۳۷۶۳) ☆ یعنی روکتا ہے اپنے بندوں کو گناہوں سے اور برا سمجھتا ہے گناہوں کو۔ نووی نے کہا یہ تاویل اس لیے کی کہ غیرت بندوں کے حق میں تغیر اور حرکت ہے اور یہ محال ہے اللہ جل جلالہ کے حق میں۔

اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا جلدی اس کا علاج تلواریں سے کر دوں اس سے پہلے۔ رسول اللہ نے فرمایا سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں وہ بڑے غیرت دار ہیں اور میں ان سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ جل جلالہ مجھ سے زیادہ غیرت رکھتا ہے۔

۳۷۶۳- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا اگر میں اپنی بی بی کے پاس کسی مرد کو دیکھوں تو تلواریں سے مار ڈالوں کبھی نہ چھوڑوں۔ یہ خبر رسول اللہ کو پہنچی آپ نے فرمایا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو قسم اللہ کی میں ان سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ جل جلالہ مجھ سے زیادہ غیرت دار ہے۔ حرام کیا اللہ نے بے شرمی کی باتوں کو چھپی اور کھلی اسی غیرت کی وجہ سے اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت دار نہیں ہے اور اللہ سے زیادہ کسی شخص کو عذر پسند نہیں ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا خوشی اور ڈر سنا تے ہوئے (تاکہ بندے سزا سے پہلے اس کی درگاہ میں عذر کر لیں اور توبہ کریں)۔ اور کسی شخص کو اللہ سے زیادہ تعریف پسند نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا جنت کا (تاکہ بندے اس کی عبادت اور تعریف کر کے جنت حاصل کر لیں)۔

۳۷۶۵- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس روایت میں ”غیر مضاف“ کے الفاظ ہیں اور ”عنه“ نہیں ہے۔

۳۷۶۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی فزارہ میں سے آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا میری جو رو کو ایک کالا بچہ پیدا ہوا ہے (تو وہ میرا معلوم نہیں ہوتا کیونکہ میں کالا نہیں ہوں)۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیا ہے؟ وہ بولا لال ہے۔ آپ نے فرمایا ان میں کوئی خاکی بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں خاکی

نعم قال كلاً والذي بعثك بالحق إن كنت لأعاجله بالسيف قبل ذلك قال رسول الله ﷺ (( اسمعوا إلي ما يقول سيدكم إنه لغيور وأنا أغير منه والله أغير مني ))

۳۷۶۴- عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرُ مُصَفِّحٍ عَنْهُ فَلَبَّغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( اتعجبون من غيرة سعد فوالله لأنا أغير منه والله أغير مني من أجل غيرة الله حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا شخص أغير من الله ولا شخص أحب إليه العذر من الله من أجل ذلك بعث الله المرسلين مبشرين ومنذرين ولا شخص أحب إليه المذحة من الله من أجل ذلك وعد الله الجنة ))

۳۷۶۵- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ غَيْرُ مُصَفِّحٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْهُ.

۳۷۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ (( فَمَا أَلْوَانُهَا )) قَالَ حُمْرٌ قَالَ (( هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ )) قَالَ إِنَّ فِيهَا لُورِقًا قَالَ (( فَأَنَّى

(۳۷۶۶) یعنی نظر رنگ کے اختلاف سے اس بات کا یقین نہیں ہو سکتا کہ لڑکا تیرا نہیں ہے، ملک اور ہوا کے اختلاف سے بھی بچے کا رنگ مختلف ہوتا ہے اور کبھی دو دھیال یا تنہیال کی تاثیر بھی پڑتی ہے۔ نووی نے کہا اور اگر ماں باپ دونوں سفید رنگ کے ہوں اور لڑکا لال

بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر یہ رنگ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا کسی رگ نے گھسیٹ لیا ہوگا۔

۳۷۶۷- زہری نے ابن عیینہ کی حدیث کی مانند روایت کی اس میں اتنا فرق ہے کہ کہا اے رسول اللہ! میری عورت نے لڑکاسیہ جنا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ اس کا انکار کروں اور دوسری حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ نے اس کے انکار کرنے کی اجازت نہ دی۔

۳۷۶۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک اعرابی آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا اے رسول اللہ ﷺ! میری عورت نے کالا بچہ جنا ہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیسا ہے؟ اس نے کہا سرخ۔ آپ نے پوچھا کہ ان میں کوئی کالا بھی ہے؟ وہ بولا ہاں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ رنگ کہاں سے آگیا؟ اعرابی بولا کہ اے رسول اللہ ﷺ کسی رگ نے گھسیٹ لیا ہوگا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہاں بھی کسی رگ نے گھسیٹ لیا ہوگا۔

۳۷۶۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

أَتَاهَا ذَلِكَ)) قَالَ (( عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعُهُ عِرْقٌ)) قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعُهُ عِرْقٌ.

۳۷۶۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدْتُ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ وَهُوَ حَيِّنٌ يُعْرَضُ بَأَنْ يَنْفِيَهُ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُرْخَصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ.

۳۷۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ (( هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ (( مَا أَلْوَانُهَا)) قَالَ حُمْرٌ قَالَ (( فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْزُقٍ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( فَأَنَّى هُوَ)) قَالَ لَعَلَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَكُونُ نَزَعُهُ عِرْقٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ (( وَهَذَا لَعَلَّهُ يَكُونُ نَزَعُهُ عِرْقٌ لَهُ)).

۳۷۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.



لڑکھ سیاہ رنگ کا ہو یا ماں باپ دونوں کالے ہوں اور لڑکا گورا ہو تب بھی لڑکے کا نسب باپ ہی سے رہے گا اور کنایہ قذف کرنے سے قذف نہیں ہوتا۔ یہی قول ہے امام شافعی کا۔

## کِتَابُ الْعِتْقِ

### برده آزاد کرنے کے بیان میں

۳۷۷۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ ))

۳۷۷۱- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا

۳۷۷۰- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کرے بردہ میں سے (یعنی وہ بردہ مشترک ہو) اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کرے پھر آزاد کرنے والے کے پاس اس قدر مال ہو جو بردے کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس بردے کی واجبی قیمت لگائی جائے اور باقی شریکوں کو انکے حصے کی قیمت اس کے مال میں سے دی جائے گی اور کل بردہ اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا۔ اور جو وہ مالدار نہ ہو تو جس قدر حصہ اس بردہ کا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد رہے گا۔

۳۷۷۱- اس حدیث کی دوسری اسناد مذکور ہیں۔

(۳۷۷۰) ☆ اور باقی کے واسطے وہ بردہ محنت اور مزدوری کر کے اپنے تئیں آزاد کرا سکتا ہے مگر اس پر جبر نہ ہوگا جیسے دوسری روایت میں ہے اور نووی نے اس میں علماء کے متعدد اقوال ذکر کئے ہیں۔

ابنُ أَبِي فَدَيْكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُنْبٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ.

### بَابُ ذِكْرِ سَعَايَةِ الْعَبْدِ

۳۷۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتَقُ أَحَدُهُمَا قَالَ (( يَضْمَنُ )).

۳۷۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَّصَهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ )).

۳۷۷۴- عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ (( إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قَوْمٌ عَلَيْهِ الْعَبْدُ قِيمَةً عَدَلٌ ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتَقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ )).

### بَابُ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

۳۷۷۵- عَنْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قَوْمٌ عَلَيْهِ قِيمَةً عَدَلٌ.

۳۷۷۶- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتَقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِيهَا عَلَى أَنْ

### باب: غلام کی محنت کا بیان

۳۷۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بردہ دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دیوے تو وہ ضامن ہو گا دوسرے شریک کے حصہ کا (اگر مالدار ہو)۔

۳۷۷۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام میں آزاد کر دے تو اس کا چھڑانا (یعنی دوسرے حصہ کا بھی آزاد کرنا) بھی اسی کے مال سے ہو گا اگر مالدار ہو اگر مالدار نہ ہو تو غلام محنت مزدوری کرے اور اس پر جبر نہ کریں۔

۳۷۷۴- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر وہ آزاد کرنے والا مالدار نہ ہو تو غلام کی واجبہ قیمت لگائی جائے اور محنت کرے اپنے باقی حصے کے لیے جو آزاد نہیں ہو اگر اس پر جبر نہ ہو گا۔

### باب: ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے

۳۷۷۵- قتادہ رضی اللہ عنہ نے ابن ابی عروبہ کی حدیث کی مانند روایت کی اور حدیث میں یہ بھی ذکر کیا کہ اس کی واجبہ قیمت لگائی جائے۔

۳۷۷۶- حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے ارادہ کیا ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنے کا۔

(۳۷۷۲) ☆ فرض کرو کہ بردہ زید اور عمرو میں آدھوں آدھ مشترک تھا۔ زید نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور زید کے پاس مال نہیں تو بردہ کی قیمت واجبہ لگائیں گے۔ فرض کرو سو روپیہ ہوئی۔ اب وہ بردہ محنت مزدوری کر کے پچاس روپیہ عمر کو ادا کرے تو کل آزاد ہو جائے گا ورنہ جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد رہے گا۔

(۳۷۷۳) ☆ ولاء ایک حق شرعی ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے بردے پر حاصل ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آزاد کرنے والا اپنے بردے کا عصبہ وارث ہو جاتا ہے۔



لوٹھی کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ ولاء کا حق ہمارا ہوگا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ان کو بکنے دے تو اپنا کام کر۔ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۳۷۷۷- عروہ سے روایت ہے بریرہ ام المومنین عائشہ کے پاس آئی ان سے مدد مانگنے کو اپنی بدل کتابت میں اور اس نے اپنی کتابت میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا (بلکہ سارا روپیہ باقی تھا)۔ حضرت عائشہ نے اس سے کہا تو اپنے لوگوں کے پاس جا اور اگر وہ منظور کریں تو میں سارا روپیہ کتابت کا ادا کر دیتی ہوں پر ولاء تیری مجھے ملے گی۔ بریرہ نے اپنے مالکوں سے بیان کیا انھوں نے نہ مانا اور کہا اگر حضرت عائشہ چاہیں تو اللہ تیرے ساتھ سلوک کریں لیکن ولاء تو ہم لیں گے۔ حضرت عائشہ نے اس کا ذکر جناب رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو خرید کر لے اور آزاد کر دے ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا حال لوگوں کا وہ وہ شرطیں کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو شخص ایسی شرط کرے وہ لغو ہے اگرچہ سو مرتبہ اس کی شرط کرے، شرط وہی درست اور مضبوط ہے جو اللہ تعالیٰ نے لگائی ہے۔

۳۷۷۸- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے بریرہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی اے عائشہ! میں نے اپنے مالکوں سے کتابت کی ہے نو اوقیہ پر ہر برس میں ایک اوقیہ (چالیس درم)۔ اسی طرح جیسے اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا ان کے کہنے سے تو اپنے

وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرْتَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ))

۳۷۷۷- عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَيَكُونَ وَالْأَوْكُ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بَرِيرَةَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَالْأَوْكُ - فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ )) ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (( مَا بَالُ أَنْاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ ))

۳۷۷۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ إِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوْاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْقِيَّةٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فَقَالَ (( لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ ))

(۳۷۷۷) ☆ کتابت کہتے ہیں غلام یا لوٹھی سے کچھ روپیہ ٹھہرا کر اس کی آزادی دوانگلی پر معلق کرنے کو۔ مثلاً مالک اپنے غلام سے کہے تو اس قدر روپیہ اتنی مدت میں مجھ کو ادا کرے تو تو آزاد ہے۔ اب وہ غلام مکاتب ہو گیا اور جو روپیہ ٹھہرا وہ بدل کتابت ہوگا۔

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حدیث بہت بڑی حدیث ہے اور اس میں سے بہت سے مسائل علمائے کرام نے نکالے ہیں۔ پھر بیان کیا ان سب کو بڑے طول سے۔

ارادے سے باز مت رہو خرید لے اور آزاد کر دے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ پھر جناب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے لوگوں میں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی ستائش کی۔ بعد اس کے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا اخیر تک۔

۳۷۷۹- ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا میرے مالکوں نے مجھ سے مکاتب کیا ہے نو اوقیہ پر ہر برس میں ایک اوقیہ تو تم میری مدد کرو۔ میں نے کہا اگر تمہارے مالک راضی ہوں تو میں یہ ساری رقم یک مشت دے دیتی ہوں اور تم کو آزاد کر دیتی ہوں لیکن تمہاری ولاء میں لوں گی۔ بریرہ نے اس کا ذکر اپنے مالکوں سے کیا۔ انہوں نے نہ مانا اور یہ کہا کہ ولاء ہم لیں گے۔ پھر بریرہ میرے پاس آئی اور یہ بیان کیا میں نے اس کو جھڑکا۔ اس نے کہا قسم خدا کی یہ نہ ہوگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سنا اور مجھ سے پوچھا میں نے سب حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تو خرید لے اور آزاد کر دے اور ولاء کی شرط انہی کے لیے کر لے کیونکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ میں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا شام کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنایاں کی جیسے اس کو لائق ہے پھر فرمایا بعد اس کے کیا حال ہے لوگوں کو وہ وہ شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شرط اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے وہ باطل ہے اگرچہ سو بار شرط کی گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب راست اور اللہ کی شرط مضبوط ہے۔ کیا حال ہے تم میں سے بعض لوگوں کا کہتے ہیں دوسرے سے آزاد تم کرو اور ولاء ہم لیں گے حالانکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۳۷۸۰- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ بریرہ کا خاندان غلام تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ

مِنْهَا ابْتَاعِي وَأَعْتِقِي)) وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ (( أَمَا بَعْدُ ))

۳۷۷۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَيَّ بِرَبِيرَةَ فَقَالَتْ إِنَّ أَهْلِي كَاتِبُونِي عَلَى تِسْعِ أَوْاقٍ فِي تِسْعِ سِنِينَ فِي كُلِّ سَنَةٍ أَوْقِيَةٌ فَأَعِينَنِي فَقُلْتُ لَهَا إِنْ شَاءَ أَهْلُكَ أَنْ أَعِدَّهَا لَهُمْ عِدَّةً وَاحِدَةً وَأَعْتِقَكَ وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَأَثْنَيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ قَالَتْ فَأَنْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ (( لَا هَا اللَّهُ )) إِذَا قَالَتْ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ (( اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ )) فَفَعَلْتُ قَالَتْ ثُمَّ حَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشِيَّةَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ (( أَمَا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابِ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرَطَ اللَّهُ أَوْثَقُ مَا بَالَ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُونَ أَحَدُهُمْ أَعْتَقَ فَلَنَا )) وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ (( أَعْتَقَ )) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ

۳۷۸۰- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَ أَنْ

نے بریرہ کو اختیار دیا (جب وہ آزاد ہوئی خواہ اس سے نکاح قائم رکھے یا فسخ کرے)۔ اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا (یعنی شوہر کو ناپسند کیا) اور جو وہ آزاد ہوتا تو آپ اس کو اختیار نہ دیتے اور اس حدیث میں اما بعد کا لفظ نہیں ہے۔

۳۷۸۱- ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے بریرہ کے مقدمہ میں تین باتیں پیدا ہوئیں ایک تو یہ کہ اس کے مالکوں نے اس کو بیچنا چاہا اور ولاء کی شرط اپنے لیے کرنا چاہی۔ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تو ولاء کی شرط انہی کے لیے کرے اور آزاد کر دے ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا۔ دوسری یہ کہ جب میں نے اس کو آزاد کیا تو جناب رسول اللہ نے اس کو اختیار دیا اپنے شوہر (مغیث) کے باب میں۔ اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور شوہر کو ناپسند کیا۔ تیسری یہ کہ لوگ بریرہ کو صدقہ دیتے اور وہ ہمارے پاس ہدیہ بھیجتی۔ میں نے اس کا ذکر جناب رسول اللہ سے کیا آپ نے فرمایا وہ اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے تو کھاؤ اس کو۔

۳۷۸۲- ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے بریرہ کو خرید انصار کے لوگوں سے اور اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط کر لی۔ رسول اللہ نے فرمایا ولاء اسی کو ملے گی جو والی ہو نعمت کا یعنی آزاد کرے۔ اور اختیار دیا جناب رسول اللہ نے اس کو اپنے خاوند کے مقدمہ میں اس کا خاوند غلام تھا۔ اور بریرہ نے عائشہ صدیقہ کے لیے گوشت کا حصہ بھیجا رسول اللہ نے فرمایا کاش ہمارے لیے بھی اس میں سے تھوڑا گوشت بنا تیں۔ عائشہ نے کہا وہ گوشت صدقہ ملا ہے بریرہ کو (اور آپ پر صدقہ حرام ہے)۔ آپ نے فرمایا وہ بریرہ پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے (تو ہم کو اس کو کھانا درست ہے)۔

۳۷۸۳- ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ

فِي حَدِيثِ حَبْرٍ قَالَ وَكَانَ زَوْجَهَا عَبْدًا فَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ (( أَمَا بَعْدُ ))

۳۷۸۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرُطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ )) قَالَتْ وَعَعْتَقْتُ فَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَتْ وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهْدِي لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوهُ ))

۳۷۸۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ أَنَسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ )) وَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجَهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ )) قَالَتْ عَائِشَةُ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَيَّ بَرِيرَةَ فَقَالَ (( هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ))

۳۷۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا

انہوں نے قصد کیا بریرہ کو خریدنے کا آزاد کرنے کے لیے لیکن اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط لگائی اپنے لیے۔ میں نے رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا خرید کر آزاد کر دو ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ اور جناب رسول اللہ کے پاس حصہ آیا گوشت کا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ گوشت صدقہ میں ملا ہے بریرہ کو۔ آپ نے فرمایا اس کے لیے وہ صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور بریرہ کو اختیار دیا گیا تھا اس کے خاوند کے مقدمہ میں۔ عبد الرحمن نے کہا اس کا خاوند آزاد تھا۔ شعبہ نے کہا پھر میں نے عبد الرحمن سے اس کے خاوند کا حال پوچھا انہوں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہے (تو آزاد ہونے کی روایت قابل اعتبار نہ رہی)۔

۳۷۸۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۸۵- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا بریرہ کا خاوند غلام تھا۔

۳۷۸۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بریرہ کی وجہ سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ اس کو اختیار ملا اپنے خاوند کے مقدمہ میں جب آزاد ہوئی۔ دوسری یہ کہ اس کو گوشت ملا تو جناب رسول اللہ میرے پاس آئے اور ہانڈی میں گوشت چڑھا تھا آگ پر آپ نے کھانا مانگا تو روٹی اور گھر کا کچھ سالن سامنے لایا گیا۔ آپ نے فرمایا گوشت تو ہانڈی میں چڑھا تھا

أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِي بَرِيرَةَ لِلْعَتِقِ فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأَهْدِي )) لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا تُصَدِّقُ بِهِ عَلَيَّ بَرِيرَةَ فَقَالَ (( هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ )) وَخَيْرْتُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ زَوْجَهَا حُرًّا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَقَالَ لَا أَدْرِي.

۳۷۸۴- وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ۳۷۸۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.

۳۷۸۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنِ خَيْرْتُ عَلَيَّ زَوْجَهَا حِينَ عَتَقْتُ وَأَهْدِي لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ فَدَعَا بَطْعَامٍ فَأَتَيْتُ بِخَبْزٍ وَأُدْمٍ مِنْ أَدَمِ الْبَيْتِ فَقَالَ

(۳۷۸۵) ☆ نووی نے کہا اجماع ہے علماء کا اس پر کہ جب لونڈی آزاد ہو جائے اور اس کا خاوند غلام ہو تو لونڈی کو اختیار ہو گا چاہے نکاح فتح کر ڈالے چاہے باقی رکھے اور جو اس کا خاوند آزاد ہو تو عورت کو اختیار نہ ہو گا۔ یہی قول ہے مالک اور شافعی اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر خاوند آزاد ہو جب بھی اختیار ہو گا اور دلیل ابو حنیفہ کی وہ روایت ہے مسلم کی جس میں یہ مذکور ہے کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا لیکن وہ روایت قابل اعتبار نہیں۔ اس لیے کہ شعبہ نے جب دوسری بار عبد الرحمن سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں اور مشہور روایتیں یہی ہیں کہ اس کا خاوند غلام تھا۔ حفاظ حدیث نے کہا اس کے آزاد ہونے کی روایت غلط اور شاذ اور مردود ہے اور مشہور اور ثقات کی روایت کے برخلاف ہے۔ (انجلی مختصر)

آگ پر۔ لوگوں نے کہا بے شک پارسول اللہ! مگر وہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملا ہے ہم کو برا معلوم ہوا کہ اس میں سے آپ کو کھلا دیں۔ آپ نے فرمایا وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور اس کی طرف سے ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ تیسری یہ کہ جب رسول اللہ نے فرمایا بریرہ کے باب میں کہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۳۷۸۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت عائشہ نے ارادہ کیا ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنے کا اس کے مالکوں نے نہ مانا مگر اس شرط سے قبول کیا کہ ولاء ان کو ملے۔ انھوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اپنے ارادے سے باز نہ آ۔ اور ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

باب: ولاء کا بیچنا یا بہہ کرنا درست نہیں

۳۷۸۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ولاء کے بیچ اور بہہ سے۔

۳۷۸۹- اس حدیث کی دوسری اسناد نقل کی گئی ہیں۔

(( أَلَمْ أَرَبُرْمَةً عَلَى النَّارِ فِيهَا لَحْمٌ )) فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصَدَّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَكَرِهْنَا أَنْ نَطْعِمَكَ مِنْهُ فَقَالَ (( هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ )) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا (( إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ )) .

۳۷۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةَ تُعْتِقُهَا فَأَبَى أَهْلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْوَلَاءُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

باب النهي عن بيع الولاء وهبته

۳۷۸۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبْتِهِ قَالَ مُسْلِمٌ النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ .

۳۷۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي قَبْطَةَ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عَثْمَانَ كُلُّهُمُ الْوَلَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

(۳۷۸۸) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے ولاء کی بیچ اور بہہ کے حرمت نکلی اور یہ معنی ہوا کہ اس کا بیچ اور بہہ صحیح نہیں ہے اور ولاء اپنے مستحق کی طرف سے اور کسی کو منتقل نہ ہوگی بلکہ ولاء ایک رشتہ ہے ماتے کے رشتے کی طرح اور جمہور علماء کا یہی قول ہے مگر بعض سلف نے اس کا نقل جائز رکھا ہے اور شاید یہ حدیث ان کو نہیں پہنچی۔

بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ  
أَنَّ التَّقْفِيَّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ إِلَّا التَّبِيعُ  
وَلَمْ يَذْكُرْ الْهَبَةَ.

### بَابُ تَحْرِيمِ تَوَالِيِ الْعَتِيقِ غَيْرِ مَوَالِيهِ

باب : اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو مولیٰ  
نہیں بنا سکتا

۳۷۹۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے لکھا کہ  
ہر قبیلہ پر اس کی دیت واجب ہوگی، پھر لکھا کہ کسی مسلمان کو  
درست نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان کے غلام کا مولیٰ بن بیٹھے  
بغیر اس کی اجازت کے (اور اجازت سے بھی درست نہیں اور  
بعضوں کے نزدیک درست ہے۔ نووی)۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ  
آپ نے لعنت کی اس پر جو ایسا کرے اپنی کتاب میں۔

۳۷۹۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے جو شخص کسی کو مولیٰ بنائے بغیر  
اجازت اپنے مالکوں کے اس پر لعنت ہے اللہ اور اس کے فرشتوں  
کی نہ اس کا فرض قبول ہو گا نہ نفل۔

۳۷۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مولیٰ بنائے کسی قوم کو اپنے  
مالکوں کی اجازت کے بغیر اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں  
کی سب کی قیامت کے دن نہ اس کا نفل قبول ہو گا نہ فرض۔

۳۷۹۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی  
ہے۔

۳۷۹۴- ابراہیم تمیمی نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے خطبہ پڑھا  
حضرت علیؑ نے تو فرمایا جو شخص کہتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی اور  
کتاب ہے جس کو ہم (اہل بیت) پڑھتے ہیں سو اللہ کی کتاب کے  
اور اس کتاب کے، اور وہ ان کی تلواریں کے میان میں تھی، تو وہ

۳۷۹۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَتَبَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ كُلَّ بَطْنٍ  
عَقُولُهُ ثُمَّ (( كَتَبَ أَنَّهُ لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ  
يُتَوَالَى مَوْلَى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بغيرِ إِذْنِهِ )) ثُمَّ  
أَخْبَرْتُ أَنَّهُ لَعَنَ فِي صَحِيفَتِهِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ.

۳۷۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ (( مَنْ تَوَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ  
اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ )).

۳۷۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ  
(( مَنْ تَوَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ  
اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ )).

۳۷۹۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ  
قَالَ (( وَمَنْ وَالَى غَيْرَ مَوَالِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ )).

۳۷۹۴- عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ أَبِيهِ قَالَ  
خَطَبْنَا عَلِيًّا بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ  
عِنْدَنَا شَيْئًا نَقَرُوهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ  
الصَّحِيفَةُ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ

☆ نووی نے کہا اس حدیث کی شرح کتاب الحج کے اخیر میں گزر چکی ہے۔

جھوٹ بولتا ہے (اس سے رد ہو گیا رافضیوں کا خیال کہ رسول اللہ نے حضرت علیؑ کو وہ وہ باتیں بتائی تھیں جو کسی اور صحابی کو نہیں بتائیں)۔ اس کتاب میں اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا اور زخموں کی دیت کا اور اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ نے فرمایا مدینہ حرم ہے عمیر سے لے کر ثور تک (ثور تو مکہ میں ہے یہ غلطی ہے راوی کی ثور کے بدلے شاید احد صحیح ہو) جو شخص اس میں نئی بات نکالے یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول نہ کرے گا اور نہ نفل اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ادنیٰ مسلمان بھی ذمہ لے سکتا ہے۔ اور جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کو باپ بنائے یا اپنے مولیٰ کے سوا اور کسی کو مولیٰ بنائے تو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہو گا نہ نفل۔

### باب: برده آزاد کرنے کی فضیلت

۳۷۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آزاد کرے مسلمان بردے کو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر ایک عضو کو آزاد کرے گا جہنم سے۔

۳۷۹۶- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمان بردہ آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا عضو جہنم سے آزاد کرے گا یہاں تک کہ شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلے۔

۳۷۹۷- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا جو شخص آزاد کرے مسلمان بردے کو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو بردے کے ہر عضو کے بدلے جہنم سے آزاد کرے گا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو بھی بردے کی شرمگاہ کے بدلے۔

فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ اللَّيْلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجَرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أذْنَاهُمْ وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ اتَّمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا ))

### بَابُ فَضْلِ الْعَتَقِ

۳۷۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِنْهَا إِرْتَابًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ ))

۳۷۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهَا عَضْوًا مِنْ أَعْضَائِهِ مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرَجَهُ بِفَرَجِهِ ))

۳۷۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتِقَ فَرَجَهُ بِفَرَجِهِ ))

۳۷۹۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان آزاد کرے مسلمان کو اللہ اس کے عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے چھڑائے گا۔ سعید بن مرجانہ نے کہا میں حضرت ابو ہریرہ سے یہ حدیث سن کر سیدنا زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے یہ حدیث بیان کی انھوں نے ایک غلام کو آزاد کر دیا جس کے بدلے جعفر کے بیٹے کو دس ہزار درم یا ہزار دینار دیئے تھے۔

### باب: باپ کو آزاد کرنے کی فضیلت

۳۷۹۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا مگر ایک صورت میں کہ باپ کو کسی کا غلام دیکھے پھر خرید کر اس کو آزاد کر دے۔

۳۸۰۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

۳۷۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَغْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَقْدَّ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ )) قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ.

### باب فضل عتق الوالد

۳۷۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا يَجْزِي وَلَدًا وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ )) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ (( وَلَدًا وَالِدَهُ )).

۳۸۰۰- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالُوا (( وَلَدًا وَالِدَهُ )).



(۳۷۹۸) ☆ سبحان اللہ اہل بیت کیسے عاشق تھے خدا اور رسول کے۔ نووی نے کہا ان حدیثوں سے آزاد کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ آزاد کرنا افضل اعمال میں سے ہے اور اس کی وجہ سے انسان کو جہنم سے آزادی ملتی ہے اور جنت ہاتھ آتی ہے۔ اور حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اس بردے کا آزاد کرنا افضل ہے جس کے تمام اعضاء پورے ہوں تو خصی یا اندھایا کانایا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا نہ ہو اور خصی وغیرہ کے آزاد کرنے میں بھی ثواب ہے لیکن کامل فضیلت اسی میں ہے کہ بردے کے اعضاء سب صحیح اور سالم ہوں اور گراں قیمت ہو۔ اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ مرد کا آزاد کرنا زیادہ ثواب ہے یا عورت کا۔ بعضوں نے کہا ہے کہ عورت کا آزاد کرنا افضل ہے اور اکثر کے نزدیک مرد کا آزاد کرنا ثواب ہے۔ اور مومنہ کی قید سے معلوم ہوا کہ یہ فضیلت مسلمان بردے کے آزاد کرنے میں ہے لیکن کافر بردے آزاد کرنا اس میں بھی ثواب ہے پر مسلمان سے کم ہے۔

(۳۷۹۹) ☆ نووی نے کہا ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عزیز و اقارب کے خریدنے سے وہ آزاد نہ ہوں گے جب تک ان کو آزاد نہ کرے اور جمہور علماء کے نزدیک وہ خریدنے کے ساتھ آزاد ہو جائیں گے اور دلیل ان کی دوسری حدیث ہے۔



## کِتَابُ الْبُيُوعِ

### خرید و فروخت کے بیان میں

باب: بیع ملامسہ اور منابذہ باطل میں

۳۸۰۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع ملامسہ سے اور بیع منابذہ سے۔  
 ۳۸۰۲- ابوہریرہ سے مذکورہ بالا روایت کی گئی ہے۔  
 ۳۸۰۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت کی گئی ہے۔  
 ۳۸۰۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۸۰۵- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے دو بیعوں سے ممانعت ہوئی ہے ایک تو بیع ملامسہ اور دوسری بیع منابذہ۔ بیع ملامسہ یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کا کپڑا چھولے بے سوچے سمجھے (اور یہ کپڑا چھونے سے بیع لازم ہو جائے) اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور کوئی دوسرے کا کپڑا نہ دیکھے۔

۳۸۰۶- ابو سعید خدری سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ نے دو بیعوں سے اور دو طرح کے پہناوے سے۔ ایک تو منع کیا ملامسہ سے اور دوسرا منابذہ سے۔ بیع میں ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص

بَابُ إِبْطَالِ بَيْعِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

۳۸۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.  
 ۳۸۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.  
 ۳۸۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.  
 ۳۸۰۴- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۳۸۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نَهَى عَنِ بَيْعَتَيْنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ أَمَا الْمَلَامَسَةُ فَإِنَّ يَلْمَسُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نُوْبَ صَاحِبِهِ بِغَيْرِ تَأْمُلٍ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قُوْبَهُ إِلَى الْآخَرِ وَلَمْ يَنْظُرْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلَى نُوْبِ صَاحِبِهِ.

۳۸۰۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَابْتَسَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ

(۳۸۰۱) ☆ نوٹی نے کہا خود صحیح مسلم میں ان کی تفسیر آگے آتی ہے لیکن ہمارے اصحاب سے بیع ملامسہ کی تفسیر میں تین قول منقول ہیں۔ ایک یہ کہ بیچنے والا ایک کپڑا اپنا ہوا یا اندھیرے میں لے کر آئے اور خریدار اس کو چھولے بیچنے والا یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ بیچا اس شرط سے کہ تیرا چھونا تیرے دیکھنے کے قائم مقام ہے اور جب تو دیکھے تو تجھے اختیار نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ چھونا خود بیع قرار دیا جائے مثلاً مالک مال مشتری سے یہ کہے جب تو چھولے تو وہ تیرے خریدنے کے قائم مقام ہو گیا۔ تیسرا یہ کہ چھونے سے مجلس کا اختیار قطع کیا جائے اور تینوں صورتوں میں یہ بیع باطل ہے۔ اسی طرح بیع منابذہ کے بھی تین معنی ہیں ایک تو یہ کہ کپڑے کا پھینکنا بیع قرار دیا جائے۔ یہ امام شافعی کی تاویل ہے۔ دوسرا یہ کہ پھینکنے سے اختیار قطع کیا جائے۔ تیسرا یہ کہ پھینکنے سے مراد کنکری کا پھینکنا ہے اور اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ بیع الحصاة میں آئے گا۔ (انتہی)

دوسرے کا کپڑا چھوئے اپنے ہاتھ سے رات یا دن کو اور نہ لٹے اس کو مگر اسی لیے یعنی بیع کے لیے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور دوسرا اپنا کپڑا اس کی طرف پھینک دے اور یہی ان کی بیع ہو بغیر دیکھے اور بغیر رضامندی کے۔  
باب: کنکری کی بیع اور دھوکے کی بیع باطل ہے

وَالْمُامَسَةُ لِمَسِّ الرَّجُلِ نَوْبَ الْآخِرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْبَلُهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَبْذُرَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِنَوْبِهِ وَيَبْذُرَ الْآخِرُ إِلَيْهِ نَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْعَهُمَا مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ.  
بَابُ بَطْلَانِ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَالْبَيْعِ الَّذِي

فِيهِ غَرَرٌ

۳۸۰۷- عن ابن شهاب بهذا الإسناد.

۳۸۰۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کنکری کی بیع سے اور دھوکے کی بیع سے۔

۳۸۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

باب: جبل الجبلہ کی بیع کی ممانعت

۳۸۰۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا جبل الجبلہ کی بیع سے۔

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ حَبْلِ الْجَبَلَةِ

۳۸۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْجَبَلَةِ

۳۸۱۰- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جاہلیت کے لوگ اونٹ کا گوشت بیچتے تھے جبل الجبلہ تک اور جبل الجبلہ یہ ہے کہ اونٹنی جنے پھر اس کا بچہ حاملہ ہو اور وہ جنے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا اس سے۔

۳۸۱۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَبَايَعُونَ لَحْمَ الْحَزُورِ إِلَى حَبْلِ الْجَبَلَةِ وَحَبْلُ الْجَبَلَةِ أَنْ تَنْتَجِ النَّاقَةُ نَمَّ تَحْمِلُ الْبَنِي نُبِحَتْ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ.

(۳۸۰۷) ☆ نووی نے کہا کنکری کی بیع کے تین معنی ہیں۔ ایک یہ کہ بائع یوں کہے میں نے تیرے ہاتھ وہ کپڑے بیچے جن پر یہ کنکری پڑے جس کو میں پھینکتا ہوں یا یہاں سے لے کر جہاں تک یہ کنکری جائے اتنا اسباب میں نے بیچا۔ دوسرے یہ کہ بائع یہ شرط لگائے کہ جب تک میں کنکری پھینکوں تجھے اختیار ہے بعد اس کے اختیار نہیں ہے۔ تیسرے یہ کہ خود کنکری پھینکنا بیع قرار پائے۔ مثلاً یوں کہے جب میں اس کپڑے پر کنکری ماروں تو وہ اتنے کو بک جائے گا۔ اور لیکن دھوکے کی بیع تو وہ ایک اصل عظیم ہے کتاب الہی کی اور اس میں بہت سے مسائل داخل ہیں۔ مثلاً بیع بھاگے ہوئے بردے کی اور معدوم کی اور مجہول کی اور جس کی تسلیم پر قدرت نہیں ہے اور جس پر بائع کی ملک پوری نہیں ہوئی اور بیع مچھلی کی پانی میں دودھ کی تھن میں بچہ کی پیٹ میں پرندے کی ہوا میں کسی غیر معین تھیلی یا کپڑے یا بکری وغیرہ کی تو یہ سب بیعین باطل ہیں اس لیے کہ ان سب میں دھوکا ہے۔ (اتنی مختصراً)

(۳۸۱۰) ☆ نووی نے کہا جبل الجبلہ کی یہی تفسیر مالک اور شافعی نے اختیار کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ جبل الجبلہ سے مراد یہ ہے کہ اونٹنی حاملہ کے پیٹ کے بیچے کو بیچے۔ احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور دونوں بیعین باطل ہیں۔ اول بوجہ جہالت میعاد کے اور دوسری بوجہ معدوم اور مجہول ہونے بیع کے۔

باب: اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے نہ اس کی بیع پر بیچے اور دھوکہ دینا اور تھن میں دودھ بھر رکھنا حرام ہے

۳۸۱۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔

۳۸۱۲- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے مگر اس کی اجازت سے۔

۳۸۱۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے چکانے پر نہ چکائے۔

۳۸۱۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اپنے بھائی کے چکائے ہوئے پر چکانے سے۔

۳۸۱۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا قافلہ سے نہ ملو بیع کے لیے اور نہ بیچے کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع اور نہ لاڑیا پن کرو اور نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو اور نہ بند رکھو تھن میں دودھ اونٹ کا یا بکری کا پھر کوئی خریدے ایسے جانور کو

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلَيَّ بَيْعِ اَخِيهِ  
وَسَوْمِهِ عَلَيَّ سَوْمِهِ وَتَحْرِيمِ النَّجْشِ  
وَتَحْرِيمِ التَّصْرِيَةِ

۳۸۱۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَيَّ بَيْعِ بَعْضٍ ))

۳۸۱۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَيَّ بَيْعِ اَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَيَّ خِطْبَةَ اَخِيهِ اِلَّا اَنْ يَاْذَنَ لَهُ ))

۳۸۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا يَسْمُ الْمُسْلِمُ عَلَيَّ سَوْمِ اَخِيهِ ))

۳۸۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى اَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَيَّ سَوْمِ اَخِيهِ وَفِي رِوَايَةِ الدَّوْرَقِيِّ عَلَيَّ سَيْمَةَ اَخِيهِ

۳۸۱۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا يُتَلَقَى الرَّكْبَانُ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَيَّ بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَصْرُوا الْبَابِلَ وَالْغَنَمَ

(۳۸۱۲) ☆ نووی نے کہا بیع کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے تو نے جو چیز خریدی ہے اس کی خرید فتح کر ڈال میں ویسی ہی چیز اس سے سستی دیتا ہوں یا اس سے عمدہ چیز اسی قیمت پر دیتا ہوں اور یہ حرام ہے۔ اسی طرح اپنے بھائی کی خرید پر خریدنا بھی حرام ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے کہ تو نے جو چیز بیچی ہے اس کی بیع فتح کر ڈال میں تجھ سے اس سے زیادہ قیمت پر خرید لوں گا اور پیام کی مثال کتاب النکاح میں گزر چکی ہے۔

(۳۸۱۳) ☆ نووی نے کہا یہ نبی جب ہے کہ بائع اور مشتری بیع پر راضی ہو چکے ہوں لیکن ابھی بیع نہیں ہوئی ہو کہ اتنے میں دوسرا کہے کہ میں اس چیز کو مول لیتا ہوں یہ ناجائز ہے۔ لیکن ہراج (نیلام) میں مول بڑھانا ہر ایک کو درست ہے۔

(۳۸۱۵) ☆ یعنی آگے بڑھ کر اناج کے کھپ مول لینے کے لیے بیجا روں سے نہ ملا کر دو۔ کیونکہ اس میں دو نقصان ہیں ایک نقصان بیوپاری کا کہ شاید بازار میں زیادہ کو بکنا ہو۔ دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار میں کھپ آتی تو سب لوگ مول لیتے۔ یعنی دوسرے کو نقصان دینے کے لیے قیمت نہ بڑھاؤ جب خریدنا منظور نہ ہو۔ جاہر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور چھوڑ دو لوگوں کو آپس میں خرید و فروخت کریں خدا اللہ

(جس کا دودھ تھن میں رکھا گیا ہو دھوکا دینے کے لیے) تو خریدنے والے کو اختیار ہے (جب وہ دودھ دوہے اور اس کو معلوم ہو کہ دودھ اتنا نہیں نکلا جتنا گمان تھا) دونوں میں سے جو بھلا معلوم ہو وہ دوہنے کے بعد اس کو کرے۔ اگر پسند آئے تو رکھ لے اور جو ناپسند ہو تو وہ جانور واپس کرے اور ایک صاع کھجور کا دودھ کے بدلے پھیرے دے۔

۳۸۱۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا سرداروں سے جا کر ملنے سے (جو غلہ لاتے ہیں) اور شہری کو باہر والے کا مال بیچنے سے اور ایک سوکن کو دوسری سوکن کے لیے طلاق چاہنے سے اور دھوکا دینے سے اور تھن میں دودھ روکنے سے اور ایک بھائی کے مول تول پر مول کرنے سے۔

۳۸۱۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۸۱۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا لاڑیا پین سے۔

### باب: آگے بڑھ کر تاجروں سے ملنے کی ممانعت

۳۸۱۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا آگے جا کر اسباب تجارت سے ملنے کو یہاں

فَمَنْ ابْتَاغَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَخْلُبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ ))

۳۸۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّلْقِي لِلرُّكْبَانِ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَأَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَّاقَ أُخْتِهَا وَعَنْ النَّجْشِ وَالنَّصْرِيَّةِ وَأَنْ يَسْتَأَمَّ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمٍ أُخِيهِ.

۳۸۱۷- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَوَهَبٍ نَهَى وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ.

۳۸۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ

### باب تحريم تلقى الجلب

۳۸۱۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَتَلْقَى السَّلْعَ حَتَّى تَبْلُغَ

تہ روزی دیتا ہے ایک کو ایک سے۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر کوئی باہر سے شہر میں مثلاً اتاج بیچنے لائے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کارہنے والا اس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ میرے پاس رکھ جا میں تجھ کو مہنگا بیچ دوں گا اس کو حضرت نے منع کیا کہ اس میں لوگوں کا نقصان ہے اگر قحط ہو تو یہ بالاتفاق حرام ہے ورنہ مکروہ ہے۔ اور امام شافعی اور جمہور علماء نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے اور ابو حنیفہ نے محض قیاس سے حدیث کے خلاف حکم کیا ہے حالانکہ ان کا اصول یہ ہے کہ حدیث ضعیف بھی قیاس کے اوپر مقدم ہے اور یہ حدیث بالاتفاق علماء صحیح ہے اور متعدد صحابہ سے مروی ہے خود ابن مسعود سے بسند صحیح بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ اس واسطے علمائے حنفیہ کو امام اعظم کا قول اس باب میں ترک کرنا چاہیے اور حدیث پر عمل ضروری ہے اور یہی ارشاد ہے امام ابو حنیفہ کا رحم کرے اللہ ان پر اور بخش دے خطا ان کی۔ آمین یا رب العالمین۔

تک کہ وہ بازار میں آئیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے منع کیا آگے جا کر ملنے سے۔

۳۸۲۰- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۸۲۱- عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے آگے جا کر سوداگروں سے ملنے کو۔

۳۸۲۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا آگے جا کر کھپ سے ملنے کو۔

۳۸۲۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت ملو آگے جا کر مالوں کی کھپ سے (جب تک وہ بازار میں نہ آئیں اور مال والوں کو بازار کا بھاؤ معلوم نہ ہو)۔ اگر کوئی آگے جا کر ملے اور مال خرید لے پھر مال کا مالک بازار میں آئے اور بھاؤ کے دریافت میں معلوم ہو کہ اس کو نقصان ہوا ہے تو اس کو اختیار ہے (چاہے تو بیع فسخ کر ڈالے)۔

باب: شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے

۳۸۲۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچے بستی ولا باہر والے کا مال۔

۳۸۲۵- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا سواروں کے (جو مال لے کر آئیں) آگے جا کر ملاقات سے اور منع کیا بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنے سے۔ طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا بستی والے کو نہیں چاہیے کہ باہر والے کا دلال بنے (اس کا مال

الْأَسْوَاقِ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ الْآخِرَانِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّلْقِي.

۳۸۲۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ.

۳۸۲۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ تَلْقِي الْبُيُوعِ.

۳۸۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتْلَقِيَ الْجَلْبُ

۳۸۲۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا تَلْقُوا الْجَلْبَ فَمَنْ تَلَقَاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدَهُ السُّوقِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ )).

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِي

۳۸۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

۳۸۲۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُتْلَقِيَ الرُّكْبَانُ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمَسَارًا.

(۳۸۲۳) ☆ امام نووی نے کہا ظاہر احادیث سے اس کی حرمت معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے امام شافعیؒ، مالکؒ اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کے نزدیک آگے جانا درست ہے بشرطیکہ لوگوں کو نقصان نہ ہو اور نقصان کی صورت میں مکروہ ہے۔ اور صحیح جمہور کا مذہب ہے اور جو کسی کام کو باہر نکلے اور وہاں مال والے ملیں اور مال خرید لیں تو اس میں دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ حرام ہے۔ اتنی مختصر۔

بکوانے میں بلکہ اس کو خود بیچنے دے۔

۳۸۲۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بیچے شہر والا باہر والے کا مال بلکہ چھوڑ دو لوگوں کو اللہ روٹی دے ایک کو ایک سے۔

۳۸۲۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۳۸۲۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم منع کئے گئے اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کے مال کو بیچے اگرچہ اس کا بھائی یا باپ ہو۔

۳۸۲۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کئے گئے ہم اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کا مال بیچے۔

### باب : مصراۃ کی بیع کا بیان

۳۸۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے پھر چا کر اس کا دودھ نچوڑے اگر اس کا دودھ پسند آئے رکھ چھوڑے نہیں تو بکری پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا اس کے ساتھ (دودھ کے بدلے)۔

۳۸۳۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص

۳۸۲۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعَا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ غَيْرَ أَنْ فِي رِوَايَةٍ يَحْتَمِي يَرْزُقُ ))

۳۸۲۷- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۳۸۲۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نُهِنَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَحَاهُ أَوْ أَبَاهُ

۳۸۲۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نُهِنَا عَنْ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

### بَابُ حُكْمِ بَيْعِ الْمَصْرَاةِ (۱)

۳۸۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ اشْتَرَى شَاةً مَصْرَاةً فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا فَلْيُخْلِئْهَا فَإِنْ رَضِيَ حَلَابَهَا أَمْسَكَهَا وَإِلَّا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ))

۳۸۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

(۳۸۲۹) ☆ امام نووی نے کہا ان احادیث سے اس امر کی حرمت ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہے شافعی اور اکثر علماء کا۔ اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ کوئی مسافر باہر سے یا دوسرے شہر سے مال لے کر آئے بیچنے کے لیے اور بستی والا اس سے یوں کہے تو اپنا مال میرے پاس چھوڑ دے میں آہستہ آہستہ مہنگا بیچ دوں گا تو یہ منع ہے۔ اگر اس مال کی شہر والوں کو حاجت نہ ہو تو منع نہیں باوجود مخالفت کے اگر کوئی بیچے تو بیع صحیح ہو جائے گی لیکن حرام رہے گی۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک بیع فسخ کر دی جائے اور عطا اور مجاہد اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ بیع درست ہے کیونکہ اس میں احسان ہے باہر والے پر۔ اور ان حدیثوں کو انہوں نے منسوخ کہا ہے اور دعویٰ یہ ہے بلا دلیل کیونکہ اگر احسان بھی ہو مال والے پر تب بھی برائی ہے ساری بستی والوں کے ساتھ کہ وہ اس مال سے فائدہ اٹھاتے اور نفع کماتے اور دعویٰ فسخ کا لغو ہے (انتہی مع زیادة)۔

(۱) ☆ مصراۃ اس جانور کو کہتے ہیں جس کے مالک نے دودھ دوہنا اس کا موقوف کر دیا ہو تاکہ تھنوں میں خوب دودھ بھر جائے اور لوگ دھوکا کھائیں۔ اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔

دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے اس کو تین روز تک اختیار ہے چاہے اس کو رکھ چھوڑے چاہے پھیر دے اس کے ساتھ ایک صاع کھجور کا بھی دے۔

۳۸۳۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تھن میں دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے اس کو تین دن تک اختیار ہے اگر پھیر دے تو ایک صاع اناج کا بھی دے لیکن گیہوں دینا ضروری نہیں۔

۳۸۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مصراۃ بکری خریدے تو اس کو اختیار ہے اگر چاہے رکھ لے چاہے پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا بھی اس کے ساتھ دے، گیہوں کا نہیں۔

۳۸۳۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے لیکن اس میں ”غنم“ کا لفظ ہے۔

۳۸۳۵- ہمام بن منبہ نے کہا یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ نے بیان کیں رسول اللہ ﷺ سے پھر کئی حدیثیں ذکر کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اونٹنی خریدے جس کا دودھ چڑھایا گیا ہو یا ایسی بکری خریدے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ ابْتاعَ شاةَ مُصْرَاةٍ فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ))

۳۸۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ اشْتَرَى شاةَ مُصْرَاةٍ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ ))

۳۸۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ اشْتَرَى شاةَ مُصْرَاةٍ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ ))

۳۸۳۴- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (( مَنْ اشْتَرَى مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ))

۳۸۳۵- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا مَا أَحَدُكُمْ اشْتَرَى لِفَحَّةٍ مُصْرَاةٍ أَوْ

۳۸۳۲) ☆ عرب میں گیہوں گراں ہیں اور کھجور اور دوسرے اناج ارزاں ہیں تو فرمایا کہ کھجور کا ایک صاع دے یا دوسرے کسی اناج کا جیسے جوار اور مسور وغیرہ۔

۳۸۳۵) ☆ امام نووی نے کہا اور گزر چکا کہ تصریہ (یعنی جانور کا دودھ چڑھانا لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے) حرام ہے اور باوجود حرمت کے ان احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ بیچ صحیح ہو جائے گی اور خریدار کو اختیار ہو گا چاہے رکھے چاہے پھیر دے۔ اسی طرح ہر مکر اور فریب کی بیچ میں خریدار کو اختیار ہے۔ مثلاً کسی نے بوڑھی لونڈی کے بال کالے کر دیے یا گھونگر یا لے بنا دیئے اور مانند اس کے۔ اور اختلاف کیا ہے ہمارے اصحاب نے کہ یہ اختیار فوراً ہو گا علم کے بعد یا تین دن رہے گا۔ تو بعضوں نے کہا تین دن تک رہے گا اور اصح یہ ہے کہ علم کے ساتھ ہی اختیار ہو گا۔ اور حدیث میں جو تین دن کی قید مذکور ہے وہ اس لیے کہ اکثر علم تین دن میں ہوتا ہے کیونکہ ایک آدھ دن دودھ کم دینے میں چارہ وغیرہ کی خرابی کا گمان ہوتا ہے لیکن تین دن کے بعد یقین ہو جاتا ہے۔ پھر جب ایسا جانور پھیر دینا چاہے اونٹ ہو یا بکری یا گائے دودھ اس کا بہت ہویا تھوڑا ہر حال میں دودھ کے بدلے ایک صاع کھجور کا دینا کافی ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مالک اور لیث اور ابن ابی لیلیٰ اور ابو یوسف اور ابو ثور اور فقہائے محدثین کا اور یہی صحیح ہے۔ اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ اس شہر میں جس چیز کا خوراک میں رواج ہو اس کا ایک صاع ملے

شَاةٌ مُصْرَاةٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلِبَهَا  
إِمَّا هِيَ وَإِلَّا فَلْيُرْدُهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ))

بَابُ بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَبِيعِ قَبْلَ الْقَبْضِ

تو اس کو اختیار ہے دودھ دوہنے کے بعد یا اس کو رکھ لے یا پھیر  
دے اور ایک صاع کھجور کا بھی اس کے ساتھ دے۔

باب: قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے ہاتھ بیچنا  
درست نہیں ہے

۳۸۳۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا  
يَبْعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ )) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ  
كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ.

۳۸۳۶- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ  
بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔ ابن عباس نے کہا میں ہر چیز  
کو اسی پر خیال کرتا ہوں۔

۳۸۳۷- عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۸۳۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۸۳۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۳۸۳۸- ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ ))

کوئی اناج خریدے پھر اس پر قبضہ کرنے تک اس کو نہ بیچے۔ ابن

عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ.

عباس فرماتے ہیں کہ میں ہر چیز کو اناج پر قیاس کرتا ہوں۔

۳۸۳۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۳۸۳۹- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا

فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک ناپ نہ لے۔

دے دے یہ کھجور سے خاص نہیں ہے۔ اور امام ابو حنیفہ اور ایک طائفہ اہل عراق اور بعض مالکیہ نے یہ کہا ہے کہ وہ جانور پھیر دے اور ایک  
صاع کھجور دینا ضروری نہیں ہے بلکہ دودھ کی قیمت دینا چاہیے۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر مثلی شے کو تلف کرنے تو مثل دے ورنہ قیمت دے  
اور دوسری جنس کا دینا قاعدے کے خلاف ہے۔ اور جمہور علماء یہ جواب دیتے ہیں کہ جب حدیث صاف وارد ہو گئی تو عقلی قاعدہ سے اس پر  
اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ اور حکمت اس میں یہ ہے کہ عرب کی خوراک اس وقت کھجور تھی اور صاع ہر صورت میں مقرر کیا گیا ہے بطور حد  
کے تاکہ جھگڑا نہ ہو۔ اور اکثر گاؤں دیہات میں قیمت میں اختلاف ہوتا ہے اور فساد ہوتا ہے تو شرع نے ایک ضابطہ قرار دے دیا تاکہ اس قسم  
کے جھگڑے مطلق پیدا ہونے نہ پائیں اور اس کی مثال شرع میں موجود ہے مثلاً بچہ کی دیت ایک بردہ وغیرہ۔ اتھی۔

(۳۸۳۶) ☆ اور امام شافعی کا یہ مذہب ہے کہ اناج کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ ہر ایک شے کی خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ بیع درست نہیں  
جب تک بیع کا قبضہ اس پر نہ ہو۔ اور عثمان بن عفان نے کہا ہر شے کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور ابو حنیفہ نے کہا صرف زمین یا مکان یا باغ  
وغیرہ غیر منقولہ کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور کسی چیز کی درست نہیں اور امام مالک نے کہا کہ سوا اناج کے اور سب چیزوں کی بیع قبضہ سے  
پہلے درست ہے اور اکثر علماء نے اس سے اتفاق کیا ہے اور بعضوں نے کہا جو چیزیں ناپ اور تول کر بکتی ہیں ان میں اس حدیث کے موافق حکم  
ہوگا اور باقی چیزوں کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے لیکن عثمان بن عفان کا قول بالکل شاذ اور متروک ہے اور قابل عمل اور اعتبار کے لائق نہیں  
ہے۔ (نودوی)

(۳۸۳۹) ☆ تو اب اگر یہ شخص قبضہ سے پہلے بیع ڈالے گا تو بیع کہاں سے لائے گا؟ حالانکہ بیع میں بیع کا ہونا ضروری ہے۔ اگر یہ بھی



طاؤس نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کیوں اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے کہا تم نہیں دیکھتے لوگوں کو کہ وہ اناج سونے اور چاندی کے بدلے میعاد پر بیچتے ہیں۔

۳۸۴۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو پورا نہ لے لے (یعنی ناپ تول نہ لے اور اس پر قبضہ نہ کر لے)۔

۳۸۴۱- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ کے زمانے میں اناج خریدتے تھے پھر ایک شخص کو ہمارے پاس بھیجتے تھے جو ہم کو حکم کرتا اناج کو اس جگہ سے اٹھالے جانے کا جہاں خریدتے تھے بیچنے سے پہلے (تاکہ قبضہ ہو جائے۔ اس کے بعد اگر چاہے تو اور کسی کے ہاتھ بیچ کرے)۔

۳۸۴۲- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۳۸۴۳- اور ہم اناج کو خرید کر تے سواروں سے ڈھیر لگا کر پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم کو منع کیا اس ڈھیر کے بیچنے سے جب تک اس کو ہم اور جگہ نہ لے جائیں۔

۳۸۴۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو پورا نہ لے لے اور قبضہ نہ کر لے (پورا لینے سے مراد یہ ہے کہ اس کو ماپ تول لے لے)۔

۳۸۴۵- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

يَبِعُهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ (( فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَقَالَ  
أَلَا تَرَاهُمْ يَتَبَايَعُونَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامِ مُرْجَأًا وَلَمْ  
يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ مُرْجَأًا.

۳۸۴۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ  
ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ )).

۳۸۴۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبِيعُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنْ  
الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ  
أَنْ نَبِيعَهُ.

۳۸۴۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ  
اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ )).

۳۸۴۳- قَالَ وَكُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنْ  
الرُّكْبَانِ جَزَافًا فَتَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ.

۳۸۴۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
(( مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ  
وَيَقْبِضَهُ )).

۳۸۴۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ  
ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ )).

میعاد پر بیچے اور کم میعاد ہو پہلی میعاد سے تو وہی قباحت ہے اور جو زیادہ ہو تو گویا روپیہ کی بیج روپیہ سے ہوئی اور یہ بے فائدہ ہے اور اس میں خوف ہے ربا کا۔

۳۸۴۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يُحَوَّلُوهُ.

۳۸۴۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مار پڑتی اس بات پر کہ وہ اناج کے ڈھیر خریدتے پھر اسی جگہ پر اس کو بیچ ڈالتے قبضہ سے پہلے۔

۳۸۴۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا ابْتَاعُوا الطَّعَامَ جِزَافًا يُضْرَبُونَ فِي أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ وَذَلِكَ حَتَّى يُزَوِّوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْتَرِي الطَّعَامَ جِزَافًا فَيَحْمِلُهُ إِلَى أَهْلِهِ.

۳۸۴۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے دیکھا لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مار پڑتی جب وہ اناج کے ڈھیر خریدتے اور اسی جگہ پر اپنے مکانوں میں لے جانے سے پہلے ان کو بیچتے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ اناج خریدتے تھے یوں ہی ڈھیر کا ڈھیر پھر اس کو اٹھالاتے اپنے گھر کو۔

۳۸۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ (( مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَكْتَاتَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ مِنْ ابْتِاعٍ )).

۳۸۴۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو ماپ نہ لے۔

۳۸۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ أَحَلَّتْ بَيْعَ الرَّبَا فَقَالَ مَرْوَانُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَحَلَّتْ بَيْعَ الصِّكَاكِ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يُسْتَوْفَى قَالَ فَحَطَبَ مَرْوَانُ

۳۸۴۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے مروان بن الحکم سے کہا (جو عامل تھا مدینہ کا) تو نے درست کر دیا ربا کی بیع کو۔ مروان نے کہا کیوں میں نے کیا کیا؟ ابو ہریرہ نے کہا تو نے سند (پروانہ) کی بیع جائز رکھی حالانکہ رسول اللہ نے منع کیا اناج کی بیع سے اس پر قبضہ کرنے سے پہلے۔ تب مروان نے خطبہ سنایا لوگوں کو اور

☆ (۳۸۴۶) امام نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ حاکم اسلام بیع فاسد کرنے والے کو تعزیر دے سکتا ہے مار سے۔

☆ (۳۸۴۷) امام نووی نے کہا اس حدیث سے اناج کا ڈھیر خریدنا بغیر ماپے اور تولے درست ٹھہرا اور یہی مذہب ہے شافعی کا کہ گیہوں یا کھجور وغیرہ کا ڈھیر خریدنا حرام نہیں ہے لیکن کراہت میں اس کے دو قول ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ اگر کراہت ہے تو تنزیہی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ تنزیہی کراہت بھی نہیں ہے۔

☆ (۳۸۴۹) یعنی اگر لوگوں سے جنھوں نے خرید اٹھا ان کو قبضہ سے پہلے یہاں مراد ان سندوں سے وہ چھٹیاں ہیں جو حکومت سے ملتی ہیں سالانہ معاش کی اس میں اناج ہوتا ہے اور روپیہ وغیرہ تو جس کے نام کی چھٹی نکلے اس کو چاہیے کہ اپنے قبضہ میں لا کر بیچے آپ۔ اگر قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے تو اس میں اختلاف ہے۔ نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ وہ جائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ جائز نہیں ہے بدلیل قول ابو ہریرہ کے اور جس نے جائز رکھا اس نے ابو ہریرہ کے قول کی تاویل کی ہے اس طرح پر کہ مراد ان کی وہ بیع ہے جو مشتری نے کسی تیسرے شخص کے ہاتھ کی ہو مشتری کے قبضہ سے پہلے نہ کہ اول بیع جو صاحب سند نے مشتری کے ہاتھ کی تو بھی بیع ثانی سے ہے نہ کہ بیع اول سے کہ صاحب سند نے

منع کیا اس کی بیع سے۔ سلیمان جو راوی ہے اس حدیث کا حضرت ابو ہریرہ سے اس نے کہا میں نے دیکھا چوکیدار کو وہ ان چھٹیوں کو چھین رہے تھے لوگوں سے۔

۳۸۵۰- جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جب تو کوئی اناج خریدے پھر مت بیچ اس کو جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔

باب: کھجور کے ڈھیر کو جس کا وزن معلوم نہ ہو کھجور کے بدلے بیچنا درست نہیں ہے

۳۸۵۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کھجور کا ڈھیر بیچنے سے جس کا وزن معلوم نہ ہو اس کھجور کے بدلے جس کا وزن معلوم ہو۔

۳۸۵۲- اوپر والی حدیث کی طرح ہے سند کافرق ہے۔

باب: بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک اسی مقام میں رہیں جہاں بیع ہوئی ہے

۳۸۵۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے (بیع کو فسخ کرنے کا) جب تک دونوں جدا نہ ہوں مگر اس بیع میں جس میں اختیار کی شرط کی گئی ہے۔

النَّاسَ فَنَهَى عَنْ بَيْعِهَا قَالَ سَلِيمَانُ فَنظَرْتُ إِلَى حَرَسٍ يَأْخُذُونَهَا مِنْ أَيْدِي النَّاسِ.

۳۸۵۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا ابْتِغَتْ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ)).

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ صَبْرَةِ التَّمْرِ الْمَجْهُولَةِ الْقَدْرِ بِتَمْرٍ

۳۸۵۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصَّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَأَيُّعَلَّمُ مَكِيلَتَهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ.

۳۸۵۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكَرْ مِنَ التَّمْرِ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ.

بَابُ ثُبُوتِ خِيَارِ الْمَجْلِسِ لِلْمُتَبَاعِعِينَ

۳۸۵۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْبَيْعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَنْفَرَقَا إِلَّا بِبَيْعِ الْخِيَارِ)).

اللہ کی ملک مستقل ہے اور وہ مشتری نہیں ہے تو اس کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے جیسے کوئی ترکہ کا مال قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے۔ اتنی۔ (۳۸۵۳) ☆ کیونکہ جب جنس ایک ہو تو برابر بیچنا چاہیے اور یہاں احتمال ہے کہ ایک طرف کھجوریں ماپ میں زیادہ ہوں۔ البتہ اگر دوسری جنس کے بدلے بیچے تو قباحت نہیں ہے۔

(۳۸۵۳) ☆ اس میں جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہتا ہے مدت معین تک۔ نو دہائی نے کہا اس حدیث سے دلیل لی گئی ہے اختیار مجلس کے ثبوت پر بائع اور مشتری دونوں کے لیے یہاں تک کہ وہ دونوں مجلس بیع سے جدا ہوں (یعنی وہاں سے اور کہیں چلے جائیں اپنے جسم سے جدا ہو جائیں)۔ اور جمہور صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے اور اسی طرف گئے ہیں علی بن ابی طالب اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم۔

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا  
حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ  
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا  
ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۸۵۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۸۵۴- عَنْ ابْنِ أَبِي فَدْلِكَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ  
كِلَاهِمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ.

۳۸۵۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو آدمی خرید و فروخت کریں تو ہر ایک کو  
اختیار ہے (معاملہ توڑ ڈالنے کا) جب تک دونوں جدا نہ ہوں اور  
ایک جگہ رہیں یا ایک دوسرے کو اختیار دے (معاملہ کے نافذ  
کرنے کا اور بیع کے پورا کرنے کا اب اگر ایک نے اختیار دیا  
دوسرے کو اور کہا کہ بیع کو نافذ کر دے) پھر دونوں راضی ہوئے  
بیع کے نفاذ پر تو بیع لازم ہوگی اور جو دونوں جدا ہو گئے بیع کے بعد  
اور ان میں سے کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تب بھی بیع لازم ہوگی۔

۳۸۵۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( إِذَا  
تَبَاعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا  
لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيَّرُ أَحَدُهُمَا  
الْآخَرَ فَإِنْ خَيْرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى  
ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ  
تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ  
الْبَيْعُ ))

۳۸۵۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا جب دو آدمی خرید و فروخت کریں آپس میں تو ہر  
ایک کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں یا ان کی بیع بشرط خیار ہو  
پھر اگر بیع کو اختیار کریں تب بیع لازم ہو جائے گی۔ ابن ابی عمر کی

۳۸۵۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ (( إِذَا تَبَاعَ الْمُتَبَايَعَانِ بِالْبَيْعِ فَكُلُّ  
وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ

تھ اور ابو ہریرہ سلمی اور طاؤس اور سعید بن المسیب اور عطا اور شرح اور حسن بصری اور شعبی اور اوزاعی اور ابن ابی ذئب اور سفیان بن عیینہ  
اور شافع اور ابن مبارک اور علی بن المدینی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور ابو ثور اور ابو عبید اور بخاری اور تمام محدثین اور امام ابو  
حنیفہ۔ اور مالک نے کہا ہے کہ مجلس کا اختیار کوئی چیز نہیں ہے بلکہ جب زبان سے ایجاب و قبول ہو گیا تو بیع لازم ہوگی اور ربیعہ نے ایسا ہی کہا  
ہے اور نخعی سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور ثوری سے ایک روایت ایسی ہی ہے۔ لیکن حدیث صحیح سے ان لوگوں کا مذہب رد ہوتا ہے اور ان کے  
پاس کوئی صحیح جواب نہیں ہے تو صواب وہی ہے جس کو جمہور علماء نے اختیار کیا ہے اتنی۔

(۳۸۵۶) ☆ امام نووی نے کہا یہ روایت دلیل ہے اس امر کی کہ جدائی سے مراد بدنوں کی جدائی ہے نہ کہ ایجاب و قبول سے جدائی تھ

روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر جب بیع کرتے کسی شخص سے اور یہ منظور ہو تاکہ معاملہ منحنہ ہو تو تھوڑی دور چلے جاتے (بیع کے بعد تاکہ جدائی ہو جائے) پھر لوٹ آتے اس کے پاس۔

۳۸۵۷- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا کوئی بیع لازم نہ ہوگی جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں مگر بیع خیار میں۔

باب: تجارت اور بیان میں راست بازی کا بیان

۳۸۵۸- حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر وہ دونوں بیچ بولیں گے اور بیان کر دیں گے (جو کچھ عیب ہے چیز میں یا قیمت میں) تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے اور چھپائیں گے (عیب کو) تو ان کی بیع کی برکت مٹ جائے گی اور ان کی تجارت کو کبھی فروغ نہ ہوگا۔ (حقیقت میں تجارت ہو یا زراعت ہو یا نوکری ایمانداری اور راست بازی وہ شے ہے جس کی بدولت ہر چیز میں دن دوئی رات چو گنی ترقی ہوتی ہے)۔

۳۸۵۹- دوسری روایت کا وہی ترجمہ جو اوپر گزرا۔ امام مسلم نے کہا کہ حکیم بن حزام جو راوی ہیں اس حدیث کے وہ خاص کعبے کے

يَكُونُ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجِبَ (( زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رَوَاتِهِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا فَأَرَادَ أَنْ لَا يُقِيلَهُ قَامَ فَمَشَى هُنَيْئَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ.

۳۸۵۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( كُلُّ بَيْعٍ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ )).

بَابُ الصَّدَقِ فِي الْبَيْعِ وَالْبَيَانِ

۳۸۵۸- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيْنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْنَهُمَا )).

۳۸۵۹- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَوَلَدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ

لہ جیسے بعضوں نے تاویل کی ہے۔

(۳۸۵۷) ☆ نووی نے کہا یہ جو استثناء حدیث میں منقول ہے "الابیع الخیار" اس کی تفسیر میں تین قول ہیں ایک یہ کہ مراد وہ خیال رہے جو بعد اتمام عقد کے ہو مجلس کی جدائی سے پہلے اور مطلب یہ ہے کہ دونوں کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں الا اس صورت میں کہ مجلس ہی میں یہ اختیار تمام کر دیں مثلاً دونوں مل کر بیع کو نافذ کر دیں تو بیع لازم ہو جائے گی اور اختیار کا باقی رہنا جدائی تک نہ ہوگا۔ دوسری یہ کہ مراد مستثنیٰ سے وہ بیع ہے جس میں اختیاری شرط کی گئی ہو تو دن تک یا اس سے کم تو اس بیع میں جدائی کے ساتھ اختیار ختم نہ ہوگا بلکہ مدت شرط تک باقی رہے گا۔ تیسری یہ کہ مراد وہ بیع ہے جس میں نفی خیار کی شرط ہو۔ اس صورت میں بیع مجلس ہی میں لازم ہو جاوے گی اور اختیار نہ ہوگا۔ اور یہ اخیر کی تفسیر اس شخص کے مذہب پر صحیح ہوگی جو اس شرط کے ساتھ بیع کو جائز رکھتا ہے اور صحیح ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ اس شرط سے بیع باطل ہو جاوے گی۔ اتنے۔

فِي حَوْفِ الْكَعْبَةِ وَعَاشَ مِائَةَ وَعِشْرِينَ سَنَةً.

### بَاب مَنْ يُخَدَعُ فِي الْبَيْعِ

۳۸۶۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخَدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ إِذَا بَايَعْتَ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ )) .

اندرا پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس تک جیے۔

### باب: جو شخص بیع میں دھوکہ کھائے

۳۸۶۰- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر ہوا ایک شخص کا اس کو لوگ فریب دیتے ہیں بیع میں تو آپ نے فرمایا اس شخص کو جب تو بیع کیا کرے تو کہہ دیا کر فریب نہیں ہے (یعنی مجھ سے فریب نہ کرنا یا اگر تو فریب کرے گا تو وہ مجھ پر لازم نہ ہوگا)۔ پھر وہ جب بیع کرتا تو یہی کہتا (مگر لا خلابہ کے بدلے اس کی زبان سے لا خلابہ نکلتا کیونکہ وہ لام کو نہ بول سکتا)

۳۸۶۱- عبداللہ بن دینار سے ایسا ہی مروی ہے مگر اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ جب بیچتا تو لا خلابہ کہتا۔

۳۸۶۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَكَانَ إِذَا بَايَعْتَ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ.

### بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الشَّمَارِ قَبْلَ بُدْوٍ

### صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ

۳۸۶۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعِ.

باب: میوہ جب تک اس کی صلاحیت کا یقین نہ ہو درخت پر بیچنا درست نہیں جب کاٹنے کی شرط نہ ہوئی ہو

۳۸۶۲- عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا میوؤں کے بیچنے سے درختوں پر جب تک ان کی صلاحیت کا یقین نہ ہو منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

۳۸۶۳- عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

۳۸۶۳- مندرجہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۸۶۱) نووی نے کہا بعض نسخوں میں لا خلابہ ہے مگر وہ تصحیف ہے اور بعض نسخوں میں لا خلابہ ہے پر صحیح وہی ہے لا خلابہ اور اس شخص کا نام حبان بن مہذب بن عمرو انصاری تھا جو باپ ہے یحییٰ اور واسع کا اُحد کی جنگ میں شریک تھا اور بعضوں نے کہا اس کا باپ مہذب تھا اس کی عمر ایک سو تیس سال کی ہو گئی تھی اور کسی لڑائی میں اس کے سر میں پتھر کا زخم لگا تھا اس وجہ سے اس کی عقل اور زبان دونوں میں فتور آ گیا تھا اور دار قطنی نے کہا کہ وہ اندھا تھا اور ایک روایت میں ہے جو ثابت نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے یہ ہی فرمایا تھا تو کہا کہ مجھ کو اختیار ہے تین دن تک (روایت کی اس کو حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے کتاب المعرفة میں اور ابن ماجہ نے سنن میں اور دار قطنی نے اور بخاری نے تاریخ وسط میں اور تاریخ کبیر میں اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور عبدالرزاق نے مصنف میں اور عبدالحق نے احکام میں) اب اختلاف کیا ہے علماء نے اس حدیث میں۔ بعضوں نے یہ اختیار خاص رکھا ہے اسی شخص سے اور کہا ہے دوسرے لوگوں کو اگرچہ ان کا نقصان ہو بیع میں یہ اختیار نہیں ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کا اور یہی صحیح روایت ہے مالک سے اور بغداد کے مالکیہ نے کہا کہ جس کو ظن دی جائے اس کو اختیار ہے اس حدیث کے رد سے بشرطیکہ وہ ظن تہائی قیمت تک پہنچے اس سے کم میں یہ اختیار نہ ہوگا اور صحیح اول مذہب ہے کیونکہ اختیار صحیح روایت سے ثابت نہیں ہوا۔ انتہی مختصر۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۳۸۶۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کھجور کو بیچنے سے جب تک وہ لال یا زرد نہ ہو (کیونکہ جب سرخی یا زردی اس میں آجاتی ہے تو سلامتی کا یقین ہو جاتا ہے)۔ اس طرح منع فرمایا بالی کے بیچنے سے جب تک سفید نہ ہو اور آفت کا ڈرنہ جائے اور منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

۳۸۶۵- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مت بیچو پھل کو درخت پر جب تک اس کی سلامتی معلوم نہ ہونے اور آفت کے جانے کا یقین ہو جائے۔ سلامتی معلوم ہونے سے یہ غرض ہے کہ اس میں سرخی یا زردی نمودار ہو جائے۔

۳۸۶۶- اس سند سے بھی مندرجہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۸۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

۳۸۶۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

۳۸۶۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پھل کو جب تک اس کی سلامتی معلوم نہ ہو لے۔

۳۸۷۰- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے لوگوں نے کہا عبد اللہ بن عمر سے پھل کی سلامتی سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا اس کی آفت جاتی رہے۔

۳۸۷۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو جناب رسول اللہ ﷺ نے میووں کے بیچنے سے جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں (یعنی آفت سے)۔

۳۸۷۲- حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے منع

۳۸۶۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ وَعَنْ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاثَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ.

۳۸۶۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَتَذْهَبَ عَنْهُ الْآفَةُ )) قَالَ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ حُمْرَتُهُ وَصَفْرَتُهُ.

۳۸۶۶- عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ لَمْ يَذْكَرْ مَا بَعْدَهُ.

۳۸۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَهَّابِ.

۳۸۶۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ

۳۸۶۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ))

۳۸۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَيَقِيلُ لِابْنِ عُمَرَ مَا صَلَاحُهُ قَالَ تَذْهَبُ عَاثَتُهُ.

۳۸۷۱- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطْيِبَ

۳۸۷۲- عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

کیا رسول اللہ نے درخت کے پھل بیچنے سے یہاں تک کہ اس کی صلاحیت ظاہر ہو۔

۳۸۷۳- ابو البختری سے روایت ہے (ان کا نام سعید بن عمران تھا) میں نے ابن عباس سے پوچھا کھجور کے درختوں کی بیع کو (یعنی ان کے پھل بیچنے کو)۔ انھوں نے کہا منع کیا رسول اللہ نے کھجور کی بیع سے یہاں تک کہ وہ کھانے کے لائق ہو اور وہ کاٹ کر رکھنے کے لائق ہو۔

۳۸۷۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بیچو پھلوں کو جب تک ان کی صلاحیت معلوم نہ ہو۔

باب: تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنا حرام ہے مگر عربیہ میں درست ہے

۳۸۷۵- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا منع کیا پھل کے بیچنے سے جب تک اس کی صلاحیت معلوم نہ ہو اور درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے۔

۳۸۷۶- ابن عمر نے کہا زید بن ثابت نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عربیہ کی بیع میں (عربیا جمع

عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحَهُ.

۳۸۷۳- عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ مِنْهُ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يُوزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْزَرَ.

۳۸۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا تَبْتَاعُوا التَّمَارَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحَهَا ))

باب تَحْرِيمِ بَيْعِ الرُّطْبِ بِالتَّمْرِ  
إِلَّا فِي الْعَرَبِيَا (۱)

۳۸۷۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحَهُ وَعَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ.

۳۸۷۶- قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ نَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي

(۳۸۷۳) ☆ نووی نے کہا کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب کاٹنے کی شرط نہ ہو بیع میں۔ لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر کاٹنے کی شرط کی جائے پھر نہ کاٹیں تب بھی صحیح ہو جائے گی اور بائع جبر کرے گا خریدار پر کاٹ لینے کے لیے البتہ اگر دونوں راضی ہو جائیں درخت پر رہنے دینے کے لیے تو جائز ہے اور جو اس شرط سے بیچے کہ درخت پر رہنے دیں گے تو باطل ہے بالاجماع اس لیے کہ کبھی پھل تلف ہو جاتا ہے تو بائع اپنے بھائی کا مال مفت اڑالے گا اور یہ منع ہے۔ اسی طرح اگر بلا شرط بیچے تب بھی ہمارے اور جمہور علماء کے نزدیک بیع باطل ہے اور بعد صلاحیت معلوم ہو جانے کے ہر طرح سے بیع درست ہے۔

(۱) ☆ عربیہ یہ ہے کہ باغ کا مالک اپنے درختوں میں سے کچھ درخت کسی غریب کو دے اور ان درختوں پر ترمیوہ لگا ہوا ہو پھر اس میوہ کو وہ غریب کسی اور کے ہاتھ یا خود مالک کے ہاتھ خشک میوہ کے بدلے بیچ ڈالے۔ رسول اللہ نے اس کو جائز رکھا تاکہ غریبوں کو ہرج نہ ہو۔ اور بعضوں نے کہا عربیہ یہ ہے کہ غریب آدمی جس کے پاس نقد روپیہ نہ ہو اپنے اور اپنے عمال کے کھانے کے لیے خشک کھجور کے بدلے درختوں پر تر کھجور خریدے تو یہ جائز ہے بشرطیکہ پانچ دس سے کم ہو اور ایک دس ساٹھ صاع کا ہو تا ہے اور اسی کو مزینہ کہتے ہیں جو ممنوع ہے مگر عربیہ کو آپ نے مستثنیٰ کر دیا ہے۔



ہے عربیہ کی جس کے معنی اوپر گزرے ہیں۔

۳۸۷۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت خرید کر درخت پر کے میوے کو جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو اور مت خرید کر درخت پر کے کھجور خشک کھجور کے بدلے۔

۳۸۷۸- ابن شہاب نے روایت کی سعید بن المسیب سے کہ رسول اللہ نے منع کیا مزابنہ سے اور محافلہ سے۔ مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جائے اور محافلہ یہ ہے کہ بالی میں کا گیہوں یعنی کھپ بیچا جائے گیہوں کے بدلے۔ اور منع کیا آپ نے زمین کو کرایہ پر لینے سے گیہوں کے بدلے (یعنی ان گیہوں کے بدلے جو اسی زمین سے پیدا ہونگے)۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا رسول اللہ نے فرمایا مت بیچو میوے کو جب تک اس کی صلاحیت معلوم نہ ہو اور مت بیچو درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے۔ اور سالم نے کہا مجھ سے عبد اللہ نے بیان کیا انھوں نے سنا زید بن ثابت سے انھوں نے سنا رسول اللہ سے کہ آپ نے رخصت دی اس کے بعد عربیہ میں رطب یا تمر کے بدلے میں اور سوا عربیہ کے اور کسی کی اجازت نہیں دی۔

۳۸۷۹- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عربیہ والے کو اس کے بیچنے کی کھجور کے بدلے اندازہ کر کے۔

۳۸۸۰- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عربیہ میں اور مراد عربیہ سے یہ ہے کہ ایک گھر کے لوگ اندازہ سے کھجور دیں اور اس کے بدلے درخت پر کے تر کھجور کھانے کو خرید لیں۔

۲۸۸۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بِيعِ الْعَرَابِيَا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رَوَاتِهِ أَنْ تَبَاعَ  
۳۸۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
(لَا تَبْتَاعُوا التَّمْرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا  
التَّمْرَ بِالتَّمْرِ) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سِوَاءَ.  
۳۸۷۸- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُرَابَنَةِ وَالْمُحَافَلَةِ وَالْمُرَابَنَةُ أَنْ  
يُبَاعَ ثَمَرُ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَافَلَةُ أَنْ يُبَاعَ  
الزَّرْعُ بِالقَمْحِ وَاسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالقَمْحِ قَالَ  
وَأَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( لَا تَبْتَاعُوا  
التَّمْرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا التَّمْرَ  
بِالتَّمْرِ )) وَ قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيَّةِ  
بِالرُّطْبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخَّصْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ.

۳۸۷۹- عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرَبِيَّةِ  
أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرَصِيهَا مِنَ التَّمْرِ

۳۸۸۰- عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَخَّصَ فِي الْعَرَبِيَّةِ بِأَخْذِهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرَصِيهَا  
تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطْبًا.

۳۸۸۱- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

- ۳۸۸۲- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرَبِيُّ النَّحْلَةَ تُحْفَلُ لِلْقَوْمِ فَيَسْعُونَهَا بِحَرْصِهَا تَمْرًا.
- ۳۸۸۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيِّ بِحَرْصِهَا تَمْرًا قَالَ يَحْيَى الْعَرَبِيُّ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ تَمْرَ النَّحْلَاتِ لَطَعَامٍ أَهْلِيهِ رُطْبًا بِحَرْصِهَا تَمْرًا.
- ۳۸۸۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَبِيَّ أَنْ تُبَاعَ بِحَرْصِهَا كَيْلًا.
- ۳۸۸۵- عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَنْ تُوَعِّدَ بِحَرْصِهَا.
- ۳۸۸۶- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيَّ بِحَرْصِهَا.
- ۳۸۸۷- عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَضَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ذَلِكَ الرَّبَا تِلْكَ الْمُرَابَنَةُ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيِّ النَّحْلَةَ وَالنَّحْلَتَيْنِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِحَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطْبًا.
- ۳۸۸۸- عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيِّ بِحَرْصِهَا تَمْرًا.
- ۳۸۸۹- عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيِّ بِحَرْصِهَا تَمْرًا.
- ۳۸۸۲- یحییٰ بن سعید سے ایسا ہی مروی ہے اس میں یہ ہے کہ عربیہ وہ درخت ہے کھجور کا جو کسی کو دے دیا جائے پھر وہ اندازہ کر کے اس کے پھلوں کو خشک کھجور کے بدلے بیچ ڈالے۔
- ۳۸۸۳- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عربیہ کی بیچ میں اندازہ کر کے کھجور کے بدلے۔ یحییٰ نے کہا عربیہ یہ کہ ایک شخص کچھ درختوں پر کے پھل اپنے گھروالوں کے کھانے کے لیے خریدے خشک کھجور کے بدلے اندازہ سے۔
- ۳۸۸۴- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عربیہ میں اندازہ کر کے بیچنے کی ماپ سے۔
- ۳۸۸۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
- ۳۸۸۶- نافع سے مروی ہے اسی سند سے کہ رسول اللہ نے اجازت دی عربیہ کی بیچ کی اندازہ کر کے۔
- ۳۸۸۷- بشیر بن یسار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے روایت کیا جو ان کے گھر میں رہتے تھے ان میں سے ایک سہل بن ابی حشمہ تھے کہ رسول اللہ نے منع کیا درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے اور فرمایا یہی سود ہے یہی مزاہنہ ہے مگر آپ نے اجازت دی عربیہ کی بیچ میں ایک درخت یا دو درخت کی کھجور کوئی گھر والا (اپنے بال بچوں کے کھانے کے لیے) خریدے اور اس کے بدلے اندازہ سے خشک کھجور دے کر کھجور کھانے کو۔
- ۳۸۸۸- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عربیہ کی بیچ میں اندازہ کر کے۔
- ۳۸۸۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

مِنْ أَهْلِ دَارِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى فذَكَرَ  
بِمَثَلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى غَيْرِ  
أَنَّ إِسْحَقَ وَابْنَ الْمُثَنَّى جَعَلَا مَكَانَ الرَّبَا الزَّيْبِ  
وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الرَّبَا.

۳۸۹۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے۔

۳۸۹۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۳۸۹۱- رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما سے  
روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مزابنہ سے یعنی درخت پر  
کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے مگر عریا والوں کو اس کی  
اجازت دی۔

۳۸۹۱- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَلِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي  
حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابِنَةِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَصْحَابَ  
الْعَرَايَا فَإِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَهُمْ.

۳۸۹۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عریا کی بیع میں اندازے سے  
بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق تک شک ہے داؤد بن  
الحصین راوی ہے اس حدیث کا۔

۳۸۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْعِهَا  
فِيمَا دُونَ حَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي حَمْسَةِ يَشْكُ  
دَاوُدُ قَالَ حَمْسَةَ أَوْ دُونَ حَمْسَةَ قَالَ نَعَمْ.

۳۸۹۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا  
رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے اور مزابنہ کہتے ہیں درخت پر کی  
کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے اور درخت پر کے  
انگور کو خشک انگور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے۔

۳۸۹۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ  
الْمُزَابِنَةِ وَالْمُزَابِنَةِ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعِ  
الْكُرْمِ بِالزَّيْبِ كَيْلًا.

۳۸۹۴- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا  
مزابنہ سے اور مزابنہ کہتے ہیں درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے  
بدلے بیچنے کو اور درخت پر کے انگور خشک انگور کے بدلے بیچنے  
ماپ سے (انگل اور اندازہ کر کے) اور کھیت گیہوں کے بدلے بیچنے  
کو (اس کو محافلہ بھی کہتے ہیں)۔

۳۸۹۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابِنَةِ بَيْعِ تَمْرِ النَّخْلِ  
بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّيْبِ كَيْلًا وَبَيْعِ  
الزَّرْعِ بِالْجِنْطَةِ كَيْلًا.

۳۸۹۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

۳۸۹۵- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۳۸۹۶- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے  
مزابنہ سے اور مزابنہ بیع ہے درخت پر کی کھجور کی خشک کھجور کے

۳۸۹۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابِنَةِ وَالْمُزَابِنَةِ بَيْعِ

ساتھ ماپ کر کے اور درخت پر کے انگور کی خشک انگور کے ساتھ ماپ سے۔ اسی طرح ہر پھل کی انگور سے (اسی پھل کے بدلے)۔

۳۸۹۷- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے منع فرمایا مزابند سے اور مزابند یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جائے یعنی خشک کھجور کے ماپ معین ہوں (مثلاً چار صاع یا پانچ صاع خشک کھجور کے بدلے) اور خریدار یہ کہے کہ درخت پر کی کھجور اگر زیادہ نکلیں تو میری ہیں اور جو کم نکلیں تو میرا نقصان ہوگا۔

۳۸۹۸- ترجمہ وہی جو پہلے گزرا۔

۳۸۹۹- عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابند سے اور وہ یہ ہے کہ اپنے باغ کا پھل اگر کھجور ہو تو خشک کھجور کے بدلے بیچے ماپ سے اور جو انگور ہو تو سوکھے انگور کے بدلے بیچے ماپ سے اور جو کھیت ہو تو سوکھے اناج کے بدلے بیچے ماپ سے۔ آپ نے ان سب سے منع کیا (کیونکہ سب میں احتمال ہے کمی اور بیشی کا)۔

۳۹۰۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر

کھجور لگی ہو

۳۹۰۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کھجور کے درخت کو بیچا گا بھاپیوند کرنے کے بعد تو اس پر کے پھل بائع کے ہیں مگر جب خریدار شرط کر لے۔

ثَمْرِ النَّخْلِ بِالثَّمْرِ كَيْلًا وَيَبِيعُ الرَّبِيبَ بِالْعَنْبِ كَيْلًا وَعَنْ كُلِّ ثَمْرٍ بِخَرْصِهِ.

۳۸۹۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْمُرَابَنَةِ وَالْمُرَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِثَمْرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى إِنْ زَادَ فَلِيَّ وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ.

۳۸۹۸- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۸۹۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُرَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمْرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَتْ نَخْلًا بِثَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِرَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَتِيْبَةٌ أَوْ كَانَ زَرْعًا.

۳۹۰۰- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

بَابُ مَنْ بَاعَ نَخْلًا عَلَيْهَا

ثَمْرٌ

۳۹۰۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبْرَتْ فَثَمْرُهَا لِلْبَّاعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُشْتَرِطُ ))

(۳۹۰۱) کہ پھل میں لوں گا اور بائع راضی ہو جائے تو پھل خریدار کو ملیں گے۔ مالک اور شافعی اور لیث اور اکثر علماء کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اس درخت کا گا بھاپیوند نہ ہو تو پھل خریدار کے ہوں گے البتہ اگر بائع شرط کر لے کہ پھل میں لوں گا اور مشتری راضی ہو جائے تو پھل بائع کو ملیں گے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر صورت میں پھل بائع کے ہوں گے۔ اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک ہر حال میں خریدار کے ہوں گے۔ (نووی مختصرًا)

۳۹۰۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس درخت کی جڑیں کوئی خرید لے اور اس میں گابھا پیوند ہوا ہو تو پھل اسی کے ہونگے جس نے پیوند کیا ہے مگر جب خریدار شرط کر لے۔

۳۹۰۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد گابھا پیوند کر کے کھجور کے درخت کو بیچ ڈالے تو پھل اسی کا ہو گا مگر جس صورت میں خریدار شرط کر لے پھل کی۔

۳۹۰۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۹۰۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جو شخص کھجور کے درخت کو تاخیر کے بعد خریدے تو پھل اس کا بائع کو ملے گا مگر جب مشتری شرط کر لے پھل کی اور جو شخص کوئی بردہ خریدے اور وہ مالدار ہو تو مال بائع کا ہو گا مگر جب مشتری شرط کر لے۔

۳۹۰۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۹۰۷- دوسری روایت بھی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری۔

باب: محافلہ اور مزابنہ اور مخابره کی ممانعت اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے اور معاومہ کا منع ہونا

۳۹۰۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( أَيَّمَا نَخْلٍ اشْتَرَيْتَ أَصُولَهَا وَقَدْ أُبْرِتَ فَإِنَّ ثَمَرَهَا لِلَّذِي أُبْرَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهَا )) .

۳۹۰۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( أَيَّمَا امْرِئٍ أُبْرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أُبْرَ ثَمَرُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ )) .

۳۹۰۴- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

۳۹۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( مَنْ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُوْبِّرَ فَثَمَرُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ )) .

۳۹۰۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

۳۹۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابِنَةِ وَعَنِ الْمُخَابَرَةِ وَيَبِيعُ الثَّمَرَةَ قَبْلَ بُدْوِ صَلَاحِهَا

(۳۹۰۲) ☆ پھلوں کی اپنے لیے شرط کی تو اسی کو ملیں گے۔ کھجور کا درخت تراور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بانی چیر کے نر کی بانی اس میں پیوند کرتے ہیں تو بہت پھلتا ہے۔ عربی میں اس کو تاخیر کہتے ہیں اور موبر اس درخت کو جس میں یہ عمل کیا گیا ہو۔

(۳۹۰۷) ☆ نووی نے کہا اس حدیث میں دلالت ہے امام مالک اور شافعی کے قدیم مذہب کی کہ مالک اپنے غلام کو اگر مال کا مالک کر دے تو اس کی ملک ہو جاتی ہے لیکن پھر جب مالک غلام کو بیچے تو وہ مال کا مالک ہو جاتا ہے۔ اور جدید قول امام شافعی کا اور امام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا اور حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جو مال غلام کے قبضے میں ہونہ اس کی ملک میں وہ مال بائع کا ہو گا یہاں تک کہ وہ کپڑے جو پہنا ہے وہ بھی۔

### وَعَنْ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السَّنِينِ (۱)

۳۹۰۸- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے محافلہ سے اور مزابنہ سے اور مخابره سے اور پھلوں کی بیج سے جب تک ان کی صلاحیت معلوم نہ ہو اور نہ بیچے جائیں پھل مگر روپیہ یا اشرفی کے بدلے البتہ عریا کی بیج درست ہے۔

۳۹۰۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۹۰۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا يُبَاعُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا.

۳۹۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

۳۹۱۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مخابره اور محافلہ اور مزابنہ سے اور پھل کی بیج سے جب تک وہ کھانے کے لائق نہ ہوں اور نہ بیچا جائے مگر دینار اور درہم کے بدلے البتہ عریا درست ہیں۔ عطانے کہا جابر نے ان لفظوں کے معنی بیان کئے تو کہا مخابره یہ ہے کہ خالی زمین ایک شخص دوسرے شخص کو دے اور وہ اس میں خرچ کرے اور پیداوار میں سے حصہ لے اور مزابنہ تر کھجور کی بیج ہے جو درخت پر لگی ہو سو کھی کھجور کے بدلے پیمانہ سے اور محافلہ کھیت میں ایسا ہی ہے یعنی کھڑا کھیت غلہ کے عوض بیچنا پ سے۔

۳۹۱۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تُطْعِمَ وَلَا تُبَاعَ إِلَّا بِالدِّرْهَمِ وَالذَّنَانِيرِ إِلَّا الْعَرَايَا قَالَ عَطَاءٌ فَسَّرَ لَنَا جَابِرٌ قَالَ أَمَّا الْمُخَابَرَةُ فَالْأَرْضُ الْبَيْضَاءُ يَدْفَعُهَا الرَّحْلُ إِلَى الرَّحْلِ فَيُنْفِقُ فِيهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنَ الثَّمَرِ وَزَعَمَ أَنَّ الْمُزَابَنَةَ بَيْعُ الرُّطْبِ فِي النَّحْلِ بِالثَّمَرِ كَيْلًا وَالْمُحَافَلَةَ فِي الزَّرْعِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ يَبِيعُ الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا.

۳۹۱۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا محافلہ اور مزابنہ اور مخابره سے اور کھجور کے درخت خریدنے سے جب تک ان کے پھل سرخ یا زرد (یعنی گدر) نہ ہو جائیں کھانے کے لائق نہ ہوں۔ اور محافلہ یہ ہے کہ

۳۹۱۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَأَنْ تُشْتَرَى النَّحْلُ حَتَّى تُشَقَّعَ وَالْإِشْقَاقُ أَنْ يَحْمَرَ

(۱) ☆ نووی نے کہا مخابره اور مزابنہ اور پھل کی بیج قبل صالحیت کے ان کا ذکر تو اوپر ہو چکا اب مخابره اور مزارعہ دونوں قریب قریب ہیں اور ان کے معنی یہ ہیں کہ زمین کرایہ پر دینا اس کی پیداوار کے ایک حصے پر مثلاً ثلث یا ربع یا نصف پر لیکن مزارعت میں تخم زمین کے مالک کا ہوتا ہے اور مخابره میں تخم کا شتکار کا ہوتا ہے۔ ایسا ہی کہا ہے ہمارے اکثر اصحاب نے اور امام شافعی کا ظاہر نص یہی ہے اور بعض اصحاب نے ہمارے اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ مزارعت اور مخابرت دونوں ایک ہی ہیں۔ اور معادہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے درخت کا پھل دو یا تین برس کے لیے بیچے اور یہ باطل ہے بالا جماع اس لیے کہ اس میں دھوکا ہے شاید وہ درخت نہ پھلے یا کوئی آفت نہ آجائے۔ اتنی (۳۹۰۸) ☆ ان سب لفظوں کے معنی اوپر بیان ہو چکے۔

کھڑا کھیت اناج کے بدلے بیچا جائے جو معین ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت کھجور کے بدلے بیچا جائے اور مخارہہ یہ ہے کہ تھائی یا چوتھائی پیداوار پر زمین دے (جس کو ہمارے ملک میں بنائی کہتے ہیں)۔ زید نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث جابر سے سنی وہ روایت کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۳۹۱۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے اور محافلہ سے اور مخارہہ سے اور پھلوں کی بیج سے جب تک وہ لال اور پیلے نہ ہوں اور کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔

۳۹۱۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے محافلہ سے اور مزابنہ سے اور معاومہ سے اور مخارہہ سے۔ اس حدیث کے دور اوپوں میں سے ایک نے کہا کہ معاومہ وہ بیج ہے کئی برس کے لیے اپنے درخت کے میوہ کی اور منع کیا آپ نے استثناء کرنے سے (یعنی ایک مجہول مقدار نکال لینے سے جیسے یوں کہے میں نے تیرے ہاتھ یہ غلے کا ڈھیر بیچا مگر تھوڑا اس میں سے نکال لوں گا یا یہ باغ بیچا مگر اس میں سے بعض درخت نہیں بیچے کیونکہ اس صورت میں بیج باطل ہو جائے گی اور جو استثناء معلوم ہو جیسے یوں کہے یہ ڈھیر غلے کا بیچا مگر چوتھائی اس میں سے نکال لوں گا تو صحیح ہے بالاتفاق) اور اجازت دی آپ نے عرایا کی۔

۳۹۱۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

### باب: زمین کو کرائے پر دینے کا بیان

۳۹۱۵- جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے اور کئی

أَوْ يَصْفَرَ أَوْ يُوَكَّلَ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يُبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلٍ مِنَ الطَّعَامِ مَعْلُومٍ وَالْمَزَابِنَةُ أَنْ يُبَاعَ النَّحْلُ بِأَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَالْمُخَابِرَةُ الثُّلُثُ وَالرَّبِيعُ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ

۳۹۱۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَزَابِنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابِرَةِ وَعَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى تُشْقِحَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ مَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارٌ وَتَصْفَارٌ وَيُؤَكَّلُ مِنْهَا.

۳۹۱۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ وَالْمُعَاوِمَةِ وَالْمُخَابِرَةِ. قَالَ أَحَدُهُمَا بَيْعُ السَّنِينِ هِيَ الْمُعَاوِمَةُ وَعَنِ الثَّنِيَا وَرَخِصَ فِي الْعَرَايَا.

۳۹۱۴- عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ بَيْعَ السَّنِينِ هِيَ الْمُعَاوِمَةُ.

### باب كِرَاءِ الْأَرْضِ

۳۹۱۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۹۱۵) نووی نے کہا علماء نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے تو طاؤس اور حسن بصری نے کہا کہ زمین کا کرایہ دینا مطلقاً درست ہے

برس کے لیے بیع کرنے سے اور پھل کے بیچنے سے (جو درخت پر لگا ہو) جب تک وہ گدرے نہ ہوں۔

۳۹۱۶- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا زمین کو کرائے پر دینے سے۔

۳۹۱۷- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جس کے پاس زمین خالی ہو تو وہ اس میں کھیتی کرے اگر خود نہ کرے تو اور کسی کو دے (بطور رعایت بلا کرایہ) وہ اس میں کھیتی کرے۔

۳۹۱۸- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ کے بعض صحابہ کے پاس زمینیں تھیں جو خالی تھیں بیکار (یعنی ان میں کھیتی نہیں ہوتی تھی تو رسول اللہ نے فرمایا جس کے پاس ضرورت سے زیادہ زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو دے (کھیتی کے لیے) اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رکھ چھوڑے۔

۳۹۱۹- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ نے زمین کا کرایہ یا فائدہ لینے سے۔

۳۹۲۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے اگر نہ کر سکے اور عاجز ہو اس میں کھیتی کرنے سے تو اپنے بھائی مسلمان کو دے اور اس سے کرایہ نہ لے۔

۳۹۲۱- ہمام سے روایت ہے سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے

عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَعَنْ بَيْعِهَا السَّنِينَ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمْرِ حَتَّى يَطِيبَ.

۳۹۱۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ.

۳۹۱۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ )).

۳۹۱۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِرِجَالٍ فَضُولٌ أَرْضِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ كَانَتْ لَهُ فَضْلٌ أَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبِي فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ )).

۳۹۱۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُؤْخَذَ لِلْأَرْضِ أُجْرٌ أَوْ حَقٌّ:

۳۹۲۰- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَزْرَعْهَا وَعَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا إِيَّاهُ )).

۳۹۲۱- عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَأَلَ سَلِيمَانَ بْنَ

عنه نہیں خواہ اناج کے بدل کرایہ دے یا سونے یا چاندی کے خواہ پیداوار کے کسی حصہ پر اور امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کے نزدیک زمین کا کرایہ دینا چاندی اور سونے اور پارچہ اور اشیاء کے بدل درست ہے لیکن خود اسی زمین کی پیداوار کے کسی حصے کے بدل پر درست نہیں ہے جس کو مخابرہ کہتے ہیں (اور ہندی میں بٹائی)۔ اور ربیعہ نے کہا صرف سونے اور چاندی کے بدل درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ سونے چاندی اور چیزوں کے بدل درست ہے مگر اناج کے بدل درست نہیں۔ اور امام احمد اور ابو یوسف اور امام محمد اور ایک جماعت مالکیہ کے نزدیک سونے اور چاندی کے بدل اور پیداوار کے ایک حصے کے بدلے بھی درست ہے اور اسی کو مزارعت کہتے ہیں اور ابن شریح اور ابن خزیمہ اور خطابی اور ہمارے اصحاب محققین نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی راجح ہے اور حدیث ممانعت کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ مخالفت بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور واسطے رغبت دلانے کے ہے مفت دینے میں۔ تمام ہواکلام نووی کا۔



پوچھا کیا تم سے جابر بن عبد اللہ انصاری نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لیے دے اور اس کو کرایہ پر نہ چلائے؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۳۹۲۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مخابرہ سے (مخابرہ کے معنی اوپر گزر چکے)۔

۳۹۲۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس فاضل زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لیے دے اور نہ بیچو اس کو۔ سلیم بن حیان نے کہا میں نے سعید بن میناء سے پوچھا بیچنے سے کیا مراد ہے کیا کرائے پر چلانا؟ انھوں نے کہا ہاں۔

۳۹۲۴- حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے ہم مخابرہ (بنائی) کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تو حصہ لیتے تھے اس اثناج میں سے جو کوٹنے کے بعد بالیوں میں رہ جاتا ہے اس میں سے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کرنے دے اور نہیں تو پڑی رہنے دے (یعنی کرایہ پر نہ چلائے)۔

۳۹۲۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں زمین کو تھائی یا چوتھائی پیداوار پر (بنائی سے) جو نہروں کے کناروں پر ہو لیا کرتے تھے تب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود اس میں کھیتی کرے نہیں تو اپنے بھائی کو مفت دے نہیں تو رہنے دے اور بنائی پر نہ چلائے۔

۳۹۲۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جس کے پاس زمین ہو وہ اس کو بہہ کر دے یا رعایت دے۔

مُوسَى عَطَاءٌ فَقَالَ أَحَدْتُكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِهْهَا )) قَالَ نَعَمْ.

۳۹۲۲- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ.

۳۹۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا تَبِعُوهَا )) فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا قَوْلُهُ وَلَا تَبِعُوهَا يَعْنِي الْكِرَاءَ قَالَ نَعَمْ.

۳۹۲۴- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَصِيبُ مِنَ الْقِصْرِيِّ (( وَ مِنْ كَذَا )) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ فَلْيُخْرِثْهَا أَخَاهُ وَإِلَّا فَلْيَدْعُهَا )).

۳۹۲۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَأْخُذُ الْأَرْضَ بِالثُّلُثِ أَوْ الرَّبْعِ بِالْمَادِيَانَاتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَالَ (( مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرِعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَلْيَمْسِكْهَا )).

۳۹۲۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَهْبِئْهَا أَوْ لِيُجْرِهْهَا )).

۳۹۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اس میں یوں ہے کہ خود اس میں کھیتی کرے یا کسی اور کو کھیتی کرنے کو دے۔

۳۹۲۸- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا زمین کو کرائے پر دینے سے۔ بکیر نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی نافع نے انھوں نے سنا عبد اللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے ہم کرائے پر دیا کرتے تھے اپنی زمین کو پھر چھوڑ دیا ہم نے جب سے رافع بن خدیج کی حدیث سنی (جو آگے آتی ہے)۔

۳۹۲۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے خالی زمین کو بیچنے سے دو یا تین برس کے لیے۔

۳۹۳۰- حضرت جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے کئی سال کے لیے بیع کرنے سے (یعنی درخت کو یا زمین کو) اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے منع کیا پھل کی بیع سے کئی سال کے لیے۔

۳۹۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو مفت دے اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رہنے دے۔

۳۹۳۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ منع کرتے تھے مزاہنہ اور حقول سے۔ جابر نے کہا مزاہنہ تو کھجور کی بیج ہے جو درخت پر لگی ہو کھجور کے بدلے اور حقول کہتے ہیں زمین کو کرایہ پر چلانے کو۔

۳۹۳۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مزاہنہ اور محافلہ سے۔

۳۹۳۴- حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاہنہ اور محافلہ سے تو مزاہنہ کھجور کا بیچنا ہے درخت پر اور محافلہ زمین کو کرایہ پر چلانا۔

۳۹۳۵- عمرو بن دینار سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر

۳۹۲۷- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيُزْرَعَهَا أَوْ (( فَلْيُزْرَعَهَا رَجُلًا )) .

۳۹۲۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُكْرِي أَرْضَنَا ثُمَّ تَرَكْنَا ذَلِكَ حِينَ سَمِعْنَا حَدِيثَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ .

۳۹۲۹- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ سَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا .

۳۹۳۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السَّنِينِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ سِنِينَ .

۳۹۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبِي فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ )) .

۳۹۳۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ الْمَزَابِنَةِ وَالْحُقُولِ فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزَابِنَةُ الثَّمَرُ بِالثَّمَرِ وَالْحُقُولُ كِرَاءُ الْأَرْضِ .

۳۹۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ .

۳۹۳۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْمَزَابِنَةِ وَالْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَابِنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ فِي رُغُوسِ النَّخْلِ وَالْمُحَافَلَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ .

۳۹۳۵- عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ

رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے ہم مخابرہ میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ پہلا سال ہوا تو کبار رافع نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے۔

۳۹۳۶- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہ ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا تو چھوڑ دیا ہم نے مخابرہ کو اس حدیث کی وجہ سے۔

۳۹۳۷- مجاہد سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا ہم کو روک دیا رافع نے ہماری زمین کی آمدنی سے۔

۳۹۳۸- نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی مزارعہ کرایہ پر دیا کرتے تھے (لوگوں کو کھیتی کرنے کے لیے اور ان سے کرایہ لیتے زمین کا) رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان کے زمانہ خلافت میں اور شروع معاویہ کی خلافت میں یہاں تک کہ معاویہ کی اخیر خلافت میں ان کو خبر پہنچی کہ رافع بن خدیج اس کی ممانعت بیان کرتے ہیں رسول اللہ سے تو وہ گئے ان کے پاس میں بھی ساتھ تھا اور ان سے پوچھا۔ رافع نے کہا کہ رسول اللہ منع کرتے تھے مزارعوں کو کرائے پر دینے سے۔ یہ سن کر عبد اللہ بن عمر نے کرائے پر دینا چھوڑ دیا۔ پھر جب کوئی اس کے بعد ان سے پوچھتا (اس مسئلہ کو) تو وہ کہتے خدیج کے بیٹے نے یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے اس سے۔

۳۹۳۹- ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر عبد اللہ بن عمر نے اس کو چھوڑ دیا اور کرایہ پر نہیں دیتے تھے مزارعوں کو۔

۳۹۴۰- حضرت نافع سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ گیا رافع بن خدیج کے پاس یہاں تک کہ وہ آئے ان کے پاس بلاط میں (ایک مقام کا نام ہے متصل مسجد نبوی کے) اور انھوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے مزارعوں

يَقُولُ كُنَّا لَا نَرَى بِالْحَبِيرِ بَأْسًا حَتَّى كَانَ عَامَ أَوَّلِ فَرَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ.

۳۹۳۶- عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَرَكْنَا مِنْ أَجْلِهِ.

۳۹۳۷- عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَفْعَ أَرْضِنَا

۳۹۳۸- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِي إِيمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ حَتَّى بَلَغَهُ فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ فِيهَا بِنَهْيِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَخَلَ عَلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا بَعْدُ قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا.

۳۹۳۹- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ ذَلِكَ فَكَانَ لَا يُكْرِيهَا.

۳۹۴۰- عَنْ نَافِعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَتَّى أَنَا بِالْبَلَّاطِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ.

کو کرائے پر دینے سے۔

۳۹۴۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

۳۹۴۲- نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ زمین کا کرایہ لیا کرتے پھر ان کو خبر دی گئی ایک حدیث کی رافع سے۔ نافع نے کہا وہ مجھ کو لے کر ان کے پاس گئے پھر رافع نے اپنے چچاؤں سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کی زمین کے کرایہ سے۔ نافع نے کہا تو ابن عمر نے چھوڑ دیا کرایہ لینا۔

۳۹۴۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۹۴۴- سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کو خبر پہنچی کہ رافع بن خدیج انصاریؓ اس سے منع کرتے ہیں تو عبد اللہ ان سے ملے اور کہا اے خدیج! تم کیا حدیث بیان کرتے ہو رسول اللہؐ سے زمین کے کرایہ پر دینے میں رافع بن خدیج نے کہا میں نے اپنے دونوں چچاؤں سے سنا اور وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ گھروالوں سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ عبد اللہ نے کہا میں جانتا ہوں کہ رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی۔ پھر عبد اللہ ڈرے ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے اس باب میں کوئی نیا حکم دیا ہو جس کی خبر ان کو نہ ہوئی ہو تو انھوں نے چھوڑ دیا زمین کو کرایہ پر دینا۔

باب: اناج کے بدلے زمین کرایہ پر دینے کا بیان

۳۹۴۵- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم محافلہ کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو کرایہ دیتے زمین کو

۳۹۴۱- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى رَافِعًا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۹۴۲- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَأْجُرُ الْأَرْضَ قَالَ فَنَبِيٌّ حَدِيثًا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ فَانْطَلَقَ بِي مَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ عَنْ بَعْضِ عُمُومِيَةٍ ذَكَرَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ يَأْجُرْهُ.

۳۹۴۳- عَنْ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَحَدَّثَهُ عَنْ بَعْضِ عُمُومِيَةٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۹۴۴- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضِيهِ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَنْهَى عَنِ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ لِعَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَمِّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدْنَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى نَمَّ حَشِييَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذَتْ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عِلْمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ.

باب كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالطَّعَامِ

۳۹۴۵- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَحَافِلُ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ثلث اور ربیع پیداوار پر اور معین اناج کے اوپر۔ ایک روز ہمارے پاس کوئی چچاؤں میں سے آیا اور کہنے لگا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہم کو اس کام سے جس میں ہمارا فائدہ تھا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی خوشی میں ہم کو زیادہ فائدہ ہے۔ منع کیا ہم کو محافلہ سے یعنی زمین کو کرایہ پر چلانے سے ثلث یا ربیع پیداوار پر اور حکم فرمایا کہ زمین کا مالک خود اس میں کھیتی کرے یا دوسرے کو کھیتی کے لیے دیوے اور برجانا آپ نے کرایہ پر دینا یا اور کسی طرح پر۔

۳۹۳۶- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم محافلہ کیا کرتے تھے یعنی کرایہ دیتے تھے زمین کو ثلث یا ربیع پیداوار پر پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۳۹۳۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۹۳۸- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

۳۹۳۹- رافع سے روایت ہے ظہیر بن رافع نے ان سے ایک حدیث بیان کی اور ظہیر رافع کے چچا تھے۔ رافع نے کہا ظہیر بن رافع میرے پاس آئے اور کہا کہ رسول اللہ نے منع کیا ایسے کام سے جس میں ہمارا فائدہ تھا۔ میں نے کہا وہ کیا ہے؟ اور رسول اللہ نے جو فرمایا وہ حق ہے۔ انھوں نے کہا آپ نے مجھ سے پوچھا تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ ان کو کرایہ پر چلاتے ہیں اور وہ کرایہ یہ ہے کہ نہر پر جو پیداوار ہو اس کو لیتے ہیں یا چند وسق کھجور کے یا جو کے۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو یا تو تم خود ان میں کھیتی کرو یا دوسروں کو کھیتی کے لیے دو (با کرایہ) یا یوں ہی رہنے دو۔

۳۹۵۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

وَسَلَّمَ فَكُرِّبَهَا بِالثُّلُثِ وَالرَّبِيعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى فَحَاءَنَا ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِّنْ عُمُومِي فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةً اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا أَنْ نَحَاقِلَ بِالْأَرْضِ فَكُرِّبَهَا عَلَيِ الثُّلُثِ وَالرَّبِيعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى وَأَمَرَ رَبَّ الْأَرْضِ أَنْ يُزْرِعَهَا أَوْ يُزْرِعَهَا وَكَرَاهَا وَمَا سِوَى ذَلِكَ.

۳۹۴۶- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَحَاقِلُ بِالْأَرْضِ فَكُرِّبَهَا عَلَيِ الثُّلُثِ وَالرَّبِيعِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيَّةٍ.

۳۹۴۷- عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۳۹۴۸- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ بَعْضِ عُمُومِيَةٍ.

۳۹۴۹- عَنْ رَافِعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ظُهَيْرَ بْنَ رَافِعٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ أَتَانِي ظُهَيْرٌ فَقَالَ لَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِعًا فَقُلْتُ وَمَا ذَلِكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ سَأَلْتَنِي كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ فَقُلْتُ نُوَاجِرُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيِ الرَّبِيعِ أَوْ الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ أَوْ الشَّعِيرِ قَالَ (( فَلَا تَفْعَلُوا أَزْرَعُوهَا أَوْ أَزْرَعُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا )).

۳۹۵۰- عَنْ رَافِعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرٍ

باب: سونے اور چاندی کے بدلے زمین کرایہ پر دینا  
۳۹۵۱- حنظلہ بن قیس نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو  
کرایہ پر چلانا کیسا ہے۔ انھوں نے کہا منع کیا رسول اللہ نے زمین کو  
کرایہ پر دینے سے۔ میں نے کہا کیا چاندی اور سونے کے عوض  
میں بھی کرایہ دینا منع ہے؟ انھوں نے کہا چاندی اور سونے کے  
بدل تو قباحت نہیں۔

۳۹۵۲- حنظلہ بن قیس انصاری نے کہا میں نے رافع بن خدیج  
سے پوچھا زمین کو کرایہ پر دینا سونے اور چاندی کے بدلے کیسا  
ہے؟ انھوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں لوگ رسول  
اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہر کے کناروں پر اور نالیوں کے سروں پر جو  
پیداوار پر زمین کرایہ پر چلاتے تو بعض وقت ایک چیز تلف ہو جاتی  
دوسری بیج جاتی اور کبھی یہ تلف ہوتی اور وہ بیج جاتی۔ پھر بعضوں کو  
کچھ کرایہ نہیں ملتا مگر وہی جو بیج رہتا اس لیے آپ نے منع فرمایا  
اس سے۔ لیکن اگر کرایہ کے بدل کوئی معین چیز (جیسے روپیہ  
اشرفی غلہ وغیرہ) جس کی ذمہ داری ہو سکے ٹھہرے تو اس میں  
کوئی قباحت نہیں۔

۳۹۵۳- حنظلہ زرقی سے روایت ہے انھوں نے سنا رافع بن  
خدیج سے وہ کہتے تھے تمام انصار میں ہمارے یہاں محافلہ زیادہ تھا  
ہم زمین کو کرایہ پر دیتے یہ کہہ کر کہ یہاں کی پیداوار ہم لیں گے  
اور تم یہاں کی لینا۔ پھر کبھی یہاں آگتا وہاں نہ آگتا تو رسول اللہ نے  
منع کیا ہم کو اس سے۔ لیکن چاندی کے بدل کرایہ پر دینا تو اس  
سے منع نہیں کیا۔

۳۹۵۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: مزارعت اور مواجرۃ کے بیان میں

۳۹۵۵- عبد اللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
میں نے عبد اللہ بن معقل سے پوچھا مزارعت کو انھوں نے کہا مجھ

بَاب كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

۳۹۵۱- عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ  
بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ  
فَقُلْتُ أِبَالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ  
وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ .

۳۹۵۲- عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ  
كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ  
إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَادِيَّاتِ وَأَقْبَالِ  
الْحَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ  
هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ  
كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زُجِرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ  
مَضْمُونٌ (( فَلَا بَأْسَ بِهِ )) .

۳۹۵۳- عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرْقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ  
بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا قَالَ  
كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلَى أَنَّ لَنَا هَذِهِ وَلَهُمْ هَذِهِ  
فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هَذِهِ فَهَنَانَا عَنْ  
ذَلِكَ وَأَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا .

۳۹۵۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

بَاب فِي الْمَزَارَعَةِ وَالْمُؤَاجِرَةِ

۳۹۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَأَلْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمَزَارَعَةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي

سے بیان کیا ثابت بن الضحاک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے مزارعت سے۔

۳۹۵۶- عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن معقل کے پاس گئے اور ان سے پوچھا مزارعت (بٹائی) کا انہوں نے کہا ثابت نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مزارعت سے اور حکم کیا مواجرۃ کا (یعنی روپے اشرفی پر کرایہ چلانے کا) اور فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

باب: زمین ہبہ کرنے کا بیان

۳۹۵۷- عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجاہد نے طاؤس سے کہا ہمارے ساتھ چلو رافع بن خدیج کے بیٹے کے پاس اور ان سے حدیث سنو جس کو وہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے۔ تو طاؤس نے ڈانٹا مجاہد کو اور کہا میں تو قسم اللہ کی اگر یہ جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے مزارعت سے سو کبھی نہ کرتا لیکن مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص نے جو زیادہ جانتا تھا اوروں سے صحابہ میں یعنی ابن عباس نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین ہبہ کر دے تو بہتر ہے کہ اس سے کرایہ لے۔

۳۹۵۸- عمرو اور ابن طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طاؤس رضی اللہ عنہ مخابره کرتے تھے، عمرو نے کہا اے ابا عبد الرحمن (یہ کنیت ہے طاؤس کی) بہتر ہے اگر تم چھوڑ دو مخابره کو کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے منع کیا مخابره سے۔ طاؤس نے کہا اے عمرو! مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو صحابہ میں زیادہ جانتے والا تھا یعنی ابن عباس نے کہ رسول اللہ نے مخابره سے منع نہیں کیا بلکہ

ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ الْمُزَارَعَةِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ نَهَى عَنْهَا وَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَلَمْ يَسْمَعْ عَبْدَ اللَّهِ.

۳۹۵۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ زَعَمَ ثَابِتٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَأَمَرَ بِالْمُؤَاجِرَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا.

بَابُ الْأَرْضِ تُمْنَحُ

۳۹۵۷- عَنْ عَمْرٍو أَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ لِطَاوُسٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْتَهَرَهُ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَأَنْ يَمْنَحَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا )).

۳۹۵۸- عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يُخَابِرُ قَالَ عَمْرٍو فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوْ تَرَكْتَ هَذِهِ الْمُخَابِرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابِرَةِ فَقَالَ أَيُّ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابِرَةِ وَأَمَرَ بِالْمُؤَاجِرَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا.

یوں فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت زمین دے تو بہتر ہے کرایہ لے کر دینے سے۔

۳۹۵۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بھی ایسی ہی ہے۔

۳۹۶۰- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین مفت دے دے تو بہتر ہے کہ اس سے کرایہ لے لے اتا اتنا۔ ابن عباس نے کہا یہ ہٹل ہے اور ہٹل کہتے ہیں انصار کی زبان میں محافلہ کو (اور محافلہ کے معنی اوپر گزر چکے)۔

۳۹۶۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اگر اپنے بھائی کو مستعار دے (بلا کرایہ) تو بہتر ہے اس کے لیے۔

وَسَلَّمَ لَمْ يَنْتَه عَنهَا إِنَّمَا قَالَ يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا.

۳۹۵۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۳۹۶۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَأَنْ (( يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا كَذَا وَكَذَا لِشَيْءٍ مَعْلُومٍ )) قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْحَقْلُ وَهُوَ بِلِسَانِ الْأَنْصَارِ الْمُحَافَلَةُ.

۳۹۶۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَإِنَّهُ أَنْ يَمْنَحَهَا أَخَاهُ خَيْرٌ ))





## كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ (۱)

### مساقات اور مزارعت کے مسائل

باب: مساقات اور پھل اور کھیتی پر

معاملہ کا بیان

۳۹۶۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاملہ کیا تھا خیبر والوں سے جب خیبر فتح ہو گیا تو حضرت نے یہودیوں کو وہاں سے نکال دینا چاہا۔ انہوں نے کہا ہم کو رہنے دو اور جس طرح آپ کو منظور ہو ہم سے معاملہ کیجئے۔ تب آپ نے یہ معاملہ کیا کہ جو پیداوار ہو پھل یا اناج اس میں سے نصف ہمارا ہے اور نصف تمہارا۔

۳۹۶۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو حوالے کر دیا (خیبر والوں کے) اس شرط پر کہ جو پیداوار ہو پھل یا اناج وہ آدھا ہمارا ہے اور آدھا تمہارا تو آپ اپنی بیبیوں کو ہر سال سو وسق دیتے اسی (۸۰) وسق کھجور کے اور بیس جو کے۔ جب حضرت عمر نے

بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُعَامَلَةِ بِجُزْءٍ مِنَ

الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ

۳۹۶۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

۳۹۶۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ كُلَّ سَنَةٍ مِائَةَ وَسَقٍ ثَمَانِينَ وَسَقًا مِنْ ثَمَرٍ وَعِشْرِينَ وَسَقًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ قَسَمَ خَيْبَرَ أَزْوَاجَ

(۱) مزارعت کے معنی اوپر گزر چکے اور مساقات یہ ہے کہ اپنے درخت کسی کو دے اور یہ کہہ دے کہ ان میں پانی دینا ان کی خدمت کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپس میں بانٹ لیں گے آدھوں آدھا یا تہائی یا چوتھائی یا مانند اس کے۔ نووی نے کہا کہ مساقات جائز ہے اور یہی قول ہے مالک اور ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد اور جمیع فقہائے محدثین اور اہل ظاہر اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ اب اختلاف کیا ہے علماء نے مساقات درختوں میں درست ہے۔ داؤد نے کہا کہ صرف کھجور کے درختوں میں درست ہے اور شافعی نے کہا کہ کھجور اور انگور میں اور مالک نے کہا کہ تمام درختوں میں درست ہے۔ اسی مختصر۔

(۳۹۶۲) ☆ تو پھل میں مساقات کی اور اناج میں مزارعت اس حدیث سے ابام شافعی اور ان کے موافقین نے استدلال کیا ہے کہ مزارعت بشمول مساقات درست ہے اور علیحدہ درست نہیں۔ اور امام مالک کے نزدیک مزارعت مطلقاً درست نہیں مگر اس زمین میں جو درختوں کے درمیان واقع ہو اور ابو حنیفہ اور زفر نے کہا کہ مزارعت اور مساقات دونوں نادرست ہیں۔

اپنی خلافت میں خیبر کو تقسیم کر دیا تو جناب رسول اللہ کی بیبیوں کو اختیار دیا یا تو تم بھی زمین اور پانی کا حصہ لے لو یا اپنے وسق لیتی رہو تو بعضوں نے زمین اور پانی لیا اور بعضوں نے وسق لینا منظور کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے زمین اور پانی لیا تھا۔

۳۹۶۳- وہی جو اوپر گزرا مگر اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے زمین اور پانی کو اختیار کیا بلکہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کو اختیار دیا چاہیں تو وہ زمین لے لیں اور پانی کا ذکر نہیں کیا۔

۳۹۶۵- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب خیبر فتح ہوا تو یہود نے رسول اللہ سے کہا آپ ہم کو رہنے دیجئے یہیں اور جو پیداوار ہو میوہ یا اناج اس میں سے آدھا آپ لیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا میں زمین دیتا ہوں تم کو اس شرط پر مگر جب تک ہم چاہیں گے (اور جب چاہیں گے نکال دیں گے)۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اتنا زیادہ ہے کہ میوے کے دو حصے کئے جاتے پانچواں حصہ اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکال لیتے (اپنے اور اپنی بیبیوں کے مصارف کے واسطے اور باقی سب مسلمانوں کو تقسیم ہوتا)۔

۳۹۶۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے درختوں کو اور زمین کو یہودیوں کے حوالے کر دیا کہ وہ اس کی خدمت کریں اپنے مال سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آدھا میوہ دیں۔

۳۹۶۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر نے یہود اور نصاریٰ کو حجاز کے ملک سے نکال دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطَعَ لَهُنَّ الْأَرْضُ وَالْمَاءُ أَوْ يَضْمَنَّ لَهُنَّ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَاحْتَبَلْنَ فَمِنْهُنَّ مَنْ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَمِنْهُنَّ مَنْ اخْتَارَ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنْ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ.

۳۹۶۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرٍ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ أَوْ ثَمَرٍ وَأَقْتَصَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنْ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَقَالَ خَيْرٌ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطَعَ لَهُنَّ الْأَرْضُ وَلَمْ يَذْكُرْ الْمَاءَ.

۳۹۶۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا افْتِيَحَتْ خَيْبَرُ سَأَلْتُ يَهُودَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْرَهُمْ فِيهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا عَلَيَّ نِصْفَ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَقْرُكُمْ فِيهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا )) ثُمَّ سَأَلَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَ فِيهِ وَكَانَ الثَّمَرُ يُقَسَّمُ عَلَى السُّهُمَانِ مِنْ نِصْفِ خَيْبَرَ فَيَأْخُذُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخُمْسَ.

۳۹۶۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا.

۳۹۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَأَنَّ

جب خیبر پر غالب ہوئے تو آپ نے چاہا یہود کو نکال دینا کیونکہ جب اس زمین پر آپ غالب ہوئے تو وہ اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی ہو گئی اس لیے آپ نے ان کو نکالنا چاہا لیکن انھوں نے کہا آپ ہم کو رہنے دیجئے ہم یہاں محنت کریں گے اور آدھا میوہ لیں گے (آدھا آپ کو دیں گے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ہم تم کو رہنے دیتے ہیں جب ہم چاہیں گے تو نکال دیں گے۔ پھر وہ وہیں رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں نکالے گئے تہا یا اریحاء کی طرف۔

### باب: درخت لگانے کی اور کھیتی کرنے کی فضیلت

۳۹۶۸- حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو مسلمان درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی کھائے تو لگانے والے کو صدقے کا ثواب ملے گا اور جو چوری جائے گا اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا اور جو درندے کھا جائیں اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا اور جو پرندے کھا جائیں اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا۔ اور نہیں کم کرے گا اس کو کوئی مگر صدقے کا ثواب ہوگا۔

۳۹۶۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ درخت کھجور کے کس نے لگائے، مسلمان نے یا کافر نے؟ اس نے کہا مسلمان نے۔ آپ نے فرمایا جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی کرے پھر اس میں سے کوئی اور آدمی یا چارپایہ یا کوئی کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيَّ خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتْ الْأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلْتُ الْيَهُودَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِرَّهُمْ بِهَا عَلَى أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( نَقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا )) فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمُرٌ إِلَى تَيْمَاءَ أَوْ أَرِيْحَاءَ.

### باب فضل الغرس والزرع

۳۹۶۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أَكَلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَ السَّبْعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَلَا يَرِزُّوهُ أَحَدًا إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ )).

۳۹۶۹- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ أُمَّ مَبْشَرِ الْأَنْصَارِيَّةِ فِي نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أَمْسَلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ (( لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ )).

(۳۹۶۷) ☆ تہا اور اریحاء دونوں گاؤں ہیں اگرچہ وہ ملک عرب میں ہیں لیکن حجاز میں نہیں ہیں اور جناب رسول اللہ کا مقصد بھی یہی تھا کہ کفار حجاز سے نکال دیئے جائیں۔ حضرت عمرؓ نے ویسا ہی کیا۔

(۳۹۶۸) ☆ امام نوویؒ نے کہا اس حدیث سے اور آئندہ کی حدیثوں سے درخت لگانے کی اور کھیتی کرنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کا ثواب ہمیشہ جاری رہے گا جب تک وہ درخت اور کھیت قائم رہیں اور قیامت تک ان سے پیداوار ہوتی رہے۔ اور علماء نے اختلاف کیا ہے کہ پاکیزہ کمانی کون سی ہے۔ بعضوں نے کہا تجارت ہے اور بعضوں نے کہا صنعت یعنی ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور بعضوں نے زراعت اور یہی صحیح ہے۔

۳۹۷۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے  
سار رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو مسلمان درخت لگائے  
یا کھیتی باڑی کرے پھر اس میں سے کوئی درندہ یا پرندہ یا اور کوئی  
کھائے تو اس کو اجر ملے گا۔

۳۹۷۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ  
ﷺ ام معبد کے باغ میں گئے اور فرمایا اے ام معبد! یہ درخت  
کھجور کے کس نے لگائے، مسلمان نے یا کافر نے؟ وہ بولی مسلمان  
نے۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمان کوئی درخت لگائے اور اس میں  
سے کوئی آدمی یا چارپایہ یا پرندہ کچھ کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب  
ملے گا قیامت کے دن تک۔

۳۹۷۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا جو مسلمان درخت لگائے یا کھیت پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا  
آدمی یا جانور کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا۔

۳۹۷۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ باغ میں  
گئے ام مبشر کے جو انصار میں سے ایک عورت تھی تو آپ نے  
فرمایا کس نے بوياں کھجور کے درختوں کو، مسلمان نے یا کافر نے؟  
لوگوں نے کہا مسلمان نے۔ اخیر حدیث تک (جیسے اوپر گزرا)۔  
۳۹۷۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مگر سند اور ہے۔

۳۹۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( لَا يَغْرَسُ رَجُلٌ مُسْلِمًا  
غَرْسًا وَلَا زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ سَبْعَ أَوْ طَائِرٍ أَوْ  
شَيْءٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ )) وَ قَالَ ابْنُ أَبِي  
حَلْفٍ طَائِرٌ شَيْءٌ.

۳۹۷۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ  
النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ مَعْبِدٍ حَائِطًا فَقَالَ (( يَا أُمَّ  
مَعْبِدٍ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أُمُّسْلِمًا أَمْ كَافِرًا  
فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمًا قَالَ فَلَا يَغْرَسُ الْمُسْلِمُ  
غَرْسًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ إِلَّا  
كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ))

۳۹۷۲- عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ رُبَّمَا قَالَ عَنْ أُمِّ  
مُبَشَّرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ وَكُلُّهُمْ قَالُوا  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَنَحُو حَدِيثِ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ  
وَعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ.

۳۹۷۳- عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرَسُ غَرْسًا  
أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ  
بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ ))

۳۹۷۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ  
دَخَلَ نَخْلًا لَأُمِّ مَبَشَّرٍ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أُمُّسْلِمًا  
أَمْ كَافِرًا قَالُوا مُسْلِمًا بَنَحُو حَدِيثِهِمْ ))

### بَابُ وَضْعِ الْجَوَائِحِ

باب: آفت سے جو نقصان ہو اس کو مچرا دینا  
۳۹۷۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

۳۹۷۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

(۳۹۷۵) ☆ نووی نے کہا اگر میوہ صلاحیت معلوم ہونے کے بعد بیچا جائے اور بائع مشتری کی تفویض کر دے پھر ہنگام سے پہلے وہ لٹن

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل بیچے پھر اس پر کوئی آفت آجائے جس سے پھل تلف ہو جائیں تو اب تجھے حلال نہیں ہے اس سے کچھ لینا تو کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال لے گا، کیا ناحق لے گا؟

۳۹۷۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۹۷۷- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کھجور کی بیج سے درخت پر جب تک وہ رنگ نہ پکڑے۔ حمید نے کہا ہم لوگوں نے پوچھا رنگ پکڑنے کے کیا معنی؟ انس نے کہا لال یا پیلانہ ہو، بھلا تو دیکھ اگر اللہ تعالیٰ روک لے پھلوں کو (یعنی وہ نہ بڑھیں اور تلف ہو جائیں) تو تو کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال حلال کرے گا۔

۳۹۷۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا میوہ کی بیج سے جب تک وہ رنگ نہ پکڑے۔ لوگوں نے عرض کیا رنگ پکڑنے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا لال نہ ہو جائے اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ روک لے میوہ کو تو پھر کس چیز کے بدلے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال حلال کرے گا؟

۳۹۷۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو نہ اگائے تو تم کس کے بدلے اپنے بھائی کا مال لو گے؟

۳۹۸۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا آفت کے نقصان کا بھرا دینے کا۔

عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَوْ بَعْتَ مِنْ أُخِيكَ ثَمْرًا فَأَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَلَا يَجِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمِ تَأْخُذُ مَالَ أُخِيكَ بِغَيْرِ حَقِّ ))

۳۹۷۶- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۳۹۷۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِأَنْسٍ مَا زَهُوْهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ أَرَأَيْتَكَ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمْرَةَ بِمِ تَسْتَجِلُّ مَالَ أُخِيكَ.

۳۹۷۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمْرَةِ حَتَّى تَزْهُيَ قَالُوا وَمَا تَزْهُيُ قَالَ تَحْمَرُّ فَقَالَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمْرَةَ فَبِمِ تَسْتَجِلُّ مَالَ أُخِيكَ.

۳۹۷۹- عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِنْ لَمْ يُثْمِرْهَا اللَّهُ فَبِمِ يَسْتَجِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أُخِيهِ ))

۳۹۸۰- عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْحَوَائِجِ.

لہذا میوہ کسی آفت کی وجہ سے تلف ہو جائے تو بائع کو نقصان دینا ہو گا یا نہ ہو گا اس میں علماء کا اختلاف ہے، شافعی اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک یہ نقصان خریدار پر رہے گا اور بائع کو کچھ غرض نہیں لیکن مستحب یہ ہے کہ وہ بائع نقصان بھرا دے اور امام شافعی کا قول قدیم اور ایک طاہفہ علماء کا مذہب یہ ہے کہ بائع کو نقصان بھرا دینا لازم ہے اور مالک کے نزدیک اگر نقصان ایک تہائی سے کم ہو تو بھرا دینا ضروری نہیں اور چوتھائی یا زیادہ ہو تو بھرا دینا واجب ہے۔

۳۹۸۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میوہ درخت پر خرید اور اس پر قرض بہت ہو گیا (میوہ کے تلف ہو جانے سے یا اور کسی وجہ سے)۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو صدقہ دو۔ لوگوں نے اسے صدقہ دیا تب بھی اس کا قرض پورا نہیں ہوا۔ آخر جناب رسول اللہ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا بس اب جو مل گیا سولے لواب کچھ نہیں ملے گا۔

۳۹۸۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۹۸۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَارِ ابْتِغَاءِهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ )) فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ )) .

۳۹۸۲- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

### بَابِ اسْتِحْبَابِ الْوَضْعِ مِنَ

#### الدَّيْنِ

باب: قرض میں سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے (اگر قرضدار کو تکلیف ہو)

۳۹۸۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر جھگڑنے کی آواز سنی دونوں آوازیں بلند تھیں۔ ایک کہتا تھا مجھے کچھ معاف کر دے اور میرے ساتھ رعایت کر، دوسرا کہتا تھا قسم اللہ کی میں کبھی معاف نہیں کروں گا پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا وہ کہاں ہے جو اللہ کی قسم کھاتا تھا نیکی نہ کرنے پر؟ ایک شخص بولا میں ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اس کو اختیار ہے جیسا چاہے۔

۳۹۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفَعُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمَا فَقَالَ (( أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ )) قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبُّ.

(۳۹۸۱) ☆ نووی نے کہا کہ اس روایت سے یہ نکلا کہ نیکی اور احسان کے لیے مدد کرنا چاہیے اور محتاج کی دلجوئی اور اعانت ضروری ہے اور جس پر قرض ہو جائے اس کو صدقہ دینا درست ہے اور قرضدار جب مفلس ہو تو اس پر تقاضات درست نہیں نہ اس کی گرفتاری نہ قید۔ اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا اور ابن شریح سے یہ منقول ہے کہ اس کو قید کریں گے جب تک وہ قرض ادا نہ کرے۔ اور ابو حنیفہ سے یہ منقول ہے کہ قرض خواہ اس کی نگرانی کریں گے۔ اور یہ ثابت ہوا کہ مفلس کا سارا مال باستثناء ضروری چیزوں وغیرہ کے قرض خواہوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔

(۳۹۸۳) ☆ یعنی نیکی میں کچھ جبر نہیں مگر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بھلائی نہ کرنے پر قسم کھانا مکروہ ہے اور جو کھائے تو بہتر یہ ہے کہ وہ قسم توڑ دے اور کفارہ دے دے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔

۳۹۸۴- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے تقاضا کیا ابو حدرد کے بیٹے پر اپنے قرض کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد میں تو بلند ہوئیں آوازیں دونوں کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا۔ آپ گھر میں تھے آپ باہر نکلے ان دونوں کے پاس آئے اور حجرے کا پردہ اٹھایا اور پکارا اے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ! وہ بولا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ آدھا قرضہ معاف کر دے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے معاف کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تب آپ نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے کہا اٹھ ادا کر قرضہ اس کا۔

۳۹۸۵- اس سند سے بھی اوپر والی حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۹۸۶- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کا قرض آتا تھا عبد اللہ بن ابی حدرد پر وہ راہ میں ملا تو کعب نے اس کو پکڑ لیا پھر دونوں کی باتیں ہونے لگیں یہاں تک کہ آوازیں بلند ہوئیں۔ رسول اللہ ان کے اوپر سے گزرے اور فرمایا اے کعب! اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے آدھا قرض چھوڑ دینے کا۔ پھر کعب نے (اکلپ کے اشارہ کے موافق) آدھا قرض لیا اور آدھا معاف کر دیا۔

باب: اگر خریدار مفلس ہو جائے اور بائع مشتری کے

پاس اپنی چیز بچسہ پائے تو واپس لے سکتا ہے

۳۹۸۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ

۳۹۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَذْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ (( يَا كَعْبُ )) فَقَالَ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشُّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( قُمْ فَأَقْضِهِ ))

۳۹۸۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى دَيْنًا لَهُ عَلَى ابْنِ أَبِي حَذْرَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ.

۳۹۸۶- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( يَا كَعْبُ )) فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النَّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا.

باب مَنْ أَذْرَكَ مَا بَاعَهُ عِنْدَ الْمُشْتَرِي

وَقَدْ أَفْلَسَ فَلَهُ الرُّجُوعُ فِيهِ

۳۹۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( مَنْ

(۳۹۸۶) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مسجد میں تقاضا کرنا درست ہے اور صلح کرنا بھی درست ہے اور سفارش قبول کرنا جس امر میں گناہ نہ ہو اور ارشاد کرنا۔

(۳۹۸۷) ☆ نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے کچھ مال خریدا پھر وہ مفلس ہو گیا یا مر گیا اس کی لڑ

فرماتے جو شخص اپنا مال بچتہ کسی شخص یا کسی آدمی کے پاس پائے اور وہ مفلس ہو گیا ہو تو وہ زیادہ حق دار ہے اس مال کا اوروں سے۔  
۳۹۸۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے۔

۳۹۸۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اس شخص کے باب میں جو نادر ہو جائے جب اس کے پاس مال بچتہ ملے (جو اس نے خریدا تھا) اور اس نے اس میں کوئی تصرف نہ کیا ہو تو وہ بائع کا ہوگا۔

۳۹۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور اپنا مال بچتہ دوسرا کوئی شخص اس کے پاس پائے تو وہ زیادہ حقدار ہے اس کا (بہ نسبت اور قرض خواہوں کے)۔

۳۹۹۱- وہی جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ وہ زیادہ حقدار ہے اس کا اور قرض خواہوں سے۔

۳۹۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مفلس ہو جائے پھر دوسرا شخص اپنا اسباب اس کے پاس پائے تو وہ زیادہ حق دار ہے اس کا۔

أَذْرَكَ مَالَهُ بَعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ أَوْ  
إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ ((

۳۹۸۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ  
بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ ابْنُ رُمَيْحٍ مِنْ بَيْنِهِمْ  
فِي رِوَايَتِهِ أَيَّمَا امْرِئٍ فَلَسَ

۳۹۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ الَّذِي  
يُعْدِمُ إِذَا وَجَدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعَ وَلَمْ يُفَرِّقْهُ (( أَنَّهُ  
لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ ))

۳۹۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِذَا أَفْلَسَ  
الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بَعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ  
بِهِ ))

۳۹۹۱- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ  
(( فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغَرْمَاءِ ))

۳۹۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِذَا  
أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهُ سِلْعَتَهُ  
بَعَيْنَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ))

تہ قیمت ادا کرنے سے پہلے اور اس کے پاس اتنا روپیہ یا مال نہیں جو اس کی قیمت کو کافی ہو اور وہ مال جو خریدا تھا بچتہ موجود ہو تو امام شافعی اور ایک طائفہ علماء کا مذہب یہ ہے کہ بائع کو اختیار ہوگا خواہ اس مال کو رہنے دے اور تمام قرض خواہوں کے ساتھ سرکن میں شریک ہو جائے اور خواہ اپنا مال بچتہ پھیر لے اور امام ابو حنیفہ نے کہا بائع اور قرض خواہوں کے برابر سرکن میں شریک ہوگا مال پھیر لینے کا اس کو اختیار نہیں۔ اور امام مالک نے کہا کہ افلاس کی صورت میں مال پھیر سکتا ہے اور موت کی صورت میں سب قرض خواہوں کے برابر ہوگا۔ امام شافعی کی دلیل یہ حدیث ہے اور موت میں وہ حدیث ہے جو سنن ابوداؤد میں مروی ہے اور ابو حنیفہ نے ان حدیثوں کی تاویل کی ہے جو ضعیف اور مردود ہے اور دلیل ان کی وہ روایت ہے جو حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ سے مروی ہے حالانکہ وہ روایت ثابت نہیں ہے ان دونوں سے۔ تمام ہواکلام نووی کا۔



## بَابُ فَضْلِ إِنْظَارِ الْمُغْسِرِ

باب: مفلس کو مہلت دینے کی اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت

۳۹۹۳- حدیفہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے تم سے پہلے ایک شخص کی روح لے چلے تو اس سے پوچھا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ وہ بولا نہیں۔ فرشتوں نے کہا یاد کر۔ وہ بولا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر اپنے جوانوں کو حکم کرتا کہ جو شخص مفلس ہو اس کو مہلت دو اس پر تقاضا نہ کرو اور جو شخص مالدار ہو اس پر آسانی کرو (زری کرو یا تھوڑے سے نقصان پر خیال نہ کرو مثلاً روپیہ ٹونا پھوٹا ہو تو لے لو بہت سختی نہ کرو)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فرشتوں سے) تم بھی اس پر آسانی کرو (اور اس کے گناہوں سے درگزر کرو)۔

۳۹۹۴- ربیع بن حراش سے روایت ہے حدیفہ اور ابو مسعود دونوں ملے تو حدیفہ نے کہا ایک شخص ملا اپنے پروردگار سے تو پروردگار نے پوچھا تو نے کیا عمل کیا ہے؟ وہ بولا میں نے کوئی نیکی نہیں کی مگر یہ کہ میں مالدار شخص تھا تو لوگوں سے اپنا قرض مانگتا جو مالدار ہوتا اس کے کہنے کے موافق میں بیع کو توڑ ڈالتا (یعنی جس معاملہ میں اس کو نقصان معلوم ہوتا اور وہ یہ چاہتا کہ معاملہ فسخ ہو جائے تو میں فسخ کر ڈالتا) اپنے نفع کے لیے اس کا نقصان گورا نہیں کرتا) اور جو مفلس ہوتا اس کو معاف کر دیتا تو پروردگار نے فرمایا (فرشتوں سے) تم بھی درگزر کرو میرے بندے سے۔ ابو مسعود نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے۔

۳۹۹۵- حدیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ

۳۹۹۳- عَنْ حَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( تَلَقَّتْ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا أَعْمَلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ لَا قَالُوا تَذَكَّرُ قَالَ كُنْتُ أَذَابِينَ النَّاسَ فَأَمَرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنظِرُوا الْمُغْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَجَوَّزُوا عَنْهُ ))

۳۹۹۴- عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حَدِيفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حَدِيفَةُ رَجُلٌ لَقِيَ رَبَّهُ فَقَالَ مَا عَمِلْتَ قَالَ مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ فَكُنْتُ أَطَالِبُ بِهِ النَّاسَ فَكُنْتُ أَقْبَلُ الْمَيْسُورَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُغْسُورِ فَقَالَ تَجَاوَزُوا عَنِ عَبْدِي قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

۳۹۹۵- عَنْ حَدِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

☆ (۳۹۹۳) کیونکہ یہ ہمارے بندوں پر آسانی کرتا تھا۔ سبحان اللہ خداوند کریم کی کیسی عنایت اپنے غلاموں پر ہے کہ ایک ذرا سی نیکی پر سارے گناہ آسان کر دیئے اصل یہ ہے کہ خلوص اور عجز اور بندگی درکار ہے خدمت کے لیے تو ہزاروں لاکھوں کروڑوں ایسے غلام موجود ہیں جو کبھی نہیں تھکتے۔ پھر اگر خدمت بھی ہو تو سبحان اللہ کیا کہنا پر غرور اور تکبر اور ریاکانام نہ ہو ورنہ وہ خدمت سب لغو ہے۔ ایسی عبادت سے جو غرور میں ڈالے وہ گناہ بہتر ہے جس پر بندہ اپنے مالک کے سامنے گڑگڑا دے، رووے عاجزی کرے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص مر گیا پھر وہ جنت میں گیا اس سے پوچھا گیا تو کیا عمل کرتا تھا؟ سو اس نے خود یاد کیا یا یاد دلایا گیا اس نے کہا میں دنیا میں مال بیچتا تھا تو مفلس کو مہلت دیتا اور سکہ یا نقد میں درگزر کرتا (اس کے نقصان یا عیب سے اور قبول کر لیتا)۔ اس وجہ سے اس کی بخشش ہو گئی۔ ابو سعود نے کہا میں نے اس کو سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۹۹۶- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ عزوجل کے پس اس کا ایک بندہ لایا گیا جس کو اس نے مال دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ اور اللہ سے کچھ نہیں چھپا سکتے۔ بندے نے کہا اے میرے مالک! تو نے اپنا مال مجھ کو دیا تھا میں لوگوں کے ہاتھ بیچتا تھا اور میری عادت تھی درگزر کرنے کی (اور معاف کرنے کی) تو میں آسانی کرتا تھا مالدار پر اور مہلت دیتا تھا نادار کو۔ تب اللہ نے فرمایا پھر میں تو زیادہ لائق ہوں معاف کرنے کے لیے تجھ سے درگزر کرو میرے بندے سے۔ پھر عقبہ بن عامر جہنی اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے ایسا ہی سنا ہے رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے۔

۳۹۹۷- حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص کا حساب ہو تو اس کی کوئی نیکی نہ نکلی مگر اتنی کہ وہ لوگوں سے معاملہ کرتا تھا اور مالدار تھا تو اپنے غلاموں کو حکم کرتا نادار کو معاف کر دینے کا۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے ہیں معاف کرنے کا تجھ سے اور حکم دیا کہ معاف کرو اس کے گناہوں کو۔

۳۹۹۸- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا اور وہ اپنے نوکروں سے کہتا جو مفلس ہو اس کو معاف کر دینا شاید اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ہم کو معاف کرے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے ملا اللہ نے اس کو بخش دیا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فِيمَا ذَكَرَ وَإِنَّمَا ذَكَرَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ أَنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَأَتَجَوَّزُ فِي السَّكَّةِ أَوْ فِي النَّقْدِ فَغُفِرَ لَهُ )) فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۹۹۶- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ (( أَبِي اللَّهُ بَعْدَ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهُ حَدِيثًا قَالَ يَا رَبِّ آتَيْتَنِي مَالًا فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَّازُ فَكُنْتُ أَتَيْسِرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأَنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللَّهُ أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي )) فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ غَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۹۹۷- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوَجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ )) نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ.

۳۹۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَقِيَّ اللَّهُ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ ))

۳۹۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

۳۹۹۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۰۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ طَلَبَ غَرِيمًا لَهُ فَتَوَارَى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهُ فَقَالَ إِنِّي مُعْسِرٌ فَقَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ سَوَّهَ أَنْ يُنَجِّيهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيَنْفَسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ ))

۴۰۰۰- عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے ابو قتادہ نے اپنے ایک قرض دار کو ڈھونڈا وہ چھپ گیا پھر اس کو پایا تو وہ بولا میں نادار ہوں۔ ابو قتادہ نے کہا اللہ کی قسم! اس نے کہا اللہ کی قسم۔ تب ابو قتادہ نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جس شخص کو بھلا معلوم ہو کہ اللہ اس کو نجات دے قیامت کے دن کی سختیوں سے تو وہ مہلت دے نادار کو یا معاف کر دے اس کو۔

۴۰۰۱- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۴۰۰۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ وَصِحَّةِ

باب: جو شخص مالدار ہو اس کو قرض ادا کرنے میں دیر

الْحَوَالَةِ وَاسْتِحْبَابِ قَبُولِهَا إِذَا

کرنا حرام ہے اور جب قرض اتارا جائے مالدار پر تو اس

أُحِيلَ عَلَى مَلِيٍّ

کا قبول کر لینا مستحب ہے

۴۰۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَطْلُ الْغَنِيِّ ظَلْمٌ وَإِذَا أَتَبِعَ أَحَدَكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ ))

۴۰۰۲- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مالدار ہو (یعنی اتنا کہ قرض ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو) پھر وہ دیر کرے قرض کے ادا کرنے میں تو وہ ظالم ہے اور جب تم میں سے کوئی لگا دیا جائے مالدار پر تو اس کا پیچھا کرے۔

۴۰۰۳- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۴۰۰۳- اس سند سے بھی اوپر والی حدیث مروی ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ الَّذِي

باب: جو پانی جنگل میں ضرورت سے زیادہ ہو اس کا

يَكُونُ بِالْفَلَاةِ وَيُخْتَانُ إِلَيْهِ لِرَعْيِ

بیچنا حرام ہے جب لوگوں کو اس کی احتیاج ہو گھاس

الْكَلْبَاءِ وَتَحْرِيمِ مَنَعِ بَدْلِهِ وَتَحْرِيمِ

چرانے میں اور اس کا روکنا منع ہے اور نر کدانے کی

بَيْعِ ضِرَابِ الْفَحْلِ

اجرت لینا منع ہے

(۴۰۰۲) ☆ لگا دیا جائے یعنی حوالہ دیا جائے مثلاً زید عمرو کا مقروض ہے زید نے عمرو کو حوالہ دیا بکر پر یعنی بکر پر اپنا قرض اتار دیا اس کی رضامندی سے اور عمرو کا مقابلہ کر دیا تو عمرو کو قبول کرنا چاہیے اگر بکر مالدار ہے اور بکر کا پیچھا کرنا چاہیے۔ اب یہ قبول کرنا مستحب ہے اور بعض علماء نے کہا کہ مباح ہے اور بعضوں نے کہا ہے بوجہ ظاہر حدیث کے اور یہی مذہب ہے داؤد ظاہری کا۔ (نووی)

۴۰۰۴- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے اس پانی کے بیچنے کا جو ضرورت سے زیادہ ہو۔

۴۰۰۵- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کی کدائی کو بیچنے سے اور پانی کو بیچنے سے اور زمین کو بیچنے سے کھیتی کے لیے۔

۴۰۰۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روکا جائے بیکار پانی تاکہ روکی جائے اس کی وجہ سے گھاس۔

۴۰۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت روکو اس پانی کو جو تمہاری ضرورت سے زائد ہو گھاس کو روکنے کے لیے۔

۴۰۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچا جائے وہ پانی جو ضرورت سے زیادہ ہو تاکہ گھاس بکے۔

۴۰۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

۴۰۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْحَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِيُتَحَرَّتْ فَعَنْ ذَلِكَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ

۴۰۰۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلْبُ ))

۴۰۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِيُتَمْنَعُوا بِهِ الْكَلْبُ

۴۰۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلْبُ ))

(۴۰۰۴) نووی نے کہا دوسری روایت میں یوں ہے منع کیا زائد پانی کے روکنے سے تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھاس رکی رہے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ زائد پانی نہ بیچا جائے تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھاس بکے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کا جنگل میں کتوں ہو اور اس میں اس کی ضرورت سے زیادہ پانی نکلے اور اس جنگل میں گھاس بھی ہو لیکن پانی سوا اس کتوں کے اور کہیں نہ ہو تو جانور والے اپنے جانوروں کو اس جنگل میں چرانہ سکیں بغیر اس کتوں میں سے پانی پلانے کے۔ اب کتوں والا اس کا پانی پینے کو نہ دے یا اس کی قیمت لے اور اس بہانے سے گویا گھاس کی چرائی کی بھی قیمت لے تو یہ حرام ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ضرورت سے زیادہ جو پانی جنگل میں ہو اس کو مفت دینا چاہیے کئی شرطوں سے۔ ایک یہ کہ وہاں اور کہیں پانی نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جانوروں کے پینے کے لیے دیا جائے نہ کہ کھیتی کے واسطے۔ تیسری یہ کہ مالک کو اس کا احتیاج نہ ہو۔ اور مذہب صحیح یہ ہے کہ جو اپنی ملکی زمین میں کتوں یا چشمہ کھودے تو بھی اس کی ملک ہو گا اور بعضوں نے کہا پانی اس کی ملک نہ ہو گا لیکن جب پانی کو اپنے برتن میں لے لے تو وہ ملک ہو جاتا ہے یہی صواب ہے۔ اور بعضوں نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔ اجمعی بالا اختصار۔

(۴۰۰۵) یعنی اس کی اجرت لینے سے۔ نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس میں کہ اونٹ یا اور کوئی جانور زر کی کدائی کی اجرت لینا کیسا ہے۔ تو امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور ابو ثور کا مذہب یہ ہے کہ اس کی اجرت لینا حرام ہے اور مادہ والے پر کچھ دینا واجب نہیں۔ اور ایک جماعت صحابہ اور تابعین اور مالک نے اس کو جائز رکھا ہے ایک مدت معین اور ضربات معین کے لیے اور نہی کو تنزیہی بتلایا ہے یعنی مزارعت سے۔ اور اس کا بیان مفصل اور پر گزر چکا۔

باب: کتے کی قیمت اور نجومی کی مٹھائی اور رنڈی کی  
خرچی اور بلی کی بیع حرام ہے

باب تَحْرِيمِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَخُلُوَانِ الْكَاهِنِ  
وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنَّهْيِ عَنِ بَيْعِ السَّنُوْرِ  
٤٠٠٩- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ  
وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَخُلُوَانِ الْكَاهِنِ.

٣٠٠٩- ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا  
رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے اور کسی رنڈی فاحشہ کی  
خرچی سے اور نجومی کی مٹھائی سے۔

(٣٠٠٩) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ کتے کی بیع حرام ہے اور وہ صحیح نہیں ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے۔ اور جو کوئی کتے کو مار ڈالے اگرچہ وہ  
کتا تعلیم یافتہ ہو تب بھی اس پر قیمت کا تاوان نہیں۔ اور جمہور علماء کا جیسے ابو ہریرہؓ اور حسن بصریؓ اور ربیعہؓ اور اوزاعیؓ اور حکمؓ اور حمادؓ اور شافعیؓ  
اور احمدؓ اور داؤدؓ اور ابن منذرؓ وغیرہم کا قول ہے اور ابو حنیفہؓ کے نزدیک ان کتوں کی بیع درست ہے جن سے منفعت ہے اور ان کے مار ڈالنے  
والے پر قیمت کا تاوان ہے۔ اور ابن منذر نے جابر اور عطاء اور فضی سے شکاری کتے کی بیع کا جواز نقل کیا ہے نہ کہ اور کتے کا۔ اور امام مالکؓ سے اس  
میں کئی روایتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس کی بیع جائز نہیں ہے لیکن تلف کرنے والے پر قیمت کا تاوان ہے۔ دوسرے یہ کہ بیع جائز ہے اور تلف  
کرنے والے پر تاوان بھی۔ تیسرے یہ کہ بیع ناجائز اور تلف کرنے والے پر تاوان بھی نہیں ہے۔ جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے اور جو اس کے  
بعد آتی ہیں اور وہ جو حدیث ہے کہ منع کیا آپ نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت سے اور حضرت عثمانؓ نے ایک شخص سے کتے کا  
تاوان بیس اونٹ دلائے اور عمرو بن العاصؓ کے بیٹے نے کتے کے مار ڈالنے میں اس کا تاوان دلایا تو یہ سب روایتیں ضعیف ہیں با اتفاق ائمہ حدیث  
کے اور میں نے ان کو تفصیل سے۔ ”شرح مہذب“ میں بیان کیا ہے (نودی)۔ جو وہ زنا کی اجرت میں لیتی ہے اور یہ حرام ہے باجماع اہل اسلام۔  
فائدہ۔ اور نجومی کی مٹھائی سے جو غیب کی بات بتانے پر اس کو اجرت ملتی ہے اور داخل ہیں اس میں پنڈت اور رمال اور جھنڈا جو غیب کی باتیں  
بتلائیں ان کی کمائی سب حرام ہے نوویؒ نے کہا۔ بغویؒ اور قاضی عیاضؒ نے کہا کہ اتفاق کیا ہے اہل اسلام نے کاہن کی اجرت حرام ہونے پر  
کیونکہ وہ عوض ہے فعل حرام کا اور کھانا ہے لوگوں کا مال فریب اور جھوٹ سے اسی طرح اجرت گانے والے اور نوحہ کرنے والے کی۔ اور یہ  
جو صحیح مسلم میں آیا ہے کہ لونڈیوں کی کمائی سے آپ نے منع فرمایا تو مراد وہی کمائی ہے جو زنا سے ہونے کہ اس کمائی سے جو سلائی یا کٹوائی سے  
ہو۔ خطاب نے کہا عرف کی کمائی بھی حرام ہے۔ اور کاہن اور عرف میں یہ فرق ہے کہ کاہن آئندہ کی باتیں بتاتا ہے اور اسرار کی معرفت  
کا دعویٰ کرتا ہے اور عرف چوری کا مال اور گئی ہوئی چیز کا پتا بتاتا ہے۔ یہ خطاب نے ابو داؤد کی کتاب البیوع پر لکھا ہے اور آخر کتاب میں یہ لکھا  
ہے کہ کاہن وہ ہے جو غیب دانی کا دعویٰ کرے اور لوگوں کو آئندہ ہونے والی باتیں بتلائے۔ اور عرب میں کچھ لوگ کاہن تھے جو دعویٰ کرتے  
تھے بہت باتیں جاننے کا بعض ان میں سے یہ کہتے تھے کہ ان کے ساتھ جنات میں سے کوئی رفیق ہے یا کوئی جن ان کا تابع ہے جو خبریں بتلا دیتا  
ہے اور بعض یہ کہتے تھے کہ ان کو ایسی سمجھ ہے جن سے وہ آئندہ کی باتیں سمجھ جاتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے عرف کہلاتے تھے یہ لوگ وہ  
تھے جو اسباب کو دیکھ کر مقدمات سے مطلب نکالتے تھے۔ مثلاً کوئی چیز چوری ہو گئی تو گمان والے کو پکڑ لیتے تھے۔ اور بعض منجم کو کاہن بولتے  
تھے۔ اور یہ حدیث ان سب لوگوں کو شامل ہے اور اس حدیث سے منع ہے ان لوگوں کی بات ماننا اور اس پر یقین کرنا۔ لیکن طیب تو اس کو  
بھی کاہن یا عرف کہتے تھے پر وہ اس میں داخل نہیں ہیں۔ تمام ہواکلام خطاب کا۔ امام ابو الحسن ماوردی نے اپنی کتاب ”احکام سلطانیہ“ کے  
آخر میں لکھا ہے کہ محتسب کو روکنا چاہیے ایسے لوگوں کی کمائی سے جیسے نجومی یا اور کوئی بازی والا اور سزا دینی چاہیے دینے والے اور لینے والے  
کو۔ واللہ اعلم الخ۔

- ۴۰۱۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
- ۴۰۱۱- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بری کمائی ہے رنڈی فاحشہ کی کمائی اور کتے کی قیمت اور پچھنے لگانے والے کی مزدوری۔
- ۴۰۱۲- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا کتے کی قیمت خبیث ہے اور رنڈی کی خرچی خبیث ہے اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔
- ۴۰۱۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
- ۴۰۱۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
- ۴۰۱۵- ابو الزبیر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے جابر سے پوچھا کتے اور بلی کی قیمت کو؟ انہوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے۔
- باب: کتوں کے قتل کا حکم پھر اس حکم کا منسوخ ہونا اور اس امر کا بیان کہ کتے کا پالنا حرام ہے مگر شکار یا کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لیے یا ایسے ہی اور کسی کام کے واسطے
- ۴۰۱۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا۔
- ۴۰۱۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمَحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ
- ۴۰۱۱- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ (( شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَتَمَنُّ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ ))
- ۴۰۱۲- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( تَمَنُّ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ ))
- ۴۰۱۳- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
- ۴۰۱۴- عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ
- ۴۰۱۵- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ تَمَنِّ الْكَلْبِ وَالسَّنُورِ قَالَ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ
- بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِ اقْتِنَائِهَا إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ مَا شَبَّهَ وَنَحْوِ ذَلِكَ
- ۴۰۱۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

(۴۰۱۱) جابر نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے اس شخص کی جو پچھنے لگانے کی قیمت کو حرام جانتا ہے اور اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر سلف اور خلف کے نزدیک یہ اجرت حرام نہیں ہے اور یہی مشہور مذہب ہے امام احمد کا اور ایک روایت میں ان سے یہ ہے کہ یہ حرام ہے آزاد کو نہ کہ غلام کو اور ان کی دلیل ہے حدیث ابن عباس کی جس کو روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ حضرت نے پچھنے لگائے اور مزدوری دی پچھنے لگانے والے کو اور یہ حدیث محمول ہے تنزیہ پر اور اس کا مطلب یہ ہے کہ پچھنے لگانے کا پیشہ ایک ذلیل پیشہ ہے حتی المقدور دوسرا پیشہ کرنا افضل ہے۔

(۴۰۱۵) ☆ نووی نے کہا بلی کی قیمت سے اس واسطے منع کیا کہ وہ بے کار ہے یا یہ نہیں تنزیہی ہے تاکہ لوگ اس کے بیچے لوگوں کو مفت دیا کریں۔ اس پر بھی اگر اس سے منفعت ہو اور کوئی بیچے تو بیچ صحیح ہے اور زرخشن حلال ہے یہی ہمارا مذہب اور اکثر علماء کا مذہب ہے مگر ابن منذر نے ابو ہریرہ اور طاوس اور مجاہد اور جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ اس کی بیچ جائز نہیں ہے اور حجت ان کی یہی حدیث ہے۔

- ۴۰۱۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَأُرْسِلَ فِي أَقْطَارِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُقْتَلَ.
- ۴۰۱۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَتُنْبَعَثُ فِي الْمَدِينَةِ وَأَطْرَافِهَا فَلَا نَدْعُ كَلْبًا إِلَّا قَتَلْنَاهُ حَتَّىٰ إِنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمُرِّيَةِ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَتَّبِعُهَا.
- ۴۰۱۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ زَرْعًا.
- ۴۰۲۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّىٰ إِنَّ الْمَرْأَةَ
- ۴۰۱۷- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا پھر بھیجا آپ نے لوگوں کو مدینہ کے سب اطراف کتوں کو مارنے کے لیے۔
- ۴۰۱۸- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ حکم فرماتے تھے کتوں کے قتل کا تو چیخا کیا گیا مدینہ کے شہر میں اور اس کے چاروں طرف کتوں کا پھر کوئی کتا ہم نہیں چھوڑتے تھے جس کو مار نہ ڈالا ہو یہاں تک کہ ہم نے دودھ والی اونٹنی کے ساتھ ساتھ جو کتا رہتا تھا دیہات والوں میں سے اس کو بھی مار ڈالا۔
- ۴۰۱۹- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا مگر شکاری کتایا بکریوں کے مندے کا کتایا اور جانوروں کی حفاظت کا لوگوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا ابو ہریرہ کھیت کے کتے کو بھی مستثنیٰ کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا بے شک ابو ہریرہ کے پاس کھیت بھی ہے۔
- ۴۰۲۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم کیا کتوں کے مارنے کا یہاں تک کہ

(۴۰۱۸) ☆ نووی نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ کانٹے والے کتے کو مار ڈالنا چاہیے لیکن اختلاف کیا ہے اس کتے کے مارنے میں جس سے کوئی نقصان نہیں۔ تو ہمارے اصحاب میں سے امام الحرمین نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ نے پہلے سب کتوں کو مار ڈالنے کا حکم کیا تھا پھر وہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ نے منع کیا کتوں کے قتل سے مگر وہ کتا جو کالا بھنگ ہو۔ پھر یہ قاعدہ قرار پایا کہ ہر کتے کا قتل منع ہے خواہ وہ کالا ہو یا اور کوئی رنگ کا ہو جو نقصان نہ دے۔ اور قاضی عیاض نے کہا کہ بہت سے علماء نے ان ہی حدیثوں سے تمسک کیا ہے جو کتوں کے قتل کے باب میں آئی ہیں لیکن مستثنیٰ کیا ہے ان میں سے شکاری کتوں کو اور یہی مذہب ہے امام مالک اور ان کے اصحاب کا۔ اتنی مختصراً۔

(۴۰۱۹) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے حضرت ابو ہریرہ کی تحقیر منظور نہیں ہے اور نہ ان کی روایت میں کوئی شک تھا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ابو ہریرہ کے پاس چونکہ کھیت تھا اور ان کو اس کی حفاظت کے لیے کتے کا پالنا ضروری تھا اس لیے انہوں نے یہ لفظ یاد رکھا جناب رسول اللہ سے اور مجھے یاد نہ رہا۔ اور حاصل یہ ہے کہ کھیت کا لفظ صرف ابو ہریرہ نے نقل نہیں کیا بلکہ ایک جماعت صحابہ نے نقل کیا ہے اور جو صرف حضرت ابو ہریرہ نقل کرتے تب بھی وہ روایت مقبول اور کافی ہوتی اس لیے کہ صحابہ سب ثقہ ہیں۔ اب کتوں کے پالنے میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے کتا پالنا حرام ہے اور شکاری کھیت یا بوڑھی حفاظت کے لیے درست ہے۔ اور گھر کی حفاظت کے لیے پالنے میں اختلاف ہے صحیح تر قول یہ ہے کہ جائز ہے ان پر قیاس کر کے۔ اتنی مختصراً۔

(۴۰۲۰) ☆ یعنی شریر ہوتا ہے اکثر ایسا کتا کاٹ کھاتا ہے تکلیف دیتا ہے۔ امام احمد اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ ایسے کتے کا قتل

عورت جنگل سے آتی اپنا کتالے کر تو ہم اس کو بھی مار ڈالتے۔ پر آپ نے منع کیا کتوں کے قتل سے اور فرمایا مار ڈالو سیاہ کتے کو جس کی آنکھ پر دو سفید نقطے ہوں وہ شیطان ہوتا ہے۔

۴۰۲۱- ابن مغفل سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ نے کتوں کے مارنے کا پھر فرمایا کتے کیا بگاڑتے ہیں ان کا۔ پھر اجازت دی شکاری کتا اور ریوڑ کا کتاپالنے کی۔

۴۰۲۲- ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اجازت دی آپ نے بکریوں کے کتے اور شکار کے کتے اور کھیت کے کتے کی۔

۴۰۲۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی کتاپالا سو اس کتے کے جو جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو یا شکاری ہو تو اس کا ثواب ہر روز دو قیراط کے برابر کم ہوگا۔

۴۰۲۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاپالے بشرطیکہ وہ شکاری یا جانوروں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط گھٹتے جائیں گے۔

۴۰۲۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاپالے سو شکاری کتے یا ریوڑ کے تو اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔

تَقَدَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَتَقْتَلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ (( عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبُهيمِ ذِي النُّقْطَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ ))

۴۰۲۱- عَنْ ابْنِ الْمُغْفَلِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ (( مَا بَالُهُمْ وَبَالَ الْكِلَابِ )) ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ.

۴۰۲۲- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ.

۴۰۲۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ أَقْتَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ ))

۴۰۲۴- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ أَقْتَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ ))

۴۰۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ أَقْتَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ ))

تو شکار بھی درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہے۔ اور شافعی اور مالک اور جمہور علماء کے نزدیک اس کا شکار درست ہے اور حکم اس کا مثل اور کتوں کے ہے۔ (نووی)

(۴۰۲۳) ☆ قیراط پانچ جو کا ہوتا ہے۔ اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ یہ نقصان گذشتہ اعمال کے ثواب میں سے ہو گیا آئندہ اعمال کے اور ایک قیراط دن کے اعمال میں سے گھٹے گا اور ایک رات کے یا ایک فرض میں سے ایک نفل میں سے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کتاپالنے سے فرشتوں کے آنے میں حرج ہوتا ہے یا آنے جانے والوں کو اس کے بھونکنے سے تکلیف ہوتی ہے یا پالنے والے کے کپڑے اور برتن نجس ہو جانے کی وجہ سے۔ (نووی)



۴۰۲۶- سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاب لے سوا جانوروں کی حفاظت کے لیے یا شکاری کتے کے اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔ عبد اللہ نے کہا ابو ہریرہؓ نے کھیت کا کتنا زیادہ کیا ہے۔

۴۰۲۷- سالم رضی اللہ عنہ نے روایت کی اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا جو شخص کتاب لے مگر وہ شکاری یا جانوروں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔ سالم نے کہا ابو ہریرہؓ کہتے تھے اور کھیت کا نہ ہو اور ان کا کھیت بھی تھا (اس وجہ سے انہوں نے یاد رکھا اس لفظ کو)۔

۴۰۲۸- سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کیا عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس گھر کے لوگوں نے کتاب رکھا اور وہ جانوروں کی حفاظت کے لیے یا شکاری نہ ہو تو ان کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔

۴۰۲۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاب رکھے مگر وہ کھیت کا یا بکریوں یا شکار کا کتا نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز ایک قیراط کے برابر کم ہوگا۔

۴۰۳۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاب لے اور وہ شکاری نہ ہو اور نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو نہ زمین کے یعنی کھیت کے تو اس کے ثواب میں سے دو قیراط کا ہر روز نقصان ہوگا اور ابو الطاہر کی روایت میں ”ولا ارض“ کا لفظ نہیں ہے۔

۴۰۲۶- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ أَقْتَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا )) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ (( أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ )) .

۴۰۲۷- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ أَقْتَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ )) . قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ وَكَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ .

۴۰۲۸- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : (( أَيُّمَا أَهْلِ دَارٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَائِدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ )) .

۴۰۲۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ زَرْعٍ أَوْ غَنَمٍ أَوْ صَيْدٍ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا )) .

۴۰۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ أَقْتَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي الطَّاهِرِ وَلَا أَرْضٍ )) .

(۴۰۲۹) ☆ نووی نے کہا کسی روایت میں ایک قیراط ہے کسی میں دو قیراط ہے شاید یہ مطلب ہوگا کہ مدینہ میں اگر پالے تو دو قیراط نقصان ہوگا کیونکہ مدینہ متبرک ہے اور فضیلت رکھتا ہے اور شہروں پر پُرس وہاں بے ضرورت کتاب رکھنا زیادہ گناہ ہے اور باہر پالے تو ایک قیراط ہوگا۔ اور بعضوں نے کہا کہ یہ اختلاف کتوں کی قسم پر ہے جو کتنا زیادہ موذی ہو اس میں دو قیراط نقصان ہوگا اور نہ ایک قیراط ہوگا۔

۴۰۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتابالے مگر کتار پوڑ کا یا شکار کا یا کھیت کا اس کے ثواب میں ہر روز ایک قیراط کمی ہوگی۔ زہری نے کہا ابن عمرؓ سے ذکر ہوا ابو ہریرہؓ کے قول کا کہ وہ کھیت کے کتے کو بھی مستثنیٰ کرتے ہیں تو انھوں نے کہا رحم کرے اللہ ابو ہریرہؓ پر وہ کھیت والے تھے۔

۴۰۳۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص کتار کھے اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم کیا جائے گا مگر کھیت کا کتار پوڑ کا۔

۴۰۳۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۳۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۴۰۳۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتار کھے اور وہ شکاری یا بکریوں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کا نقصان ہوگا۔

۴۰۳۶- سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے اور وہ ایک شخص تھے شنوہ کے قبیلہ میں سے اور صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے انھوں نے کہا میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص کتابالے اور وہ کام نہ آئے اس کے کھیت کے یا تھن کے (یعنی جانوروں کی حفاظت کے لیے) تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔ سائب بن یزید نے کہا میں نے سفیانؓ سے پوچھا تم نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا ہاں قسم ہے اس مسجد کے رب کی۔

۴۰۳۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَّرَعَ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ )) قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَّرَعٍ.

۴۰۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ )).

۴۰۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۴۰۳۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۰۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا غَنَمٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ )).

۴۰۳۶- عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَنْوَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ )).

۴۰۳۷- عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنْبِيِّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

باب: چھپنے لگانے کی اجرت حلال ہے

باب حِلُّ أَجْرَةِ الْحِجَامَةِ

۴۰۳۸- حمید سے روایت ہے انسؓ سے لوگوں نے پوچھا کچھ لگانے والے کی کمائی کو انھوں نے کہا رسول اللہؐ نے کچھ لگائے ابو طیبہ کے ہاتھ سے پھر حکم کیا آپ نے دو صاع اناج اس کو دینے کا۔ اس نے بیان کیا یہ اپنے لوگوں سے تو انھوں نے ہلکا کر دیا اس کے محصول کو (یعنی اس خراج کو جو اس سے لیتے تھے) اور فرمایا آپ نے افضل دواؤں کی جن سے تم علاج کرتے ہو کچھ لگانا ہے۔

۴۰۳۹- حمید سے روایت ہے انسؓ سے پوچھا گیا حجام کی کمائی کیسی ہے؟ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افضل ان چیزوں میں جن سے تم دوا کرتے ہو حجامت ہے (یعنی کچھ لگانا) اور قسط بحری یعنی دریائی کوٹ اور مت ایذا دوا اپنے بچوں کو حلق دبا کر۔

۴۰۴۰- حمید سے روایت ہے میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ایک غلام ہمارا بلوایا وہ حجام تھا (یعنی کچھ لگاتا تھا)۔ پھر اس نے کچھ لگائے آپ کے۔ آپ نے حکم کیا ایک صاع یا ایک مد یا دو مد اناج اس کو دینے کا اور گفتگو آئی اس کے باب میں تو گھٹایا گیا محصول اس کا۔

۴۰۴۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لگائے اور حجام کو اس کی مزدوری دی اور ناک مبارک میں دوائی ڈالی۔

۴۰۴۲- حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کو کچھ لگائے بنی یاضہ (ایک قبیلہ ہے انصار میں سے) کے ایک غلام نے پھر آپ نے اس کو اجرت دی اور اس نے اپنے مالک سے اس کا ذکر کیا۔ اس نے اس کا محصول کم کر دیا (جو روزانہ اس سے ٹھہراتھا۔ اس کو مخارجہ کہتے ہیں اور یہ جائز ہے) اور اگر

۴۰۳۸- عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سِئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اخْتَحَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ (( إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةَ أَوْ هُوَ مِنْ أَمْثَلِ ذَوَائِكُمْ ))

۴۰۳۹- عَنْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سِئِلَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (( إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةَ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلَا تُعَذِّبُوا صَبِيَّانَكُمْ بِالْعَمْرِ ))

۴۰۴۰- عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ مَدًّا أَوْ مَدَيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَحَفَّفَ عَنْ ضَرِيَّتِهِ.

۴۰۴۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَحَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعْطَى

۴۰۴۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا لِبَنِي يَاضَةَ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرَهُ وَكَلَّمَ سَيِّدَهُ فَحَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيَّتِهِ وَلَوْ كَانَ سُحْنًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ صَلَّى

(۴۰۳۹) ☆ جس کو عود بندی کہتے ہیں گرم و خشک بے معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سرد و تر بیماریوں میں نہایت مفید ہے۔ عذرہ یعنی درد حلق کی بیماری میں بلکہ عود بندی لگانا کافی ہے یا کھلانا۔



۴۰۴۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ السَّبَّيِّ  
مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا  
يُعَصَّرُ مِنَ الْعِنْبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَجُلًا  
أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةً  
عَحْمَرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( هَلْ عَلِمْتَ  
أَنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَهَا )) قَالَ لَا فَسَارَّ إِنْسَانًا فَقَالَ  
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( بِمَ سَارَرْتَهُ )) فَقَالَ أَمْرَتُهُ  
بِبَيْعِهَا فَقَالَ (( إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ  
بَيْعَهَا )) قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهَا.  
۴۰۴۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ.

۴۰۴۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ  
مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَهَى  
عَنِ التَّجَارَةِ فِي الْحَمْرِ.

۴۰۴۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنزِلَتْ آيَاتُ  
مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّبَا قَالَتْ خَرَجَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ  
فَحَرَّمَ التَّجَارَةَ فِي الْحَمْرِ.

### بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْحَمْرِ وَالْمَيْتَةِ

### وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ

۴۰۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ

(۳۰۴۶) ☆ قاضی عیاضؒ نے کہا شراب کی حرمت تو سورہ بقرہ میں ہے اور وہ ربو کی آیت سے بہت پہلے اتری ہے کیونکہ ربو کی آیت  
سب سے آخر میں اتری ہے۔ تو احتمال ہے کہ یہ ممانعت تحریم کے بعد ہو یا فخر کی تحریم کے وقت آپ نے تجارت خمر کو بھی حرام کر دیا ہو پھر  
بیان کیا دوبارہ تاکہ خوب مشہور ہو جائے اور شاید اس مجلس میں ایسے لوگ ہوں جن کو تجارت کی حرمت کی خبر نہ ہوئی ہو۔

(۳۰۴۸) ☆ نوویؒ نے کہا یہ جو آپ نے فرمایا (نہیں وہ حرام ہے) اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا بیچنا کسی حال میں بھی درست نہیں کیونکہ فقہ

انھوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے جس سال مکہ فتح ہوا۔ آپ فرماتے تھے مکہ میں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا ہے شراب اور مردار اور سور اور بتوں کی بیچ کو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مردار کی چربی تو کشتیوں میں لگائی جاتی ہے اور کھالوں میں ملی جاتی ہے اور لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں وہ حرام ہے۔ پھر فرمایا اسی وقت اللہ تعالیٰ تباہ کر دے یہود کو جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا (یعنی کھانا اس کا) تو انھوں نے اس کو پگھلایا پھر بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

۴۰۴۹۔ اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۰۵۰۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ کو خبر پہنچی کہ سمرہ نے شراب پیٹی۔ انھوں نے کہا اللہ کی مار سمرہ پر کیا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ غَامُ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ (( إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْحَنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ )) فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شَحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفْنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْخُلُودُ وَيَسْتَصْبَحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ (( قَاتِلِ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شَحُومَهَا أَجْمَلُوهَا ثُمَّ بَاعُوهَا فَأَكَلُوا ثَمَنَهَا ))

۴۰۴۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَامَ الْفَتْحِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ

۴۰۵۰۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ سَمْرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتِلِ اللَّهُ سَمْرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ

تو اس کی بیچ حرام ہے نہ یہ کہ چربی سے منفعت اٹھانا حرام ہے اور شافعی اور اصحاب شافعی کا مذہب یہی ہے کہ مردار کی چربی سے نفع اٹھانا جائز ہے جیسے کشتیوں میں لگانا یا چراغ روشن کرنا وغیرہ جو کھانے میں داخل نہیں اور نہ آدمی کے بدن میں لگے۔ اور یہی قول ہے عطاء بن رباح اور محمد بن جریر طبری کا اور جمہور علماء کے نزدیک اس سے کوئی منفعت لینا درست نہیں۔ کیونکہ مردار سے نفع اٹھانے کی ممانعت مطلق ہے مگر جو خاص کی گئی جیسے دباغت کی ہوئی کھال۔ اب اگر تیل یا گھی نجس ہو جائے تو اس سے روشنی کرنے میں یا اور کسی استعمال میں سوا کھانے یا بدن میں لگانے کے جیسے صابون بنانے یا جانوروں کے کھلانے میں اختلاف ہے سلف کا۔ لیکن ہمارے صحیح کلمہ مذہب میں وہ جائز ہے اور قاضی عیاض نے اس کو نقل کیا ہے امام مالک اور بہت سے صحابہؓ سے اور شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اور لیث بن سعد سے اور کہا کہ ایسا ہی منقول ہے حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ اور ابو موسیٰؓ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ بن عمر سے۔ اور ان کے اصحاب اور لیث وغیر ہم نے نجس تیل کا بیچنا جب اس کی نجاست بیان کر دے جائز رکھا ہے۔ اور عبد الملک بن مہشون اور احمد بن حنبلؓ اور احمد بن صالح کے نزدیک ان میں سے کوئی منفعت اٹھانا درست نہیں واللہ اعلم۔ علماء نے کہا ہے مردار کی بیچ میں کافر کی لاش کی بیچ بھی داخل ہے جب وہ جنگ میں مارا جائے اور کافر اس کو خریدنا چاہیں اور حدیث میں ہے کہ نوفل بن عبد اللہ مخزومی کو مسلمانوں نے جنگ خندق میں مار ڈالا تھا پھر کافر اس کی نعش کے لیے دس ہزار درہم جناب رسول اللہؐ کو دینے لگے لیکن آپ نے نہ لیے اور نعش ان کے حوالے کر دی۔ تو علت ان چیزوں کی بیچ کے منع ہونے کی نجاست ہے پھر ہر نجس کی بیچ ناجائز ہے۔ اور بت کے بیچنے سے ممانعت اس لیے ہے کہ اس سے کوئی منفعت نہیں۔ پھر اگر اس کے ٹکڑوں سے توڑ کر کوئی نفع ہوتا ہو تو اس کی بیچ میں اختلاف ہے۔ بعضوں کے نزدیک منع ہے بوجہ اطلاق نبی کے اور بعضوں کے نزدیک منفعت کی صورت میں جائز ہے جب کوئی منفعت نہ ہو لیکن مردار اور شراب اور سور کی بیچ تو باجماع اہل اسلام حرام ہے۔ اتنی

صحیح مسلم محمدی ہے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کہلواتا صحیح نہیں۔

اس کو خبر نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے لعنت کی یہودیوں پر ان پرچہ بی کا کھانا حرام ہوا توچہ بی کو کھلایا پھر اس کو بیچا۔  
۴۰۵۱- مندرجہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۰۵۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ یہود کو تباہ کرے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ان پرچہ بیوں کو پھر انھوں نے اس کو بیچ ڈالا اور اس کا پیسہ کھایا۔

۴۰۵۳- ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے فرمایا کہ اللہ یہود کو تباہ کرے ان پرچہ بی حرام کی گئی تو انہوں نے اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

### باب : سود کا بیان

۴۰۵۴- ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو سونا سونے سے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ بیچو اور نہ بیچو چاندی چاندی کے بدلے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ کرو اور ادھار نہ بیچو۔

۴۰۵۵- نافع سے روایت ہے بنی لیث کے ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ ابو سعید اس کو نقل کرتے ہیں رسول اللہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاغَوْهَا )) .

۴۰۵۱- عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۴۰۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاغَوْهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا )) .

۴۰۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاغَوْهُ وَأَكَلُوا ثَمَنَهُ )) .

### بَابُ الرِّبَا (۱)

۴۰۵۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ ))

۴۰۵۵- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ إِنَّ أبا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَأْتُرُ هَذَا

(۱) نووی نے کہا مسلمانوں نے ربا یعنی سود کی حرمت پر اجماع کیا ہے اگرچہ اس کی جزئیات میں اختلاف کیا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واحل الله البيع و حرم الربو یعنی حلال کیا اللہ تعالیٰ نے بیچ کو اور حرام کیا ربا کو اور حدیثیں اس باب میں بہت اور مشہور ہیں اور رسول اللہ نے ان حدیثوں میں نص کیا ہے ربا کی حرمت پر چھ چیزوں میں سونا اور چاندی اور گیسوں اور جو اور کھجور اور نمک میں اب اہل ظاہر کا یہ قول ہے کہ سوا ان چیزوں کے اور کسی چیز میں ربا نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک قیاس نہیں ہو سکتا اور باقی تمام علماء نے یہ کہا ہے کہ ربا ان چھ چیزوں سے خاص نہیں ہے بلکہ جہاں حرمت کی علت پائی جائے گی وہاں حرام ہوگا اور اختلاف کیا انھوں نے علت میں تو شافعی کے نزدیک علت شمن اور طعم ہے اور مالک کے نزدیک شمن اور اذخار اور ابو حنیفہ کے نزدیک وزن اور کیل اور سعید بن المسیب اور احمد اور امام شافعی کے نزدیک طعم اور وزن یا کیل۔ اس صورت میں خر بوزہ یا سفرجل یا اور میووں میں جو ناپ مل کر نہیں بکتی ربا حرام نہ ہوگا۔ اب اجماع کیا ہے علماء نے کہ بیچ ربا کی دوسرے ربا کے بدلے جب علت مختلف ہو تو کم و بیش اور ادھار دونوں طرح درست ہے۔ مثلاً بیچ سونے کی گیسوں کے بدلے یا چاندی کی جو کے بدلے اور جو جنس ایک ہو تو کی اور بیشی اور ادھار دونوں نادرست ہے اور جو جنس مختلف ہو لیکن علت ایک ہو جیسے سونے کی بیچ چاندی کے بدلے یا گیسوں کی جو کے بدلے تو ادھار نادرست ہے لیکن کی بیشی درست ہے۔ ابھی مختصر۔

سے۔ قتیہ کی روایت میں ہے یہ سن کر عبد اللہ بن عمرؓ چلے اور نافع ان کے ساتھ تھے اور ابن ریح کی روایت میں ہے نافع نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ چلے اور میں ان کے ساتھ تھا اور بنی لیث کا وہ شخص بھی ساتھ تھا یہاں تک کہ ابو سعید خدریؓ کے پاس پہنچے۔ عبد اللہ نے کہا مجھ سے اس شخص نے کہا تم یہ بیان کرتے ہو کہ جناب رسول اللہؐ نے منع کیا چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر۔ یہ سن کر ابو سعیدؓ نے اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کیا پھر کہا میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا رسول اللہؐ فرماتے تھے مت بیچو سونے کو سونے کے بدلے اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے مگر برابر برابر کم زیادہ نہ بیچو اور ادھار نہ بیچو مگر دست بدست۔

۴۰۵۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۵۷- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونے کے بدلے میں سونا اور نہ چاندی کے بدلے میں چاندی مگر تول کر برابر برابر ٹھیک ٹھیک۔

۴۰۵۸- عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بیچو ایک دینار کو بدلے میں دو دینار کے اور نہ ایک درم کو بدلے میں دو درم کے۔

باب: بیع صرف اور سونے کی چاندی کے ساتھ نقد بیع  
۴۰۵۹- مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے میں آیا یہ کہتا ہوا کہ کون بیچتا ہے روپیوں کو سونے کے بدلے؟ طلحہ بن عبید اللہ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ فَذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَافِعٌ مَعَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمَيْحٍ قَالَ نَافِعٌ فَذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَنَا مَعَهُ وَاللَّيْثِيُّ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَحْبَبَنِي أَنْكَ تَحْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَعَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ بِإصْبَعِيهِ إِلَيَّ عَيْنِيهِ وَأُذُنِيهِ فَقَالَ أَبْصَرْتُ عَيْنَايَ وَسَمِعْتُ أُذُنَايَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشْفُوا بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا شَيْئًا غَائِبًا مِنْهُ بِتَاجِزٍ إِلَّا يَدًا بِيَدٍ ))

۴۰۵۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
۴۰۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سِوَاءَ بِسِوَاءٍ ))

۴۰۵۸- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ ))

بَابُ الصَّرْفِ وَبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ نَقْدًا  
۴۰۵۹- عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَدَثَانَ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدِّرَاهِمَ فَقَالَ

(۴۰۵۸) ☆ کیونکہ جس ایک ہی ہے اور ایسی حالت میں کی اور بیشی حرام ہے گو ایک مال کھرا ہو اور دوسرا کھونا ہو۔ اور جو ضرورت آن پڑے تو چاندی کو سونے کے بدلے بیچ کر پھر سونے کے بدلے اس چاندی کو خرید لے۔

(۴۰۵۹) ☆ یعنی دونوں طرف سے مال نقد ہونا چاہیے اسی مجلس میں اور ادھار ناجائز ہے۔



نے کہا اور وہ حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے کہا اپنا سونا مجھ کو دے پھر ٹھہر کر آج بے نوکر ہمارا آئے گا تو تیرے روپے دے دیں گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہرگز نہیں تو اس کے روپے اسی وقت دے دے یا اس کا سونا پھیر دے۔ اس لیے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے چاندی کا بیچنا سونے کے بدلے ربا ہے مگر دست بدست اور گیہوں کا بیچنا گیہوں کے بدلے ربا ہے مگر دست بدست اور جو کا بیچنا جو کے بدلے ربا ہے مگر دست بدست اور کھجور کا بیچنا کھجور کے بدلے ربا ہے مگر دست بدست۔

۴۰۶۰۔ اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۶۱۔ حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے میں شام میں چند لوگوں کے بیچ میں بیٹھا تھا اتنے میں ابو الاشعث آیا۔ لوگوں نے کہا ابو الاشعث وہ بیٹھ گیا۔ میں نے اس سے کہا تم میرے بھائی سے عبادہ بن صامتؓ کی حدیث بیان کرو۔ اس نے کہا اچھا ہم نے ایک جہاد کیا اس میں معاویہؓ سردار تھے تو بہت چیزیں غنیمت میں حاصل کیں ان میں ایک برتن بھی تھا چاندی کا۔ حضرت معاویہؓ نے حکم دیا اس کے بیچنے والوں کی تنخواہ پر اور لوگوں نے جلدی کی اس کے لینے میں۔ یہ خبر عبادہ بن صامت کو پہنچی وہ کھڑے ہوئے اور کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ منع کرتے تھے سونے کو سونے کے بدلے میں بیچنے سے اور چاندی کو چاندی کے بدلے اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے اور کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے مگر برابر برابر نقد پھر جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو ربا ہو گیا۔ یہ سن کر لوگوں نے جو لیا تھا پھیر دیا۔ معاویہؓ کو یہ خبر پہنچی وہ خطبہ پڑھنے لگے کھڑے ہو کر کیا حال ہے لوگوں کا جناب رسول اللہؐ سے وہ حدیثیں روایت کرتے

طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرَنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ اتَيْنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرَقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتُرَدَّدَنَّ إِلَيْهِ ذَهَبُهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رَبَا وَإِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رَبَا وَإِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رَبَا وَإِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رَبَا وَإِلَّا هَاءَ وَهَاءَ )) .

۴۰۶۰۔ عَنِ الرَّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۰۶۱۔ عَنِ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مُسْلِمٌ بْنُ يَسَارٍ فَجَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ قَالُوا أَبُو الْأَشْعَثِ أَبُو الْأَشْعَثِ فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْ أَحَدَنَا حَدِيثَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا غَزَاةً وَعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةَ فَعَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَكَانَ فِيهَا غَنِيمًا آيَةً مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ رَجُلًا أَنْ يَبِيعَهَا فِي أَعْطِيَاتِ النَّاسِ فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ فَبَلَغَ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بَعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ أَزَادَ فَقَدْ أَرْتَبَى فَرَدَّ النَّاسُ مَا أَخَذُوا فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ حَطِيْبًا فَقَالَ أَلَا مَا بَالُ رِحَالِ

(۴۰۶۱) ☆ یعنی جب صدقات میں سے حصہ ملے گا تو قیمت اس کی لے لیں گے، غرض ادھار بیچنے کا حکم کیا۔ معاویہؓ کی یہ دلیل کافی نہیں کیونکہ حاضر رہنے اور صحبت رکھنے سے ہر بات کا سنا ضروری نہیں اور اسی وجہ سے بہت سی حدیثیں ایک صحابی نے سنیں دوسرے نے نہیں سنیں۔

ہیں جن کو ہم نے نہیں سنا اور ہم آپ کے پاس حاضر رہے اور آپ کی صحبت میں رہے۔ پھر عبادہ کھڑے ہوئے وہ قصہ بیان کیا بعد اس کے کہا ہم تو وہ حدیث ضروری بیان کریں گے جو جناب رسول اللہ سے سنی اگرچہ معاویہ کو برا معلوم ہو یا یوں کہا اگرچہ معاویہ کی ذلت ہو، میں پروا نہیں کرتا اگر ان کے ساتھ نہ رہوں ان کے لشکر میں تاریک رات میں۔ حماد نے کہا یا ایسا ہی کہا۔

۴۰۶۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۰۶۳- عبادہ بن صامت سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا پیچو سونے کو بدلے میں سونے کے اور چاندی کو بدلے میں چاندی کے اور گہوں کو بدلے میں گہوں کے اور جو کو بدلے میں جو کے اور کھجور کو بدلے میں کھجور کے اور نمک کو بدلے میں نمک کے برابر برابر ٹھیک ٹھیک نقد۔ پھر جب قسم بدل جائے (مثلاً گہوں جو کے بدلے) تو جس طرح چاہے پیچو (کم و بیش) پر نقد ہونا ضروری ہے۔

۴۰۶۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا پیچو سونے کو سونے کے بدلے میں اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں اور گہوں کو گہوں کے بدلے میں اور جو کو جو کے بدلے میں اور کھجور کو کھجور کے بدلے میں اور نمک کو نمک کے بدلے میں برابر برابر نقد۔ پھر جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا، لینے والا اور دینے والا برابر ہے۔

۴۰۶۵- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَادِيثَ قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنُصَحْبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَقَامَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ ثُمَّ قَالَ لِنَحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ أَوْ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَصْحَبَهُ فِي جُنْدِيهِ لَيْلَةَ سَوْدَاءَ قَالَ حَمَادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ.

۴۰۶۲- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۴۰۶۳- عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالنَّبْرُ بِالنَّبْرِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلِ سَوَاءٍ بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ)).

۴۰۶۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالنَّبْرُ بِالنَّبْرِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلِ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرَبَى الْأَخِذُ وَالْمُعْطَى فِيهِ سَوَاءٌ)).

۴۰۶۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الذَّهَبُ

(۴۰۶۳) نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اور گہوں علیحدہ علیحدہ قسم ہیں اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور ثوری اور فقہائے محدثین کا۔ اور مالک اور لیث اور اوزاعی اور اکثر علمائے مدینہ اور علمائے متقدمین شام کے نزدیک وہ دونوں ایک قسم ہیں اور یہی منقول ہے عمر اور سعد اور سلف سے۔ اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ باجر ایک قسم ہے اور جو اردوسری قسم ہے اور چاول تیسری قسم ہے مگر لیث اور ابن وہب کے نزدیک یہ تینوں ایک قسم میں داخل ہیں۔

بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ ))

۳۰۶۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیچو کھجور کو کھجور کے بدلے اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے برابر برابر نقد۔ پھر جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا مگر جب قسم بدل جائے (تو زیادتی اور کمی درست ہے)۔

۴۰۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْجِنَظَةُ بِالْجِنَظَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلِ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْتَبِي إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ ))

۳۰۶۷- یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے مگر اس میں ”یَدًا بِيَدٍ“ کے الفاظ نہیں۔

۴۰۶۷- عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدًا بِيَدٍ.

۳۰۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو سونے کو سونے کے بدلے تول کر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدلے تول کر برابر۔ جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا۔

۴۰۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزَنًا بِوزنٍ مِثْلًا بِمِثْلِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزَنًا بِوزنٍ مِثْلًا بِمِثْلِ فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَزَادَ فَهُوَ رَبَا ))

۳۰۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دینار کو بدلے دینار بیچو اور درم کو بدلے درم کے اور کوئی زیادہ نہ ہو ایک دوسرے سے۔

۴۰۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا ))

۳۰۷۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۷۰- عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

باب: چاندی کی بیع سونے کے بدلے بطور قرض

بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ الْوَرِقِ

ممنوع ہونے کا بیان

بِالذَّهَبِ دَيْنًا

۳۰۷۱- ابو المنہال سے روایت ہے میرے ایک شریک نے چاندی بیچی ادھار حج کے موسم تک وہ مجھ سے پوچھنے آیا میں نے کہا یہ تو درست نہیں اس نے کہا میں نے بازار میں بیچی اور کسی نے منع نہیں کیا۔ پھر میں براء بن عازب کے پاس آیا ان سے پوچھا انھوں نے کہا رسول اللہ مدینہ میں تشریف لائے اور ہم ایسی بیع کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا اگر نقد ہو تو قباحت نہیں اور جو ادھار ہو تو سود ہے اور تو زید بن ارقم کے پاس جان کو سوداگری مجھ سے زیادہ ہے (تو وہ اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہوں گے)۔ میں ان

۴۰۷۱- عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيكِي لِي وَرَقًا بِنَسِيئَةٍ إِلَى الْمَوْسِمِ أَوْ إِلَى الْحَجِّ فَجَاءَ إِلَيَّ فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هَذَا أَمْرٌ لَا يَصْلُحُ قَالَ قَدْ بَعْتُهُ فِي السُّوقِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَأَنْتِ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هَذَا (( الْبَيْعُ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَهُوَ رَبَا )) وَاتَّيْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ أَعْظَمَ تِجَارَةً

مِنِّي فَأْتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

۴۰۷۲- ابو المنہال سے روایت ہے میں نے براء بن عازب سے

۴۰۷۲- عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ

پوچھا صرف کو (یعنی چاندی یا سونے کے بدلے چاندی یا سونا بیچنا

بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنِ أَرْقَمَ

کیسا ہے)؟ انھوں نے کہا زید بن ارقم سے پوچھ وہ زیادہ جانتے

فَهُوَ أَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلْ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ

ہیں۔ میں نے زید سے پوچھا انھوں نے کہا براء سے پوچھ وہ زیادہ

أَعْلَمُ ثُمَّ قَالَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جانتے ہیں۔ پھر دونوں نے کہا منع کیا رسول اللہ نے چاندی کو

وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ ذَيْنَا.

سونے کے بدلے ادھار بیچنے سے۔

۴۰۷۳- ابو بکرہ سے روایت ہے منع کیا جناب رسول اللہ نے

۴۰۷۳- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى

چاندی کو چاندی کے بدلے اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ

سے مگر برابر برابر اور حکم کیا ہم کو چاندی خریدنے کا سونے کے

بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ

بدلے جس طرح سے ہم چاہیں اور سونا خریدنے کا چاندی کے

وَأَمَرَنَا أَنْ نَشْتَرِيَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا

بدلے جس طرح ہم چاہیں۔ ایک شخص نے ان سے پوچھا اور کہا

وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ فَسَأَلَهُ

نقد انھوں نے کہا میں نے ایسا ہی سنا۔

رَجُلٌ فَقَالَ يَدَا يَدَا فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ.

۴۰۷۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۷۴- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ

نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

باب: سونے اور نگیٹوں والے ہار کی بیع

بَابُ بَيْعِ الْقِلَادَةِ فِيهَا حَرَزٌ وَذَهَبٌ

۴۰۷۵- فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۰۷۵- عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ أُنِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تشریف رکھتے تھے آپ کے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا حَرَزٌ وَذَهَبٌ

پاس ایک ہار لایا گیا اس میں نگ تھے اور سونا بھی تھا وہ غنیمت کا مال

وَهِيَ مِنَ الْمَغَانِمِ تَبَاعُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالذَّهَبِ

تھا جو بک رہا تھا آپ نے حکم کیا اس کا سونا جدا کیا گیا۔ پھر آپ نے

الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ فَنَزَعَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ

فرمایا اب سونے کو سونے کے بدلے بیچو برابر تول کر۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزَنَا بِوَزْنٍ ))

☆ (۴۰۷۲) اگر دست بدست ہو تو کچھ قباحت نہیں ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

☆ (۴۰۷۵) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جب سونا کسی اور چیز کے ساتھ لگا ہو تو اس کا بیچنا سونے کے بدلے درست نہیں جب

تک سونا علیحدہ نہ کیا جائے اب سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر تول کر بیچنا چاہیے اور دوسری شے میں اختیار ہے جتنے داموں پر چاہے بیچے۔

یہی حکم ہے جب کسی شے میں چاندی لگی ہو اور وہ چاندی کے بدلے بیچی جائے اور یہی منقول ہے حضرت عمر اور ابن عمر اور جماعت سلف سے اور

یہ قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور ابو حنیفہ اور ثوری اور حسن بن صالح کے نزدیک اس کا علیحدہ کرنا ضروری نہیں اور اس کی لئے

۴۰۷۶- حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے میں نے خیبر کے روز ایک ہار خرید بارہ اشرفیوں میں اس میں سونا تھا اورنگ تھے۔ جب میں نے سونا جدا کیا تو اس میں بارہ اشرفیوں سے زیادہ سونا نکلا۔ میں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا وہ ہار نہ بیچا جائے جب تک اس کا سونا علیحدہ نہ کیا جائے۔

۴۰۷۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۷۸- فضالہ بن عبید سے روایت ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے خیبر کے دن اور یہودیوں سے معاملہ کرتے تھے ایک اوقیہ (چالیس درہم) سونے کا دو یا تین دیناروں کے بدلے تب جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بیچو سونا سونے کے بدلے مگر تول کر برابر برابر۔

۴۰۷۹- حنث سے روایت ہے میں فضالہ بن عبید کے ساتھ تھا ایک جہاد میں تو میرے اور میرے یاروں کے حصے میں ایک ہار آیا جس میں سونا اور چاندی اور جوہر سب تھے۔ میں نے اس کو خریدنا چاہا اور فضالہ سے پوچھا انھوں نے کہا اس کا سونا جدا کر کے ایک پلڑے میں رکھ اور اپنا سونا ایک پلڑے میں پھر نہ لے مگر برابر برابر۔ کیونکہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پردہ نہ لے مگر برابر برابر۔

### باب: برابر برابر امانج کی بیع

۴۰۸۰- معمر بن عبد اللہ سے روایت ہے انھوں نے اپنے غلام کو ایک صاع گہوں کا دے کر بھیجا اور کہا اس کو بیچ کر جو لے کر آ۔

۴۰۷۶- عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بَانِي عَشْرٍ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَحَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنِي عَشْرٍ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ (( لَا تُبَاعُ حَتَّى تُفْصَلَ )) .

۴۰۷۷- عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ  
۴۰۷۸- عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ نَبِيعُ الْيَهُودِ الْوَقِيَّةَ الذَّهَبَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنَا بِوَزْنِ )) .

۴۰۷۹- عَنْ حَنْثِ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ فِي غَزْوَةِ فَطَارَتْ لِي وَالْأَصْحَابِي قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرَقٌ وَجَوْهَرٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيهَا فَسَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عَبِيدٍ فَقَالَ انزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ وَاجْعَلْ ذَهَبَكَ فِي كِفَّةٍ ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ )) .

### باب بیع الطعام مِثْلًا بِمِثْلِ

۴۰۸۰- عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غَلَامَهُ بِصَاعِ قَمْحٍ فَقَالَ بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا

ظہ اس سونے سے زیادہ کے بدلے میں جتنا اس شے میں لگا ہے یا اس چاندی سے زیادہ کے بدلے میں جتنی اس میں لگی ہو درست ہے اور اس سے کم یا برابر سونے اور چاندی کے بدلے درست نہیں اور امام مالک کے نزدیک اگر سونا یا چاندی تہائی یا تہائی سے کم ہو تو وہ تابع ہو جائے گا اور اس کی بیع ہر طرح درست ہے اور حماد بن ابی سلیمان کے نزدیک ہر حال میں درست ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے حدیث کے - (انتہی مختصراً)

(۴۰۸۰) ☆ امام نووی نے کہا امام مالک نے اس روایت سے دلیل لی ہے کہ گہوں اور جو ایک جنس ہے اور جب وہ ایک دوسرے کے

وہ غلام لے کر گیا اور ایک صاع اور کچھ زیادہ جو لیے، جب معمر کے پاس آیا اور ان کو خبر کی تو معمر نے کہا تو نے ایسا کیوں کیا؟ جا اور پھیر کر آ اور مت لے مگر برابر برابر کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اتناج بدلے اتناج کے برابر بیٹو اور ان دنوں ہمارا اتناج جو تھا۔ لوگوں نے کہا جو اور گیہوں میں فرق ہے (تو کی بیٹی جائز ہے)۔ انھوں نے کہا مجھے ڈر ہے کہیں دونوں ایک جنس کا حکم رکھتے ہوں۔

۴۰۸۱- ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی میں سے ایک شخص کو عامل کیا خیبر کا وہ جنیب (عمدہ قسم کی کھجور) کھجور لے کر آیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا خیبر میں سب کھجور ایسی ہی ہوتی ہے؟ وہ بولا نہیں قسم خدا کی یا رسول اللہ! ہم یہ کھجور ایک صاع جمع (خراب قسم کی کھجور) کے دو صاع دے کر خریدتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو بلکہ برابر بیٹو یا ایک کو بیچ کر اس کی قیمت کے بدلے دوسری خرید لو اور ایسا ہی اگر تول کر بیٹو تو بھی برابر برابر بیٹو۔

فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَحْذَ صَاعًا وَزِيَادَةً بَعْضِ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرًا أَحْبَبَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَأْخُذْ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ )) قَالَ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قِيلَ لَهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمِثْلِهِ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارَعَ.

۴۰۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَانَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَحَا بِنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَكَلْتُ تَمْرَ خَيْبَرَ هَكَذَا )) قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَتَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلِ أَوْ يَبْعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِشَمَنِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ ))

لے بدلے بیچے جائیں تو ان میں کمی تا جائز ہے اور ہمارا اور علمائے جمہور کا یہ قول ہے کہ گیہوں اور جو دونوں علیحدہ علیحدہ قسمیں ہیں اور ان میں کمی بیشی درست ہے جیسے گیہوں اور چاول میں اور دلیل ہماری وہ ہے جو گزر چکا کہ آپ نے فرمایا جب قسمیں بدل جائیں تو جس طرح چاہو بیٹو۔ ابو داؤد اور نسائی نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ گیہوں کو جو کے بدلے بیچنے میں اگرچہ جو زیادہ ہوں قباحت نہیں بشرطیکہ دست بدست ہوں اور معمر کی یہ روایت حجت کے لائق نہیں ہے کیونکہ اس میں یہ کہاں ہے کہ گیہوں اور جو ایک جنس ہے بلکہ معمر نے احتیاطاً ڈر کر اس سے پرہیز کیا ہے۔

(۴۰۸۱) ☆ امام نووی نے کہا شاید اس عامل کو اس وقت تک اس بیچ کی حرمت معلوم نہ ہوئی ہوگی کیونکہ ربو کی حرمت کا شروع زمانہ تھا یا اور کسی وجہ سے۔ اور اس روایت سے ہمارے اصحاب نے دلیل دی ہے کہ عینہ کی بیچ حرام نہیں ہے اور وہ ایک حیلہ ہے جس سے سود کی غرض حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کسی شخص کو سو روپیہ لینا منظور ہوں اور سو سمیت دو سو دینا ہوں تو وہ صاف طور پر سو روپیہ قرض نہ لے بلکہ دو سو روپیہ کو ایک شے مہاجن سے مول لے لے۔ پھر سو روپیہ کو اس کے ہاتھ بیچ کر وہ روپیہ اپنے کام میں لائے اور دو سو روپیہ مہاجن کے اپنی میعاد پر ادا کرے اور یہ بیچ شافعی اور دوسرے علماء کے نزدیک حرام نہیں ہے لیکن مالک اور احمد نے حرام کہا ہے۔

مترجم کہتا ہے شافعی کا یہ مذہب صحیح نہیں ہے اور دوسری حدیثوں میں عینہ کی بیچ پر وعید آئی ہے اور وہ سود خواروں کی ایجاد ہے اور حیلہ اللہ تعالیٰ کے سامنے مفید نہیں وہ نیت اور ارادے کو خوب جانتا ہے۔

۴۰۸۲- ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری۔ اس میں یہ ہے کہ ہم ایک صاع اس کے دو صاع کے بدلے اور دو صاع تین کے بدلے لیتے ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کرو، جمع کو روپیوں کے بدلے بیچ پھر روپیوں سے جنیب خرید کر لے۔

۴۰۸۳- ابو سعید سے روایت ہے حضرت بلال برنی (ایک عمدہ قسم ہے) کھجور لے کر آئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کہاں سے لائے؟ بلال نے کہا میرے پاس خراب قسم کی کھجور تھی تو دو صاع اس کے دے کر میں نے ایک صاع اس کا آپ کے کھانے کے لیے خرید لیا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا افسوس یہ تو عین سود ہے ایسا مت کر لیکن جب تو کھجور خریدنا چاہے تو اپنی کھجور بیچ ڈال پھر اس کی قیمت کے بدلے دوسری کھجور خرید لے۔

۴۰۸۴- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجور آئی آپ نے فرمایا یہ کھجور ہماری کھجور سے بہت عمدہ ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! ہم نے اپنی کھجور کے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع لیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تو ربا ہو گیا اس کو پھیر دو اور پہلے ہماری کھجور بیچو پھر اس کی قیمت میں سے یہ کھجور ہمارے لیے خرید لو۔

۴۰۸۵- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کو جمع کھجور ملا کرتی تھی جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور اس میں سب کھجوریں ملی رہتی تھیں تو ہم دو صاع اس کے ایک صاع کے بدلے بیچتے تھے۔ یہ خبر جناب رسول اللہ کو پہنچی آپ نے فرمایا کھجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے نہ بیچنا چاہئے اسی طرح گیہوں کے دو صاع ایک صاع کے بدلے اور ایک

۴۰۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرٍ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَكُلْتَ تَمْرَ خَيْبَرَ هَكَذَا )) فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعِ بِالذَّرَاهِمِ ثُمَّ اتَّبِعْ بِالذَّرَاهِمِ جَنِيبًا ))

۴۰۸۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَقُولُ جَاءَ بِلَالٌ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مِنْ أَيْنَ هَذَا )) فَقَالَ بِلَالٌ تَمْرٌ كَانَ عِنْدَنَا رَدِيءٌ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ (( أَوَّهَ عَيْنُ الرَّبِّ لَنَا تَفْعَلُ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعِ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ لَمْ يَذْكَرْ ابْنُ سَهْلٍ فِي حَدِيثِهِ عِنْدَ ذَلِكَ ))

۴۰۸۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَقَالَ مَا هَذَا التَّمْرُ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْنَا تَمْرَنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِنْ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( هَذَا الرَّبَا فَرُدُّوهُ ثُمَّ بَيْعُوا تَمْرَنَا وَاشْتَرُوا لَنَا مِنْ هَذَا ))

۴۰۸۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُرَزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ فَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( لَا صَاعِي تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعِي جَنْطَةِ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمٍ

بِدْرَهَمَيْنِ))

درم دو درم کے بدلے نہ بیچنا چاہیے۔

۴۰۸۶- ابو نضرہ سے روایت ہے میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا صرف کو (یعنی سونے چاندی کی بیع کو چاندی سونے کے بدلے)؟ انھوں نے کہا نقد میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے کہا نقد میں کچھ قباحت نہیں میں نے ابو سعیدؓ سے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تھا صرف کو انھوں نے کہا نقد میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے کہا نقد میں کچھ قباحت نہیں۔ ابو سعیدؓ نے کہا کیا ابن عباسؓ نے ایسا کہا ہم کو لکھیں گے وہ تم کو ایسا فتویٰ نہیں دیں گے اور کہا قسم خدا کی بعض جوان آدمی رسول اللہؐ کے لیے کھجور لے کر آئے آپ نے اس کو نیا سمجھا اور فرمایا یہ تو ہمارے ملک کی نہیں ہے۔ انھوں نے کہا اس سال میں ہمارے ملک کی کھجور میں کچھ نقصان تھا تو میں نے یہ کھجور لی اور اس کے بدلے میں زیادہ کھجوریں دیں۔ آپ نے فرمایا تو نے زیادہ دیا تو سود دیا اب اس کے پاس نہ جانا جب تم کو اپنی کھجور میں کچھ نقصان معلوم ہو تو اس کو بیچ ڈالو پھر جو کھجور پسند کرو وہ خرید کر لو۔

۴۰۸۶- عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيْدًا بِيَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيْدًا بِيَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ قَالَ أَوْ قَالَ ذَلِكَ إِنَّا سَنَكْتَبُ إِلَيْهِ فَلَا يُفْتِيكُمْوه قَالَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَ بَعْضُ فِتْيَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَأَنْكَرَهُ فَقَالَ كَأَنَّ هَذَا لَيْسَ مِنْ تَمْرِ أَرْضِنَا قَالَ كَانَ فِي تَمْرِ أَرْضِنَا أَوْ فِي تَمْرِنَا الْعَامَ بَعْضُ الشَّيْءِ فَأَخَذْتُ هَذَا وَزِدْتُ بَعْضَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ (( أَضَعَفْتُ أَرَبَيْتَ لَا تَقْرَبَنَّ هَذَا إِذَا رَأَيْتَ مِنْ تَمْرِكَ شَيْءًا فَبِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ الَّذِي تُرِيدُ مِنَ التَّمْرِ ))

۴۰۸۷- ابو نضرہ سے روایت ہے میں نے ابن عمر اور ابن عباسؓ سے پوچھا صرف کو؟ انھوں نے اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھی (اگرچہ کمی بیشی ہو بشرطیکہ نقد ہو) پھر میں بیٹھا تھا ابو سعید خدری کے پاس ان سے میں نے پوچھا صرف کو۔ انھوں نے کہا جو زیادہ ہو وہ رہا ہے۔ میں نے اس کا انکار کیا بوجہ ابن عمر اور ابن عباس کے کہنے کے۔ انھوں نے کہا میں تجھ سے نہیں بیان کروں گا مگر جو سنا میں نے جناب رسول اللہؐ سے آپ کے پاس ایک کھجور والا ایک صاع عمدہ کھجور لے کر آیا اور رسول اللہؐ کی کھجور اسی قسم کی تھی۔ تب رسول اللہؐ نے پوچھا یہ کھجور کہاں سے لایا؟ وہ بولا میں دو

۴۰۸۷- عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّرْفِ فَلَمْ يَرِيَا بِهِ بَأْسًا فَإِنِّي لَقَاعِدٌ عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ مَا زَادَ فَهُوَ رَبًّا فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ لِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ صَاحِبٌ نَحْلَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ طَيِّبٍ وَكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا اللَّوْنُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

☆ پہلے ابن عمر اور ابن عباسؓ کا یہ مذہب تھا کہ جب نقد نقد بیع ہو تو کمی اور بیشی سے رہا نہیں ہوتا اگرچہ ایک ہی جنس ہو اور جائز رکھتے تھے ایک درہم کی بیع کو دو درہم کے بدلے اور ایک دینار کی دو دینار کے بدلے اور ایک صاع کھجور کو دو صاع کھجور کے بدلے اور لٹے



صاع کھجور کے لے کر گیا اور ان کے بدلے ایک صاع اس کھجور کا خرید ا کیونکہ اس کا نرخ بازار میں ایسا ہے اور اس کا نرخ ایسا ہے۔ آپ نے فرمایا خرابی ہو تیری سود دیا تو نے۔ جب تو ایسا کرنا چاہیے تو اپنی کھجور کسی اور شے کے بدلے بیچ ڈال پھر اس شے کے بدلے جو کھجور تو چاہے خرید کر لے: ابو سعید نے کہا تو کھجور جب بدلے کھجور کے دی جائے اس میں سود ہو تو چاندی جب چاندی کے بدلے دی جائے (کم یا زیادہ) تو اس میں سود ضرور ہوگا (اگرچہ نقد ہو)۔ ابو نضرہ نے کہ پھر میں ابن عمر کے پاس آیا اس کے بعد تو انھوں نے بھی منع کیا اس سے (شاید ان کو ابو سعید کی حدیث پہنچ گئی ہو) اور ابن عباس کے پاس میں نہیں گیا لیکن مجھ سے ابو الصہباء نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے پوچھا ابن عباس سے اس کو مکہ میں تو مکروہ کہا انھوں نے۔

۴۰۸۸- ابو صالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے دینار بدلے دینار کے اور درم بدلے درم کے برابر برابر بیچنا چاہیے جو زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہے۔ میں نے کہا ابن عباس تو اور کچھ کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا اور میں نے کہا تم جو یہ کہتے ہو تو کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنایا قرآن میں پایا ہے؟ انھوں نے کہا نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہ قرآن مجید میں پایا بلکہ مجھ سے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ربا ادھار میں ہے (تو اس سے میں یہ سمجھا کہ اگر نقد کمی بیشی کے ساتھ بھی ہو تو ربا نہیں ہے)۔

۴۰۸۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے مجھ سے اسامہ

وَسَلَّمَ أَنِي لَكَ هَذَا قَالَ انْطَلَقْتُ بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ هَذَا الصَّاعَ فَإِنَّ سِعْرَ هَذَا فِي السُّوقِ كَذَا وَسِعْرَ هَذَا كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( وَتِلْكَ أَرَبَيْتُ إِذَا أَرَدْتَ ذَلِكَ فَبِعْ تَمْرَكَ بِسِلْعَةٍ ثُمَّ اشْتَرِ بِسِلْعَتِكَ أَيَّ تَمْرٍ شِئْتَ )) قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ أَحَقُّ أَنْ يَكُونَ رَبًّا أَمْ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بَعْدَ فَتْهَانِي وَلَمْ آتِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فَحَدَّثَنِي أَبُو الصَّهْبَاءِ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْهُ بِمَكَّةَ فَكَرِهَهُ.

۴۰۸۸- عَنْ أَبِي صَالِحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدَّرْهَمُ بِالدَّرْهَمِ مِثْلًا بِعِثْلٍ مَنْ زَادَ أَوْ أَزَادَ فَقَدْ أَرَبَى فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ غَيْرَ هَذَا فَقَالَ لَقَدْ لَقَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي تَقُولُ أَشْيَاءَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (( الرَّبَا فِي النَّسْبَةِ ))

۴۰۸۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ

اللہ اسی طرح گیہوں اور تمام ربوی اجناس میں وہ کم و بیش بیچنا جائز رکھتے تھے۔ بشرطیکہ دست بدست ہو اور جو ادھار ہو تو ربا ہو جائے گا پر ان دونوں صاحبوں نے اپنے قول سے رجوع کیا اور ایک جنس میں کم و بیش بیچنے کی حرمت کے قائل ہو گئے۔

بن زید نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سود ادھار میں ہے۔  
۴۰۹۰- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسامہ بن زید رضی  
اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ربا نہیں ہے نقد میں۔

۴۰۹۱- عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے ابو سعید خدری ابن  
عباس سے ملے اور ان سے پوچھا تم جو بیع صرف کے باب میں کہتے  
ہو تو کیا تم نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے یا اللہ تعالیٰ کے کلام مجید  
میں پایا ہے؟ حضرت ابن عباس نے کہا ہرگز نہیں میں تم سے نہ  
کہوں گا رسول اللہ ﷺ کو تو تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو اور اللہ تعالیٰ  
کی کتاب کو میں نہیں جانتا (یہ عاجزی کے طور پر کہا) لیکن مجھ سے  
حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے  
سود ادھار میں ہے۔

باب: سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کا بیان

۴۰۹۲- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول  
اللہ ﷺ نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے  
پر۔ راوی نے کہا میں نے پوچھا سود کا حساب لکھنے والے پر اور اس  
کے گواہوں پر تو انہوں نے کہا ہم اتنی ہی حدیث بیان کریں گے  
جتنی ہم نے سنی ہے۔

۴۰۹۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ  
نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر اور سود

زید أن النبي ﷺ قال ((إنما الربا في النسيئة)).  
۴۰۹۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ  
أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا رِبَا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ )).

۴۰۹۱- عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ  
الْحَدْرِيَّ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ  
فِي الصَّرْفِ أَشَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
أَمْ شَيْئًا وَحَدَّثْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ كَلَّا لَا أَقُولُ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَأَمَّا كِتَابُ اللَّهِ فَلَا أَعْلَمُهُ وَلَكِنْ  
حَدَّثَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
(( أَلَا إِنَّمَا الرِّبَا فِي النِّسِيئَةِ )).

باب لعن آكل الربا وموكله

۴۰۹۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَكِلَ  
الرِّبَا )) وَمُؤَكِّلُهُ قَالَ قُلْتُ وَكَاتِبُهُ وَشَاهِدِيهِ  
قَالَ إِنَّمَا نَحَدَّثُ بِمَا سَمِعْنَا.

۴۰۹۳- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكِلَ الرِّبَا

(۴۰۹۱) ☆ نووی نے کہا بعض علماء نے کہا ہے کہ اسامہ کی یہ روایت منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے اور اجماع کیا ہے اہل اسلام نے  
کہ وہ متروک العمل ہے اور بعضوں نے اس کی تاویل کی ہے کہ وہ محمول ہے ان اموال پر جو ربوی نہیں ہیں جیسے بیع دین کے ساتھ دین کی  
میعاد پر اس طرح پر کہ ایک کپڑا معلوم الصفت قرض ہو پھر اس کو بیچے ایک بردے معلوم الصفت کے بدلے تو اگر نقد بیچے تو جائز ہے یا وہ  
محمول ہے اجناس مختلف پر کیونکہ ان میں کمی بیشی ربا نہیں ہے بلکہ ادھار ربا ہے یا وہ محمول ہے اور ابو سعید اور عبادہ کی حدیث میں ہے اور  
عمل واجب ہے میں پر۔ انتہی مختصر۔

(۴۰۹۳) ☆ گناہ میں۔ معاذ اللہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ باطل اور حرام پر مدد کرنا بھی حرام ہے۔ اب جو مولوی اور لکھ

وَمُؤَكَّلَةٌ وَكَاتِبَةٌ وَشَاهِدَةٌ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ.

## بَابُ أَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ

### الشُّبُهَاتِ

٤٠٩٤ - عَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَهْوَى النُّعْمَانُ بِإِصْبَعِيهِ إِلَى أُذُنَيْهِ (( إِنَّ الْحَلَالَ بَيْنَ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمَى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ ))

لکھنے والے پر اور سود کے گواہوں پر اور فرمایا وہ سب برابر ہیں۔

## باب: حلال کو حاصل کرنے اور شبہ والی اشیاء کو

### چھوڑنے کا بیان

٣٠٩٣ - نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہؐ سے اور اشارہ کیا نعمان نے اپنی انگلیوں سے دونوں کانوں کی طرف آپ فرماتے ہیں مقرر حلال کھلا ہے اور حرام بھی کھلا ہے لیکن حلال و حرام کے درمیان ایسی چیزیں ہیں جو دونوں سے ملتی ہیں یعنی ان میں شبہ ہے۔ ان کو بہت لوگ نہیں جانتے تو جو شبہوں سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اور جو شبہوں میں پڑا وہ آخر حرام میں بھی پڑا۔ جیسے وہ چرانے والا کہ رمنہ یعنی رہ کی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہے اس کے جانور (منہ کو بھی چر جائیں گے۔ خبردار رہو ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے خبردار رہو خدا تعالیٰ کا رمنہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔ جان رکھو بے شک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا اور جو وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑ گیا۔ یاد رکھو وہ ٹکڑا دل ہے۔

تین منصف سود کا فیصلہ کرتے ہیں اور سود دلواتے ہیں یا جو الہکار اور فشی سود کا حساب لکھتے ہیں وہ بھی ملعون اور مردود ہیں اس سے ان کو توبہ کرنی چاہیے اور ایسی نوکری پر خاک ڈالنا چاہیے۔

(٣٠٩٣) نوویؒ نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ یہ حدیث بہت بڑے کام کی ہے اس میں بہت سے فائدے ہیں اور یہ ان حدیثوں میں کی ایک حدیث ہے جن پر اسلام کا مدار ہے۔ ایک جماعت نے کہا یہ حدیث تہائی ہے اسلام کی اور دو تہائیاں یہ دو حدیثیں ہیں انما الا عمال بالنیات اور من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ۔ اور ابو داؤد جستنانی نے کہا کہ اسلام کا مدار چار حدیثوں پر ہے تین یہی جو بیان ہوئیں اور چوتھی یہ حدیث لا یومن احدکم حتی یحب لآخرہ ما یحب لنفسہ۔ اور بعض نے کہا یہ حدیث ازہد فی الدنیا یحبک اللہ وازہد ما فی ایدی الناس یحبک الناس۔ علمائے کرام نے اس حدیث کی عظمت کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے اس میں کھانے پینے اور لباس وغیرہ سب کی درستی بیان کر دی اور یہ بھی فرمایا کہ شبہ کی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اس سے دین اور آبرو دونوں کی سلامتی ہے اور شبہوں میں پڑنے سے ڈر دیا اور اسکی مثال دی رمنہ سے۔ پھر بیان فرمایا اس چیز کو جو انسان کے بدن میں سب چیزوں سے بڑی ہے۔ وہ دل ہے۔ اس کی روشنی سے سارا بدن درست ہوتا ہے اور اس کے بگڑنے سے سارا بدن بگڑ جاتا ہے۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا مقرر حلال کھلا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں تین قسم کے کام اور چیزیں ہیں ایک تو وہ جو صاف اور کھلم کھلا حلال ہیں جیسے روٹی، میوہ، زیتون کا تیل، شہد، دودھ، حلال جانور کا، انڈا حلال جانور کا۔ اور اس کے سوا حلال کھانے اسی طرح بات کرنا دیکھنا چلنا وغیرہ کہ یہ سب حلال ہیں اور ان کی حلت میں کوئی شک نہیں ہے۔ دوسری وہ جو صاف صاف کھلم کھلا حرام ہیں

- ۴۰۹۵- عَنْ زَكْرِيَاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
- ۴۰۹۶- عَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ زَكْرِيَاءَ أَنَّهُ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَأَكْثَرُ.
- ۴۰۹۷- عَنْ نَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ بْنِ سَعْدٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْطُبُ النَّاسَ بِحُمْصٍ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ فَذَكَرَ )) بِمِثْلِ حَدِيثِ زَكْرِيَاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ إِلَى قَوْلِهِ (( يُوشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيهِ )).
- ۴۰۹۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
- ۴۰۹۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ لیکن زکریا کی حدیث ان سب سے زیادہ مکمل ہے۔
- ۴۰۹۷- نعمان بن بشیر بن سعد سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے اور وہ خطبہ سناتے تھے لوگوں کو حمص میں (ایک شہر کا نام ہے شام میں) اور کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ یوشک ان يقع فیہ تک۔

### باب: اونٹ کا بیچنا اور سواری کی شرط کر لینا

- ۴۰۹۸- جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( يَوْمَئِذٍ يَبْعُ الْبَعِيرَ وَاسْتِثْنَاءَ رُكُوبِهِ ))
- ۴۰۹۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى حِمْلٍ لَهُ قَدْ أَغْيَا فَأَرَادَ أَنْ يُسَيِّئَهُ قَالَ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لِي وَضَرَبَهُ فَسَارَ سِيرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ قَالَ (( بَعْنِيهِ بَوَقِيَّةٍ )) قُلْتُ لَأَنْتُمْ قَالَ (( بَعْنِيهِ فَبَعْنَتْهُ ))
- ۴۰۹۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جارہے تھے ایک اونٹ پر جو تھک گیا تھا انھوں نے چاہا اس کو آزاد کر دینا (یعنی چھوڑ دینا جنگل میں)۔ جابر نے کہا رسول اللہ ﷺ سے آن کر ملے اور میرے لیے دعا کی اور اونٹ کو مارا پھر وہ ایسا چلا کہ وہ ایسا کبھی نہیں چلاتا تھا (یہ آپ کا معجزہ تھا)۔ آپ نے فرمایا اس کو

تھے جیسے شراب اور سور، مردار، پیشاب، بہتا ہوا خون اسی طرح زنا اور جھوٹ اور غیبت اور پھلخوری اور اجنبی عورت کی طرف دیکھنا اور مانند ان کے جو کام ہیں۔ تیسرے وہ جو کھلم کھلا حلال ہیں نہ صاف صاف حرام ہیں۔ اسی واسطے بہت لوگوں کو ان کا علم نہیں عوام میں سے۔ لیکن علماء اس کی حلت یا حرمت کسی دلیل سے نکالتے ہیں۔ پھر جب کوئی شے ایسی ہو اور اس میں کوئی نص یا اجماع نہ ہو تو مجتہد اس کے لیے اجتہاد کرتے ہیں پھر اس کو حلال سے ملاتے ہیں یا حرام سے کسی دلیل شرعی سے۔ پھر اگر حلال سے ملایا تو وہ شے حلال ہو گئی اور کبھی حلت کی دلیل ایسی ہوتی ہے جس میں احتمال رہتا ہے تو تقویٰ یہ ہے کہ اس شے کو ترک کرے اور وہ اسی مضمون میں داخل ہے کہ جس نے شبہ کی چیزوں یا کاموں کو ترک کیا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا۔ اب جس میں مجتہد کو کوئی بات نہ کھلے تو وہ حلال ہو گئی یا حرام یا اس میں توقف ہو گا۔ اس باب میں تین مذاہب ہیں جن کو قاضی عیاض نے نقل کیا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں وہ حکم ہو گا جو اور اشیاء میں ہے قبل وارد ہونے شرع کے اور ان میں چار مذاہب ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ نہ اس کو حلال کہیں گے نہ حرام نہ مباح کیونکہ اہل حق کے نزدیک تکلیف شرع ہی سے ثابت ہوتی ہے۔ دوسرا مذاہب یہ ہے کہ وہ حرام ہے تیسرا یہ ہے کہ مباح ہے چوتھا توقف۔ اجماعی ما قال النووی۔

(۴۰۹۸) یہ ادنیٰ نمونہ ہے آپ کی سخاوت اور احسان کا۔ نووی نے کہا کہ امام احمد اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جانور کی بیع اس شرط سے درست ہے کہ مالک اپنی سواری اس پر ٹھہرا لے۔ اور امام مالک کے نزدیک یہ شرط جائز ہے جب مسافت تھ

میرے ہاتھ بیچ ڈال ایک اوقیہ پر (دوسری روایت میں پانچ اوقیہ ہیں اور ایک اوقیہ زیادہ دیا اور ایک روایت میں دو اوقیہ اور ایک درم یا دو درم ہیں اور ایک روایت میں سونے کا ایک اوقیہ اور ایک روایت میں چار دینار اور بخاری نے ایک روایت میں آٹھ سو درم اور ایک روایت میں بیس دینار اور ایک روایت میں چار اوقیہ نقل کئے ہیں)۔ میں نے کہا نہیں پھر آپ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال۔ میں نے ایک اوقیہ پر آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا اور شرط کی اس پر سواری کی اپنے گھر تک۔ جب میں اپنے گھر پہنچا تو اونٹ آپ کے پاس لے کر آیا آپ نے اسکی قیمت میرے حوالے کی۔ میں لوٹا پھر آپ نے مجھ کو بلا بھیجا اور فرمایا کیا میں تجھ سے قیمت کم کراتا تھا تیرا اونٹ لینے کے لیے اپنا اونٹ لے جا اور روپیہ بھی تیرا ہے۔

۴۰۹۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۱۰۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو آپ مجھ سے ملے (راہ میں) اور میری سواری میں ایک اونٹ تھا پانی کا وہ تھک گیا تھا اور بالکل چل نہ سکتا تھا۔ آپ نے پوچھا تیرے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا وہ بیمار ہے۔ یہ سن کر جناب رسول اللہ ﷺ پیچھے ہٹے اور اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا کی پھر وہ ہمیشہ سب اونٹوں کے آگے ہی چلتا رہا۔ آپ نے فرمایا اب تیرا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے کہا اچھا ہے آپ کی دعا کی برکت سے آپ نے فرمایا میرے ہاتھ بیچتا ہے مجھے شرم آئی اور ہمارے پاس اور کوئی اونٹ پانی لانے کے لیے نہ تھا آخر میں نے کہا ہاں بیچتا ہوں پھر میں نے اس اونٹ کو آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا اس شرط سے کہ میں اس پر سواری کروں گا دینے تک پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نوشہ ہوں (یعنی

بوقیۃ)) وَاسْتَنْبَيْتُ عَلَيْهِ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا بَلَغْتُ أَتَيْتُهُ بِالْحَمَلِ فَفَقَدَنِي نَمْنَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ فِي أَنْبَرِي فَقَالَ (( أَنْرَانِي مَا كَسْتِكَ لِأَخْذِ جَمَلِكَ خُذْ جَمَلَكَ وَذَرَاهِمَكَ فَهُوَ لَكَ ))

۴۰۹۹- جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.  
 ۴۱۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَزْرُوتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاخَقَ بِي وَتَحْتِي نَاضِجٌ لِي قَدْ أَغْيَا وَلَا يَكَاذُ يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي (( مَا لِبَعِيرِكَ )) قَالَ قُلْتُ عَليُّ قَالَ فَتَحَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيَّ الْإِبِلِ قَدَامَهَا يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي (( كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ )) قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ (( أَفْتَبِعِينِي )) فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِجٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَيَّ أَنْ لِي فَقَارَ ظَهْرَهُ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

تیر سواری کی قلیل ہو اور شافعی اور ابو حنیفہ اور باقی علماء کے نزدیک یہ شرط جائز نہیں خواہ مسافت قلیل ہو یا کثیر اور جابر کی حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ حضرت کو خریدنا منظور نہ تھا صرف جابر پر احسان کرنا منظور تھا۔

ابھی میرا نکاح ہوا ہے) مجھے اجازت دیجئے (لوگوں سے پہلے مدینہ جانے کی)۔ آپ نے اجازت دی میں لوگوں سے آگے بڑھ کر مدینہ آپہنچا وہاں میرے ماموں ملے اور اونٹ کا حال پوچھا۔ میں نے سب حال بیان کیا۔ انھوں نے مجھ کو ملامت کی (کہ ایک ہی اونٹ تھا تیرے پاس اور گھر والے بہت ہیں اس کو بھی تو نے بیچ ڈالا اور اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ خداوند کریم کو جابر کا فائدہ منظور ہے)۔ جابر نے کہا جب میں نے آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا تو نے کنواری سے شادی کی ہے یا نکاحی سے؟ میں نے کہا نکاحی سے۔ آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے کھیلتا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرا باپ مر گیا یا شہید ہو گیا میری کئی بہنیں چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی تو مجھے برا معلوم ہوا کہ میں شادی کر کے ایک اور لڑکی لاؤں ان کے برابر جو نہ ان کو ادب سکھائے اور نہ ان کو دبائے۔ اس لیے میں نے ایک نکاحی سے شادی کی تاکہ ان کو دابے اور تمیز سکھائے۔ جابر نے کہا پھر جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے میں اونٹ صبح ہی لے گیا آپ نے اس کی قیمت مجھ کو دی اور اونٹ بھی پھیر دیا۔

۴۱۰۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم لوگ مکہ سے مدینہ کو آئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو میرا اونٹ بیمار ہو گیا اور بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ۔ اور اس روایت میں یہ ہے کہ پھر آپ نے فرمایا میرے ہاتھ اپنا یہ اونٹ بیچ ڈال میں نے کہا وہ آپ ہی کا ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میرے ہاتھ۔ میں نے کہا نہیں وہ آپ کا ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میرے ہاتھ۔ میں نے کہا تو ایک شخص کا میرے اوپر ایک اوقیہ سونا ہے آپ ایک اوقیہ سونے کے بدلے یہ اونٹ

عُرُوسٍ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى انْتَهَيْتُ فَلَقِينِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي فِيهِ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنَتْهُ (( مَا تَزَوَّجْتَ أَبْكَرًا أَمْ نَيْبًا )) فَقُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ نَيْبًا قَالَ (( أَفَلَا تَزَوَّجْتَ بَكْرًا تَلَاعِبُكَ وَتَلَاعِبُهَا )) فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُؤْفَى وَالِدِي أَوْ اسْتَشْهَدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِبَاغًا فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ إِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدَّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ نَيْبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدَّبُهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ.

۴۱۰۱- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَلَّ جَمَلِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ ثُمَّ قَالَ لِي (( بَعْثِي جَمَلَكَ هَذَا )) قَالَ قُلْتُ (( لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بَعْثِي )) قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (( لَا بَلْ بَعْثِي )) قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ أَوْقِيَّةَ ذَهَبٍ فَهُوَ لَكَ بِهَا قَالَ (( قَدْ أَخَذْتَهُ فَتَبَلَّغْ

(۴۱۰۱) ☆ یوم الحمرہ وہ دن ہے جب ملک شام کے رہنے والوں نے یزید کی سلطنت میں مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اور مدینہ والوں کو قتل اور

تاراج کیا تھا۔ یہ واقعہ ۶۳ھ میں ہوا۔

لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا میں نے لے لیا پھر تو پہنچ جائے گا اسی اونٹ پر مدینہ تک۔ جابر نے کہا جب میں مدینہ میں آیا تو جناب رسول اللہ نے بلال سے فرمایا اس کو ایک اوقیہ سونے کا دے دے اور کچھ زیادہ دے تو بلال نے مجھ کو ایک اوقیہ سونے کا دیا اور ایک قیراط زیادہ دیا۔ میں نے کہا یہ جو رسول اللہ نے مجھ کو زیادہ دیا ہے وہ ہمیشہ میرے پاس رہے (بطور تبرک کے)۔ تو ایک تھیلی میں وہ میرے پاس رہا یہاں تک کہ شام والوں نے یوم الحمرہ کو چھین لیا۔

۴۱۰۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں تو میرا اونٹ پیچھے رہ گیا اور بیان کیا حدیث کو اور کہا اس میں پھر ٹھونس دیا اس کو رسول اللہ نے پھر مجھ سے کہا سوار ہو جا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور یہ بھی زیادہ کیا کہ آپ مجھ کو زیادہ دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے اللہ بخش دے تجھ کو۔

۴۱۰۳- حضرت جابر سے روایت ہے رسول اللہ میرے پاس آئے اور میرا اونٹ خستہ ہو گیا تھا۔ آپ نے اسے ٹھونس دیا وہ کودنے لگا۔ اس کے بعد میں اس کی تکمیل کھینچتا کہ آپ کی بات سنوں لیکن اس کو تھام نہ سکتا (ایسا تیز چلنے لگا)۔ آخر رسول اللہ مجھ سے آن کر ملے اور فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال۔ میں نے آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا پانچ اوقیہ پر اور میں نے یہ شرط کر لی کہ مدینہ منورہ تک میں اس پر سواری کروں گا آپ نے فرمایا مدینہ تک تو سوار رہ۔ جب میں مدینہ پہنچا تو وہ اونٹ آپ کی خدمت میں لے کر آیا۔ آپ نے ایک اوقیہ اور زیادہ دیا اور اونٹ بھی مجھ کو بخش دیا۔

۴۱۰۴- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سفر کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ۔ راوی نے کہا جابر نے شاید جہاد کا سفر کیا پھر بیان کیا سارا قصہ اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا اے جابر! تو نے قیمت پائی۔ جابر نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا قیمت لے اور اونٹ بھی لے، قیمت بھی لے اور اونٹ بھی لے۔

عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ)) قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَلَالٍ (( أَعْطِهِ أُوقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَزِدْهُ )) قَالَ فَأَعْطَانِي أُوقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَزَادَنِي قِيرَاطًا قَالَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ فِي كَيْسٍ لِي فَأَخَذَهُ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ.

۴۱۰۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ نَاضِحِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَنَحَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لِي (( اِرْكَبْ بِاسْمِ اللَّهِ )) وَزَادَ أَيْضًا قَالَ فَمَا زَالَ يَزِيدُنِي وَيَقُولُ (( وَاللَّهِ يَغْفِرُ لَكَ )).

۴۱۰۳- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَتَى عَلِيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُعْيَا بَعِيرِي قَالَ فَنَحَسَهُ فَوُتِبَ فَكُنْتُ بَعْدَ ذَلِكَ أَحْبَسُ حِطَامَهُ لِأَسْمَعَ حَدِيثَهُ فَمَا أَقْبِرُ عَلَيْهِ فَلَجَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( بَعْنِيهِ )) فَبَعْتُهُ مِنْهُ بِحَمْسِ أَوْاقٍ قَالَ قُلْتُ عَلَى أَنَّ لِي ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ (( وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ )) قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِهِ فزَادَنِي أُوقِيَّةً ثُمَّ وَهَبَهُ لِي.

۴۱۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ أَظُنُّهُ قَالَ غَازِيًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ (( يَا جَابِرُ أَتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ (( لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ )).

۴۱۰۵- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ مجھ سے خریدو اوقیہ اور ایک درم کو یادو درم کو پھر جب آپ صرار (ایک مقام کا نام ہے مدینہ منورہ کے پاس اور خطابی نے کہا وہ ایک کنواں ہے مدینہ سے تین میل پر عراق کی راہ پر اور بعضوں نے اس کو ضرار ضاد معجمہ سے پڑھا ہے اورہ خطا ہے) میں پہنچے تو حکم دیا ایک گائے کاٹنے کا۔ وہ کاٹی گئی اور سب لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ جب آپ مدینہ منورہ میں آئے تو حکم کیا مجھ کو مسجد میں جانے کا اور دو رکعت نماز پڑھنے کا اور اونٹ کی قیمت مجھ کو تول کر دی اور زیادہ دی۔

۴۱۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بَوْقَتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقْرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ فَأَرْجَحَ لِي.

۴۱۰۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہی قصہ جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ اونٹ مجھ سے خرید اس قیمت پر جو آپ نے مقرر کی اور نہ اوقیوں کا ذکر کیا نہ ایک درم نہ دو درموں کا اور کہا کہ آپ نے حکم کیا ایک گائے کے نحر کرنے کا پھر اس کا گوشت بانٹا۔

۴۱۰۶- عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِثَمَنٍ قَدْ سَمَّاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَقَّتَيْنِ وَالْدِرْهَمَ وَالْدِرْهَمَيْنِ وَقَالَ أَمَرَ بِبَقْرَةٍ فَنَحِرْتُ ثُمَّ قَسَمَ لِحَمَّهَا.

۴۱۰۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا میں نے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تو اس پر چڑھ کر جا مدینہ تک۔

۴۱۰۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ (( قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَابِيرٍ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ ))

(۴۱۰۵) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گائے کا ذبح کرنا اولیٰ ہے نحر سے اور نحر بھی جائز ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو سفر سے لوٹ کر آئے اس کو پہلے مسجد میں جانا اور دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دن کو بھی نفل کی دو دو ہی رکعتیں پڑھنا چاہیے جیسے رات کو اور ہمارا اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا۔ اور اس حدیث سے بہت سے فائدے معلوم ہوئے ایک تو بڑا معجزہ رسول اللہ کا کہ خستہ اور ماندہ اونٹ کو دم بھر میں چاق اور چست کر دیا۔ دوسرے سوال کرنا بیع کا شے کے مالک سے۔ تیسری چکانے کا جواز۔ چوتھے اپنے ماتحت لوگوں کا حال پوچھنا اور ان کی کیفیت دریافت کرنا اور ان کو نیک صلاح دینا پانچویں باکرہ سے نکاح مستحب ہونا۔ چھٹے بی بی سے کھیلنے کا استحباب۔ ساتویں جابر کی فضیلت کہ انھوں نے اپنا حظ نفس چھوڑا اور بہنوں کی تعلیم کو مقدم رکھا۔ آٹھویں سفر سے آتے وقت مسجد میں جانے اور دو رکعت نفل پڑھنے کا استحباب۔ نویں نیک راہ بتانے کا استحباب۔ دسویں معاملہ میں زیادہ دینے کا ثواب۔ گیارہویں دشمن کے وزن کی اجرت بائع پر ہونا۔ بارہویں آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا جواز۔ تیرہویں لشکر کے بعض لوگوں کو اجازت لے کر لوٹنے کا جواز۔ چودھویں وکالت کا جواز اور اے حقوق میں۔ اتنی قال النووی۔



باب: جانوروں کا قرض لینا درست ہے اور اس سے بہتر دینا مستحب ہے

۴۱۰۸- ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے اونٹ کا مچھڑا قرض لیا (یعنی چھ برس سے کم کا) پھر آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے آپ نے ابورافع کو حکم کیا اس کا اونٹ ادا کرنے کا۔ ابورافع آپ کے پاس آئے لوٹ کر اور کہا کہ صدقہ کے اونٹوں میں (ویسا کوئی مچھڑا) نہیں۔ اس سے بہتر پورے سات برس کے اونٹ ہیں۔ آپ نے فرمایا وہی اس کو دے دے اچھے وہ لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح سے ادا کریں۔

۴۱۰۹- ابورافع سے روایت ہے جو مولیٰ تھے رسول اللہ کے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ کا جوان بچھیرا قرض لیا۔ پھر بیان کیا اسی طرح۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا بہتر بندے اللہ کے وہ ہیں جو اچھی طرح سے قرض ادا کریں۔

۴۱۱۰- ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص کا رسول اللہ پر قرض آتا تھا اس نے آپ کو سخت کہا۔ صحابہ نے قصد کیا اس کو سزا دینے کا۔ آپ نے فرمایا مقرر جس کا حق ہے اس کو کہنا زیبا ہے (یہ اخلاق دلیل ہیں نبوت کے)۔ پھر آپ نے صحابہ سے فرمایا ایک اونٹ خرید کر کے اس کو دو۔ انھوں نے کہا ہم کو تو اس کے اونٹ سے بہتر ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا وہی خرید کر اس کو دو کیونکہ بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں۔

بَابُ مَنْ اسْتَسْلَفَ شَيْئًا فَقَضَىٰ خَيْرًا مِنْهُ  
وَخَيْرِكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

۴۱۰۸- عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبُو رَافِعٍ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ أُجِدْ فِيهَا إِلَّا خَيْرًا رَبَاعِيًا فَقَالَ (( أَعْطِهِ إِيَّاهُ إِنْ خِيارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً ))

۴۱۰۹- عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَكْرًا بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (( فَإِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللَّهِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً ))

۴۱۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَقٌّ فَأَغْلَطَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (( إِنْ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا )) فَقَالَ (( لَهُمْ اشْتَرُوا لَهُ سِنًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ إِلَّا سِنًا هُوَ خَيْرٌ مِنْ سِنِهِ قَالَ فَاشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ))

(۴۱۰۹) نوٹی نے کہا جانور کے قرض لینے میں تین مذہب ہیں ایک توشافعی اور مالک اور جمہور علماء کا کہ سب جانوروں کا قرض لینا درست ہے مگر لوٹڈی اس شخص کو قرض لینا درست نہیں جو اس سے جماع کر سکے اور جو جماع نہ کر سکے جیسے اس کا محرم یا عورت خشنی تو درست ہے۔ اور دوسرا مذہب مزنی اور ابن جریر اور داؤد کا کہ لوٹڈی کا قرض لینا بھی درست ہے اسی طرح تمام حیوانات کا۔ تیسرا مذہب ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کا کہ کسی جانور کا قرض لینا درست نہیں اور یہ حدیث رد کرتی ہے ابوحنیفہ کے مذہب کو۔ اور ان کا دعویٰ کہ یہ حدیث منسوخ ہے بغیر دلیل کے قبول نہیں ہو سکتا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قرض ادا کرتے وقت اس سے بہتر زیادہ دینا مستحب اور عمدہ صفت ہے اور یہ منع نہیں کیونکہ بلا شرط ہے اور منع وہ ہے جس میں شرط کی جائے۔ انتہی مختصر۔

۳۱۱۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قرض لیا پھر اس سے بڑھ کر ایک اونٹ دیا اور فرمایا بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کرتے ہیں۔

۳۱۱۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹ کا تقاضا کرنے آیا آپ نے فرمایا اس سے بہتر اونٹ اس کو دے دو اور فرمایا اچھا تم میں وہ ہے جو قرض کو اچھی طرح ادا کرے۔

باب: جانور کو جانور کے بدل کم زیادہ بیچنا

درست ہے

۳۱۱۳- جابر سے روایت ہے ایک غلام آیا اور اس نے بیعت کی رسول اللہ سے ہجرت پر آپ کو معلوم نہ تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک آیا اسکے لینے کو رسول اللہ نے فرمایا اس کو بیچ ڈال میرے ہاتھ آپ نے دو کالے غلام دے کر اس کو خریدا اس کے بعد کسی سے آپ بیعت نہ لیتے جب تک یہ پوچھ نہ لیتے غلام ہے (یا آزاد ہے)۔

باب: گروی رکھنا سفر اور حضر دونوں

میں جائز ہے

۳۱۱۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے اناج خریدا ادھار پھر آپ نے زرہ اس کے پاس گرو رکھ دی۔

۴۱۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًا فَأَعْطَى سِنًا فَوْقَهُ وَقَالَ (( خَيْرُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً )) .

۴۱۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَتَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فَقَالَ (( أَعْطُوهُ سِنًا فَوْقَ سِنِهِ )) وَقَالَ (( خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً )) .

بَابُ جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانَ بِالْحَيَوَانَ مِنْ

جَنَسِهِ مُتَفَاضِلًا

۴۱۱۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ (( بَغِيهِ )) فَاشْتَرَاهُ بَعْدَيْنِ أُسُودَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ (( أَعْبَدُ هُوَ )) .

بَابُ الرَّهْنِ وَجَوَازِهِ فِي الْحَضَرِ

كَالسَّفَرِ

۴۱۱۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ فَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا .

(۳۱۱۳) ☆ نوٹی نے کہا اس کا مالک بھی مسلمان ہو گا اسی لیے اس نے دو کالے غلاموں کے بدلے بیچ ڈالا۔ اور ظاہر یہ ہے کہ وہ غلام بھی مسلمان ہوں گے اور نہیں جائز ہے مسلمان غلام کی بیع کافر کے ہاتھ اور احتمال ہے کہ اس کا مالک کافر ہو اور یہ دونوں کالے غلام بھی کافر ہوں۔ اور اس سے حضرت کا کمال خلق ثابت ہوتا ہے آپ نے یہ پسند نہ کیا کہ وہ غلام جس نے بیعت کی تھی اور آپ کی صحبت چاہی نا امید پھیرا جائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک غلام کی بیع دو غلاموں کے بدلے درست ہے خواہ قیمت برابر ہو یا کم و بیش اور اس پر اجماع ہے علماء کا جب دست بدست بیع ہو۔ اور یہی حکم ہے تمام جانوروں کا اور جو ادھار بیچے تو وہ بھی جائز ہے شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

۳۱۱۵- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے اناج خریدا اور اپنی لوبہ کی زرہ اس کے پاس گرو کر دی۔

۳۱۱۶- حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم نے ایک یہودی سے ایک مقررہ مدت تک کے لیے اناج لیا اور اس کے پاس زرہ گروی رکھوائی۔

۳۱۱۷- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں ”حدید“ کا لفظ نہیں ہے۔

### باب: بیع سلم کا بیان

۳۱۱۸- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مدینہ کو تشریف لائے اور لوگ سلف کرتے تھے میوؤں میں ایک سال دو سال کے لیے۔ تب آپ نے فرمایا جو کوئی سلف کرے کھجور میں تو سلف کرے مقررہ ماپ میں یا مقررہ تول میں مقررہ میعاد تک۔

۴۱۱۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهْنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ.

۴۱۱۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهْنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ.

۴۱۱۷- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ حَدِيدٍ.

### باب السَّلْمِ (۱)

۴۱۱۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّفُونَ فِي الثَّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ (( مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسَلِّفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ )).

(۳۱۱۵) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ ذمی کافروں سے معاملہ کرنا درست ہے اور جو مال ان کے ہاتھ میں ہے وہ ان کے ملک میں ہوگا۔ اور یہ بھی بیان ہے جو رسول اللہ کو دنیا کی کمی تھی۔ اور فقر سے رغبت تھی۔ اور یہ بھی نکلا کہ رہن کرنا جائز ہے اسی طرح آلات حرب کا رہن کرنا ذمی کافروں کے پاس اور رہن حضر میں جائز ہے۔ اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اکثر علماء کا مگر مجاہد اور داؤد نے یہ کہا ہے کہ رہن صرف سفر میں درست ہے بدلیل اس آیت کے وان كنتم على سفر اخرتكم اور جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے۔ اور یہودی سے یہ معاملہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ جواز اس کا معلوم ہو یا اور صحابہ کے پاس اس وقت ان کی حاجت سے زیادہ اناج نہ ہوگا۔ اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ صحابہ کرام آپ کی رہن قبول نہ کرتے اور آپ سے دام نہ لیتے اس لیے آپ نے یہودی سے معاملہ کیا۔ اور اجماع کیا مسلمانوں نے اہل ذمہ سے معاملہ کرنے کے جواز پر لیکن مسلمان کو درست نہیں ہے حربی کافروں کے ہاتھ ہتھیار اور آلات حرب کا بیچنا نہ قرآن کا ہدیہ کرنا نہ مسلمان غلام کافر کے ہاتھ بیچنا۔

(۱) سلم اور سلف اور قرض اس بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت پیشگی دی جاتی ہے اور مال دینے کے لیے ایک مدت معین ہوتی ہے یا اسی وقت لیا جاتا ہے اور اتفاق کیا ہے اہل اسلام نے اس کے جواز پر۔

(۳۱۱۸) یعنی سلم جائز ہے بشرطیکہ جس مال کے لیے سلم کی جائے اس کی مقدار معلوم ہو ماپ یا تول سے یا گز سے یا شمار سے۔ ماپ تول میوؤں اور اناج وغیرہ میں گز کپڑے میں اور شمار جانور میں۔ اسی طرح اگر میعاد ٹھہرے تو وہ بھی معلوم ہو۔ اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ میعاد کا ہونا سلم میں ضروری ہے بلکہ بلا میعاد بھی سلم درست ہے۔ شافعی کا یہی قول ہے اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک میعاد کا ہونا ضروری ہے۔ (نووی مختصراً)

۴۱۱۹- ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ سلف کرتے تھے تو آپ نے فرمایا جو کوئی سلف کرے وہ معین ماپ میں کرے اور معین تول میں۔

۴۱۱۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِيمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُسَلِّفُونَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ أَسْلَفَ فَلَا يُسَلِّفُ إِلَّا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ )) .

۴۱۲۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے مگر اس میں ”أَجَلٍ مَعْلُومٍ“ کے الفاظ نہیں۔

۴۱۲۰- عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ (( إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ )) .

۴۱۲۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۱۲۱- عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِإِسْنَادِهِمْ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَيْنَةَ يَذْكُرُ فِيهِ (( إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ )) .

بَابُ تَحْرِيمِ الْأَحْتِكَارِ فِي الْأَقْوَاتِ (۱)

باب: احتکار انسان اور حیوان کی خوراک میں حرام ہے

۴۱۲۲- یحییٰ بن سعید سے روایت ہے سعید بن المسیبؓ روایت کرتے تھے کہ معمرؓ بیان کرتے تھے رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی احتکار کرے وہ گنہگار ہے۔ لوگوں نے سعید بن المسیب سے کہا تم تو خود احتکار کرتے ہو۔ انھوں نے کہا معمرؓ جنھوں نے یہ حدیث روایت کی وہ بھی احتکار کرتے تھے۔

۴۱۲۲- عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ يُحَدِّثُ أَنَّ مَعْمَرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ أَحْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ )) فَقِيلَ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ سَعِيدٌ إِنَّ مَعْمَرًا الْأَيْبِي كَانَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ يَحْتَكِرُ .

۴۱۲۳- معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا احتکار نہ کرے گا مگر گنہگار۔

۴۱۲۳- عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ )) .

۴۱۲۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۴۱۲۴- عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدْنَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى .

(۱) احتکار کے معنی غلہ یا گھاس دانہ وغیرہ خریدنا پھر اس کو رکھ چھوڑنا مہنگائی میں بیچنے کے لیے یہ حرام ہے انہی چیزوں میں جو آدمی یا جانور کی خوراک ہیں بشرطیکہ گرانی کے زمانے میں خرید کیا جائے اور تجارت کے لیے خریدے اور جو اپنے اور گھر والوں کے لیے خریدے تو حرام نہیں ہے اسی طرح ان چیزوں میں جو خوراک نہیں ہیں۔ (نوویؒ مختصر)

(۴۱۲۲) ہذا ابن عبد البر نے کہا یہ دونوں شخص تیل کا احتکار کرتے تھے اور وہ حرام نہیں ہے یا وہ احتکار کرتے تھے جو جائز ہے۔ مثلاً جس وقت گرانی یا احتیاج نہ ہو اس لیے کہ احتکار کی حرمت یہی ہے کہ عامہ خلأئق کو تکلیف نہ ہو۔ اب اگر کسی شخص کے پاس غلہ ہو اور لوگوں کو اس کی احتیاج ہو مثلاً سوا اس کے اور کہیں غلہ نہ ملے اور وہ نہ بیچے تو حاکم جبراً بکوادے۔

### باب: بیع میں قسم کھانے کی ممانعت

۴۱۲۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے قسم چلانے والی ہے اسباب کی ممانعت والی ہے نفع کی۔

۴۱۲۶- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم بہت قسم کھانے سے بیع میں اس لیے کہ وہ مال کی نکاسی کرتی ہے پھر مٹا دیتی ہے (برکت کو)۔

### باب: شفعہ کا بیان

۴۱۲۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی شریک ہو زمین میں یا باغ میں تو اس کو اپنا حصہ بیچنا درست نہیں (اور کسی کے ہاتھ) جب تک اپنے شریک کو اطلاع نہ دے۔ پھر اگر وہ راضی ہو تو لے لے اور اگر ناراض ہو تو چھوڑ دے۔

### باب النَّهْيُ عَنِ الْخَلْفِ فِي الْبَيْعِ

۴۱۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( الْخَلْفُ مَنْقَقَةٌ لِلْسَّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلرَّبْحِ )) .

۴۱۲۶- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْخَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنْفِقُ ثُمَّ يَمْحَقُ )) .

### باب الشُّفْعَةِ

۴۱۲۷- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ )) .

(۴۱۲۵) ☆ یعنی اگرچہ قسم کھانے سے خریدار دھوکے میں آجاتا ہے اور مال نکل جاتا ہے پر ایسے شخص کو برکت نہیں ہوتی اور آئندہ نفع مٹ کر نقصان لاحق ہوتا ہے اور دکان برباد ہو جاتی ہے۔

(۴۱۲۷) ☆ نووی نے کہا شریک کو سب کے نزدیک شفعہ کا استحقاق ہے جب تک جائیداد کی تقسیم نہ ہو جائے۔ اور شفعہ خاص ہے جائیداد غیر منقولہ سے اور نہیں ہے شفعہ جانور یا کپڑے اور مال یا متاع میں۔ قاضی عیاض نے کہا یہ قول شاذ ہے کہ شفعہ اسباب میں ہے اور یہی روایت ہے عطا سے اور ہر ایک شے میں یہاں تک کہ کپڑے میں بھی۔ اور یہ ابن منذر نے عطا سے نقل کیا ہے۔ اور جائیداد قسمت شدہ میں شفعہ جو اسے ثابت ہوتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ امام شافعی اور مالک اور احمد اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ جو اسے شفعہ نہیں ہوتا اور ابن منذر نے عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار اور عمر بن عبد العزیز اور زہری اور یحییٰ انصاری اور ابو الزناد اور ربیعہ اور مالک اور اوزاعی اور مغیرہ اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔ اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک جو اسے شفعہ ثابت ہوتا ہے اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل کی ہے شفعہ اسی عقار میں ہے جو قابل قسمت ہو تو حمام صغیر یا چکی میں شفعہ نہیں ہے۔ اور اس شخص نے بھی دلیل لی ہے جو غیر قابل قسمت میں بھی شفعہ کا قائل ہو ہے اور شریک کا لفظ عام ہے شامل ہے مسلمان اور کافر کو اور ذمی کو مسلمان پر دعویٰ شفعہ کا ہو سکتا ہے جیسے مسلمانوں کو ذمی پر یہی قول ہے۔ شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا اور شععی اور حسن اور احمد کے نزدیک ذمی کو مسلمان پر شفعہ نہیں ہے اور اعرابی کو شفعہ ہے جیسے شہری کو یہی قول ہے شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق اور ابن منذر اور جمہور علماء کا اور شععی نے کہا جو شہر میں نہیں رہتا اس کو شفعہ نہیں ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا جب تک اطلاع نہ دے تو اطلاع دینا ہمارے نزدیک مستحب ہے اور بغیر اطلاع کے بیچنا مکروہ تنزیہی ہے حرام نہیں ہے اور جو اطلاع دینے کے بعد شریک نے اجازت دے دی تو پھر

۴۱۲۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا ہر ایک مشترک مال میں جو تقسیم نہ ہو زمین ہو یا باغ۔ ایک شریک کو درست نہیں کہ دوسرے شریک کو اطلاع دیے بغیر اپنا حصہ بیچ ڈالے۔ پھر دوسرے شریک کو اختیار ہے چاہے لے چاہے نہ لے۔ اب اگر بغیر اطلاع کے بیچ ڈالے تو وہ شریک زیادہ حق دار ہے (غیر شخص سے اسی دام کو خود لے سکتا ہے)۔

۴۱۲۹- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے شفعہ ہر ایک مشترک مال میں ہے زمین اور گھراور باغ میں۔ ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ بیچے جب تک دوسرے شریک سے کہہ نہ لے۔ پھر وہ لے یا چھوڑ دے۔ اگر نہ کہے تو دوسرا شریک زیادہ حق دار ہے جب تک اس کو خبر نہ ہو (اور وہ چھوڑ نہ دے)۔

### باب: ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنا

۴۱۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم سے اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے (کیونکہ یہ مروت کے خلاف ہے اور اپنا کوئی نقصان نہیں، بلکہ اگر ہمسایہ ادھر چھت ڈالے تو اور دیوار کی حفاظت ہے)۔ ابو ہریرہ کہتے تھے (لوگوں سے) میں دیکھتا ہوں تم اس حدیث سے دل چراتے ہو قسم اللہ کی میں اس کو بیان کروں گا تم لوگوں میں۔

۴۱۳۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۱۲۸- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقَسَّمْ رُبْعَةً أَوْ حَائِطٌ لَّا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

۴۱۲۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ فِي أَرْضٍ أَوْ رُبْعٍ أَوْ حَائِطٍ لَّا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَعْضَ عَلَى شَرِيكَهِ فَيَأْخُذَ أَوْ يَدَعَ فَإِنْ أَبَى فَشَرِيكَهُ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُؤْذِنَهُ )).

### باب غَرْزِ الْخَشَبِ فِي جِدَارِ الْجَارِ

۴۱۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَّا يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ )) قَالَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ لَأَرْمِينَ بِهَا بَيْنَ أَكْتافِكُمْ.

۴۱۳۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

لہ شفعہ کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا اور احمد اور ثوری اور ابو عبید اور ایک طاہفہ اہل حدیث کے نزدیک پھر دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور امام احمد سے دور وائتیں ہیں ان دونوں مذہبوں کے موافق۔ واللہ اعلم (نووی)

(۴۱۳۰) اصل ترجمہ یہ ہے کہ ڈالوں گا اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں میں یا تمہارے اطراف میں اگر اکنا فکم نون سے پڑھیں۔ اب اختلاف کیا ہے علماء نے کہ آیا یہ حکم وجوب کے لیے ہے یا استحباب کے لیے۔ اصح یہ ہے کہ استحباب ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا اور احمد اور ابو ثور اور اصحاب حدیث کے نزدیک واجب ہے۔

باب: ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے  
۴۱۳۲- سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے کہ  
جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک بالشت برابر زمین  
ظلم سے لے لے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو سات زمینوں  
کا طوق پہنادے گا۔

۴۱۳۳- سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے (جو بڑے صحابی ہیں  
اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں راضی ہو اللہ ان سے) اروئی بنت  
اولیس نے لڑائی گھر کی زمین میں۔ انھوں نے کہا جانے دو اور دے  
دو اس کو (جو دعویٰ کرتی ہے) کیونکہ میں نے سنا ہے رسول  
اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص بالشت برابر زمین ناحق  
لے لے گا اللہ اس کو ساتوں زمین کا طوق پہنادے گا قیامت کے روز  
یا اللہ اگر اروئی جھوٹی ہے تو اس کی بینائی کھودے اور گھر ہی میں اس  
کی قبر بنا دے۔ راوی نے کہا پھر میں نے اروئی کو دیکھا اندھی ہو گئی  
تھی دیواروں کو ٹٹولتی تھی اور کہتی تھی سعید کی بددعا مجھے لگی ہے۔  
ایک روز وہ جا رہی تھی کہ اپنے گھر میں کنویں میں گر پڑی وہی روزہ  
اس کی قبر ہو گئی (معاذ اللہ ظلم اور ایذا رسانی کی یہی سزا ہے)۔

۴۱۳۴- ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں  
نے اپنے باپ سے سنا کہ اروئی بنت اولیس نے دعویٰ کیا سعید  
بن زید پر کہ انھوں نے میری زمین کچھ لے لی ہے پھر جھگڑا کیا  
ان سے مروان بن حکم کے پاس (جو حاکم تھا مدینہ کا) سعید رضی

بَاب تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَغَضَبِ الْأَرْضِ وَغَيْرِهَا  
۴۱۳۲- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ  
نُفَيْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
( ( مَنْ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ  
اللَّهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ )) .

۴۱۳۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ  
نُفَيْلٍ أَنَّ أَرْوَى حَاصَمْتَهُ فِي بَعْضِ دَارِهِ فَقَالَ  
دَعُوهَا وَإِيَّاهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ( ( مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ  
الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طَوَّقَهُ فِي سَبْعِ أَرْضِينَ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ )) اللَّهُمَّ إِن كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا  
وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي دَارِهَا قَالَ فَرَأَيْتَهَا عَمِيَاءَ  
تَلْتَمِسُ الْجُدْرَ تَقُولُ أَصَابَنِي دَعْوَةُ سَعِيدِ بْنِ  
زَيْدٍ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلَى بِنْتِ  
فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا .

۴۱۳۴- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
أَرْوَى بِنْتَ أُوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ  
أَنَّهُ أَخَذَ شِبْرًا مِنْ أَرْضِهَا فَحَاصَمْتَهُ إِلَى مَرْوَانَ  
بِنِ الْحَكَمِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا كُنْتُ أَخْذُ مِنْ

(۴۱۳۲) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں جیسے آسمان سات ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے  
سبع سموات ومن الارض مثلهن اور مماثلت کی تاویل ہیات یا شکل سے خلاف ہے ظاہر کے۔ اسی طرح سے سات زمینوں سے  
سات اقلیمیں مراد لینا یہ بعید ہے ورنہ ایک اقلیم کی ایک بالشت بھر زمین غصب کرنے سے ساتوں اقلیم کی زمین کا طوق بنانے کی کوئی وجہ نہ  
تھی برخلاف اس کے جب زمین کے سات طبقہ ہوں۔ کیونکہ ایک بالشت بھر کے بھی سات طبقہ ہونگے جو تابع ہوں گے اس کے او  
ر طوق بنانے سے یہ غرض ہے کہ اس کو تکلیف دی جائے گی اس کے اٹھانے کی اور گردن کے طوق کی طرح پہنائی جائے گی اور اس کی  
گردن لمبی کر دی جائے گی۔ واللہ اعلم

اللہ عنہ نے کہا بھلا میں اس کی زمین لوں گا اور میں سن چکا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ مروان نے پوچھا تم کیا سن چکے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے اڑا لے تو اللہ تعالیٰ اس کو سات زمین تک کا طوق پہنادے گا۔ مروان نے کہا اب میں تم سے گواہ نہیں مانگنے کا۔ اس کے بعد سعید رضی اللہ عنہ نے کہا یا اللہ! اگر اروئی جھوٹی ہے تو اس کی آنکھ اندھی کر دے اور اس کی زمین میں اس کو مار۔ راوی نے کہا پھر اروئی نہیں مری یہاں تک کہ اندھی ہو گئی اور ایک روز وہ اپنی زمین میں جا رہی تھی گڑھے میں گری اور مر گئی۔

۴۱۳۵- سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایک بالشت بھر زمین لے لے ظلم سے اللہ اس کا طوق بنا دے گا سات زمینوں میں سے قیامت کے دن۔

۴۱۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص بالشت بھر زمین ناحق نہ لے نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کا طوق بنا دے گا سات زمینوں تک قیامت کے دن۔

۴۱۳۷- محمد بن ابراہیم سے روایت ہے ابو سلمہ نے ان سے بیان کیا کہ ان کے اور ان کی قوم کے بیچ میں جھگڑا تھا ایک زمین میں۔ وہ حضرت عائشہ کے پاس گئے اور ان سے انہوں نے ذکر کیا تو حضرت عائشہ نے کہا اے ابو سلمہ! بچا رہ زمین سے (یعنی ناحق کسی کی زمین لینے سے) اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ظلم کرے بالشت بھر زمین کے برابر اللہ تعالیٰ اس کو سات زمین کا طوق پہنادے گا۔

۴۱۳۸- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

أَرْضِيهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ )) فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لِمَا أَسْأَلُكَ بَيْنَهُ بَعْدَ هَذَا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمَّ بَصَرُهَا وَأَقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ.

۴۱۳۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ )).

۴۱۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا طَوَّقَهُ اللَّهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ )).

۴۱۳۷- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمِهِ حُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ وَأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ )).

۴۱۳۸- يَحْيَى أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ أَنَّ



أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

بَابُ قَدْرِ الطَّرِيقِ إِذَا اِخْتَلَفُوا فِيهِ

٤١٣٩ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِذَا اِخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ

جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أذْرُعَ ))

باب: جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی راہ رکھنی چاہیے

٣١٣٩ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم راہ میں اختلاف کرو تو اس کی

چوڑائی سات ہاتھ رکھ لو۔



(٣١٣٩) ☆ کیونکہ اس قدر کافی ہے آدمی اور جانور کے گزرنے کے لیے۔ نووی نے کہا یہ اختلاف کی صورت میں ہے لیکن اگر زمین والے

باہمی متفق ہوں تو جس طرح چاہیں راستہ نکالیں ان پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

## کتاب الفرائض فرائض یعنی ورثہ کا بیان

۴۱۴۰- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ )) .

۴۱۴۰- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وارث ہوگا کافر مسلمان کا نہ مسلمان کافر کا۔

باب الْحِقُوقِ الْفَرَايِضِ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ  
فِلْأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ

باب: فرائض کو ان کے حق داروں کو دینے اور بقایا  
قریبی مرد کو دینے کا بیان

۴۱۴۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَلْحِقُوا الْفَرَايِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ )) .

۴۱۴۱- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے والوں کو ان کے حصے دے دو پھر جو بچے وہ اس شخص کا ہے جو سب سے زیادہ میت سے نزدیک ہو۔

۴۱۴۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۴۱۴۲- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

(۴۱۴۰) ☆ نو دئی نے کہا اس پر اجماع ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا لیکن مسلمان تو وہ بھی کافر کا وارث نہ ہوگا جمہور علماء کے نزدیک اور ایک طائفہ کے نزدیک وارث ہوگا اور یہی مذہب ہے معاذ بن جبل اور معاویہ اور سعید بن المسیب کا اور صحیح جمہور کا قول ہے۔ اور مرتد بھی مسلمان کا وارث نہ ہوگا اسی طرح مسلمان مرتد کا امام شافعی اور مالک اور ربیعہ اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک بلکہ اس کا مال مسلمانوں کی لوٹ میں شریک کیا جائے گا۔ اور امام ابو حنیفہ اور اہل کوفہ اور اوزاعی اور اسحاق کے نزدیک مسلمان مرتد کا وارث ہوگا اور یہی مروی ہے علی اور ابن مسعود اور جماعت سلف سے لیکن ثوری اور ابو حنیفہ کے نزدیک جو مال اس نے ارتداد کی حالت میں کمایا وہ مسلمان کا ہوگا اور دوسرے علماء کے نزدیک سب اس کے وارث کا ہوگا جو مسلمان ہیں۔ لیکن کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جیسے یہودی نصرانی کا اور نصرانی یہودی کا اور مجوسی یہودی یا نصرانی کا اور امام مالک کے نزدیک نہ ہوگا۔ امام شافعی نے کہا ہے کہ حربی ذمی کا وارث نہ ہوگا نہ ذمی حربی کا۔ اسی طرح اگر دو حربی یا دو مختلف سلطنتوں میں ہوں وہ بھی آپس میں وارث نہ ہوں گے جب ان دو سلطنتوں میں جنگ ہو۔ اتنی مختصر۔

(۴۱۴۱) ☆ یعنی عصبہ کو دے دو لیکن عصبہ قریب کے ہوتے ہوئے عصبہ بعید وارث نہ ہوگا۔ حصے والے یعنی اصحاب الفرائض وہ لوگ ہیں جن کے حصے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مقرر کر دیئے جیسے بیٹی، ماں، باپ، خاندان، جوڑو، بہن وغیرہ۔ اب میت کا مال بعد ادائے قرض اور وصیت کے جو بچے گا وہ حصوں کے موافق پہلے ان وارثوں کو ملے گا اس کے بعد جو بچ جائے گا وہ نزدیک کے عصبہ کو دیا جائے گا۔ اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور نزدیک کی عصبہ کے ہوتے ہوئے دور والا وارث نہ ہوگا۔ مثلاً کسی نے بیٹی بھائی اور چچا کو چھوڑا تو بیٹی کو آدھا ملے گا اور باقی بھائی کو اور چچا کو کچھ نہ ملے گا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتْ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ ))

فرمایا بائٹ دو مال کو اصحاب فرائض میں موافق اللہ تعالیٰ کی کتاب کے پھر جو بیچ رہے ان سے وہ نزدیک والے مرد کا حصہ ہے۔ (مثلاً بیٹے کا یا پوتے کا اس کے بعد باپ کا اس کے بعد بھائی یا دادا کا اس کے بعد بھتیجے کا یا بھتیجے کے بیٹوں یا پوتوں کا اس کے بعد چچا کا اس کے بعد چچا کے بیٹوں کا اس کے بعد باپ کے چچا کا اس کے بعد ان کے بیٹوں کا اس کے بعد دادا کے چچا کا اس کے بعد اس کے بیٹوں کا اس کے بعد باپ کے دادا کے چچا کا اس کے بعد اس کے بیٹوں کا۔ علیٰ ہذا القیاس اور حقیقی مقدم ہوگا علاقائی پر اور علاقائی بھائی حقیقی بھتیجے پر مقدم ہوگا)۔

۴۱۴۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فَمَا تَرَكَتْ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ))

۴۱۴۴- عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ وَهَيْبٍ وَرَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ

۴۱۴۳- ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال اللہ کی کتاب کے مطابق اہل فرائض میں تقسیم کرو اور جو کچھ ذوی الفروض چھوڑیں قریبی مرد اس کا زیادہ حق دار ہے۔ اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

### باب: کلالہ کی میراث کا بیان

۴۱۴۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَ رَوَايَتٍ هِيَ فِي مَرِيضٍ هُوَ أَتَى جَنَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ يَعُودَانِي مَا شِيبَنِي فَأَغْمِي عَلَيَّ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَقْفَتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلْ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

۴۱۴۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو جناب رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر دونوں پیدل میرے پوچھنے کو آئے۔ میں بے ہوش ہو گیا تو جناب رسول اللہ نے وضو کیا پھر وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا مجھے ہوش آ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں؟ آپ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری۔ یسْتَفْتُونَكَ قُلْ اللَّهُ يَفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

(۴۱۴۵) ☆ امام نووی نے کہا اس حدیث سے بیمار پرسی کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیمار پرسی کے لیے پیدل جانا بہتر ہے۔ اور وضو کا پانی ڈالنے سے یہ بات نکلی کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے جیسے ان کے بچے ہوئے کھانے پانی وغیرہ سے اور ان کے ساتھ کھانے اور پینے سے۔ اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ مستعمل پانی وضو یا غسل کا پاک ہے اور رد کیا ہے ابو یوسف کے قول کا جو اس کی نجاست کے قائل ہیں۔ حالانکہ یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ مراد وضو کے پانی سے وہ جو برتن میں وضو کے بعد بیچ رہا ہو لیکن لظہ

۴۱۴۶- جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے بیمار پرسی کی میری جناب رسول اللہؐ اور ابو بکرؓ نے بنی سلمہ میں پیدل آکر تو دیکھا مجھے بے ہوش آپ نے پانی منگایا اور وضو کیا پھر اس پانی سے تھوڑا مجھ پر چھڑکا مجھے ہوش آگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اپنے مال میں کیا کروں (یعنی کیونکر بانٹوں) تب یہ آیت اتری۔ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین اخیر تک۔

۴۱۴۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی اور میں بیمار تھا آپ کے ساتھ ابو بکرؓ تھے اور دونوں پیدل آئے مجھ کو بے ہوش پایا تو جناب رسول اللہؐ نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا مجھے ہوش آگیا دیکھا تو رسول اللہؐ موجود ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اپنے مال میں کیا کروں آپ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری۔

۴۱۴۸- حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ میرے پاس آئے اور میں بیمار تھا بے ہوش آپ نے وضو کیا لوگوں نے آپ کے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا مجھے ہوش آگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرا ترکہ۔ ترکہ تو کلالہ کا ہوگا (کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہونہ باپ اس کی تفسیر آگے آئے گی) تب میراث کی آیت اتری شعبہ نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے کہا یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ۔ انھوں نے کہا اسی طرح اتری۔

۴۱۴۹- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی بیان ہوئی ہے۔

۴۱۴۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلْمَةَ يَمْشِيَانِ فَوَجَدَنِي لَأِ أَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ مِنْهُ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ.

۴۱۴۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ.

۴۱۴۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ لَأِ أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ فَصَبُّوا عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلْ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ قَالَ هَكَذَا أَنْزَلَتْ.

۴۱۴۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وَهَبِ بْنِ حَرِيرٍ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ وَالْعُقَدِيِّ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَضِ وَلَيْسَ فِي

تین زیادہ برکت تو اسی پانی میں ہوگی جو آپ کے اعضاء شریفہ سے وضو میں لگا ہو اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مریض کی وصیت جائز ہے۔ اگرچہ بعض وقت اس کی عقل جاتی رہے بشرطیکہ وصیت حالت افاقہ اور ہوش میں ہو۔ اتھی مختصراً

رَوَايَةٌ أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ شُعْبَةَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ.

۴۱۵۰- معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا جمعہ کے دن تو ذکر کیا جناب رسول اللہ ﷺ کا اور ذکر کیا ابو بکر صدیقؓ کا پھر کہا میں اپنے بعد کوئی مسئلہ ایسا مشکل نہیں چھوڑتا جیسے کلالہ کا مسئلہ اور میں نے کوئی مسئلہ ایسا بار بار نہیں پوچھا رسول اللہ ﷺ سے جیسے کلالہ کا پوچھا اور آپ نے بھی ایسی سختی کسی بات میں نہیں کی مجھ سے جیسے کلالہ میں کی یہاں تک کہ اپنی انگلی مبارک میرے سینے میں کوئی اور فرمایا اے عمرؓ تجھ کو بس نہیں ہے وہ آیت جو گرمی کے موسم میں اتری سورہ نساء کے اخیر میں پھر کہا حضرت عمرؓ نے اگر میں جیوں گا تو کلالہ کے باب میں ایسا حکم (صاف صاف) دوں گا کہ اس کے موافق ہر شخص فیصلہ کرے جو قرآن پڑھتا ہے اور جو نہیں پڑھتا۔

۴۱۵۰- عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَظَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَدْعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمُّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَأَيْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ (( يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصِّيفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ )) وَإِنِّي إِنْ أَعِشْتُ أَقْضِي فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَمْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

۴۱۵۱- عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا

۴۱۵۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(۴۱۵۰) ☆ حضرت عمرؓ نے کلالہ کے فیصلہ میں دیر کی اس لیے کہ انھوں نے خوب غور نہ کیا ہو گا اور ان کی رائے جب تک قائم نہ ہوئی ہوگی اور رسول اللہؐ نے ان سے سختی کی تاکہ وہ بھروسہ نہ کر لیں اس پر جو وارد ہے نص میں اور استنباط اور غور اور فکر چھوڑ نہ دیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لعلمہ الذین يستنبطونه منهم تو استنباط واجبات ضروری میں سے ہے کیونکہ نصوص صریحہ بہت قلیل ہیں اور اگر استنباط چھوڑ دیا جائے تو بہت سے واقعات میں فیصلہ دشوار ہو گا اب کلالہ کے اشتقاق میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے اکثر کے نزدیک وہ تکلل سے نکالا گیا ہے جس کے معنی ایک کنارے میں پڑ جانا مثلاً چچا کا بیٹا وہ کلالہ ہے کیونکہ نسب کے خط سے ایک طرف پڑ گیا ہے اور بعضوں نے کہا تکلل کے معنی گھیرنے کے ہیں اور اسی سے ہے اکلیل جو سر کو گھیرتی ہے اور بعض نے کہا اکل الشے سے نکلا ہے جب وہ شے دور ہو۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کلالہ سے آیت میں کیا مراد ہے کئی اقوال پر ایک یہ ہے کہ کلالہ سے مراد وراثت ہے جب میت کی اولاد نہ ہو نہ والد ہو۔ دوسرے یہ کہ کلالہ اس میت کا نام ہے جس کا نہ ولد ہو نہ والد خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت۔ تیسرے یہ کہ کلالہ ان وارثوں کو کہتے ہیں جن میں نہ ولد ہو نہ والد۔ چوتھی یہ کہ کلالہ اس مال موروث کو کہتے ہیں۔ شیعہ کہتے ہیں کہ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو اگرچہ اس کا باپ یا دادا ہو تو وہ بھائیوں کو میراث دلاتے ہیں باپ کے ساتھ قاضی عیاضؒ نے کہا اور یہ منقول ہے ابن عباسؓ سے لیکن یہ روایت باطل ہے صحیح نہیں صحیح وہی ہے جو جماعت علماء نے کہا اور بعض علماء نے اجماع نقل کیا ہے اس پر کہ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو نہ باپ اگر وارثوں میں دادا بھی ہو تو وہ کلالہ ہو گئے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور جب وارثوں کی بیٹی ہو تو وہ کلالہ ہو گئے جمہور علماء کے نزدیک کیونکہ بھائی بہن کے ساتھ وارث ہوتے ہیں اور ابن عباسؓ کے نزدیک بیٹی کے ہوتے ہوئے بہن کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیس له ولد وله اخت اور یہی مذہب ہے داؤد کا اور شیعوں نے کہا بیٹی ہونے سے وارث کلالہ نہ ہو گئے کیونکہ ان کے نزدیک بیٹی کے ہوتے ہوئے بہنوں کو کچھ نہیں ملتا اور سب مال بیٹی کا ہے۔ (نووی مختصر)

الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

## بَابُ آخِرِ آيَةِ أَنْزَلَتْ آيَةَ الْكَلَالَةِ

٤١٥٢- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةِ أَنْزَلَتْ مِنْ الْقُرْآنِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلْ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ.

٤١٥٣- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ آخِرُ آيَةِ أَنْزَلَتْ آيَةَ الْكَلَالَةِ وَآخِرُ سُورَةِ أَنْزَلَتْ بَرَاءَةٌ

٤١٥٤- عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ آخِرَ سُورَةٍ أَنْزَلَتْ تَامَةً سُورَةُ التَّوْبَةِ وَأَنَّ آخِرَ آيَةِ أَنْزَلَتْ آيَةَ الْكَلَالَةِ.

٤١٥٥- عَنِ الْبَرَاءِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ آخِرُ سُورَةٍ أَنْزَلَتْ كَامِلَةً

٤١٥٦- عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةِ أَنْزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ.

باب: بلحاظ نزول آیت کلالہ سب سے آخر میں اترنے کا بیان

٣١٥٢- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اخیر آیت جو اتری یہ ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالہ۔

٣١٥٣- براء بن عازبؓ کہتے تھے اخیر آیت جو اتری کلالہ کی آیت ہے اور اخیر سورت جو اتری سورہ برات ہے۔

٣١٥٤- براء بن عازبؓ سے روایت ہے اخیر سورت جو پوری اتری سورہ توبہ ہے اور اخیر آیت جو اتری کلالہ کی آیت ہے۔

٣١٥٥- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣١٥٦- براء رضی اللہ عنہ نے کہا اخیر آیت جو اتری یستفتونک ہے۔

## بَابُ جِوَالِ چھوڑے وہ اس کے ورثاء کا ہے

٣١٥٧- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جنازہ آتا تھا اور وہ قرض دار ہوتا آپ پوچھتے کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جو اس کے قرضہ کو کافی ہو؟ اگر لوگ کہتے ہاں چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے اور نہیں تو لوگوں سے فرمادیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے کھول دیا آپ پر مال کو آپ نے فرمایا میں زیادہ عزیز ہوں مومنوں کا خود ان کی جانوں سے (یہ انتہائی محبت ہے کہ خود ان سے زیادہ ان کا دوست ہوئے)۔ اب جو کوئی قرض دار مرے تو قرض کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

## بَابُ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

٤١٥٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ (( هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قِضَاءٍ )) فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ (( صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ )) فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتْوحَ قَالَ (( أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوْفِيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيْ قِضَاؤِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ ))

(٣١٥٧) نووی نے کہا آپ قرض دار پر اس لیے نماز نہ پڑھتے تاکہ اور لوگ جو زندہ ہیں ان کو ڈر پیدا ہو اور وہ قرض کی ادائیگی میں کوشش کریں ایسا نہ ہو کہ مر جائیں اور رسول اللہ ان پر نماز نہ پڑھیں۔ اور یہ ابتدائے اسلام میں تھا جب حضرت کے پاس اتنا مال نہ تھا کہ لوگوں کا قرض اپنے پاس سے ادا کرتے۔ یہ حدیث بھی حضرت کی نبوت کی ایک بڑی دلیل ہے۔ سوا انہی کے اور کسی میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ لوگوں کا قرض اپنے ذمہ لے اور مال ان کے وارثوں کو دلائے۔ بعضوں نے کہا کہ رسول اللہ یہ قرض مسلمانوں کے مال میں سے دلاتے۔ اور لفظ

- ۴۱۵۸- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثُ .  
 ۴۱۵۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ عَلِيَ الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فَأَيْكُمْ مَا تَرَكَ دِينًا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا مَوْلَاهُ وَأَيْكُمْ تَرَكَ مَالًا فَلِيَ الْعَصَبَةُ مَنْ كَانَ )) .
- ۴۱۶۰- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَيْكُمْ مَا تَرَكَ دِينًا أَوْ ضَيْعَةً فَادْعُونِي فَأَنَا وَلِيُّهُ وَأَيْكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا فَلْيُؤْتَرِ بِمَالِهِ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانَ )) .
- ۴۱۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِلْوَرَثَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلَيْنَا )) .
- ۴۱۶۲- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ (( وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلَيْتُهُ )) .
- ۴۱۵۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔  
 ۴۱۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے زمین پر کوئی ایسا مومن نہیں جس کے ساتھ سب سے زیادہ میں قریب نہ ہوں تو جو کوئی تم میں سے قرضہ یا بال بچے چھوڑ جائے میں اس کا مددگار ہوں (یعنی اس کا قرض ادا کرنا اس کے بال بچوں کی پرورش میرے ذمہ ہے) اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارث کا ہے جو کوئی ہو۔
- ۴۱۶۰- ہمام بن منبہ سے روایت ہے وہ یہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابو ہریرہ نے رسول اللہ سے اور بیان کیں کئی حدیثیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ فرمایا رسول اللہ نے میں نزدیک زیادہ ہوں ان مومنوں کے خود ان کی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بموجب (اس آیت النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم) پھر جو تم میں سے قرض یا بال بچے چھوڑ جائے مجھ کو بلاؤ میں ان کا ذمہ دار ہوں اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے عصبہ کے لیے ہے جو کوئی ہو۔
- ۴۱۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو کوئی بوجھ چھوڑ جائے (قرض یا بال بچے) وہ ہماری طرف ہے۔
- ۴۱۶۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔



لہ بعضوں نے کہا خاص اپنے مال میں سے اور بعضوں نے کہا یہ فعل آپ پر واجب تھا۔ بعضوں نے کہا آپ تبرعاً کرتے تھے۔ اور ہمارے اصحاب نے اختلاف کیا ہے کہ جو کوئی قرضدار مرے اس کا قرضہ بیت المال سے ادا کیا جائے یا نہیں۔ (نووی مختصراً)

## کِتَابُ الْهَبَاتِ

### ہبہ اور صدقہ کے مسائل

باب كَرَاهَةِ شِرَاءِ الْبِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ  
مِمَّنْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ

باب : جس کو جو چیز صدقہ دے پھر اس سے وہی چیز خریدنا مکروہ ہے

۴۱۶۳- عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ عَتِيقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ صَاحِبُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ (( لَا تَبْتَعُهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَغُودُ فِي قَيْئِهِ ))

۴۱۶۳- حضرت عمرؓ سے روایت ہے میں نے ایک عمدہ گھوڑا خدا کی راہ میں دیا پھر جس کو دیا تھا اس نے اس کو تباہ کر دیا۔ میں سمجھا کہ یہ اس کو اب سستے دام میں بیچ ڈالے گا۔ میں نے رسول اللہ سے پوچھا آپ نے فرمایا مت خرید کر اس کو اور مت پھیر اپنے صدقے کو اس لیے کہ صدقہ لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے پھر اس کو کھانے لگ جاتا ہے۔

۴۱۶۴- عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ (( لَا تَبْتَعُهُ وَإِنْ أَعْطَاكَ بِدِرْهَمٍ ))

۴۱۶۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ تو اس کو نہ خرید اگرچہ وہ تجھے ایک درہم کے بدلے میں دے۔

۴۱۶۵- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَقَدْ أَضَاعَهُ وَكَانَ قَلِيلَ الْمَالِ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ (( لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَيْتَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ مَثَلَ الْعَائِدِ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَغُودُ فِي قَيْئِهِ ))

۴۱۶۵- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے ایک گھوڑا دیا خدا تعالیٰ کی راہ میں پھر دیکھا تو وہ جس کے پاس تھا اس نے تباہ کر دیا اس کو (گھاس اور دانے کی بے خبری سے) اور وہ نادار تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے چاہا پھر خریدنا اس کا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا مت خرید اس کو اگرچہ ایک درہم کو ملے۔ کیونکہ مثال اس کی جو لوٹ آئے اپنے صدقے میں مثال کتے کی ہے لوٹتا ہے قے کر کے پھر کھانے کو۔

۴۱۶۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ وَرَوْحَ أُمَّمُ وَأَكْثَرُ

۴۱۶۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(۴۱۶۳) نووی نے کہا یہ نبی تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی اور صدقہ میں لوٹنا درست نہیں البتہ اگر اپنی اولاد کو ہبہ کرے تو رجوع کر سکتا ہے۔



۴۱۶۷- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ میں پھر دیکھا تو وہ گھوڑا بک رہا تھا۔ انھوں نے اس کو خریدنا چاہا۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ نے فرمایا مت خرید اس کو اور مت لوٹا اپنے صدقہ کو۔

۴۱۶۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۴۱۶۹- وہی جو گزرا اس میں یہ ہے کہ فرمایا آپ نے مت لوٹ اپنے صدقے میں اے عمر رضی اللہ عنہ۔

باب: صدقہ دے کر لوٹانا حرام ہے

۴۱۷۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اس کی جو لوٹاتا ہے اپنے صدقہ کو مثال کتے کی ہے قے کر کے پھر جاتا ہے اس کے کھانے کو۔

۴۱۷۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۱۷۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

۴۱۷۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مثال اس شخص کی جو صدقہ دے پھر اس کو لینا چاہے کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے پھر قے کو کھاتا ہے۔

۴۱۷۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا بہ میں لوٹنے والا مثل اس کے ہے جو قے کر

۴۱۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَتَنَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ (( لَا تَبْتَعُهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ )) .

۴۱۶۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ .

۴۱۶۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ رَأَاهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ يَا عُمَرُ )) .

بَابُ تَحْرِيمِ الرَّجُوعِ فِي الصَّدَقَةِ

۴۱۷۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مِثْلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمِثْلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ )) .

۴۱۷۱- عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

۴۱۷۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ .

۴۱۷۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( إِنَّمَا مِثْلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ كَمِثْلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَيْئَهُ )) .

۴۱۷۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( الْعَائِدُ

فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْتِهِ ((

کے پھر کھانے جائے اس کو۔

۴۱۷۵- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۴۱۷۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۱۷۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ

۴۱۷۶- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( الْعَائِدُ

اللہ ﷺ نے فرمایا ہبہ کو لوٹانے والا مثل کتے کے ہے جو تے کر

فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْتِهِ ((

کے پھر اپنی تے کو کھانے جاتا ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَفْضِيلِ بَعْضِ الْأَوْلَادِ

باب: بعض لڑکوں کو کم دینا اور بعض کو

فِي الْهِبَةِ

زیادہ دینا مکروہ ہے

۴۱۷۷- عَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَبَاهُ

۴۱۷۷- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو ان کے باپ بشیر رسول

أَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي

اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے اور کہا میں نے اپنے اس لڑکے کو

هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ایک غلام ہبہ کیا ہے۔ آپ نے پوچھا تو نے اپنے اور لڑکوں کو بھی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَكَلٌ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا ))

ایسا ہی ایک ایک غلام دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو

فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( فَارْجِعْهُ ))

اس سے بھی پھیر لے۔

۴۱۷۸- عَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَتَى بِي

۴۱۷۸- نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے لے

أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

کر نبی اکرم کے پاس آئے اور کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کو یہ غلام

إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَقَالَ (( أَكَلٌ بَيْنِكَ

تحفہ میں دیا ہے۔ نبی اکرم نے پوچھا کیا سب بیٹوں کو تو نے تحفہ دیا؟

نَحَلْتِ )) قَالَ لَا قَالَ (( فَارْذُذْهُ ))

انہوں نے کہا نہیں۔ تو نبی اکرم نے فرمایا اس سے واپس لے لو۔

۴۱۷۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا يُونُسُ

۴۱۷۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

وَمَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَكَلٌ بَيْنِكَ وَفِي حَدِيثِ

اللَّيْثِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ (( أَكَلٌ وَلَدِكَ )) وَرَوَايَةُ اللَّيْثِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانَ وَحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانَ وَحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَنَّ بَشِيرًا جَاءَ بِالنُّعْمَانَ

۴۱۸۰- نعمان بن بشیر کے باپ نے ان کو ایک غلام دیا تھا۔ رسول

۴۱۸۰- عَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۴۱۷۷) ☆ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اپنی اولاد کو صدقہ دے کر اس سے رجوع کر سکتا ہے اور وہ منع نہیں ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اولاد کو دینے میں برابری کرنا چاہیے اور لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں۔ اور بعضوں نے لڑکے کے دو حصے رکھے ہیں اور لڑکی کا ایک۔ اگر ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو کم تو امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے اور ہبہ صحیح ہے اور طاؤس اور عروہ اور مجاہد اور نووی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک حرام ہے اور ہبہ باطل ہے۔

اللہ ﷺ نے پوچھا یہ کیسا غلام ہے؟ انھوں نے کہا میرے باپ نے مجھ کو دیا ہے۔ آپ نے ان کے باپ سے کہا کیا تو نے نعمان کے سب بھائیوں کو ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا نعمان کو دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اس سے بھی پھیر لے۔

۴۱۸۱- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے باپ نے کچھ مال اپنا مجھے ہبہ کیا۔ میری ماں عمرہ بنت رواحہ بولی میں جب خوش ہوں گی تو اس پر گواہ کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ میرا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے پوچھا کیا تو نے اپنی سب اولاد کو ایسا ہی دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ سے ڈرو اور انصاف کرو اپنی اولاد میں۔ پھر میرے باپ نے وہ ہبہ پھیر لیا۔

۴۱۸۲- نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے ان کی ماں بنت رواحہ نے ان کے باپ سے سوال کیا کہ اپنے مال میں سے کچھ ہبہ کر دیں ان کے بیٹے کو (یعنی نعمان کو) لیکن بشیر نے ایک سال تک ٹالا۔ پھر وہ مستعد ہوئے ہبہ کرنے کو تو ان کی ماں بولی میں راضی نہیں ہو گئی جب تک تم گواہ نہ کر دو جناب رسول اللہ کو اس ہبہ پر۔ تو میرے باپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں ان دنوں لڑکا تھا اور جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی ماں بنت رواحہ نے یہ چاہا ہے کہ آپ گواہ ہو جائیں اس ہبہ پر جو میں نے اس لڑکے کو کیا ہے آپ نے فرمایا اے بشیرؓ کیا سو اس کے اور بھی تیرے لڑکے ہیں؟ بشیرؓ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا انکو بھی تو نے ایسا ہی ہبہ کیا ہے بشیرؓ نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پھر مجھے گواہ مت کر کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔

۴۱۸۳- حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا اور بھی تیرے بیٹے ہیں؟ بشیرؓ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اور بیٹوں کو بھی تو نے ایسا ایسا ہی دیا ہے بشیرؓ نے کہا نہیں

قَالَ وَقَدْ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَا هَذَا الْغُلَامُ )) قَالَ أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ (( فَكُلُّ إِخْوَتِهِ أَعْطَيْتَهُ كَمَا أَعْطَيْتَ هَذَا )) قَالَ لَا قَالَ (( فَرُدَّهُ ))

۴۱۸۱- عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بِبَعْضِ مَالِهِ فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةَ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَنْطَلَقَ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لِيُشْهَدَهُ عَلَيَّ صَدَقَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَفَعَلْتَ هَذَا بَوْلِكَ كُلَّهُمْ )) قَالَ لَا قَالَ (( اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ )) فَرَجَعَ أَبِي فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ

۴۱۸۲- عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أُمَّهُ بِنْتُ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهَبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا فَالْتَوَى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَأَ لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ مَا وَهَبْتَ لِابْنِي فَأَخَذَ أَبِي بِيَدِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَآتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا بِنْتُ رَوَاحَةَ أَعْجَبَهَا أَنْ أَشْهَدَكَ عَلَيَّ الَّذِي وَهَبْتُ لِابْنِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( يَا بَشِيرُ أَلَاكَ وَلَدٌ سِوَى هَذَا )) قَالَ نَعَمْ فَقَالَ (( أَكُلُّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هَذَا )) قَالَ (( لَا )) قَالَ (( فَلَا تُشْهَدْنِي إِذَا فَبَانِي لَا أَشْهَدُ عَلَيَّ جَوْرًا ))

۴۱۸۳- عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( أَلَاكَ بَنُونَ سِوَاهُ )) قَالَ نَعَمْ قَالَ (( فَكُلُّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ

آپ نے فرمایا تو پھر میں گواہ نہیں ہوتا ظلم پر۔

۴۱۸۴- حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے باپ سے مت گواہ کر مجھ کو ظلم پر۔

۴۱۸۵- حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے میرے باپ مجھ کو اٹھا کر لے گئے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ گواہ رہے کہ میں نے نعمان کو فلاں فلاں چیز اپنے مال میں سے ہبہ کی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو تو نے ایسا ہی دیا ہے جیسے نعمان کو دیا ہے؟ میرے باپ نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر مجھ کو گواہ نہ کر اور کسی کو کر لے۔ بعد اس کے فرمایا کیا تو خوش ہے اس سے کہ سب برابر ہوں تیرے ساتھ نیکی کرنے میں؟ میرا باپ بولا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو پھر ایسا مت کر (یعنی ایک کو دے ایک کو نہ دے)۔

۴۱۸۶- نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے میرے باپ نے مجھ کو کچھ ہبہ کیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر گیا آپ کو گواہ بنانے کیلئے آپ نے پوچھا کیا تم نے اپنے سب لڑکوں کو ایسا ہی دیا ہے؟ میرا باپ بولا نہیں آپ نے فرمایا کیا تو نہیں چاہتا کہ تیرے سب لڑکے نیک ہوں جیسے اس لڑکے کو چاہتا ہے؟ اس نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا میں نہیں گواہ ہوتا ابن عون نے کہا میں نے یہ حدیث محمد سے بیان کی انھوں نے کہا مجھ سے نعمان نے یہ بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برابری کرو اپنی اولاد کو دینے میں۔

۴۱۸۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بشیرؓ کی عورت نے اپنے خاوند سے کہا یہ غلام میرے بیٹے کو ہبہ کر دے اور گواہ کر دے اس پر جناب رسول اللہ ﷺ کو۔ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کروں اور آپ کو گواہ کر دوں۔ آپ نے فرمایا اس کے اور بھی بھائی ہیں؟ اس نے کہا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا تو

هَذَا)) قَالَ لَا قَالَ (( فَلَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرِ ))

۴۱۸۴- عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَبِيهِ لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرِ.

۴۱۸۵- عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النَّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مَالِي فَقَالَ (( أَكُلَّ بَيْتِكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ النَّعْمَانَ )) قَالَ لَا قَالَ (( فَأَشْهَدُ عَلَى هَذَا غَيْرِي )) ثُمَّ قَالَ (( أَيْسُرُكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً )) قَالَ بَلَى قَالَ (( فَلَا إِذَا ))

۴۱۸۶- عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَحَلْتَنِي أَبِي نَحْلًا ثُمَّ أَتَى بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ فَقَالَ (( أَكُلَّ وَلَدِكَ أَغْطِيْتَهُ )) هَذَا قَالَ لَا قَالَ (( أَلَيْسَ تُرِيدُ مِنْهُمْ الْبِرَّ مِثْلَ مَا تُرِيدُ مِنْ ذَا )) قَالَ بَلَى قَالَ (( فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ )) قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدًا فَقَالَ إِنَّمَا تَحَدَّثْنَا أَنَّهُ قَالَ (( قَارِبُوا بَيْنَ ابْنَانِكُمْ ))

۴۱۸۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتْ امْرَأَةٌ بَشِيرٍ انْحَلَّ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهَدُ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلْتَنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ أَشْهَدُ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (( أَلَّهُ إِخْوَةَ )) قَالَ نَعَمْ قَالَ (( أَفَكُلَّهُمْ أَغْطِيْتِ مِثْلَ مَا

نے ان سب کو یہی دیا ہے جو اس کو دیا؟ وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا پھر تو یہ درست نہیں اور میں تو گواہ نہیں بنوں گا مگر حق پر۔

### باب: عمری کا بیان

۴۱۸۸- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص عمری کرے کسی کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے (یعنی یوں کہے کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کو دیا پھر تیرے بعد تیرے وارثوں کو) تو وہ اسی کا ہو جائے گا جس کو عمری دیا گیا (یعنی معمر لہ کا) اور دینے والے کی طرف نہ لوٹے گا۔ اس لیے کہ اس نے دیا اس طرح جس میں ترکہ ہو گیا (یعنی وارثوں کا حق ہو گیا)۔

أَعْطَيْتَهُ )) قَالَ لَا قَالَ )) فَلَيْسَ يَصْلُحُ هَذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقِّ ))

### بَابُ الْعُمَرَى (۱)

۴۱۸۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( أَيَّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمَرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أَعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ ))

۴۱۸۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو کوئی عمری کرے کسی کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے تو اس نے اپنا حق کھو دیا اب وہ معمر لہ کا ہو گا اور اس کے وارثوں کا

۴۱۸۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمَرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلَهُ حَقَّهُ فِيهَا وَهِيَ لِمَنْ أَعْمَرَ

(۱) ☆ نووی نے کہا عمری کہتے ہیں یوں کہنے کو کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کے لیے دیا یا زندگی بھر کے لیے یا جب تک تو جینے یا باقی رہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا کہ عمری کی تین صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ یوں کہے کہ میں نے یہ گھر تجھے عمر بھر کے لیے دیا پھر جب تو مر جائے تو وہ تیرے وارثوں یا پس ماندوں کا ہے یہ عمری تو بلا اختلاف صحیح ہے اور مثل ہبہ کے ہے اس صورت میں موہوب لہ کی وفات کے بعد وہ گھر اس کے وارثوں کا ہو گا اگر وارث نہ ہو تو بیت المال میں داخل ہو گا پر عمری کرنے والے کو پھر نہ ملے گا دوسرے یہ کہ یوں کہے کہ میں نے تجھے عمر بھر کے لیے دیا پس صرف اسی قدر اور کچھ نہ کہے اس میں شافعی کے دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ یہ بھی صحیح ہے اور اس کا حکم بھی اول کا سا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ عقد باطل ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ وہ گھر حین حیات اس کے قبضہ میں رہے گا اور بعد اس کی وفات کے عمری کرنے والے کو مل جائے گا اگر وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو ملے گا اور بعضوں نے کہا ہے کہ قول قدیم یہ ہے کہ وہ عاریت کی مثل ہو گا جب چاہے عمری دینے والا اس کو پھیر لے اگر وہ مر جائے تو یہ حق اس کے وارثوں کو حاصل ہو گا تیسرے یہ کہ یوں کہے کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کے لیے دیا جب تو مر جائے تو گھر میرا ہے یا میرے وارثوں کا اس کی صحت میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک باطل ہے اور اصح یہ ہے کہ یہ عقد بھی صحیح ہے اور اس کا حکم بھی اول کا سا ہے اور دلیل اس کی احادیث صحیحہ ہیں اور شروط فاسدہ لغو ہیں اور جس کو عمری دیا وہ اس گھر کا مالک ہو گا اور امام احمد کے نزدیک عمری مطلق صحیح ہے اور موقت صحیح نہیں اور امام مالک کے نزدیک سب صورتوں میں عمری سے منفعت اٹھانے کا حق معمر لہ کو حاصل ہو گا اور ملک عمری کرنے والے کی بدستور قائم رہے گی اور ابو حنیفہ کے نزدیک عمری صحیح ہے اور ان کا مذہب وہی ہے جو شافعی کا ہے اور یہی قول ہے ثوری اور حسن بن صالح اور ابو عبیدہ کا۔ اتمی بالفظ۔

یجی کی روایت میں یوں ہے جو کوئی عمری کرے تو وہ معمر لہ کا ہے اور اس کے وارثوں کا۔

۳۱۹۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص عمری دے دوسرے کو اس کی زندگی تک اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو اور یوں کہے یہ میں نے تجھے دیا اور تیرے بعد تیرے وارثوں کو جب تک ان میں سے کوئی باقی رہے تو وہ اسی کا ہوگا جس کو عمری دیا جائے اور عمری دینے والے کو نہ ملے گا۔ اس لیے کہ اس نے اس طرح دیا جس میں میراث ہوگی۔

۳۱۹۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ عمری جس کو جائز رکھا جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ ہے کہ عمری دینے والا یوں کہے کہ یہ تیرا ہے اور تیرے وارثوں کا ہے اور جو یوں کہے یہ تیرا ہے جب تک تو جئے تو وہ اس کے مرنے کے بعد عمری دینے والے کے پاس چلا جائے گا۔ معمر نے کہا زہری ایسا ہی فتویٰ دیتے تھے۔

۳۱۹۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے حکم کیا جو کوئی عمری دے ایک شخص کو اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو تو قطعی معمر لہ کی ملک ہو جاتا ہے۔ اب کوئی شرط یا استثناء عمری دینے والے کا جائز نہ ہوگا۔ ابو سلمہ نے کہا اس لیے کہ اس نے وہ عطا کی جس میں میراث ہو گئی اور میراث نے اس کی شرط کو کاٹ دیا۔

۳۱۹۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمری اسی کو ملے گا جس کو دیا جائے۔

۳۱۹۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۱۹۵- اس سند سے جابر نے اس کو مرفوعاً بیان کیا۔

۳۱۹۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روکے رہو اپنے مالوں کو اور مت بگاڑو ان کو کیونکہ

وَلِعَقِبِهِ غَيْرَ أَنْ يَحْيَى قَالَ فِي أَوَّلِ حَدِيثِهِ أَيَّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمْرِي فِيهِ لَهْ وَلِعَقِبِهِ)).

۴۱۹۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( أَيَّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرِي لَهْ وَلِعَقِبِهِ )) فَقَالَ (( قَدْ أَغْطَيْتُكَهَا وَعَقَبِكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَإِنَّهَا لِمَنْ أَغْطَيْتَهَا وَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أُغْطِيَ عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ )).

۴۱۹۱- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَحَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِي بِهِ

۴۱۹۲- عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ أَعْمَرَ عُمْرِي لَهْ وَلِعَقِبِهِ فِيهِ لَهْ بَتْلَةٌ لَا يَجُوزُ لِلْمُعْطِي فِيهَا شَرْطٌ وَلَا تَنْبِيًا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ لِأَنَّهُ أُغْطِيَ عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ فَقَطَعَتْ الْمَوَارِيثُ شَرْطُهُ.

۴۱۹۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( الْعُمْرَى لِمَنْ وَهَبَتْ لَهْ )).

۴۱۹۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ.

۴۱۹۵- عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

۴۱۹۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ

جو کوئی عمری دے وہ اسی کا ہوگا جس کو دیا جائے زندہ ہو یا مردہ اور اس کے وارثوں کے لیے۔

۴۱۹۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ انصار عمری کرنے لگے مہاجرین کے لیے تب رسول اللہ نے فرمایا روکے رہو اپنے مالوں کو۔

۴۱۹۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے مدینہ میں اپنے بیٹے کو ایک باغ دیا عمری کے طور پر، پھر وہ بیٹا مر گیا۔ اس کے بعد عورت مری اور اولاد چھوڑی اور بھائی تو عورت کی اولاد نے کہا باغ پھر ہماری طرف آگیا اور لڑکے کے بیٹے نے کہا باغ ہمارے باپ کا تھا اس کی زندگی اور موت میں۔ پھر دونوں نے جھگڑا کیا طارق کے پاس جو مولیٰ تھے عثمان بن عفان کے انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور جابر نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر کہ عمری اسی کا ہے جس کو دیا جائے۔ پھر یہی حکم کیا طارق نے۔ بعد اس کے عبد الملک بن مروان کو لکھا اور یہ بھی لکھا کہ جابر نے ایسی گواہی دی ہے۔ عبد الملک نے کہا جابر سچ کہتے ہیں۔ پھر طارق نے وہ حکم جاری کر دیا اور وہ باغ آج تک اس کے لڑکے کی اولاد کے پاس ہے۔

۴۱۹۹- سلیمان بن یسار سے روایت ہے طارق نے فیصلہ کیا عمری کا معمر لہ کے وارث کے لیے بوجہ حدیث جابر کے جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی۔

۴۲۰۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا عمری جائز ہے۔

۴۲۰۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمری میراث ہے اس کی جس کو عمری دیا گیا ہو۔

۴۲۰۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

وَلَا تُفْسِدُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَىٰ فَهِيَ لِلَّذِي أَعْمَرَهَا حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهِ ((

۴۱۹۷- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَىٰ حَدِيثِ أَبِي خَيْثَمَةَ وَفِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ جَعَلَ الْأَنْصَارُ يُعْمِرُونَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ))

۴۱۹۸- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَعْمَرَتْ امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ حَائِطًا لَهَا ابْنًا لَهَا ثُمَّ تُوُفِّيَتْ وَتُوُفِّيَتْ بَعْدَهُ وَتَرَكَتْ وَلَدًا وَلَهُ إِخْوَةٌ بَنُونَ لِلْمُعْمِرَةِ فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ رَجَعَ الْحَائِطُ إِلَيْنَا وَقَالَ بَنُو الْمُعْمِرِ بَلْ كَانَ لِأَبِينَا حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ فَاحْتَصَمُوا إِلَى طَارِقِ مَوْلَى عُثْمَانَ فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَى لِصَاحِبِهَا فَقَضَىٰ بِذَلِكَ طَارِقٌ ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَحْبَرَهُ ذَلِكَ وَأَحْبَرَهُ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ فَأَمَضَىٰ ذَلِكَ طَارِقٌ فَإِنَّ ذَلِكَ الْحَائِطَ لِيَنِي الْمُعْمِرِ حَتَّى الْيَوْمِ

۴۱۹۹- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ طَارِقًا قَضَىٰ بِالْعُمْرَى لِلْوَارِثِ لِقَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۲۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( الْعُمْرَى جَائِزَةٌ ))

۴۲۰۱- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( الْعُمْرَى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا ))

۴۲۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( الْعُمْرَى جَائِزَةٌ )) .  
۴۲۰۳ - عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ  
(( مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا )) أَوْ قَالَ (( جَائِزَةٌ )) .  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری جائز ہے۔  
۳۲۵۳ - اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔





## کِتَابُ الْوَصِيَّةِ

### وصیت کا بیان

- ۴۲۰۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی چیز ہو جس کے لیے وہ وصیت کرنا چاہے اور دو راتیں گزارے بغیر وصیت لکھی ہوئی۔
- ۴۲۰۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اس میں عبید اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہو اور یہ نہیں کہا کہ وہ اس میں وصیت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔
- ۴۲۰۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
- ۴۲۰۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سنار رسول اللہ سے آپ نے فرمایا کسی مسلمان کو لائق نہیں ہے جس کے پاس کوئی شے ہو وصیت کرنے کے قابل وہ تین راتیں گزارے مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونا چاہیے۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے جب سے یہ حدیث سنی رسول اللہ سے اس روز سے ایک رات بھی میرے اوپر ایسی نہیں گزری کہ میرے پاس میری وصیت نہ ہو۔
- ۴۲۰۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ )) .
- ۴۲۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا (( وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِيَ فِيهِ )) وَلَمْ يَقُولْ (( يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ )) .
- ۴۲۰۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالُوا جَمِيعًا (( لَهُ شَيْءٌ يُوصِيَ فِيهِ )) إِلَّا فِي حَدِيثِ أَبِي بَرَّةٍ قَالَ (( يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ )) كَرِوَايَةٍ يَحْتَجُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ .
- ۴۲۰۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِيَ فِيهِ يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ )) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي .

(۴۲۰۴) ☆ یعنی جس شخص کے پاس حقوق یا اموال ہوں اور اس کو وصیت ضروری ہو تو بہتر یہ ہے کہ وصیت لکھ کر ہر وقت اپنے پاس رہنے دے۔ ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور وصیت نہ لکھ سکے۔

(۴۲۰۷) ☆ نووی نے کہا اجماع کیا ہے اہل اسلام نے کہ وصیت مامور بہ ہے۔ لیکن ہمارا اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ وصیت مستحب ہے واجب نہیں ہے۔ اور داؤد اور اہل ظاہر نے کہا کہ وہ واجب ہے لیکن اگر کسی آدمی پر قرض ہو یا کوئی حق ہو یا امانت ہو تو بالا اتفاق واجب ہے

۴۲۰۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

۴۲۰۸- اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

### بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثَّلْثِ

باب: ایک تہائی مال کی وصیت کے بارے میں

۴۲۰۹- عَنْ سَعْدِ بْنِ رَضِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَنهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعِ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَيَّ الْمَوْتَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْنِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرْتُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلْثِي مَالِي قَالَ (( لَا )) قَالَ قُلْتُ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ (( لَا الْثُلْثُ وَالثُلْثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَائِلَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتُ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرَتْ بِهَا حَتَّى اللَّقْمَةَ تَجْعَلَهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ )) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ

۴۲۰۹- سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی حجۃ الوداع میں اور میں ایسے درد میں مبتلا تھا کہ موت کے قریب ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے جیسا درد ہے آپ جانتے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں اور میرا وارث سوا ایک بیٹی کے اور کوئی نہیں ہے۔ کیا میں دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا آدھا مال خیرات کر دوں آپ نے فرمایا نہیں ایک تہائی خیرات کر اور ایک تہائی بھی بہت ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھریں۔ اور توجو خرچ کرے گا خدا کی رضامندی کے لیے اس کا ثواب تجھے ملے گا یہاں تک کہ اس لقمے کا بھی جو تو اپنی جو رو کے منہ میں ڈالے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں پیچھے رہ جاؤں گا

ظہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ لکھ کر اس پر گواہی کرادے اور جو امر نیا ہو اس کو درج کرتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک بات لکھے بلکہ اہم امور کا لکھنا کافی ہے۔

☆ (۴۲۰۹) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عیادت مریض کی مستحب ہے اور مال جمع کرنا جائز ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر وارث مال دار ہوں تو ایک تہائی مال کی وصیت کر لے اور جو محتاج ہوں تو تہائی سے بھی کم وصیت کرنا مستحب ہے اور اجماع کیا ہے علماء نے کہ جس شخص کے وارث موجود ہوں اس کی وصیت تہائی سے زیادہ میں جاری نہ ہوگی مگر وارثوں کی اجازت سے اور جس کے وارث نہیں ہیں اس کی بھی وصیت تہائی مال سے زیادہ صحیح نہ ہوگی ہمارے اور جمہور علماء کے نزدیک۔ اور ابو حنیفہؒ اور اسحاقؒ اور احمدؒ کے نزدیک ایک روایت میں صحیح ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عزیز پر احسان کرنا اور زیادہ ثواب ہے اور عملوں کا ثواب نیت سے ہے جب خدا کی اطاعت کی نیت ہے تو مباح میں بھی ثواب ہے جیسے کھانا عبادت کی طاقت کے لیے اور سونا عبادت کے لیے بیدار ہونے کے واسطے اور بی بی سے صحبت کرنا نازا سے بچنے کے لیے۔ یعنی مکہ میں رہ جاؤں گا سعدؓ کے کہ کہیں مکہ میں نہ رہ جاؤں حالانکہ وہاں سے ہجرت کر چکا ہوں اور صحابہؓ مکہ کو جانتے تھے مکہ میں مر جانا۔ اس لیے کہ اس کو چھوڑ دیا تھا خدا تعالیٰ کے واسطے قاضی عیاضؒ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت کا حکم بعد فتح مکہ کے بھی باقی تھا اور بعضوں نے کہا یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے جو مکہ سے فتح کے پہلے ہجرت کر چکے تھے لیکن جس نے بعد میں ہجرت کی اس کے لیے یہ حکم نہیں ہے۔ آنحضرتؐ کا یہ فرمان صحیح نکلا اور سعدؓ زندہ رہے یہاں تک کہ عراق فتح کیا اور ایسا ہی ہوا سعدؓ سے فائدہ ہوا مسلمانوں کو دین اور دنیا کا اور نقصان ہوا اللہ

اپنے اصحاب کے؟ آپ نے فرمایا اگر تو پیچھے رہے گا (یعنی زندہ رہے گا) پھر ایسا عمل کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشی منظور ہو تو تیرا درجہ بڑھے گا اور بلند ہوگا اور شاید تو زندہ رہے یہاں تک کہ فائدہ ہو تجھ سے بعض لوگوں کو اور نقصان ہو بعض لوگوں کو۔ یا اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور مت پھیر ان کو ان کی ایڑیوں پر لیکن تباہ بیچارہ سعد بن خولہ ہے۔ اس کے لیے رنج کیا رسول اللہ نے اس وجہ سے کہ وہ مر گیا مکہ میں۔

۴۲۱۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۱۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں سعد بن خولہ کا ذکر نہیں ہے۔ یہ ہے کہ انھوں نے برا جانا مرنا اس زمین میں جہاں سے ہجرت کی ہے۔

۴۲۱۲- سعد سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس کہلا بھیجا مجھے اجازت دیجئے اپنا مال بانٹنے کی جس کو چاہوں؟ آپ نے نہ مانا۔ میں نے کہا آدھا مال بانٹنے کی اجازت دیجئے؟ آپ نے نہ مانا۔ میں نے کہا تہائی مال کی اجازت دیجئے؟ آپ چپ ہو رہے پھر اس کے بعد تہائی مال بانٹنا جائز ہوا۔

۴۲۱۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ پھر اس کے بعد تہائی مال بانٹنا جائز ہوا۔

(( إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَنْبَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزْدَدَتْ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يُنْفَعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضْرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَيَّ أَغْقَابَهُمْ لَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ )) قَالَ رَأَيْتُ لَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوفِّيَ بِمَكَّةَ.

۴۲۱۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۴۲۱۱- عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ يَعُودُنِي فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا

۴۲۱۲- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ دَعْنِي أَقْسِمُ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ فَأَبَى قُلْتُ فَالْنِّصْفُ فَأَبَى قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ فَسَكَتَ بَعْدَ الثُّلُثِ قَالَ فَكَانَ بَعْدَ الثُّلُثِ جَائِزًا.

۴۲۱۳- عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَ بَعْدَ الثُّلُثِ جَائِزًا

لہ کافروں کو جو مارے گئے اور قید ہوئیں ان کی عورتیں اور لڑکیاں بنیں۔ قاضی عیاض نے کہا مہاجر اگر مکہ میں مرے تو اس کی ہجرت باطل نہ ہوگی بشرطیکہ ضرورت سے ہو۔ اور بعضوں نے کہا باطل ہو جائے گی اور بعضوں نے کہا ہجرت خاص اہل مکہ پر فرض ہوئی تھی یہ راوی کا قول ہے حدیث نہیں ہے۔ حدیث یہیں تک ہے ”کہ تباہ بیچارہ سعد بن خولہ ہے۔“ اور یہ سعد بن ابی وقاص کا کلام ہے یا زہری کا یہ سعد بن خولہ وہ شخص ہے جس نے ہجرت نہیں کی مکہ سے اور وہیں مر گیا اور بخاری نے کہا کہ اس نے ہجرت کی تھی اور بدر کی لڑائی میں شریک تھا۔ پھر مکہ میں آن کر مر گیا۔ ابن ہشام نے کہا کہ اس نے دوسری ہجرت حبشہ کی طرف کی تھی اور بدر میں موجود تھا پھر مکہ میں مراجعۃ الوداع میں ۱۰ ماہ یا ۷ ماہ میں۔ تو اس کی تباہی کا سبب یہی ہے کہ اس کی ہجرت بگڑ گئی اور جہاں سے ہجرت کی تھی وہیں مرنا اگرچہ موت اس کے اختیار میں نہ تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاں سے ہجرت کی جائے پھر وہاں مرنا خوب نہیں ہے اور اس سے ہجرت کے ثواب میں خلل پڑتا ہے۔

۴۲۱۴- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میری عیادت کی رسول اللہ ﷺ نے۔ میں نے عرض کی کیا میں وصیت کروں اپنے سارے مال کے لیے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا کیا میں وصیت کروں آدھے مال کے لیے آپ نے فرمایا نہیں؟ میں نے عرض کیا تہائی کیلئے؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تہائی بھی بہت ہے۔

۴۲۱۵- سعد کے تینوں بیٹوں نے کہا اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہ جناب رسول اللہ تشریف لائے ہیں مکہ شہر میں بیمار پرسی کے لیے۔ وہ رونے لگے آپ نے پوچھا تو کیوں روتا ہے؟ سعد نے کہا مجھے ڈر ہے کہیں مر جاؤں اس زمین میں جس سے ہجرت کی تھی میں نے جیسے سعد بن خولہ مر گیا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا یا اللہ! اچھا کر دے سعد کو تین بار پھر سعد نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس بہت مال ہے اور میری وارث ایک بیٹی ہے کیا میں سارے مال کی وصیت کر دوں (فقراء اور مساکین کے لیے)؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا اچھا نصف کی؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی کی آپ نے فرمایا ہاں اور تہائی بہت ہے اور تو جو صدقہ دے اپنے مال میں سے وہ تو صدقہ ہے اور جو خرچ کرتا ہے اپنے بال بچوں پر وہ بھی صدقہ ہے اور جو تیری بی بی کھاتی ہے تیرے مال میں سے وہ بھی صدقہ ہے اور جو تو اپنے لوگوں کو بھلائی سے اور عیش سے چھوڑ جائے (یعنی مالدار اور غنی) تو یہ بہتر ہے اس سے کہ تو چھوڑ جائے ان کو لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے اشارہ کیا آپ نے اپنے دست مبارک سے۔

۴۲۱۶- حضرت سعد کے تینوں بیٹوں سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سعد مکہ میں بیمار ہوئے تو نبی اکرم ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ باقی وہی حدیث ہے جو اوپر گزری۔

۴۲۱۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۱۴- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالْنِّصْفُ قَالَ لَا فَقُلْتُ أِبَالثُلُثِ فَقَالَ (( نَعَمْ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ )) .

۴۲۱۵- عَنْ ثَلَاثَةِ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةَ فَبَكَى قَالَ (( مَا يُبْكِيكَ )) فَقَالَ قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا )) اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ثَلَاثَ مَرَارٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَإِنَّمَا يَرِئُنِي ابْنَتِي أَفَأَوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ (( لَا )) قَالَ فَبِالْثُلُثَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَالْنِّصْفُ قَالَ (( لَا )) قَالَ فَالْثُلُثُ قَالَ (( الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنْ نَفَقَتَكَ عَلَى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنْ مَا تَأْكُلُ امْرَأَتُكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّكَ أَنْ تَدَعَ أَهْلَكَ بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ بَعِيشٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَقَالَ بِيَدِهِ )) .

۴۲۱۶- عَنْ ثَلَاثَةِ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ قَالُوا مَرَضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ .

۴۲۱۷- عَنْ ثَلَاثَةِ مِنْ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ

كُلُّهُمْ يُحَدِّثُنِيهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ صَاحِبِهِ فَقَالَ  
مَرِيضٌ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ بِمِثْلِ  
حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ الْجَمِيرِيِّ.

۴۲۱۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کاش لوگ ٹمٹ سے کم  
کر کے چوتھائی کی وصیت کریں۔ کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ٹمٹ بہت ہے۔

باب : صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے

۴۲۱۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے  
جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میرا باپ مر گیا اور مال  
چھوڑ گیا اور اس نے وصیت نہیں کی کیا اس کے گناہ بخشے جائیں  
گے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

۴۲۲۰- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک شخص  
نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا میری ماں ناگہاں مر گئی اور میں  
سمجھتا ہوں اگر وہ بات کر سکتی تو ضرور صدقہ دیتی تو کہا مجھے ثواب  
ملے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

۴۲۲۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص  
رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! میری ماں یکایک  
مر گئی اور اس نے وصیت نہیں کی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات  
کرتی تو ضرور صدقہ دیتی، کیا اس کو ثواب ملے گا اگر میں اس کی  
طرف سے صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں ملے گا۔

۴۲۱۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنْ  
الثَّلْثِ إِلَى الرَّبِيعِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الثَّلْثُ  
وَالثَّلْثُ كَثِيرٌ وَفِي حَدِيثٍ وَكَيْعٌ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ)).

بَابُ وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ

۴۲۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي  
مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفَّرُ عَنْهُ أَنْ  
أَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ (( نَعَمْ )).

۴۲۲۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا  
قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّيْ افْتَلَتَتْ  
نَفْسُهَا وَإِنِّي أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَلِي  
أَجْرٌ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ (( نَعَمْ )).

۴۲۲۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا  
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنَّ أُمَّيْ افْتَلَتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ  
تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا  
قَالَ (( نَعَمْ )).

(۴۲۱۸) ☆ تو ٹمٹ سے کم وصیت کرنا اور زیادہ بہتر ہے اور یہی قول ہے جمہور علماء کا۔ حضرت ابو بکرؓ نے خمس کی وصیت کی اور حضرت علیؓ  
نے بھی اور ابن عمر اور اسحاقؓ نے ربع کی اور بعضوں نے سدس کی، بعضوں نے عشر کی۔ اور حضرت علی اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ سے منقول ہے کہ  
جس کے وارث بہت ہوں اس کو بالکل وصیت نہ کرنا مستحب ہے جب مال تھوڑا ہو۔

(۴۲۲۱) ☆ نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ دینا مستحب ہے اور اس کو ثواب پہنچتا ہے اور صدقہ دینے  
والے کو بھی ثواب ہے۔ اور حدیثیں خاص کرتی ہیں اس آیت کو وَإِنْ لَيْسَ لِلنَّاسِ إِلَّا مَا سَعَىٰ. اور اجماع کیا ہے مسلمانوں نے کہ وارث پر  
میت کی طرف سے صدقہ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ اور جو قرض ہو میت پر اس کو اس کے ترکے سے ادا کرنا واجب ہے خواہ لظہ

۴۲۲۲- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَرَوْحٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا فَهَلْ لِي أَجْرٌ كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَمَّا شُعَيْبٌ وَجَعْفَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَفَلَهَا أَجْرٌ كَرِوَايَةِ ابْنِ بَشِيرٍ

۴۲۲۲- مذکورہ بالا حدیث کئی اسناد سے مروی ہے چند الفاظ کے فرق کے ساتھ۔

باب: مرنے کے بعد انسان کو جس چیز کا ثواب پہنچتا

بَاب مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ

ہے

وَفَاتِهِ

۴۲۲۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مر جاتا ہے آدمی تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ کا، دوسرے علم کا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں، تیسرے نیک بخت بچے کا جو دعا کرے اس کے لیے۔

۴۲۲۳- عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ ))

باب : وقف کا بیان

بَاب الْوَقْفِ

۴۲۲۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ کو ایک زمین ملی خیبر میں تو وہ آئے جناب رسول اللہؐ سے مشورہ کرنے اس باب میں۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہؐ! مجھے خیبر میں ایک زمین ملی ہے ایسا عمدہ مال مجھ کو کبھی نہیں ملا، آپ کیا حکم کرتے ہیں اس کے باب

۴۲۲۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِحَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِحَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنَفْسُ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ

تو میت وصیت کرے یا نہ کرے۔ اور یہ اس المال سے دیا جائے گا۔ اب خواہ وہ قرض بندے کا ہو یا اللہ کا جیسے زکوٰۃ اور حج اور نذر اور کفارہ اور رصوم کا فدیہ اور اگر ترک نہ ہو تو وارث پر ادا کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

(۴۲۲۳) ☆ نووی نے کہا علماء نے کہا ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا ہے اور اب نیا ثواب اس کو حاصل نہیں ہوتا مگر ان تین چیزوں سے کیونکہ میت ان کا سبب بنتی ہے، اولاد تو اسی کی کمائی ہے اسی طرح وہ علم جس کو دنیا میں چھوڑ گیا تعلیم ہو یا تصنیف ہو اسی طرح صدقہ جاریہ جیسے وقف اور اس حدیث سے بڑی فضیلت نکلی اس نکاح کی جو ولد صالح کی امید سے کیا جائے اور اس میں دلیل ہے صحت اور اس کی کثرت ثواب کی اور بیان ہے علم کی فضیلت کا اور ترغیب ہے اس کے حاصل کرنے اور پھیلانے اور چھوڑ دینے کی تعلیم یا تصنیف سے یا شرح سے اور ضروری ہے کہ تمام علموں میں سے وہ علم اختیار کرے جو سب سے زیادہ مفید ہے پھر جو اس کے بعد پھر جو اس کے بعد۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ دعا کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اسی طرح صدقہ کا اور اسی طرح ادائے قرض کا اور اس پر اجماع ہے اور اس میں اختلاف ہے۔ اور روزہ میت کا ولی اس کی طرف سے رکھ سکتا ہے۔ لیکن قرآن کا پڑھنا اور ثواب اس کا میت کو پہنچانا نماز پڑھنا تو امام شافعیؒ اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ ان چیزوں کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا اور اس میں اختلاف ہے اور اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔

(۴۲۲۴) ☆ نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے اس باب کی کہ وقف صحیح ہے اور یہی ہمارا اور جمہور علماء کا مذہب ہے اور لے

میں؟ آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت کو روک رکھے (یعنی اصل زمین کو) اور صدقہ دے اس کو (یعنی اس کی منفعت کو)۔ پھر حضرت عمرؓ نے اس کو صدقہ کر دیا اس شرط پر کہ اصل زمین نہ بیچی جائے نہ خریدی جائے نہ وہ کسی کی میراث میں آئے نہ بہہ کی جائے اور صدقہ کر دیا اس کو فقیروں اور رشتہ داروں اور بردوں میں (یعنی ان کی آزادی میں مدد دینے کے لیے) اور مسافروں میں اور ناتواں لوگوں میں (یا مہمان کی مہمانی میں) اور جو کوئی اس کا انتظام کرے وہ اس میں سے کھائے دستور کے موافق یا کسی دوست کو کھلائے لیکن مال اکٹھا نہ کرے (یعنی روپیہ جوڑنے کی نیت سے اس میں تصرف نہ کرے)۔

۴۲۲۵- ان اسناد سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۲۶- ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے خیبر کی جگہ سے زمین ملی تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے محبوب ترین اور عمدہ ترین مال ملا ہے۔ باقی حدیث وہی ہے۔

باب: جس کے پاس کوئی شے قابل وصیت کے نہ ہو  
اس کو وصیت نہ کرنا درست ہے

۴۲۲۷- طلحہ بن مصرفؓ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن

(( إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا ))  
قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهَا عُمْرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُبْتَاغُ وَلَا يُورَثُ وَلَا يُوهَبُ قَالَ فَتَصَدَّقْ عُمْرُ فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَىٰ وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَيَّ مَنْ رَلَيْهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا فَلَمَّا بَلَغْتُ هَذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَأْتِلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَبْنَابِي مَنْ قَرَأَ هَذَا الْكِتَابَ أَنْ فِيهِ غَيْرَ مُتَأْتِلٍ مَالًا.

۴۲۲۵- عَنْ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنْ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَزْهَرَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ (( أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ )) وَلَمْ يُذَكَّرْ مَا بَعْدَهُ وَحَدِيثَ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ فِيهِ مَا ذَكَرَ سَلِمٌ قَوْلُهُ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا إِلَىٰ آخِرِهِ.

۴۲۲۶- عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَا أَنفَسَ عِنْدِي مِنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا وَمَا بَعْدَهُ.

بَابُ تَرْكِ الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ  
يُوصِي فِيهِ

۴۲۲۷- عَنْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ مُصْرَفٍ

تہ اجماع ہے مسلمانوں کا مساجد کے وقف اور سقاہوں کے وقف پر اور وقف کرنے والے کی شرطیں صحیح ہیں اور وقف کی نیت یا بہہ یا میراث درست نہیں ہے اور وقف صدقہ جاریہ ہے۔

(۴۲۲۷) ☆ نوویؒ نے کہا ہے جو کہا کہ حضرت نے وصیت نہیں کی اس کا مطلب یہ ہے کہ مثل مال کی یا اور کسی قدر مال کی وصیت نہیں تھی

ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا جناب رسول اللہ نے وصیت کی (مال وغیرہ کے لیے)؟ انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر مسلمانوں پر کیوں وصیت فرض ہوئی یا ان کو کیوں وصیت کا حکم ہوا؟ انھوں نے کہا آپ نے وصیت کی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی۔  
۴۲۲۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۲۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی (کسی مال کے لیے)۔

۴۲۳۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔  
۴۲۳۱- اسود بن یزید سے روایت ہے لوگوں نے حضرت ام المومنین عائشہ کے پاس ذکر کیا کہ حضرت علیؑ وصی تھے رسول اللہ ﷺ کے؟ انھوں نے کہا آپ نے ان کو کب وصی بنایا؟ میں آپ کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی تھی یا آپ میری گود میں تھے کہ اتنے میں آپ نے طشت منگایا پھر آپ گر پڑے میری گود میں اور مجھے خبر نہیں ہوئی کہ آپ نے انتقال کیا۔ پھر علیؑ کو کیونکر وصیت کی۔

قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَلَمْ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ أَوْ فَلَمْ أَمْرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۲۲۸- عَنْ أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ مَالِكِ بْنِ مِعْوَلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكَيْعٍ قُلْتُ فَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسُ بِالْوَصِيَّةِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ.

۴۲۲۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ.

۴۲۳۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۲۳۱- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ حَجْرِي فَدَعَا بِالطُّسْتِ فَلَقَدْ انْحَنَتْ فِي حَجْرِي وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ مَاتَ فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ.

اللہ کی اس لیے کہ آپ کے پاس مال نہ تھا یا یہ مطلب ہے کہ حضرت علیؑ کو یا اور کسی کو اپنا وصی نہیں بنایا جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں۔ اور وہ جو آپ کی زمین خیر اور فدک میں تھی تو اس کو آپ نے اپنی زندگی ہی میں مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا تھا اور یہ جو دوسری احادیث میں ہے کہ آپ نے وصیت کی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی یا اہل بیت کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے کی یا مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکلنے کی یا سفارت کی خاطر کرنے کی تو یہ اس وصیت میں داخل نہیں ہیں۔ اس صورت میں مخالفت نہ ہوگی۔ انتہی۔

(۴۲۳۱) ☆ شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت جناب امیر کو اپنا وصی اور جانشین بنا گئے تھے اور اس سے غرض یہ ہے کہ جناب امیر کی خلافت بلا فصل ثابت کریں۔ اہل سنت کو جناب امیر کی فضیلت اور بزرگی اور قربت رسول اللہ سے انکار نہیں ہے مگر جو امر حدیث صحیح سے ثابت نہ ہو اس کو کیوں قبول کریں۔



۴۲۳۲- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْحَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْحَمِيسِ نَمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُهُ الْحَصَى فَقُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْحَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ (( ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَصِلُوا بَعْدِي )) فَتَنَازَعُوا وَمَا يَنْبَغِي

۴۲۳۲- سعید بن جبیر سے روایت ہے ابن عباس نے کہا جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن پھر روئے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں میں نے کہا اے ابن عباس جمعرات کے دن سے کیا غرض ہے انھوں نے کہا جناب رسول اللہ پر بیماری کی سختی ہوئی آپ نے فرمایا میرے پاس لاؤ (دوات اور سختی) میں ایک کتاب لکھ دوں تم کو تاکہ تم گمراہ نہ ہو میرے بعد یہ

☆ صحیح مسلم کی روایت میں اہجر ہے ہمزہ استفہام اور یہ صحیح ہے اس روایت سے جس میں ہجر یا ہجر ہے اصل میں معنی ہجر بضم ہا کے ہذیان اور فحش گوئی کے ہیں اور یہ امر صحابہ سے بعید ہے کہ حضرت کی نسبت ایسا کلمہ نکالیں خصوصاً حضرت عمرؓ سے تو معنی ہجر کے یہ ہیں کہ کیا حضرت سے بھی ہذیان ہو سکتا ہے یعنی نہیں ہو سکتا یہ استفہام انکاری ہے تو اچھی طرح سمجھ لو اس صورت میں مقصود حضرت عمرؓ کا رد کرنا تھا ان لوگوں پر جنھوں نے حضرت کے حکم مبارک کی تعمیل نہ کی اور یہ خیال کیا کہ آپ پر بیماری کی سختی ہے معلوم نہیں اس وقت آپ کیا فرما رہے ہیں کہ تمہارا یہ خیال لغو ہے اور حضرت سے ہذیان صادر ہونا محال ہے نووئی نے کہا اگر ہجر کی روایت بغیر ہمزہ صحیح ہو تو کہنے والے کی خطا ہے اس نے بغیر سمجھے جو جیسے ایسا لفظ کہہ دیا اور یہ بعید نہیں پریشانی اور اضطراب اور رنج کی حالت میں رسول اللہ کی بیماری کی وجہ سے تو چاہیے تھا یوں کہنا یہ بیماری کی سختی ہے لیکن ہجر کا لفظ زبان سے نکل گیا نہایت میں ہے اہجر یعنی کیا آپ کا کلام مختلف ہو گیا ہے جو بیماری کے تو یہ استفہام ہے نہ اخبار جس کے معنی فحش اور ہذیان کے ہوتے ہیں کیونکہ یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے اور ان کے ساتھ یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ ایسا لفظ رسول اللہ کے لیے بولیں اور مجمع البحار میں اہجر ہے کہ اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کیا آپ نے چھوڑ دیا تم کو تو ہجر ضد ہے وصل کی اور ایک روایت میں اہجر اے اہمی۔ امام نووئی نے کہا یہ بات جان لینا چاہیے کہ جناب رسول اللہ معصوم ہیں کذب سے یا تغیر احکام شرعیہ سے حالت صحت اور مرض دونوں میں اور معصوم ہیں اس سے کہ جس امر کے پہنچانے کا آپ کو حکم ہو اس کو نہ پہنچائیں لیکن بیماری اور دکھ درد سے معصوم نہیں ہیں جن میں کسی طرح کا نقص یا آپ کے درجہ کا انحطاط نہ ہو۔ اور نہ شریعت کا فساد ہو اور جب آپ پر سحر ہوا تھا تو آپ کو یہ خیال آتا کہ فلاں کام کر چکے ہیں حالانکہ اس کو نہ کیا ہو تا مگر یہ نہیں ہوا کہ آپ نے برخلاف احکام سابقہ کے کوئی حکم دیا ہو جب یہ بات جان لی تو اب یہ سنو کہ علماء نے اختلاف کیا ہے اس کتاب میں کہ آپ کو کیا لکھنا منظور تھا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ آپ کو منظور تھا خلیفہ کا معنی کرنا تاکہ آئندہ جھگڑا فساد نہ ہو۔ اور بعضوں نے کہا آپ کی یہ غرض تھی کہ ضروریات دین کا خلاصہ لکھوادیں تاکہ آئندہ ان کی نسبت اختلاف نہ ہو اور سب لوگ متفق رہیں منصوص پر اور پہلے آپ نے اس کتاب کے لکھوانے کا ارادہ کیا جب معلوم ہوا کہ اسی میں مصلحت ہے کہ کتاب نہ لکھی جائے تو آپ نے اس حکم اور ارادے کو موقوف رکھا اور حضرت عمرؓ نے اس وقت جو کہا کہ رسول اللہ پر بیماری کی شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے اور کافی ہے ہم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ یہ دلیل ہے حضرت عمرؓ کی انتہائی سمجھ اور باریک بینی کی۔ اس واسطے کہ انھوں نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو کہ جناب رسول اللہ بعض ایسی مشکل باتیں لکھوادیں جن کی تعمیل صحابہ سے نہ ہو سکے اور وہ گنہگار ہوں تو انھوں نے کہا کافی ہے ہم کو اللہ کی کتاب اور اللہ خود فرماتا ہے ہم نے کتاب میں کوئی بات نہیں چھوڑی اور فرماتا ہے آج میں نے تمہارا دین پورا کر دیا تو ان کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو پورا کر چکا ہے اور آپ کی سب امت گمراہ نہ ہوگی اسلئے انھوں نے رسول اللہ کو آرام دینا چاہا ایسی تکلیف کی حالت میں اور حضرت عمرؓ ابن عباس سے زیادہ سمجھدار تھے۔ امام بیہقی نے دلائل النبوۃ کے اخیر میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کی نیت رسول اللہ کو راحت دینا تھی

وصیت کے مسائل

عَنْدَ نَبِيِّ تَنَازَعٌ وَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهَمُوهُ  
 قَالَ (( دَعُونِي فَإِلْدِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ أَوْصِيكُمْ  
 بِثَلَاثٍ أَخْرَجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ  
 وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ )) قَالَ

سن کر لوگ جھگڑنے لگے اور پیغمبر کے پاس جھگڑا نہیں چاہیے اور  
 کہنے لگے حضرت کا کیا حال ہے کیا آپ سے بھی لغو صادر ہو سکتا  
 ہے۔ پھر سمجھ لو آپ سے۔ آپ نے فرمایا ہٹ جاؤ میرے پاس سے  
 میں جس کام میں مصروف ہوں وہ بہتر ہے (اس سے جس میں تم

ظہ تھی بیماری کی حالت میں۔ اور اگر حضرت کو یہی منظور ہو تاکہ کتاب لکھی جائے تو آپ ضرور لکھوادیتے اور صحابہ کرام کے اختلاف سے حکم  
 الہی کو موقوف نہ رکھتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلغ ما انزل الیہ جیسے آپ نے دین کی تمام باتیں پہنچانے میں کسی مخالف کی مخالفت یا دشمن کی  
 دشمنی کا خیال نہیں کیا اور جیسے ان باتوں کا آپ نے حکم دے ہی دیا کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو وغیرہ وغیرہ بیہوشی نے کہا سفیان بن  
 عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا کہ حضرت نے ارادہ کیا کہ ابو بکر کی خلافت کے لیے لکھوادیں لیکن جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ تقدیر الہی یوں ہی  
 ہے تو آپ نے لکھوانا موقوف رکھا جیسے شروع بیماری میں آپ نے لکھوانا چاہا تھا پھر فرمایا ہائے شر اور چھوڑ دیا لکھوانا اور فرمایا انکار کرتا ہے اللہ  
 تعالیٰ اور انکار کرتے ہیں مومنین مگر ابو بکر کو اور جتایا حضرت ابو بکر کو اپنی خلافت کے لیے ان کو نماز میں امام کر کے بیہوشی نے کہا اگر غرض  
 حضرت کی احکام دین کو لکھوانا تھا تو حضرت عمر نے خیال کیا کہ احکام دین کے خود اللہ تعالیٰ پورے کر چکا ہے اور فرماتا ہے الیوم اکملت لکم  
 دینکم اور کوئی واقعہ قیامت تک ایسا نہ ہو گا جس کے لیے صراحتاً اشارہ قرآن اور حدیث میں بیان نہ ہو تو ایسے کام کے لیے حضرت عمر نے رسول  
 اللہ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا ایسی بیماری کی حالت میں اور اس میں یہ بھی غرض تھی کہ اجتہاد اور استنباط کا باب بند نہ ہو جائے اور خود رسول  
 اللہ فرما چکے تھے جب حاکم سوچ کر حکم دے پھر ٹھیک کرے تو اس کو دو اجر ہیں اور جو غلطی کرے تو ایک اجر ہے اور یہ دلیل ہے اس امر کی کہ  
 رسول اللہ نے بہت سے کاموں کو علماء کی رائے پر چھوڑ دیا تو حضرت عمر نے بھی ان کا چھوڑنا اسی حال میں مناسب جانا کیونکہ اس میں درجہ ملے گا  
 علماء کو اور رسول اللہ کو بھی آرام حاصل ہو گا اور حضرت نے بھی اس امر میں حضرت عمر پر انکار نہیں کیا اور خاموش ہو رہے یہ دلیل ہے ان کی  
 رائے کے ساتھ موافقت کرنے کی۔ خطاب نے کہا حضرت عمر کا قول اس امر پر محمول نہ کرنا چاہیے کہ انھوں نے غلطی کا وہم کیا رسول اللہ پر یا  
 اور کسی طرح کا گمان کیا جو آپ کے ساتھ لائق نہیں مگر جب انھوں نے دیکھا کہ آپ پر مرض کی بہت شدت ہے اور وفات آپ کی بہت  
 قریب ہے تو ان کو ڈر ہوا کہ شاید آپ یہ بات بیماری کی حالت میں بغیر ارادے کے کر رہے ہوں تو منافقوں کو موقع ملے دین میں اعتراض  
 کرنے کا اور حضرت کے اصحاب آپ سے گفتگو کیا کرتے بعض کاموں میں جب تک آپ کا ارادہ قطعی نہ ہو تا جیسے حدیبیہ کے دن گفتگو کی اور  
 قریش کے ساتھ صلح کرنے میں گفتگو کی البتہ جب آپ کسی کام کا حتمی طور پر حکم کرتے تو کسی کو گفتگو کی مجال نہ رہتی اور اکثر علماء اس طرف  
 ہیں کہ آپ سے ان کاموں میں خطا ہو سکتی ہے جو صرف اپنی رائے سے بیان کریں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اس میں کوئی حکم نہ اترے لیکن اس پر  
 اجماع ہے کہ آپ اس خطا پر ثابت اور قائم نہیں رہ سکتے اور یہ بات معلوم ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا درجہ سب مخلوقات سے زیادہ کیا ہے  
 اس پر بھی آپ کو لازم بشریت سے پاک نہ تھے اور نماز میں آپ کو سہو ہوا پس گمان ہو سکتا ہے کہ بیماری میں بھی ایسی کوئی بات پیدا ہو اسی خیال  
 سے حضرت عمر نے دوبارہ دریافت کرنے کا حکم دیا خطاب نے کہا اور حضرت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میری امت کا اختلاف رحمت ہے تو  
 حضرت عمر نے اسی کو بہتر سمجھا اور اس حدیث پر صرف دو آدمیوں نے اعتراض کیا ہے ایک تو بے دین تھا یعنی جاحظ اور دوسرا حماقت میں مشہور  
 یعنی اہل حق بن ابراہیم موصلی اس نے اپنی کتاب افغانی کے شروع میں اہل حدیث کی برائی کی ہے اور یہ کہا ہے کہ وہ ایسی حدیثیں روایت کرتے ہیں  
 جن کو خود سمجھتے نہیں۔ ان دونوں کا اعتراض یہ ہے کہ اگر اختلاف رحمت ہو تو اتفاق عذاب کا ہو گا اور اس کا جواب یہ ہے کہ اختلاف کے رحمت  
 دینے سے اتفاق کا عذاب ہونا ضروری نہیں اور ایسے لزوم کا قائل وہی ہو گا جو جاہل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رات کو تمہارے لیے رحمت لے

وَسَكَتَ عَنِ الثَّلَاثَةِ أَوْ قَالَهَا فَأَنْسَبْتُهَا قَالَ أَبُو  
إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

مشغول ہو جھگڑے اور بک بک میں) میں تم کو تین باتوں کی  
وصیت کرتا ہوں ایک تو یہ کہ مشرکوں کو نکال دینا جزیرہ عرب  
سے دوسری جو سفارتیں آئیں ان کی خاطر اسی طرح کرنا جیسے  
میں کیا کرتا تھا (تاکہ اور قومیں خوش ہوں اور ان کو اسلام کی  
طرف رغبت ہو) اور تیسری بات ابن عباسؓ نے نہیں کہی یا سعید  
نے کہا میں بھول گیا۔

اللہ کیا تو کیا اس سے دن عذاب ہو گا خطابی نے کہا اختلاف تین قسم کا ہے ایک تو اختلاف اثبات صانع اور اس کی توحید میں اور اس کا انکار کفر ہے۔  
دوسری اس کی صفات اور مشیت میں اور اس کا انکار بدعت ہے۔ تیسرا فروری احکام میں جیسے کسی شے کی طہارت یا نجاست یا حدیث یا غیر حدیث میں  
اختلاف پس اس کو اللہ تعالیٰ نے رحمت کیا ہے اور یہی اختلاف مراد ہے حدیث میں ہے اختلاف امتی رحمة۔ مازنی نے کہا اگر کوئی اعتراض  
کرے کہ صحابہ کو آنحضرتؐ سے اختلاف ایسے موقعہ میں کیونکر جائز ہو حالانکہ حضرتؐ نے صاف حکم دیا کہ میرے پاس دو ات اور کاغذ لاؤ تاکہ  
میں ایک کتاب لکھوں تو یہ اختلاف نافرمانی ہے جناب رسول اللہؐ کی اور وہ حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک امر و وجوب کے لیے نہیں ہوتا  
اور قرآن سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے تو صحابہ کو اس کا قرینہ معلوم ہوا ہو گا کہ آپؐ کا یہ حکم اختیار کیا نہ  
لکھنے کو اور حضرت عمرؓ کی رائے اسی کو مقتضی ہوئی اور شاید وہ یہ سمجھے کہ یہ حکم آپؐ سے بلا قصد معصوم صادر ہوا اور یہی مراد ہے حجر سے۔ اتنی ملخصاً  
مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث بڑی نازک حدیث ہے اور شیعوں نے اس کو دلیل گردانا ہے حضرت عمرؓ پر طعن کرنے کے لیے حالانکہ  
اگر تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت عمرؓ سے خطا ہوئی تو اس میں کیا استبعاد ہے کیونکہ ہم حضرت عمرؓ کو خطا سے معصوم نہیں سمجھتے اور ایسی خطا خصوصاً  
ایسی پریشانی اور رنج کی حالت میں جیسا حضرتؐ کی بیماری سے صحابہ کو تھی باعث طعن نہیں ہو سکتی اکثر جب رنج اور مصیبت میں انسان بدحواس  
ہو جاتا ہے تو دل قابو میں نہیں رہتا زبان کا ذکر کیا ہے پس صرف ایسی ایک معمولی بات سے جس کی تاویل صحیح بھی ہو سکتی ہے حضرت عمرؓ کے  
فضائل اور مناقب متعددہ کو چھوڑ کر ان پر ملامت کرنا انتہا کی بے دینی اور ناخدا ترسی ہے واللہ علی ذلک شہید۔

نووی نے کہا صحیحی نے کہا جزیرہ عرب انتہائے عدن سے لے کر عراق تک ہے طول میں اور جدہ سے لے کر اطراف شام تک ہے  
عرض میں۔ اور ہردی نے مالک سے نقل کیا ہے کہ جزیرہ عرب سے مدینہ مراد ہے اور صحیح مشہور مالک سے یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن مراد  
ہے کہ اور اس حدیث سے دلیل لی ہے مالک اور شافعی اور علماء نے اور انھوں نے کافروں کے نکالنے کو واجب کہا ہے عرب سے اور کہا ہے کہ  
کافروں کو عرب میں رہنے کی اجازت نہیں دینا چاہیے لیکن شافعی نے اس حدیث کو خاص کیا ہے جزیرہ عرب کے ایک حصے سے اور وہ حجاز کا حصہ  
ہے جس میں مکہ اور مدینہ اور یمامہ داخل ہے نہ یمن وغیرہ علماء نے کہا ہے کہ کفار کو عرب میں مسافرت کرنے سے منع نہ کیا جائے گا لیکن وہاں  
تین دن سے زیادہ ٹھہرنے سے منع کیا جائے گا حضرت امام شافعی نے کہا اس میں سے مکہ اور حرم مکہ مستثنیٰ ہے وہاں کافروں کو داخل ہونے کی بھی  
اجازت نہ دی جائے گی اگر پوشیدہ چلا جائے تو اس کا نکالنا فوراً واجب ہے اگر وہاں مر جائے اور دفن ہو جائے تو اس کی نعش نکال ڈالیں گے جب تک  
اس میں تغیر نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور فقہاء کا اور امام ابو حنیفہؒ نے کافر کو حرم میں جانے کی اجازت دی ہے اور دلیل جمہور کی قول ہے اللہ تعالیٰ کا۔

علماء نے اختلاف کیا ہے کہ وہ تیسری بات کیا تھی۔ بعضوں نے کہا کہ وہ اسامہ کے لشکر کا سامان کر دینا ہے اور قاضی عیاض نے کہا وہ  
تیسری بات یہ ہو گی کہ میری قبر کو درشن نہ بنانا یعنی جیسے بتوں کی پرستش ہوتی ہے اس طرح میری قبر کی پرستش نہ کرنے لگنا اور بعضوں نے کہا  
وہ یہود کا نکالنا تھا۔

۴۲۳۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا  
بجشنہ کادن اور کیا ہے بجشنہ کادن پھر ان کے آنسو بہنے لگے  
دونوں گالوں پر جیسے موتی کی لڑی۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ہڈی اور دوات لاؤ یا تختی اور  
دوات لاؤ میں ایک کتاب لکھوادوں کہ تم گمراہ نہ ہو۔ لوگ کہنے  
لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کی شدت میں بے اختیار  
کچھ کہہ رہے ہیں۔

۴۲۳۴- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو اس  
وقت حجرے کے اندر کئی آدمی تھے ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ تم کو میں ایک کتاب لکھ  
دیتا ہوں تم گمراہ نہ ہو گے اس کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا جناب  
رسول اللہ پر بیماری کی شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود  
ہے بس کافی ہے ہم کو اللہ کی کتاب۔ اور گھر میں جو لوگ تھے  
انہوں نے اختلاف کیا کسی نے کہا دوات وغیرہ لاؤ رسول اللہ  
کتاب لکھوادیں گے اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو گے اور بعضوں نے  
حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق کہا۔ جب ان کی باتیں زیادہ ہوئیں  
اور اختلاف بہت ہو اور رسول اللہ کے سامنے تو آپؐ نے فرمایا اٹھو  
جاؤ۔ عبید اللہ نے کہا ابن عباسؓ کہتے تھے بڑی مصیبت ہوئی بڑی  
مصیبت ہوئی یہ جو رسول اللہ ان لوگوں کے اختلاف اور شور و غل  
کی وجہ سے کتاب نہ لکھوا س کے۔

۴۲۳۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ  
قَالَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمَ الْخَمِيسِ ثُمَّ جَعَلَ  
تَسِيلُ دُمُوعُهُ حَتَّى رَأَيْتُ عَلَى حَدِيثِهِ كَأَنَّهَا  
نِظَامُ اللَّوْلُؤِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ (( ائْتُونِي بِالْكِتَابِ وَالذَّوَاةِ أَوْ اللَّوْحِ  
وَالذَّوَاةِ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ  
أَبَدًا )) فَقَالُوا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَهْجُرُ.

۴۲۳۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ  
فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (( هَلُمُّ  
أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّونَ بَعْدَهُ )) فَقَالَ  
عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ  
وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ فَاحْتَلَفَ  
أَهْلُ الْبَيْتِ فَاحْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرَّبُوا  
يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا  
بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا  
اللَّغْوَ وَالْإِخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( قَوْمُوا )) قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ  
فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرِّزِيَّةَ كُلَّ الرِّزِيَّةِ مَا  
حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ  
ذَلِكَ الْكِتَابِ مِنْ إِخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

(۴۲۳۳) ☆ یہ حضرت عمرؓ کی رائے ہے جو انہوں نے حضرت کے حال کو دیکھ کر ظاہر کی اور آپ کی تکلیف کو گوارا نہ کیا اور نہ اللہ تعالیٰ خود  
اپنی کتاب مجید میں فرماتا ہے ما اتاكم الرسول فخذوه ومانهاكم عنه فانتهوا اللہ کی کتاب ہم کو حکم کرتی ہے رسول اللہ کی اطاعت اور  
تا بعد اری کرنے کے لیے اور ایک حدیث میں ہے کہ نہ پاؤں میں تم میں کسی کو تکیہ کئے ہوئے اپنی پچھر کٹ پر میرا حکم سے پہنچے اور وہ یہ کہے میں  
نہیں جانتا میں نے جو اللہ کی کتاب میں پایا اس کی پیروی کی۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ میں دیا گیا قرآن مجید اور مانند اس کے اور۔ اس میں  
کچھ شک نہیں کہ اگر یہ کتاب لکھی جاتی تو اس سے ہدایت ہوتی پر جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی ویسا ہی ہوا اور اسی میں کچھ بہتری ہوگی۔

## کِتَابُ النَّذْرِ

### نذر کے مسائل

#### باب: نذر کو پورا کرنے کا حکم

۴۲۳۵- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے مسئلہ پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں پر نذر تھی اور وہ اس کے ادا کرنے سے پیشتر ہی مر گئی۔ آپ نے فرمایا تو ادا کر دے اس کی طرف سے۔

۴۲۳۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: نذر ماننے کی ممانعت اور اس سے کوئی چیز نہ لوٹنے کا بیان

۴۲۳۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک دن ہم کو منع کرنے لگے نذر سے اور فرماتے تھے نذر کسی بلا کو نہیں پھیرتی (جو تقدیر میں آنے والی ہے) لیکن نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے مال نکلتا ہے۔

۴۲۳۸- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ

#### باب الأَمْرِ بِقِضَاءِ النَّذْرِ

۴۲۳۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَيْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تَوَقَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( فَأَقْضِهِ عَنْهَا ))

۴۲۳۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ

#### باب النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ وَأَنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا

۴۲۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِنَهَانَا عَنِ النَّذْرِ وَيَقُولُ (( إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّجِيحِ ))

۴۲۳۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ

(۴۲۳۵) ☆ نووی نے کہا کہ اجماع کیا ہے مسلمانوں نے صحت نذر پر اور اس کے پورا کرنے کے وجوب پر اگر نذر عبادت ہو اور گناہ یا مباح کی نذر منعقد نہ ہوگی اور اس پر کفارہ نہیں ہے اور یہی اکثر علماء کا قول ہے۔ اور امام احمد اور ایک طائفہ کے نزدیک اس میں کفارہ ہے قسم کا۔ اور میت کی طرف سے مالی حقوق بالاتفاق اس کا وارث ادا کر سکتا ہے اور بدنی میں اختلاف ہے۔ پھر مالی حقوق کا ادا کرنا ہر طرح واجب ہے خواہ وصیت کی ہو یا نہ کی ہو امام شافعی کا یہی قول ہے۔ اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر وصیت کی ہے تو واجب ہے ورنہ واجب نہیں ہے اور سعد کی ماں کی نذر مطلق تھی یا روزے کی نذر تھی یا عتق تھا یا صدقہ اس میں اختلاف ہے۔ لیکن ہر حال میں وارث پر ایسے نذر اسی وقت واجب ہے جب میت مال چھوڑ جائے اور جو مال نہ چھوڑے تو مستحب ہے۔

(۴۲۳۷) ☆ یعنی مومن کو چاہیے کہ عبادت خالص خدا کی رضامندی کے لیے کرے نہ کہ اپنے مطلوبوں اور مردوں کے عوض میں یہ تو ایک تجارت ظہری اور تقدیر پر یقین رکھے یہ اعتقاد نہ کرے کہ نذر سے تقدیر پلٹ جائے گی جب اللہ تعالیٰ کی نذر کا یہ حال ہے کہ اس سے حضرت منع کریں تو اور بزرگوں کی نذر معاذ اللہ کیونکر درست ہوگی اور اس سے کیونکر بلا رہے گی۔ یہ جاہلوں کے خیال ہیں خدا تعالیٰ ان سے بچائے۔

نے فرمایا نذر کسی شے کو نہ آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے (بلکہ جو وقت جس کام کا تقدیر میں لکھا ہے اسی وقت پر ہوگا) بلکہ نذر بخیل کے دل سے مال نکالتی ہے۔

۴۲۳۹- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے منع فرمایا نذر سے۔ اور فرمایا اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی کوئی آنے والی بلا نہیں رکتی اور تقدیر نہیں پھرتی) بلکہ بخیل کے دل سے مال نذر کے سبب سے نکلتا ہے (یعنی بخیل یوں تو خیرات نہیں کرتا جب آفت آتی ہے تو نذر ہی کے بہانے روپیہ دیتا ہے اور مسکینوں کو فائدہ ہوتا ہے)۔

۴۲۴۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۴۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا نذر مت کرو کیونکہ نذر سے تقدیر نہیں پھرتی صرف بخیل سے مال جدا ہوتا ہے۔

۴۲۴۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نذر سے اور فرمایا اس سے تقدیر نہیں پھرتی بلکہ بخیل کا مال نکلتا ہے۔

۴۲۴۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کسی ایسی چیز کو آدمی سے نزدیک نہیں کرتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں نہیں لکھی لیکن نذر موافق ہوتی ہے تقدیر کے تو نکلتا ہے نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے وہ مال جس کو وہ نہیں چاہتا تھا نکالتا۔

۴۲۴۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ))

۴۲۳۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ (( إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ))

۴۲۴۰- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ

حَرِيرٍ

۴۲۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُنذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ (( لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدْرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ))

۴۲۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ (( إِنَّهُ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدْرِ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ))

۴۲۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ مِنَ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ اللَّهُ قَدْرَهُ لَهُ وَلَكِنْ النَّذْرُ يُوَافِقُ الْقَدَرَ فَيُخْرَجُ بِذَلِكَ مِنَ الْبَخِيلِ مَا لَمْ يَكُنْ الْبَخِيلُ يُرِيدُ أَنْ يُخْرَجَ ))

۴۲۴۴- عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهَذَا

الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

## بَاب لَا وِفَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ

۴۲۴۵- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ ثَقِيفُ حُلَفَاءِ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَسْرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْوَنَاقِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَاتَاهُ فَقَالَ (( مَا شَأْنُكَ )) فَقَالَ بِمَ أَخَذْتَنِي وَبِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ فَقَالَ بِعِظْمًا لَذَلِكَ (( أَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفٍ )) ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِيمًا رَقِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ (( مَا شَأْنُكَ )) قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ (( لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفَلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ )) ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ

باب : ایسی نذر جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اور جس کو پورا کرنے کی طاقت نہ ہو اس کو پورا نہ کرنے کا بیان  
۴۲۴۵- عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ثقیف اور بنی عقیل میں دوستی تھی حلف کے ساتھ۔ تو ثقیف نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے دو شخصوں کو قید کر لیا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے بنی عقیل میں سے ایک شخص کو گرفتار کر لیا اور عضباء (نام ہے حضرت کی ناقة کا) کو بھی اس کے ساتھ پکڑا۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے وہ بندھا ہوا تھا۔ اس نے کہا یا محمد! یا محمد! آپ اس کے پاس گئے اور پوچھا کیا کہتا ہے؟ وہ بولا آپ نے مجھے کس قصور میں پکڑا اور حاجیوں کے سردار (یعنی عضباء کو) کس قصور میں پکڑا؟ آپ نے فرمایا بڑا قصور ہے اور میں نے تجھے پکڑا ہے تیرے دوست ثقیف کے قصور کے بدلے۔ یہ کہہ کر آپ چلے اس نے پھر پکارا یا محمد! یا محمد! اور آپ نہایت رحم دل اور مہربان تھے۔ آپ پھر لوٹے اس کی طرف اور پوچھا کیا کہتا ہے؟ وہ بولا میں مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تو اس وقت یہ کہتا جب تو اپنے کام کا مختار تھا (یعنی گرفتار نہیں ہوا تھا) تو بالکل نجات پاتا۔ پھر آپ لوٹے اس نے پھر پکارا یا محمد! یا محمد! آپ پھر

(۴۲۴۵) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی کافر قید ہو اور پھر مسلمان ہو جائے تو اس کو قتل نہ کریں گے لیکن اس کو غلام بنانا یا اس کے بدلے روپیہ یا دوسرا شخص لینا یا مفت چھوڑ دینا درست ہے۔ اور جو قید سے پہلے مسلمان ہو تو وہ اور مسلمانوں کی طرح بالکل آزاد رہے گا اس موقع پر ایک نقل مجھ کو یاد آئی ہے ایک افغان نے کسی عالم سے تمام علم تحصیل کیا جب فارغ ہوا تو ایک روز چھری تیز کر کے اپنے استاد کے پاس تنہائی میں پہنچا اور کہنے لگا آپ نے مجھ پر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ اس کا بدلہ میں دنیا میں کچھ نہیں کر سکتا مگر ایک بدلہ میں نے سوچ کر نکالا ہے استاد نے پوچھا وہ کیا ہے شاگرد نے کہا میں اس چھری سے آپ کو شہید کرتا ہوں آپ مزے سے جنت کو سدھاریے اور میں دوزخ سے سمجھ لوں گا استاد بہت گھبرائے انھوں نے سوچ کر یہ کہا کہ تدبیر تو تم نے خوب نکالی لیکن ذرا میں غسل کر لوں اور کپڑے بدل لوں اتنی مہلت دو۔ شاگرد نے کہا بہت اچھا اور حجرہ سے باہر آیا۔ استاد نے حجرے کا دروازہ بند کیا اور چلانا شروع کیا یا ر دو دو یہ مجھے مارنا چاہتا ہے۔ بستی والے جمع ہوئے اور شاگرد کو ملامت کی۔ اس نے کہا واہ! عجب الازمانہ ہے میں نے تو استاد کی بھلائی کے لیے اپنا جنہمی ہونا قبول کیا تھا اگر ان کی عقل ایسی اوندمی ہے تو مجھے کیا غرض ہے کہ ان کو شہید کا درجہ دلاؤں۔ اگرچہ جانور کا نخر کرنا گناہ نہیں پر یہ اخلاق سے بعید ہے کہ وہ جانور سواری کا ہو اور لڑے

يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ (( مَا شَأْنُكَ ))  
 قَالَ إِنِّي حَائِجٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمَانٌ فَأَسْقِنِي قَالَ  
 (( هَذِهِ حَاجَتُكَ )) فَقَدِيَ بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ  
 وَأَسِيرَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ  
 فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْوَتَاقِ وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيدُونَ  
 نَعْمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ يَبُوتِهِمْ فَأَنْقَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ  
 الْوَتَاقِ فَأَتَتْ الْإِبِلَ فَحَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ  
 رَغًا فَتَرَكُهُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَضْبَاءِ فَلَمْ تَرُغْ  
 قَالَ وَنَاقَةٌ مُنَوَّقَةٌ فَفَعَدَتْ فِي عَجْرِهَا ثُمَّ  
 زَحَرَتْهَا فَأَنْطَلَقَتْ وَنَذَرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا  
 فَأَعَجَزَتْهُمْ قَالَ وَنَذَرْتُ لِلَّهِ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا  
 لَتَنْحَرْنَهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَأَاهَا النَّاسُ فَقَالُوا  
 الْعَضْبَاءُ نَاقَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَتْ إِنَّهَا نَذَرْتُ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا  
 لَتَنْحَرْنَهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ (( سُبْحَانَ اللَّهِ بِسْمًا  
 جَزَتْهَا نَذَرْتُ لِلَّهِ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا  
 لَتَنْحَرْنَهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا  
 يَمْلِكُ الْعَبْدُ )) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حَجْرٍ (( لَا  
 نَذَرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ ))

آئے اور پوچھا کیا کہتا ہے؟ وہ بولا میں بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلائیے اور پیاسا ہوں مجھے پانی پلائیے۔ آپ نے فرمایا یہ لے (یعنی کھانا، پانی اس کو دیا)۔ پھر وہ ان دو شخصوں کے بدلے چھوڑا گیا جن کو ثقیف نے قید کر لیا تھا۔ راوی نے کہا۔ انصار میں کی ایک عورت قید ہو گئی اور عضباء بھی قید ہو گئی۔ پھر وہ عورت بند میں تھی اور کافر اپنے جانوروں کو آرام دے رہے تھے اپنے گھروں کے سامنے۔ وہ ایک رات بھاگ نکلی بند میں سے اور اونٹوں کے پاس آئی، جس اونٹ کے پاس جاتی وہ آواز کرتا وہ اس کو چھوڑ دیتی یہاں تک کہ عضباء کے پاس آئی اس نے آواز نہیں کی۔ اور وہ بڑی غریب اونٹنی تھی۔ عورت اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئی، پھر ڈانٹا اس کو وہ چلی تو کافروں کو خبر ہو گئی۔ وہ عضباء کے پیچھے چلے (اپنی اپنی اونٹنی پر سوار ہو کے) لیکن عضباء نے ان کو تھکا دیا (یعنی کوئی پکڑ نہ سکا، عضباء ایسی تیز رو تھی)۔ اس عورت نے نذر کی اللہ کی کہ اگر عضباء مجھے بچالے جائے تو میں اس کی قربانی کروں گی۔ جب وہ عورت مدینہ میں آئی اور لوگوں نے دیکھا اور انھوں نے کہا یہ تو عضباء ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ کی اونٹنی۔ وہ عورت بولی میں نے نذر کی ہے۔ اگر عضباء پر اللہ تعالیٰ مجھے نجات دے تو اس کو نحر کروں گی۔ یہ سن کر صحابہ جناب رسول خدا ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے (تجب سے) فرمایا سبحان اللہ کیا برباد لہ مویا اس عورت نے عضباء کو (یعنی عضباء نے تو اس کی جان بچائی اور وہ عضباء کی جان لینا چاہتی ہے)۔ اس نے نذر کی کہ اگر اللہ تعالیٰ عضباء کی پیٹھ پر اس کو نجات دے تو وہ عضباء ہی کی قربانی کرے۔

لہ عمہ سواری دیتا ہو اور وقت پر کام آیا ہو اسی کی قربانی کرے۔ علاوہ اس کے عضباء رسول اللہ کی اونٹنی تھی وہ اس عورت کی ملک نہ تھی۔ پھر پرانے جانور کی قربانی کرنا گناہ میں داخل ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو شخص نذر کرے گناہ کرنے کی جیسے شراب پینے کی تو وہ نذر باطل ہے اور اس میں کفارہ وغیرہ کچھ نہیں۔ مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور داؤد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ اور امام احمد کے نزدیک اس میں کفارہ ہے قسم کا۔



گی۔ جو نذر گناہ کے لیے کی جائے وہ پوری نہ کی جائے اور نہ وہ نذر جس کا انسان مالک نہیں۔ اور ابن حجر کی روایت میں ہے نہیں ہے نذر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں۔

۴۲۴۶- وہی جو اوپر گزرا۔ حماد کی روایت میں ہے کہ عضباء بنی عقیل کے ایک شخص کی تھی اور حاجیوں کے ساتھ جو اونٹنیاں آگے رہتی تھیں ان میں سے تھی اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ عورت ایک اونٹنی کے پاس آئی جو غریب تھی اور ملائم۔ اور ثقفی کی روایت میں ہے کہ وہ اونٹنی تھی غریب۔

باب: کعبہ پیدل جانے والے کی نذر کا بیان

۴۲۴۷- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا ﷺ نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں تکیہ لگائے جا رہا تھا۔ آپ نے پوچھا اس کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اس نے نذر کی ہے پیدل چلنے کی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس عذاب دینے سے اور حکم کیا اس کو سوار ہو جانے کا۔

۴۲۴۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں ٹیک لگائے چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو کیا ہوا ہے؟ اس کے بیٹوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس پر نذر ہے (پیدل حج پر جانے کی) جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا سوار ہو جاے بوڑھے! کیونکہ اللہ تعالیٰ محتاج نہیں ہے تیر اور تیری نذر کا۔

۴۲۴۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۵۰- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میری بہن

۴۲۴۶- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ حَمَادٍ قَالَ كَانَتْ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عَقِيلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَأَنْتَ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُحْرَسَةٍ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ وَهِيَ نَاقَةٌ مُدْرَبَةٌ.

بَاب مَنْ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ

۴۲۴۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ (( إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَغْلِيْبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَيِّبٌ )) وَأَمْرُهُ أَنْ يَرْكَبَ.

۴۲۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَدْرَكَ شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ يَتَوَكَّمُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا شَأْنُ هَذَا قَالَ ابْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( اِرْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ )) وَاللَّفْظُ لِقَتِيْبَةَ وَابْنِ حَجْرٍ.

۴۲۴۹- عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۲۵۰- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ نَذَرْتُ

(۴۲۵۰) ☆ نوٹی نے کہا بوڑھے کی حدیث تو محمول ہے اس پر جو عاجز ہو جائے چلنے سے وہ تو سوار ہو لیوے اور ایک قربانی کرے تو

نے نذر کی کہ بیت اللہ تک ننگے پاؤں جائے گی۔ تو حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے کا۔ میں نے پوچھا۔ آپ نے فرمایا پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو۔

۴۲۵۱- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

أُخْبِتِي أَنْ تَمْشِي إِلَى بَيْتِ اللَّهِ حَافِيَةً فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَفْتِي لَهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ (( لِمَشِّ وَتَرْكَب ))

۴۲۵۱- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَذَرْتُ أُخْبِتِي فذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُفَضَّلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ حَافِيَةً وَزَادَ وَكَانَ أَبُو الْحَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ

۴۲۵۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۵۲- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَحْبَبَهُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

باب : نذر کے کفارہ کا بیان

باب فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ

۴۲۵۳- عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۴۲۵۳- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ ))



تہ اور عقبہ کی بہن کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تک طاقت ہو تو پاؤں سے چلے پھر جب تھک جائے تو سوار ہو لے۔ اس حدیث میں بھی مذکورہ بات اور یہی قول ہے شافعی اور ایک جماعت کا اور ننگے پاؤں چلنے کی صورت میں جو تا پیندار ست ہے۔

(۴۲۵۳) نووی نے کہا ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ محمول ہے نذر الحانج پر۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کوئی کہے اگر میں زید سے بات کروں تو ایک حج کرنا خدا کے لیے مجھ پر لازم ہے۔ پھر وہ بات کرے تو اس کو اختیار ہو گا خواہ قسم کا کفارہ دے یا نذر بجالائے۔ اور ابام احمد کے نزدیک محمول ہے نذر معصیت پر جیسے کوئی نذر کرے شراب پینے کی یا اور کسی گناہ کی تو وہ کفارہ دے مثل کفارہ قسم کے۔ اور ایک جماعت فقہائے اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ ہر نذر میں اس کو اختیار ہے خواہ نذر پوری کرے خواہ کفارہ دے۔

## كِتَابُ الْاِيْمَانِ

### قسموں کے مسائل

باب: خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کی

ممانعت

۴۲۵۴- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمر نے کہا قسم اللہ کی میں نے نہیں قسم کھائی باپ دادا کی جب سے میں نے یہ سنا رسول اللہ ﷺ سے نہ اپنی طرف سے نہ دوسرے کی طرف سے۔

۴۲۵۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ میں نے جب سے نبی اکرم کو قسم سے منع کرتے ہوئے سنا میں نے قسم نہیں کھائی اور نہ ہی اس کے ساتھ بات کی خود سے یا کسی سے روایت کرتے ہوئے۔

۴۲۵۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے سنا عمر رضی اللہ عنہ کو قسم کھاتے ہوئے اپنے باپ کی پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

۴۲۵۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب

باب النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللَّهِ

تَعَالَى

۴۲۵۴- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ )) قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا ذَاكِرًا وَلَا آتِرًا.

۴۲۵۵- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ غَيْرُ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا وَلَمْ يَقُلْ ذَاكِرًا وَلَا آتِرًا.

۴۲۵۶- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ بِمِثْلِ رِوَايَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ

۴۲۵۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

(۴۲۵۴) ☆ علمائے کرام نے کہا ہے حکمت اس ممانعت کی یہ ہے کہ قسم سے عظمت نکلتی ہے اس شخص کی جس کی قسم کھاتے ہیں اور عظمت حقیقی خدا تعالیٰ ہی کے لیے ہے پس نہ مشابہ کیا جائے گا اس کے اور کوئی۔ اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اگر میں خدا کی قسم سو بار کھاؤں پھر پورا نہ کروں تو بہتر ہے اس سے کہ اور کسی کی قسم کھاؤں اور پورا کروں اگر کوئی کہے کہ ایک حدیث میں خود حضرت نے فرمایا افلح وایہ ان صدق اور اس کے باپ کی قسم کھائی تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ بطور عادت کے زبان سے نکل گیا اور وہاں قسم کی نیت نہ تھی اور اللہ تعالیٰ جو اپنی مخلوقات کی قسم کھاتا ہے وہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ پس وہ شرف دیتا ہے اپنی مخلوقات کو ایک دوسرے پر قسم کھا کر۔ نو دینی نے کہا ہمارے علماء کے نزدیک غیر اللہ کی قسم کھانا مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے پایا حضرت عمرؓ کو چند سواروں میں اور وہ قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی تو رسول اللہ نے پکارا ان کو اور فرمایا خبردار رہو اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے پھر جو کوئی تم میں سے قسم کھانا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا چپ رہے (یعنی قسم ہی نہ کھائے ضرورت کیا ہے)۔

۳۲۵۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۲۵۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا جو شخص قسم کھانا چاہے وہ قسم نہ کھائے مگر اللہ کی۔ قریش اپنے باپ دادوں کی قسم کھایا کرتے تھے تو رسول اللہ نے فرمایا تم قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی۔

باب: جو لات و عزئی کی قسم کھائے اس کو لا الہ الا اللہ

پڑھنا چاہئے

۳۲۶۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے قسم کھائے لات (اور عزئی) کی (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے زمانے میں جن کی لوگ پوجا کرتے تھے) وہ کہے لا الہ الا اللہ اور جو کوئی کہے دوسرے سے 'آؤ تجھ سے جو اکیلوں تو وہ صدقہ دے۔

۳۲۶۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

رسول اللہ ﷺ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَعُمَرُ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَلَا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ ))

۴۲۵۸- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِعَثَلٍ هَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۲۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ كَانَ خَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ )) وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ (( لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ ))

بَاب مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۴۲۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أَقَامِرَكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ))

۴۲۶۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ مِثْلُ حَدِيثِ يُونسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ

(۳۲۶۰) ☆ کیونکہ اس نے وہ کام کیا جو کافر کرتے ہیں اور بتوں کی تعظیم کرنا کفر ہے۔ نووی نے کہا جب کوئی قسم کھائے لات اور عزئی کی یا اور کسی بت کی یا یوں کہے اگر میں ایسا کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا اسلام سے بری ہوں یا رسول اللہ سے بری ہوں تو اس کی قسم منعقد ہی نہ ہوگی اور اس کو استغفار کرنا اور کلمہ پڑھنا چاہیے اور کفارہ لازم نہ ہوگا اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفارہ لازم ہوگا۔ مگر مبتدع یا بری من النبی یا یہودی یا نصرانی کی صورت میں تاکہ وہ کفارہ ہو جائے گناہ کا۔ خطابی نے کہا اتنا صدقہ دیوے جتنے سے وہ جو اکیلے والا تھا۔ مگر صحیح یہ ہے کہ مقدار کی کوئی خصوصیت نہیں ہے جتنا ہو سکے اتنا صدقہ دے۔ قاضی عیاض نے کہا اس حدیث سے جمہور علماء کا مذہب صحیح ہوتا ہے کہ گناہ جب دل میں جم جائے تو وہ بھی گناہ ہوتا ہے اور اس کا بیان شروع کتاب میں تفصیل سے گزرا۔ (نووی)

(( فَلْيَتَصَدَّقْ )) بِشَيْءٍ وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ (( مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى )) قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ هَذَا الْحَرْفُ يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالَى أَقَامِرِكَ فَلْيَتَصَدَّقْ لَا يَرُوبِهِ أَحَدٌ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَبِالزُّهْرِيِّ نَحْوٌ مِنْ تِسْعِينَ حَدِيثًا يَرُوبِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يُشَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ بِأَسَانِيدٍ حِيَادٍ.

۳۲۶۲- عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کھاد قسم بتوں کی اور نہ اپنے باپ داداؤں کی۔

۴۲۶۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ ))

باب: جو شخص قسم کھائے کسی کام پر پھر اس کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اس کو کرے اور قسم کا کفارہ دے

بَاب نَذْبِ مَنْ حَلَفَ يَمِينًا فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا أَنْ يَأْتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَيُكْفَرُ عَنْ يَمِينِهِ

۳۲۶۳- حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ سے روایت ہے میں جناب رسول اللہ کے پاس آیا چند اشعریوں کے ساتھ آپ سے سواری مانگنے کے لیے۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس کوئی سواری نہیں جو تم کو دوں۔ پھر ٹھہرے رہے ہم جتنا خدا تعالیٰ نے چاہا بعد اس کے جناب رسول اللہ کے پاس اونٹ آئے آپ نے حکم دیا ہم کو سفید کوہان کے تین اونٹ دینے کا۔ جب ہم چلے تو ہم نے کہا یا بعضوں نے ہم میں سے کہا اللہ تعالیٰ برکت نہ دے ہم کو، ہم رسول اللہ کے پاس آئے اور سواری مانگی تو آپ نے قسم کھائی ہم کو سواری نہ ملے گی، پھر آپ نے ہم کو سواری دی۔ لوگوں نے آکر رسول اللہ سے کہا آپ نے فرمایا

۴۲۶۳- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ (( وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ )) قَالَ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بَابِلَ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الدَّرِيِّ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْنَا فَأَتَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ (( مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلِفُ

(۳۲۶۳) نودی نے کہا اس حدیث سے اور اس کے بعد جو حدیثیں آتی ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ قسم کھانے کے بعد اگر اس کا توڑنا بہتر معلوم ہو تو توڑ دالے اور کفارہ دے۔ اور اس پر اتفاق ہے علمائے کرام کا اور کفارہ قسم توڑنے سے پہلے واجب نہ ہو گا اور توڑنے کے بعد کفارہ دینا درست ہے لیکن قسم سے پہلے کفارہ درست نہیں اس پر بھی اتفاق ہے اور اختلاف ہے اس میں کہ توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست ہے یا نہیں۔ تو مالک اور اوزاعی اور ثورثی کے نزدیک درست ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہیں۔

میں نے تم کو سوار نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے سوار کیا اور میں تو اگر خدا چاہے کسی بات کی قسم نہ کھاؤں گا پھر اس سے بہتر دوسرا کام دیکھوں گا مگر اپنی قسم کا کفارہ دوں گا اور وہ کام کروں گا جو بہتر ہے۔

۴۲۶۴- ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے میرے ساتھیوں نے مجھ کو بھیجا رسول اللہؐ کے پاس سواری مانگنے کو جب وہ آپ کے ساتھ گئے تھے جیش العسرہ یعنی غزوہ تبوک میں۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میرے ساتھیوں نے مجھے بھیجا ہے آپ کے پاس سواری کے لیے آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں تم کو سواری نہ دوں گا اور اتفاق سے جب میں نے یہ کہا آپ غصہ میں تھے۔ مجھے معلوم نہ تھا میں رنجیدہ ہو کر لوٹا اور دو باتوں کا مجھ کو رنج تھا۔ ایک تو رسول اللہؐ کے انکار سے اور دوسرے اس خیال سے کہ کہیں آپ کو مجھ سے رنج نہ ہوا ہو۔ میں اپنے یاروں کے پاس آیا اور ان کو جو جناب رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہہ سنایا۔ تھوڑی دیر میں ٹھہرا تھا کہ بلالؓ کی آواز میں نے سنی عبد اللہ بن قیس! (یہ نام ہے ابو موسیٰ اشعری کا) کون ہے؟ میں نے جواب دیا۔ انھوں نے کہا چل رسول اللہؐ تجھے بلاتے ہیں۔ میں آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا یہ جوڑا لے اور یہ جوڑا اور یہ جوڑا اونٹوں کا سب چھ اونٹ جن کو آپ نے سعد سے خریدا تھا اور ان کو لے جا اپنے یاروں کے پاس اور کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول نے یہ سواری تم کو دی ہے تو سوار ہو اس پر ابو موسیٰ نے کہا میں وہ اونٹ لے کر اپنے یاروں کے پاس گیا اور ان سے کہا رسول اللہؐ نے تم کو یہ سواریاں دی ہیں لیکن تم کو نہیں چھوڑوں گا جب تک تم میں سے کچھ لوگ میرے ساتھ نہ چلیں ان لوگوں کے پاس جنھوں نے رسول اللہؐ کا پہلا انکار سنا ہے۔ پھر دینا آپ کا اس کے بعد تم یہ گمان نہ کرنا میں نے تم سے وہ کہہ دیا جو رسول اللہؐ نے نہیں فرمایا تھا (چونکہ پہلے رسول اللہؐ نے ابو موسیٰ سے سواری دینے کا انکار کیا اور انھوں نے اپنے یاروں سے کہہ دیا

عَلَى يَمِينِ ثُمَّ أَرَى خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَآتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ))

۴۲۶۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ لَهُمُ الْحُمْلَانَ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابِي أُرْسِلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ (( وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ )) وَرَأَفْتَهُ وَهُوَ غَضَبَانٌ وَلَا أَشْعُرُ فَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةٍ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَثْبُتْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيُّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَحَبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعَرَةٍ ابْتِغَاءَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَاذْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ )) قَالَ أَبُو مُوسَى فَاذْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ وَلَكِنْ وَاللَّهِ

بعد اس کے آپ نے سواریاں دیں تو ابو موسیٰ ڈرے کہیں میرے یاریہ نہ سمجھیں کہ اس نے اپنی طرف سے بات بنالی اور رسول اللہ نے انکار نہ کیا ہو گا اس لیے مقابلہ کرانا چاہا) میرے یاروں نے کہا قسم خدا کی تم ہمارے نزدیک سچے ہو اور جو تم چاہتے ہو ہم ویسا ہی کریں گے (یعنی تمہارے ساتھ چلیں گے)۔ پھر ابو موسیٰ ان میں سے کئی آدمیوں کو لے کر گئے ان لوگوں کے پاس جنہوں نے پہلے رسول اللہ کا انکار کرنا سنا تھا اور بعد اس کے دینا تھا اور ان لوگوں نے ویسا ہی بیان کیا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے یاروں سے جیسے ابو موسیٰ نے ان سے بیان کیا تھا۔

۴۲۶۵- حضرت ابو قلابہؓ سے روایت ہے میں ابو موسیٰ کے پاس تھا انہوں نے اپنا ستر خوان منگو لیا اس پر مرغ کا گوشت تھا کہ ایک شخص آیا بنی تیم میں سے سرخ رنگ کا جیسے غلام ہوتے ہیں ابو موسیٰ نے اس سے کہا آؤ (یعنی کھانے میں شریک ہو)۔ اس نے تامل کیا پھر ابو موسیٰ نے کہا آؤ کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ کو دیکھا ہے یہ گوشت کھاتے ہوئے وہ مرد بولا میں نے مرغ کو کچھ کھاتے دیکھا (یعنی نجاست وغیرہ) تو مجھے گھن آئی۔ میں نے قسم کھالی اب اس کا گوشت نہ کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے کہا آؤ شریک ہو میں تجھ سے قسم کی حدیث بھی بیان کرتا ہوں۔ میں جناب رسول اللہ کے پاس آیا اپنے چند اشعری یاروں کے ساتھ سواری کو آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے اور میں قسم خدا کی تم کو سواری نہیں دوں گا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے بعد اس کے رسول اللہ کے پاس اونٹوں کی غنیمت آئی۔ آپ نے ہم کو بلا بھیجا اور پانچ اونٹ دلوائے سفید کوہان کے۔ جب ہم چلے تو ایک نے دوسرے سے کہا ہم نے رسول اللہ کو بھلا دی وہ قسم جو آپ نے کھائی تھی (کہ ہم کو سواری نہ دیں گے اور یاد نہ دلایا ہم نے آپ کو) برکت نہ ہوگی ہم کو۔ پھر ہم لوٹے آپ کے پاس

لَا أَدْعُكُمْ حَتَّىٰ يُنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ مَنْ سَمِعَ مَقَالََةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ سَأَلْتَهُ لَكُمْ وَمَنْعَهُ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ إِعْطَاءَهُ إِبَائِي بَعْدَ ذَلِكَ لَا تَنْظُونَا أَنِّي حَدَّثْنَاكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدِّقٌ وَلَنْفَعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسَىٰ يَنْفِرُ مِنْهُمْ حَتَّىٰ أَتَوْا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْعَهُ إِبَائِهِمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدَ فَحَدَّثُوهُمْ بِمَا حَدَّثْتَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَىٰ سَوَاءً.

۴۲۶۵- عَنْ أَبِي قَلَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَهْدَمِ الْحَرَمِيِّ قَالَ أَبُو بَرٍّ وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ مِنِّي لِحَدِيثِ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَىٰ فَدَعَا بِمَا بَدَنَتْهُ وَعَلَيْهَا لَحْمٌ دَجَاجٍ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ اللَّهُ أَحْمَرٌ شَبِيهٌ بِالْمَوَالِي فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ فَتَلَكَّا فَقَالَ هَلُمَّ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدِيرْتُهُ فَخَلَفْتُ أَنْ لَا أُطْعِمَهُ فَقَالَ هَلُمَّ أَحَدْتِكَ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ (( وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ )) فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ إِبِلٍ فَدَعَا بِنَا فَأَمَرَ لَنَا بِحَمْسِ ذَوْدٍ غَرَّ الذُّرَىٰ قَالَ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ أَعْفَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِينَهُ لَا يُبَارِكُ

اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آئے تھے آپ کے پاس سواری مانگنے کو تو آپ نے قسم کھالی تھی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے پھر آپ نے سواری دی ہم کو اور آپ بھول گئے یا رسول اللہ! اپنی قسم کو۔ آپ نے فرمایا میں تو قسم خدا کی اگر اللہ تعالیٰ چاہے کوئی قسم نہ کھاؤں گا پھر اس سے بہتر دوسری بات دیکھوں گا تو جو بہتر بات ہے وہ کروں گا اور قسم کھول ڈالوں گا۔ سو تم جاؤ تم کو اللہ نے سواری دی ہے (اسی طرح تو بھی اپنی قسم کو توڑ اور مرغ کا گوشت جو حلال ہے اس کو کھا)۔

۴۲۶۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۴۲۶۸- وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی میں نہیں بھولا قسم کو۔

۴۲۶۹- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے سواری مانگنے کو آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے اور میں تم کو قسم خدا کی سواری نہیں دوں گا۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پاس تین اونٹ بھیجے جن کی کوہان چت کبری تھی۔ ہم نے کہا ہم آپ کے پاس گئے تھے سواری مانگنے کو تو آپ نے قسم کھالی تھی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے۔ پھر ہم آپ کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا میں کسی بات پر قسم نہیں کھاتا پھر دوسری بات بہتر

لَنَا فَرَجْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إنا أَنَيْنَاكَ نَسْتَحْمَلُكَ وَإِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا أَفَنَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (( إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينِ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتَهَا فَانْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمْ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ))

۴۲۶۶- عَنْ زَهْدِمِ الْحَرَمِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ حَرَمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وَدُّ وَإِحَاءَةً فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرْبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمٌ دَجَاجٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۴۲۶۷- عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ عَنْ زَهْدِمِ الْحَرَمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَاقْتَصَبُوا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ.

۴۲۶۸- عَنْ زَهْدِمِ الْحَرَمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِيهِ قَالَ (( إِنِّي وَاللَّهِ مَا نَسِيتُهَا )).

۴۲۶۹- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَنَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ (( مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللَّهِ مَا أَحْمِلُكُمْ )) ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةِ دَوْدٍ بُقْعَ الذَّرَى فَقُلْنَا إنا أَنَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ (( إِنِّي لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينِ أَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا ))



مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ))

۴۲۷۰- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مُشَاةً فَأَتَيْتُنَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

۴۲۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَوَجَدَ الصَّبِيَّةَ قَدْ نَامُوا فَأَتَاهُ أَهْلُهُ بَطْعَامِهِ فَحَلَفَ لَا يَأْكُلُ مِنْ أَجْلِ صَبِيَّتِهِ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ فَأَكَلَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِهَا وَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ ))

۴۲۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ ))

۴۲۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ ))

۴۲۷۴- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ (( فَلْيُكْفِرْ يَمِينَهُ وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ))

۴۲۷۵- عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ إِلَى عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ فَسَأَلَهُ نَفَقَةً فِي ثَمَنِ خَادِمٍ أَوْ فِي بَعْضِ ثَمَنِ خَادِمٍ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ إِلَّا دِرْعِي وَمِغْفَرِي فَأَكْتُبْ إِلَى أَهْلِي أَنْ يُعْطَوْكَهَا قَالَ فَلَمْ يَرْضَ فَعَضِبَ عَدِيٌّ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ رَضِيَ

پاتا ہوں تو وہ بہتر کام کرتا ہوں (اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں)۔

۴۲۷۰- ابو موسیٰ سے روایت ہے ہم پیدل تھے سفر میں تو رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگنے آئے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۴۲۷۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص کو دیر ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر وہ اپنے گھر گیا تو بچوں کو دیکھا وہ سو گئے ہیں۔ اس کی عورت کھانا لائی اس نے قسم کھالی میں نہ کھاؤں گا اپنے بچوں کی وجہ سے۔ پھر اس کو کھانا مناسب معلوم ہوا اور اس نے کھالیا۔ بعد اس کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص حلف کرے کسی بات پر پھر دوسری بات اس سے بہتر سمجھے تو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

۴۲۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے کسی بات کی پھر دوسری بات اس سے بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور بہتر بات کرے۔

۴۲۷۳- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے کسی بات کی پھر اس کا خلاف بہتر سمجھے تو جو بہتر سمجھے وہ کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

۴۲۷۴- اس میں یہ ہے کہ کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہے وہ کرے۔

۴۲۷۵- تمیم بن طرفہ سے روایت ہے ایک فقیر مانگنے کو آیا عدی بن حاتم کے پاس اور سوال کیا ان سے ایک غلام کی قیمت کا یا کوئی حصہ اس کی قیمت کا۔ عدی نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر میری زرہ اور خود تو میں اپنے گھر والوں کو لکھتا ہوں تجھے دینے کے لیے۔ وہ راضی نہ ہوا۔ عدی کو غصہ آیا اور کہا قسم خدا کی میں تجھے کچھ نہیں دوں گا۔ پھر وہ شخص راضی ہو گیا۔ عدی نے کہا اگر

میں نے جناب رسول اللہ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپ فرماتے تھے جو شخص قسم کھائے پھر دوسری بات اس سے بڑھ کر پرہیزگاری کی سمجھے تو وہ بات کرے تو میں اپنی قسم نہ توڑتا (اور تجھے کچھ نہ دیتا)۔

۴۲۷۶- عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو اس کو کرے اور قسم کو چھوڑ دے۔

۴۲۷۷- عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہو وہ کرے۔

۴۲۷۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۷۹- عدی بن حاتم سے روایت ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور سودرم مانگنے لگا۔ انھوں نے کہا تو مجھ سے سودرم مانگتا ہے اور میں حاتم کا بیٹا ہوں قسم خدا کی میں تجھے نہ دوں گا۔ پھر کہا میں ایسا ہی کرتا (یعنی تجھے نہ دیتا) اگر میں نے رسول اللہ سے یہ نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے جو شخص قسم کھائے کسی کام کی پھر اس سے بہتر دوسرا کام سمجھے تو جو بہتر ہے وہ کرے۔

۴۲۸۰- تمیم بن طرفہ سے روایت ہے میں نے عدی بن حاتم سے سنا ایک شخص نے ان سے سوال کیا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عدی نے کہا تو چار سودرم لے میری تنخواہ میں سے۔

۴۲۸۱- عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمن بن سمرہ! مت درخواست کر حکومت کی کیونکہ اگر درخواست پر تجھے حکومت ملے گی تو خدا تعالیٰ تیری مدد نہ کرے گا اور جو بغیر درخواست کے ملے تو خدا تعالیٰ تیرا مددگار ہوگا۔ اور جب تو کسی کام

فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى أَنْتَقَى لِلَّهِ مِنْهَا فَلْيَأْتِ التَّقْوَى)) مَا حَنَسْتُ يَمِينِي .

۴۲۷۶- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرِكْ يَمِينَهُ))

۴۲۷۷- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِينِ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفُرْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ )) .

۴۲۷۸- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ

۴۲۷۹- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ وَأَنَّهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَقَالَ تَسْأَلُنِي مِائَةَ دِرْهَمٍ وَأَنَا ابْنُ حَاتِمٍ وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)) .

۴۲۸۰- عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَكَ أَرْبَعِمِائَةَ فِي عَطَائِي .

۴۲۸۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَأَسْأَلَ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنِ أُعْطِيَتْهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلْتِ إِلَيْهَا وَإِنِ أُعْطِيَتْهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكْفُرْ عَنْ يَمِينِكَ

پر قسم کھائے پھر اس کے خلاف بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہے وہ کر۔

۴۲۸۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: قسم کھلانے والے کی نیت کے موافق قسم ہوگی  
۴۲۸۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم تیری اسی مطلب پر ہوگی جس پر تیرا صاحب تجھے سچا سمجھے۔

۴۲۸۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم کا مطلب قسم کھانے والے کی نیت کے موافق ہوگا۔

باب: قسم میں انشاء اللہ کہنا

۴۲۸۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سلیمان کی ساٹھ بیبیاں تھیں انھوں نے کہا میں ان سب کے پاس ایک رات میں ہو آؤں گا اور سب کو حمل ٹھہرے گا۔ پھر ہر ایک ان میں سے ایک لڑکا جنے گی جو سوار ہو کر خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گا (پھر حضرت سلیمان ان سب کے پاس گئے) لیکن کوئی حاملہ نہیں ہوئی سوا ایک عورت کے اور وہ بھی آدھا بچہ جنی (جو

وَأَنْتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)).

۴۲۸۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ ذِكْرُ الْإِمَارَةِ.

بَابُ يَمِينِ الْخَالِفِ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ  
۴۲۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ وَ قَالَ عَمْرُو يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ)).

۴۲۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ)).

بَابُ الْإِسْتِثْنَاءِ

۴۲۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِسُلَيْمَانَ سِتُونَ امْرَأَةً فَقَالَ لِأَطْوَفَنَّ عَلَيْهِنَّ اللَّيْلَةَ فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ قَتْلًا كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا وَاحِدَةً فَوَلَدَتْ نِصْفَ إِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۲۸۳) ان حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ جب قاضی یا اور کوئی کسی شخص کو قسم دے اور وہ مکاری سے اپنے تئیں گناہ سے بچانے کے لیے قسم کھائے اور اس کا مطلب دوسرا رکھے تو یہ مراد اس کو فائدہ نہ دے گی اور قسم کا گناہ اس پر پڑے گا اور اس پر اجماع ہے۔ (نووی)

۴۲۸۵) نووی نے کہا اس حدیث میں کئی فائدے ہیں ایک تو یہ کہ جو کام آئندہ کرنے کو کہے اس کے ساتھ انشاء اللہ کہے۔ دوسرے جب حلف کے ساتھ انشاء اللہ کہے تو حلف نہ ٹوٹے گی کیونکہ حلف منعقد ہی نہ ہوگی بشرطیکہ حلف کے ساتھ ہی کہے اور جو بعد کہے تو جائز نہ ہوگا۔ اور طاؤس اور حسن سے منقول ہے کہ اسی مجلس میں کہہ سکتا ہے اور سعید بن جبیر سے ہے کہ چار مہینے تک کہہ سکتا ہے اور ابن عباس سے ہمیشہ کہہ سکتا ہے جب یاد آئے۔ اسی طرح اگر طلاق یا عتاق میں انشاء اللہ لگائے تو طلاق اور عتاق واقع نہ ہوگا۔ اور ضروری ہے کہ زبان سے کہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک دل سے نیت بھی کافی ہے۔ (نووی)

(( لَوْ كَانَ اسْتَنْتَى لَوْلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ))  
 کسی کام کا نہ نکلا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان ان شاء اللہ تعالیٰ کہتے تو ہر ایک عورت ایک لڑکا جنتی اور سوار ہوتا خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا۔

۴۲۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَبِيُّ اللَّهِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ أَوْ الْمَلِكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَلَمْ تَأْتِ وَاحِدَةٌ مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخْشُ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ ))

۴۲۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ.

۴۲۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقِيلُ لَهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ فَأَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً نِصْفَ إِنْسَانٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخْشُ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهِ ))

۴۲۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهَا تَأْتِي بِفَارِسٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

سب عورتوں کے پاس گئے لیکن کوئی حاملہ نہ ہوئی، ایک ہوئی وہ بھی ایک لکڑا آدمی کا جنی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو سب کی سب (عورتیں لڑکے جنتیں اور سب لڑکے) جہاد کرتے سوار ہو کر خدا کی راہ میں سب مل کر۔

۴۲۹۰- اس سند سے الفاظ کے فرق کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے جو گزری ہے۔

فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاةً  
وَاحِدَةً فَجَاءَتْ بِسِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ  
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوا فِي  
سَبِيلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اُحْمَثُونَ.

۴۲۹۰- عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ  
اَنَّهُ قَالَ (( كَلَّهَا تَحْمِيلُ غُلَامًا يُجَاهِدُ فِي  
سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى )).

باب : جب قسم سے گھر والوں کا نقصان ہو تو قسم نہ  
توڑنا منع ہے بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِصْرَارِ عَلَيَّ الْيَمِينِ فِيمَا  
يَتَاذَى بِهِ اَهْلُ الْاِخْلَافِ مِمَّا لَيْسَ بِحَرَامٍ

۴۲۹۱- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا  
اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( وَاللّٰهُ لَآنْ يَلْجَأُ اَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ  
فِي اَهْلِهِ اَتَمُّ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهٗ  
الَّتِي فَرَضَ اللّٰهُ )).

۴۲۹۱- ہمام بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ حدیثیں بیان  
کی ہیں ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ  
سے ان میں سے یہ ایک حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے  
قسم خدا کی مقرر تم میں سے کسی کا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر  
والوں کے حق میں کھائی ہو زیادہ گناہ ہے اس کے لیے خدا تعالیٰ  
کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔

باب: کافر کفر کی حالت میں کوئی نذر مانے پھر مسلمان  
ہو جائے

بَابُ نَذْرِ الْكٰفِرِ وَمَا يَفْعَلُ فِيهِ  
اِذَا اَسْلَمَ

۴۲۹۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول  
اللہ! میں نے جاہلیت کے زمانے میں نذر مانی تھی کہ کعبہ کی مسجد  
کے اندر ایک رات اعتکاف کروں گا۔ آپ نے فرمایا پھر پورا کر

۴۲۹۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ  
عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اُعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي

(۴۲۹۱) ☆ یعنی ہر چند قسم کا پورا کرنا بہتر ہے لیکن جس میں اپنے گھر والوں کا نقصان ہو ایسی قسم کا توڑنا ضروری ہے اور جو نہ توڑے گا وہ  
گنہگار ہو گا بشرطیکہ قسم کا توڑنا کوئی گناہ کی بات نہ ہو۔ مثلاً یوں کہے میں بی بی کے ساتھ کھانا نہ کھاؤں گا یا اس سے بات نہ کروں گا یا بازار سے اس  
کے لیے کوئی چیز نہ لاؤں گا ایسی قسموں کا توڑنا بہتر ہے اور کفارہ دے دینا۔ اور جو اس کا توڑنا گناہ ہو مثلاً یوں کہے کہ بیوی کے ساتھ شراب نہ  
پیوں گا یا جو نہ کھیلوں گا تو ایسی قسم کو پورا کرنا ضروری ہے۔

(۴۲۹۲) ☆ نووی نے کہا مالک اور ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر اصحاب کے نزدیک کافر کی نذر ہی صحیح نہیں اور بعضوں کے نزدیک صحیح ہے  
بدلیل اس حدیث کے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف بغیر روزے کے صحیح ہے اور یہی قول ہے شافعی اور حسن بصری اور ابو ثور اور لقی

اپنی نذر کو۔

۳۲۹۳- الفاظ کے اختلاف کے ساتھ وہی حدیث ہے جو اوپر

گزری۔

۳۲۹۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت

عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور آپ ہجرانہ (ایک مقام کا نام

ہے) میں تھے طائف سے لوٹنے کے بعد تو کہایا رسول اللہ! میں نے

نذر کی تھی جاہلیت میں ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی

تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جا اور اعتکاف کر ایک دن

حضرت عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمس میں

سے ایک لونڈی ان کو عنایت کی تھی جب آپ نے سب قیدیوں

کو آزاد کر دیا تو حضرت عمرؓ نے ان کی آوازیں سنی وہ کہہ رہے تھے

ہم کو آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ حضرت عمرؓ نے

پوچھا یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے آزاد کر دیا ہے قیدیوں کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے (اپنے بیٹے سے) کہا اے عبداللہ! اس لونڈی کے پاس جا اور

اس کو بھی چھوڑ دے۔

۳۲۹۵- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب جناب رسول

اللہ ﷺ لوٹے حنین سے تو حضرت عمرؓ نے پوچھا آپ سے اس نذر

کو جو انھوں نے جاہلیت میں کی تھی ایک دن کے اعتکاف کی پھر

اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

۳۲۹۶- نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ (( فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ )) .

۴۲۹۳- عَنْ عُمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَمَا أَبُو أُسَامَةَ

وَالثَّقَفِيُّ فِي حَدِيثِهِمَا اعْتِكَافُ لَيْلَةٍ وَأَمَا فِي

حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتِكَفُهُ

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ حَفْصِ ذِكْرُ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ

۴۲۹۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ

بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحِجْرَانَةِ بَعْدَ أَنْ رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ

أَعْتِكَفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَكَيْفَ تَرَى

قَالَ (( اذْهَبْ فَأَعْتِكَفَ يَوْمًا )) قَالَ وَكَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ

جَارِيَةً مِنَ الْخُمْسِ فَلَمَّا أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ

الْخَطَّابِ أَصْوَاتَهُمْ يَقُولُونَ أَعْتَقْنَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا أَعْتَقَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَايَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ

اللَّهِ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْجَارِيَةِ فَحَلِّ سَبِيلَهَا .

۴۲۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ مِنْ

حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَذْرٍ كَانَ

نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافَ يَوْمٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى

حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ .

۴۲۹۶- عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ

للہ داؤد، ابن منذر کا اور یہی صحیح روایت ہے امام احمد سے۔

(۳۲۹۶) ☆ نووی نے کہا عبداللہ بن عمر کو شاید اس کا علم نہ ہو گا امام مسلم نے کتاب الحج میں انس سے روایت کیا کہ آپ نے عمرہ باندھا حنین

کے سال ہجرانہ سے اور اثبات مقدم ہے نفی پر۔

پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرے کا ذکر آیا پھر انہ سے انھوں نے کہا آپ نے عمرہ نہیں کیا پھر انہ سے۔

عُمْرَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَقَالَ لَمْ يَغْتَمِرُ مِنْهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ نَذَرَ اعْتِكَافٍ لَيْلَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَرِيرِ بْنِ خَازِمٍ وَمَعْمَرٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ.

۴۲۹۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۹۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي النَّذْرِ وَفِي حَدِيثَيْهِمَا جَمِيعًا اعْتِكَافُ يَوْمٍ.

باب : غلام ، لونڈی سے کیونکر سلوک کرنا چاہیے

بَابُ صُحْبَةِ الْمَمَالِكِ وَكْفَارَةِ مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ

۴۲۹۸- زاذان ابو عمر سے روایت ہے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا انھوں نے ایک غلام آزاد کیا تھا تو زمین سے لکڑی یا کچھ چیز اٹھا کر کہا اس میں اتنا بھی ثواب نہیں ہے مگر میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے یا مار لگائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

۴۲۹۸- عَنْ زَادَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أُعْتِقَ مَمْلُوكًا قَالَ فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُوْدًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسُوِي هَذَا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكْفَارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ )).

۴۲۹۹- زاذان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک غلام کو بلایا اور اس کی پیٹھ پر نشان دیکھا تو کہا میں نے تجھے تکلیف دی۔ اس نے کہا نہیں۔ حضرت عبد اللہ نے کہا تو آزاد ہے۔ پھر زمین پر سے کوئی چیز اٹھائی اور کہا اس کے آزاد کرنے میں اتنا بھی ثواب نہیں ملا میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جو شخص غلام کو بن کئے حد لگا دے (یعنی ناحق مارے) یا طمانچہ لگائے تو اس کا کفارہ یعنی اتاریہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

۴۲۹۹- عَنْ زَادَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَعَا بِغُلَامٍ لَهُ فَرَأَى بَطْنَهُ أَوْ أَثَرًا فَقَالَ لَهُ أَوْجَعْتِكَ قَالَ لَا قَالَ فَأَنْتَ عَيِّقُ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَزِينُ هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنَّ كَفَارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ )).

۴۳۰۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۳۰۰- عَنْ فِرَاسِ بْنِ سَعْدٍ شُعْبَةَ وَأَبِي عَوَانَةَ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ مَهْدِيٍّ فَذَكَرَ فِيهِ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ وَفِي

حَدِيثٌ وَكَيْعٍ ((مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَدَّ.

۴۳۰۱- معاویہ بن سوید سے روایت ہے میں نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا پھر میں بھاگ گیا، پھر میں آیا ظہر سے تھوڑا پہلے آیا اور اپنے باپ کے پیچھے نماز پڑھی انھوں نے غلام کو بلایا اور مجھ کو بھی بلایا۔ پھر کہا غلام سے بدلہ لے اس سے۔ اس نے معاف کر دیا۔ سوید نے کہا ہم مقرن کے بیٹے رسول اللہ کے زمانہ مبارک میں تھے ہمارے پاس صرف ایک لونڈی تھی۔ اس کو ہم میں سے کسی نے طمانچہ مارا یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دو۔ لوگوں نے کہا ان کے پاس اور کوئی شخص خدمت کے لیے نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا اس سے خدمت لیں جب ان کو اس کی ضرورت نہ رہے تو اس کو آزاد کر دیں۔

۴۳۰۱- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُؤَيْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلَى لَنَا فَهَرَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ قُبَيْلَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ حَلْفَ أَبِي فَدَعَاهُ وَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ امْتِثِلْ مِنْهُ فَعَفَا ثُمَّ قَالَ كُنَّا بَيْنِي مُقْرَنٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتَقُوهَا قَالُوا لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ (( فَلَيْسَتْ خَدِمُوهَا فَإِذَا اسْتَعْنُوا عَنْهَا فَلْيُخَلُّوا سَبِيلَهَا )).

۴۳۰۲- ہلال بن یساف سے روایت ہے ایک شخص نے جلدی کی اور اپنی لونڈی کو طمانچہ مار دیا۔ سوید بن مقرن نے کہا تجھے اور کوئی جگہ نہ ملی سو اس کے عمدہ چہرے کے۔ مجھ کو دیکھ میں ساتواں بیٹا تھا مقرن کا (یعنی ہم سات بھائی تھے) اور صرف ایک لونڈی تھی سب سے چھوٹے بھائی نے اس کو ایک طمانچہ مارا اور رسول اللہ نے حکم کیا اس کے آزاد کرنے کا۔

۴۳۰۲- عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ عَجَلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ فَقَالَ لَهُ سُؤَيْدُ بْنُ مُقْرَنٍ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرٌّ وَجَهَهَا لَقَدْ رَأَيْتَنِي سَابِعَ سَبْعَةِ مِنْ بَنِي مُقْرَنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا.

۴۳۰۳- ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کپڑا بیچتے تھے سوید بن مقرن کے گھر میں جو نعمان بن مقرن کے بھائی تھے ایک لونڈی وہاں نکلی اور اس نے ہم میں سے کسی کو کوئی بات کہی تو اس نے لونڈی کو طمانچہ مارا۔ سوید ناراض ہوئے۔ پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۴۳۰۳- عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ الْبُرِّ فِي دَارِ سُؤَيْدِ بْنِ مُقْرَنٍ أَحْبَبِي النُّعْمَانَ بْنِ مُقْرَنٍ فَخَرَجَتْ حَارِيَّةٌ فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِنَّا كَلِمَةً فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ سُؤَيْدٌ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

(۴۳۰۱) یعنی تو بھی اس کو طمانچہ لگا۔ سبحان اللہ غلام، لونڈی رکھنا ان لوگوں کا حق تھا جو اولاد کی طرح ان کی تعلیم اور تربیت کرتے تھے جو آپ کھاتے تھے وہی ان کو کھلاتے تھے جو آپ پینتے وہی ان کو پہناتے تھے اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے تھے طاقت سے زیادہ ان سے کام نہ لیتے تھے کبھی مارتے پینتے نہ تھے اگر کوئی ان کا بچہ مارتا تو اس کو وہی سزا دیتے جو اس نے غلام لونڈی کے ساتھ کیا۔ نووی نے کہا یہ غلام کے دل خوش کرنے کے لیے سوید نے کہا ورنہ طمانچہ میں قصاص نہیں ہے صرف تعزیر واجب ہے۔



۴۳۰۴- سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کی لوٹدی کو ایک آدمی نے طمانچہ مارا۔ سوید رضی اللہ عنہ نے کہا تجھ کو معلوم نہیں منہ پر مارنا حرام ہے اور مجھ کو دیکھ میں ساتواں بھائی تھا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا۔ اس کو اپنے بھائیوں میں سے ایک نے طمانچہ مارا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اس کے آزاد کرنے کا۔

۴۳۰۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۰۶- ابو مسعود بدریؓ سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کوڑے سے کہ ایک آواز میں نے پیچھے سے سنی جیسے کوئی کہتا ہے جان لے ابو مسعود۔ میں غصے میں تھا کچھ نہیں سمجھا جب وہ آواز قریب پہنچی میں نے دیکھا تو رسول اللہ ہیں، آپ فرما رہے ہیں جان لے ابو مسعود! جان لے ابو مسعود! میں نے اپنا کوڑا ہاتھ سے پھینک دیا۔ آپ نے فرمایا اے ابو مسعود! جان لے کہا اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے۔ میں نے کہا اب میں کبھی کسی غلام کو نہ ماروں گا۔

۴۳۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ کو دیکھ کر ہیبت سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا۔

۴۳۰۸- ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا اتنے میں میں نے پیچھے سے ایک آواز سنی جان ابو مسعود بے شک اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! وہ آزاد ہے اللہ کے لیے۔ آپ نے فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا تجھ سے لگ جاتی۔

۴۳۰۴- عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مِقْرَانَ أَنَّ جَارِيَةَ لَهُ لَطَمَهَا إِنْسَانٌ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ إِخْوَةَ لِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا حَادِمٌ غَيْرُ وَاحِدٍ فَعَمَدًا أَحَدُنَا فَلَطَمَهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهُ.

۴۳۰۵- عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ.

۴۳۰۶- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ كُنْتُ أُضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ فَلَمْ أَفْهَمْ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فإِذَا هُوَ يَقُولُ ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ)) اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ فَالْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِي فَقَالَ ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ أَنَّ اللَّهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا الْغُلَامِ)) قَالَ فَقُلْتُ لَا أُضْرِبُ مَمْلُوكًا بَعْدَهُ أَبَدًا.

۴۳۰۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ الْوَاحِدِ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَسَقَطَ.

۴۳۰۸- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أُضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ لِلَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)) فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حُرٌّ لِي وَجِهَ اللَّهُ فَقَالَ ((أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلْفَحْتِكَ النَّارَ أَوْ لَمَسْتِكَ النَّارَ)).

۴۳۰۹- حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے غلام کہنے لگا اللہ کی پناہ۔ وہ اور مارنے لگے۔ غلام نے کہا رسول اللہ ﷺ کی پناہ۔ ابو مسعود نے اس کو چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اللہ کی اللہ تجھ پر اتنی طاقت رکھتا ہے کہ تو اتنی اس غلام پر نہیں رکھتا۔ ابو مسعود نے غلام کو آزاد کر دیا۔

۴۳۱۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ نہیں ہے اللہ کی پناہ اللہ کے رسول کی پناہ۔

باب: اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگانے والے

کے لیے وعید کا بیان

۴۳۱۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے غلام یا لونڈی کو زنا کی تہمت لگائے اس پر قیامت کے دن حد پڑے گی مگر جب کہ وہ سچا ہو۔

۴۳۱۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے سنا حضرت ابو القاسم رسول اللہ ﷺ سے جو نبی تھے توبہ کے (یہ آپ کا ایک نام ہے اس لیے کہ توبہ آپ کی امت پر آسان ہو گئی۔ اگلی امتوں پر توبہ جب قبول ہوتی جب اپنے تئیں مار ڈالتے)۔

باب: غلام کو وہی کھلاؤ اور پہناؤ جو خود کھاتے اور پیتے ہو اور ان کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو

۴۳۱۳- معرور بن سوید سے روایت ہے ہم ابوذر غفاریؓ کے پاس گئے ربذہ میں (ربذہ ایک مقام کا نام ہے)۔ وہ ایک چادر اوڑھے تھے ان کا غلام بھی ویسے ہی چادر پہنے تھا۔ ہم نے کہا اے ابوذر! اگر تم یہ دونوں چادریں لے لیتے تو ایک جوڑا ہو جاتا۔ انہوں نے کہا مجھ میں اور ایک میرے بھائی میں لڑائی ہوئی اس کی ماں عجبی تھی۔ میں نے اس کو ماں کی گالی دی اس نے میری شکایت

۴۳۰۹- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ قَالَ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ فَقَالَ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ فَتَرَكَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( وَاللَّهِ لَللَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ )) قَالَ فَأَعْتَقَهُ.

۴۳۱۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

باب التغليظ على من قذف

مملوكه بالزنا

۴۳۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ (( مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزَّنَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ )).

۴۳۱۲- عَنْ فَصِيلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ التَّوْبَةِ.

باب إطعام المملوك مما يأكل والبأسه مما يلبس ولا يكلفه ما يغلبه

۴۳۱۳- عن المعرور بن سويد قال مررتا بأبي ذر بالربذة وعليه برد وعلي غلامه مثله فقلنا يا أبا ذر لو جمعت بينهما كانت حلة فقال إنه كان يسي وبين رجل من إخواني كلام وكانت أمه أعجمية فعبرته بأمه فشكاني إلى النبي صلى الله عليه وسلم فلقبت النبي

(۴۳۱۱) یعنی: دنیا میں غلام لونڈی کے قذف سے حد نہیں کیونکہ وہ صحن نہیں لیکن تعزیر دی جائے گی پر آخرت میں اگر تہمت غلط ہے تو پوری سزا ملے گی۔

کی رسول اللہ سے۔ جب میں آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر! تجھ میں جاہلیت ہے (یعنی جاہلیت کے زمانے کا اثر باقی ہے جس زمانے میں لوگ اپنے ماں باپ سے فخر کرتے تھے اور دوسروں کے ماں باپ کو حقیر سمجھتے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہ جو کوئی لوگوں کو گالی دے گا لوگ اس کے ماں باپ کو گالی دیں گے۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر تجھ میں جاہلیت ہے (یعنی اگر اس نے تجھ کو برا کہا تھا تو اس کا بدلہ یہ تھا کہ تو بھی اس کو برا کہے نہ کہ اس کے ماں باپ کو)۔ وہ تمہارے بھائی ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ غلام تھا مگر ابوذر نے اس کو بھائی کہا کیونکہ جناب رسول اللہ نے ان کو بھائی کہا)۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیچے ان کو کر دیا (یعنی تمہارے ملک میں)۔ تو کھلاؤ ان کو جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ ان کو جو تم پہنتے ہو اور مت تکلیف دو ان کو ان کی سکت سے زیادہ۔ اگر ایسا کام ہو تو تم بھی اس میں شریک ہو جاؤ۔

۴۳۱۴- وہی ہے جو اوپر گزرا۔ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ میں جاہلیت ہے تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے بڑھاپے پر پھر آپ نے فرمایا ہاں۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ تیرے اتنے بڑھاپے پر اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو ایسے کام کی تکلیف دے تو اس کو بیچ ڈالے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اس کو تکلیف نہ دے ایسے کام کی بس۔

۴۳۱۵- معرور بن سعید سے روایت ہے میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک جوڑا پہنے تھے اور ان کا غلام بھی ویسا ہی جوڑا پہنے تھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا مجھ سے جناب رسول اللہ کے زمانے میں ایک شخص سے گالی گلوچ ہوئی۔ میں نے اسکو ماں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ )) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ سَبَّ الرَّجَالَ سَبَّوْا أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ (( يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَالْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تَكْلَفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ ))

۴۳۱۴- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ (( إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ )) قَالَ قُلْتُ عَلَى حَالِ سَاعَتِي مِنَ الْكِبَرِ قَالَ (( نَعَمْ )) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُعَاوِيَةَ (( نَعَمْ )) عَلَى حَالِ سَاعَتِكَ مِنَ الْكِبَرِ )) وَفِي حَدِيثِ عَيْسَى (( فَإِنْ كَلَفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَعْنَهُ )) وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ (( فَلْيَعْنَهُ عَلَيْهِ )) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ (( فَلْيَعْنَهُ وَلَا فَلْيَعْنَهُ )) انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ (( وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ ))

۴۳۱۵- عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلَهَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَبَّرَهُ بِأُمَّهِ

کی گالی دی (نودی نے کہا وہ شخص حضرت بلالؓ تھے)۔ اس نے رسول اللہؐ سے بیان کیا آپ نے مجھ سے فرمایا تجھ میں جاہلیت ہے وہ تمہارے بھائی ہیں، تمہارے غلام ہیں، اللہ تعالیٰ نے انکو تمہارے ہاتھوں کے نیچے کر دیا پھر جس کا بھائی اس کے ہاتھ کے تلے ہو وہ اس کو کھلائے جو خود کھاتا ہے اور پہنائے جو خود پہنتا ہے اور مت کہو ان کو وہ کام کرنے کو جس میں عاجز ہو جائیں۔ اگر کہو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

۴۳۱۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کو کھانا اور کپڑا دو اور اتنا ہی کام لو جس کی اسے طاقت ہو۔

۴۳۱۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کسی کے لیے اس کا خادم کھانا تیار کرے پھر لے کر آئے اور وہ اٹھا چکا ہو کھانا پکانے کی گرمی اور دھواں تو اس کو اپنے ساتھ بٹھالے اور کھائے اور اگر کھانا تھوڑا ہو تو لقمہ دو لقمہ اس کے لیے رکھ چھوڑے۔

باب: غلام کے اجر و ثواب کا بیان اگر وہ اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے عبادت کرے

۴۳۱۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا بندہ جب خیر خواہی کرے اپنے مالک کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے تو اس کا دو ہر ا ثواب ہو گا (بہ نسبت آزاد شخص کے)۔

۴۳۱۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۳۲۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام نیک ہو اس کو دو ہر ا ثواب ہے

قَالَ فَاتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (( إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِيحْوَانُكُمْ وَخَوْلَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تَكْلَفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ ))

۴۳۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ (( لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكْلَفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ ))

۴۳۱۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا صَنَعَ لِأَخِيكَ خَادِمَهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلى حَرَّهُ وَذُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوعًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ قَالَ دَاوُدُ يَعْنِي لِقْمَةً أَوْ لِقْمَتَيْنِ ))

بَابُ ثَوَابِ الْعَبْدِ وَأَجْرِهِ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ

۴۳۱۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ))

۴۳۱۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

۴۳۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُنْصَلِحِ

☆ (۴۳۲۰) نودی نے کہا کہ اس حدیث سے، یہ نکلا کہ غلام پر حج ہے نہ جہاد اور ابو ہریرہؓ جو حج کو نہیں گئے تو وہ نفل حج تھا نہ کہ حج

(ایک تو اپنے مالک کی خیر خواہی کا دوسرا اللہ تعالیٰ کی عبادت کا)۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے اگر جہاد نہ ہوتا اور حج اور ماں کے ساتھ سلوک کرنا تو میں یہ خواہش کرتا کہ غلام ہو کر مروں۔ اور ابوہریرہ نے حج نہیں کیا اپنی ماں کی خدمت میں رہے جب تک وہ مرنے لگی۔

۴۳۲۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۳۲۲- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا جب بندہ (یعنی غلام) اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے یہ حدیث کعب سے بیان کی انہوں نے کہا اس کا حساب بھی نہ ہوگا (کیونکہ اس کی نیکی بہت ہے اور گناہ کم) اور نہ اس مومن کا جو محتاج ہو۔

۴۳۲۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۴۳۲۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اچھا ہے وہ غلام جو مرجائے اللہ کی عبادت اور اپنے مالک کی خدمت اچھی طرح کرتا ہوا، کیا اچھا ہے وہ۔

باب: مشترکہ غلام کو آزاد کرنے والے کا بیان

۴۳۲۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ سا جھی کے بردے میں سے آزاد کرے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو باقی حصہ کی قیمت ہے تو ٹھیک قیمت باقی (حصہ یا) حصوں کی وہ اپنے سا جھیوں کو ادا کرے اور بردہ اس کی طرف سے آزاد ہوگا اور نہیں تو جتنا حصہ اس کا آزاد ہوا اتنا ہی سہی۔

أَجْرَانِ )) وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ قَالَ وَبَلَّغْنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يَحُجُّ حَتَّى مَاتَتْ أُمُّهُ لِصُحَّتَيْهَا قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ (( لِلْعَبْدِ الْمُصْلِحِ )) وَلَمْ يَذْكَرْ الْمَمْلُوكَ.

۴۳۲۱- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكَرْ بَلَّغْنَا وَمَا بَعْدَهُ

۴۳۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِذَا أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلِيهِ )) كَانَ لَهُ أَجْرَانِ قَالَ فَحَدَّثْتَهَا كَعْبًا فَقَالَ كَعْبٌ لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلَى مُؤْمِنٍ مُزْهِدٍ.

۴۳۲۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۳۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( نِعْمًا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يُتَوَفَّى يُحْسِنَ عِبَادَةَ اللَّهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ نِعْمًا لَهُ )).

بَاب مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ

۴۳۲۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمٍ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شِرْكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ )).

لہ فرض کیونکہ فرض حج تو رسول اللہ کے ساتھ کر چکے تھے اور نفل حج سے والدین کی خدمت زیادہ ضروری ہے۔

(۴۳۲۵) نودوی نے کہا ان حدیثوں کا بیان کتاب العقیق میں مفصل گزر چکا اور امام مسلم نے اپنی عادت کے خلاف ان حدیثوں کو مکرر بیان کیا۔

۴۳۲۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ سا جھمی کے بردے میں سے آزاد کر دے اس پر باقی حصہ بھی آزاد کرنا واجب ہے اگر اس کی قیمت کے موافق مال رکھتا ہو ورنہ جتنا آزاد ہوتا ہے اتنا ہی آزاد ہوگا۔

۴۳۲۷- عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم نے فرمایا کہ جس کسی نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس پورے غلام کی قیمت کے برابر مال ہے تو غلام کی پوری قیمت لگائی جائے گی ورنہ اتنا حصہ ہی آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا۔

۴۳۲۸- اس سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے جو اوپر گزری۔

۴۳۲۹- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسا بردہ آزاد کرے جو سا جھمی کا ہو تو اس کی ٹھیک قیمت کم نہ زیادہ لگائیں گے اور اس کے مال میں سے آزاد ہوگا اگر وہ مالدار ہو۔

۴۳۳۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کر دے بردے میں تو باقی حصہ بھی اس کے مال میں سے آزاد ہوگا اگر اس کے پاس اتنا مال ہو اس حصہ کی قیمت کے برابر۔

۴۳۳۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ

۴۳۲۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًَا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ )) .

۴۳۲۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ أَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَدْرُ مَا يَبْلُغُ قِيَمَتَهُ فَوَمَّ عَلَيْهِ قِيَمَةَ عَدْلٍ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ )) .

۴۳۲۸- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ (( وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ )) إِبْرَاهِيمُ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَإِنَّهُمَا ذَكَرَا هَذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَقَالَا لَا نَدْرِي أَهْوَ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ أَوْ قَالَهُ نَافِعٌ مِنْ قَبْلِهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ .

۴۳۲۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخِرِ فَوَمَّ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيَمَةَ عَدْلٍ لَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ مُوسِرًا )) .

۴۳۳۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًَا لَهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ )) .

۴۳۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ﷺ نے فرمایا جو بردہ سا جھی کا ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو وہ دوسرے حصے کے بھی دام دے گا۔

۴۳۳۲- جو آزاد کر دے ایک حصہ بردے کا تو وہ کل آزاد ہوگا اس کے مال میں سے۔

۴۳۳۳- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کر دے کسی بردے کا اس کا چھڑانا بھی اسی کے مال میں سے ہو۔ اگر مال نہ ہو تو بردے سے محنت مزدوری کرائیں گے مگر اس پر جبر نہ ہوگا۔

۴۳۳۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۳۵- عمران بن حصینؓ سے روایت ہے ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس کے پاس سوا ان کے اور کوئی مال نہ تھا۔ رسول اللہؐ نے ان کو بلایا اور ان کی تین ٹکڑیاں کیں۔ بعد اس کے قرعہ ڈالا اور جن دو غلاموں کے نام نکلا وہ آزاد ہوئے اور باقی چار غلام رہے اور آپ نے میت کے حق میں سخت لفظ فرمایا۔

۴۳۳۶- وہی ہے جو اوپر گزرا۔ ثقفی کی روایت میں ہے کہ ایک مرد انصاری نے اپنے مرتے وقت وصیت کی اور چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔

۴۳۳۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتَقُ أَحَدُهُمَا قَالَ يَضْمَنُ.

۴۳۳۲- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ (( مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكٍ فَهُوَ حُرٌّ مِنْ مَالِهِ )).

۴۳۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَّاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ )).

۴۳۳۴- عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَيْسَى (( ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتَقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ )).

۴۳۳۵- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّأَهُمْ أَثْلَانًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا.

۴۳۳۶- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَمَادٌ فَحَدِيثُهُ كَرِوَايَةِ ابْنِ عَلِيَّةَ وَأَمَّا الثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ.

۴۳۳۷- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

(۴۳۳۵) نووی نے کہا دوسری روایت میں وہ سخت لفظ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اگر ہم ایسا نہ جانتے تو اس پر نماز نہ پڑھتے۔ اور اس حدیث سے تمسک کیا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن جریر نے ایسی صورتوں میں قرعہ ڈالنے کیلئے۔ اور ابو حنیفہؒ نے کہا کہ قرعہ باطل ہے اور ہر ایک غلام کا ایک ٹکٹ آزاد ہوگا اور یہ مذہب مردود ہے صحیح حدیث سے اور رد کرتا ہے ابو حنیفہؒ کے مذہب کا یہ مضمون کہ آپ نے دو کو آزاد کیا اور چار کو غلام رکھا اور شععی اور نخعی اور شریح اور حسن نے ابو حنیفہؒ سے اتفاق کیا ہے اور یہی منقول ہے ابن میتب سے۔ اتنی مختصر۔

عَلَيْهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيَّةَ وَحَمَادٍ.

### باب جَوَازِ بَيْعِ الْمُدَبِّرِ

باب : مدبر (۱) کی بیع درست ہے

۳۳۳۸- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری نے اپنا غلام آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد اور اس کے سوا اور کوئی مال اس کے پاس نہ تھا۔ یہ خبر جناب رسول اللہ کو پہنچی آپ نے فرمایا اس غلام کو کون خریدتا ہے مجھ سے؟ نعیم بن عبد اللہ نے اس کو آٹھ سو درم کے بدلے خرید لیا اور آپ نے وہ غلام انکے حوالے کر دیا۔ عمرو بن دینار نے کہا وہ غلام قبلی تھا اور عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کے پہلے سال میں مرا۔

۳۳۳۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار میں ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اس کے پاس اور کچھ مال نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو بیچا تو نحام کے بیٹے نے اس کو خریدا۔ وہ غلام قبلی تھا اور عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کے پہلے سال مرا۔

۳۳۴۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۳۴۱- مذکورہ بالا حدیث کی مزید اسناد مذکور ہیں۔

۴۳۳۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ اشْتَرَى غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبْرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِشَمَانٍ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَذَمَعَهَا إِلَيْهِ قَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلِ.

۴۳۳۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دُبْرٌ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ جَابِرٌ فَأَشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَامِ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

۴۳۴۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمُدَبِّرِ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَادٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ.

۴۳۴۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ الْمُعَلَّمِ

(۳۳۳۸) ☆ نووی نے کہا شافعی کا مذہب یہی ہے کہ مدبر کی بیع اس کے موٹی کی موت سے پہلے درست ہے اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک درست نہیں۔

(۳۳۳۹) ☆ نووی نے کہا نحام کا بیٹا جو اس روایت میں مذکور ہے وہ غلط ہے اور صحیح نحام ہے۔ اور نحام لقب ہے نعیم بن عبد اللہ کا۔ اس لیے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں جنت میں گیا تو وہاں نعیم کا ٹھہرنا اور ٹھہرنا آواز کو کہتے ہیں۔ اتھی

(۱) ☆ مدبر وہ غلام ہے جس کو مالک نے کہہ دیا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔



حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ  
 الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطْرِ عَنْ  
 عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرُو بْنُ  
 دِينَارٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُمْ فِي يَنْعِ  
 الْمُدَبِّرِ كُلِّ هَؤُلَاءِ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَادٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ  
 عَمْرُو عَنْ جَابِرِ.



# کتاب الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِينَ وَالْقِصَاصِ وَالذِّيَّاتِ

## قسامہ لڑائی قصاص اور دیت کے مسائل

### باب: قسامت کا بیان

### باب الْقَسَامَةِ (۱)

۴۳۴۲- سہل بن ابی حمزہ سے روایت ہے یحییٰ نے کہا شاید بشیر نے رافع بن خدیج کا بھی نام لیا کہ ان دونوں نے کہا عبد اللہ بن سہل بن زید اور حمیصہ بن مسعود بن زید دونوں نکلے جب خیبر میں پہنچے تو الگ الگ ہو گئے۔ پھر حمیصہ نے دیکھا کہ عبد اللہ بن سہل کو کسی نے مار ڈالا ہے۔ انھوں نے دفن کیا عبد اللہ کو پھر آئے رسول اللہ کے پاس وہ اور حمیصہ بن مسعود اور عبد الرحمن بن سہل۔ عبد الرحمن سب میں چھوٹے تھے، انھوں نے چاہا بات کرنا اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے تو جناب رسول اللہ نے فرمایا جو سن میں بڑا ہے اس کی بڑائی کر (یعنی اس کو بات کرنے دے۔ حالانکہ عبد الرحمن مقتول کے حقیقی بھائی تھے اور حمیصہ اور حویصہ چچا کے بیٹے تھے پر یہاں دعویٰ سے غرض نہ تھی صرف واقعات سننے تھے)۔ عبد الرحمن چپ ہو رہا اور حویصہ اور حمیصہ نے باتیں کیں۔ عبد الرحمن بھی ان کے ساتھ بولا پھر بیان کیا رسول اللہ سے عبد اللہ بن سہل کے مارے جانے کے مقام کو۔ آپ نے فرمایا ان

۴۳۴۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْمَةَ قَالَ يَحْيَى وَحَسِبْتُ قَالَ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا حَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيْصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبِيهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرَ الْكُبْرَى فِي السَّنِّ فَصَمَّتْ فَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلِ فَقَالَ (( لَهُمْ أَتَخْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبِكُمْ )) أَوْ

(۱) ☆ قسامت یہ ہے کہ جب خون اقرار اور گواہی سے ثابت نہ ہو اور حملہ والوں پر شبہ ہو تو ان کو جمع کر کے ان سے قسم لینا کہ ہم نے اس کو قتل نہیں کیا نہ ہم اس کے قاتل کو پہچانتے ہیں یا مقتول کے وارثوں سے قسم لینا اور اس کا بیان آگے آتا ہے۔

(۴۳۴۲) ☆ نووی نے کہا قسامت کے باب میں یہی حدیث اصل ہے اور اسی سے اخذ کیا ہے تمام علماء نے سوا ایک جماعت کے جس نے قسامت کا انکار کیا ہے۔ اب اختلاف کیا ہے علماء نے اس کی کیفیت میں اور اختلاف کیا ہے کہ قسامت سے قصاص ہو سکتا ہے یا نہیں۔ مالک اور لیث اور اوزاعی کے نزدیک اس سے قصاص ہو سکتا ہے اور شافعی کا قول قدیم بھی یہی ہے اور اہل کوفہ کے نزدیک اس سے قصاص نہ ہوگا صرف دیت لازم آئے گی اور شافعی کا قول یہی ہے۔ اور اختلاف ہے کہ قسامت میں کون قسمیں کھائے گا۔ تو مالک اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک مقتول کے وارث پچاس قسمیں کھائیں گے اور وہ نہ کھائیں تو جن پر شبہ ہو ان سے قسمیں لی جائیں اور اہل کوفہ کے نزدیک قسمیں ان ہی پر لیں

تینوں سے تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے مورث کا خون حاصل کرتے ہو (یعنی قصاص یا دیت اور وارث تو صرف عبدالرحمن تھے لیکن آپ نے تینوں کی طرف خطاب کیا اور غرض یہی تھی کہ عبدالرحمن قسمیں کھائیں)۔ تینوں نے کہا ہم کیونکر قسمیں کھائیں، خون کے وقت ہم نہ تھے۔ آپ نے فرمایا تو پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر اس الزام سے بری ہو جائیں گے انھوں نے کہا ہم کافروں کی قسمیں کیونکر قبول کریں گے جب جناب رسول اللہ نے یہ حال دیکھا تو دیت دی (اپنے پاس سے)۔

۴۳۴۳- سہل بن ابی حمزہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ محیصہ بن مسعود اور عبداللہ بن سہل دونوں خیبر کی طرف گئے اور کھجور کے درختوں میں جدا ہو گئے۔ عبداللہ بن سہل مارے گئے۔ لوگوں نے یہود پر گمان کیا (یعنی یہودیوں نے مارا ہوگا)۔ پھر عبداللہ کا بھائی آیا اور اس کے چچا کے بیٹے حویصہ اور محیصہ یہ سب رسول اللہ کے پاس آئے، عبدالرحمن اپنے بھائی کا حال بیان کرنے لگا اور وہ تینوں میں چھوٹا تھا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا بڑائی کر بڑے کی یا بڑے کو کہنا چاہیے۔ پھر حویصہ اور محیصہ نے حال بیان کیا عبداللہ بن سہل کا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا تم سے پچاس آدمی یہود کے کسی آدمی پر قسم کھائیں (کہ یہ قاتل ہے) وہ اپنے گلے کی رسی دے دے گا (یعنی اپنے تئیں سپرد کردے گا تمہارے قتل کے لیے)۔ انھوں نے کہا جب یہ واقعہ ہوا تو ہم نے نہیں دیکھا ہم کیونکر قسم کھائیں گے۔ آپ نے فرمایا تو یہود پچاس

قَاتِلَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَخْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالِ  
(( فَتَبْرُنْكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا )) قَالُوا  
وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيَ عَقْلَهُ.

۴۳۴۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ وَرَافِعِ بْنِ  
خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنَ  
سَهْلِ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقَتِلَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ فَاتَّهُمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ أَخُوهُ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبْنَا عَمِّهِ حُوَيْصَةُ وَمُحَيِّصَةُ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( كَبْرُ الْكُبْرِ )) أَوْ قَالَ  
(( لِيَبْدَأُ الْاَكْبَرُ )) فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبَيْهِمَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( يَقْسِمُ خَمْسُونَ  
مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيَذْفَعُ بِرُمْتِهِ )) قَالُوا  
أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَخْلِفُ قَالَ (( فَتَبْرُنْكُمْ  
يَهُودُ بِأَيْمَانَ خَمْسِينَ مِنْهُمْ )) قَالُوا يَا رَسُولَ

اللہ ہو گئی جو مدعی علیہ ہیں۔ اور جناب رسول اللہ نے اپنے پاس سے اس مقدمہ میں دیت دی اس لیے کہ وارث نے خود بھی حلف نہ کی اور نہ حلف لینے پر راضی ہو اور یہ دیت آپ نے تمہارے خیال سے کہ عبداللہ کا خون ضائع نہ جائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ صدقے کے اونٹوں میں سے آپ نے سوا نٹ دے دیئے اور لام کو ایسے مقدمات میں روپیہ صرف کرنا درست ہے۔ (اتحیی مختصراً)

(۴۳۴۳) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قسامت سے قصاص بھی ہو سکتا ہے جب تو فرمایا کہ وہ اپنے گلے کی رسی سپرد کردے گا اور جن کے نزدیک قصاص نہیں ہو سکتا وہ کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اپنے تئیں سپرد کردے گا دیت دینے کے لیے۔ واللہ اعلم۔

قسمیں کھا کر اپنے تئیں پاک کریں گے۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ تو کافر ہیں۔ آخر جناب رسول اللہ نے اپنے پاس سے دیت دی عبد اللہ بن سہل کی۔ سہل نے کہا میں ان اونٹوں کے باندھنے کی جگہ گیا تو ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

۴۳۴۴- سہل بن ابی شمسہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح جیسے اوپر گزرل اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ نے اس کی دیت اپنے پاس سے دی اور اس میں یہ نہیں ہے کہ ایک اونٹنی نے مجھ کو لات ماری۔

۴۳۴۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۴۶- بشیر بن یسار سے روایت ہے عبد اللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید انصاری جو بنی حارثہ میں سے تھے خیبر کو گئے رسول اللہ کے زمانہ میں اور ان دنوں وہاں امن و امان تھا اور یہودی وہاں رہتے تھے۔ پھر وہ دونوں جدا ہوئے اپنے کاموں کو تو عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ایک حوض میں ان کی نعش ملی۔ محیصہ نے اس کو دفن کیا پھر مدینہ میں آیا اور عبد الرحمن بن سہل مقتول کا بھائی اور محیصہ (چچا زاد بھائی) ان تینوں نے جناب رسول اللہ سے عبد اللہ کا حال بیان کیا اور جہاں وہ مارا گیا تھا۔ تو بشیر نے روایت کی ان لوگوں سے جن کو حضرت کے صحابہ میں سے اس نے پایا کہ آپ نے فرمایا ان سے تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے قاتل کو لیتے ہو۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے نہیں دیکھا نہ ہم وہاں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا تو پھر یہود اپنے تئیں صاف کر لیں گے تمہارے الزام سے پچاس قسمیں کھا کر۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیونکر قبول کریں گے قسمیں کافروں کی۔ آخر بشیر نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ کی دیت اپنے پاس سے دی۔

اللَّهُ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَصْتَنِي نَاقَةٌ مِنْ بَلَدِ الْيَابِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ.

۴۳۴۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِهِ فَرَكَصْتَنِي نَاقَةٌ.

۴۳۴۵- عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

۴۳۴۶- عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّينَ ثُمَّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَأَهْلُهَا يَهُودٌ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا فَقَتَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ سَهْلِ فَوَجَدَ فِي شَرَبَةٍ مَقْتُولًا فَلَدَنَهُ صَاحِبُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَشَى أَخُو الْمَقْتُولِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلِ وَمُحَيِّصَةُ وَحَوْبِصَةُ فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَأْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَحَيْثُ قُتِلَ فَرَعَمَ بُشَيْرٌ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَمَّنْ أَدْرَكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ (( تَخْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ )) أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا فَرَعَمَ أَنَّهُ قَالَ (( فَتَبْرَأُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ )) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَقْبُلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَرَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَلَهُ مِنْ عِنْدِهِ.

۴۳۴۷- وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ سہل نے یہ کہا مجھ کو ایک اونٹنی نے ان اونٹنیوں میں سے لات ماری باڑے میں۔

۴۳۴۷- عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ بْنُ زَيْدٍ انْطَلَقَ هُوَ وَابْنُ عَمِّ لَهُ يُقَالُ لَهُ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ بْنُ زَيْدٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى قَوْلِهِ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ يَحْيَى فَحَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَنَمَةَ قَالَ لَقَدْ رَكَّضْتَنِي فَرِيضَةً مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ بِالْمَرْبَدِ.

۴۳۴۸- سہل بن ابی حنمہ سے روایت ہے چند لوگ ان کی قوم میں سے خیبر کو گئے وہاں الگ الگ ہو گئے۔ پھر ایک ان میں سے ایک مقتول ملا اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک اور کہا کہ برا جانا جناب رسول اللہ نے اس کا خون ضائع ہونا تو سواونٹ دیئے صدقے کے اونٹوں میں سے دیت کے لیے۔

۴۳۴۸- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْهُمْ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فِكْرَةٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

۴۳۴۹- سہل بن ابی حنمہ کو خبر دی اس کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ دونوں خیبر کی طرف گئے تکلیف کی وجہ سے جو ان پر آئی۔ تو محیصہ سے کسی نے کہا عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ان کی نعش چشمہ یا کنواں میں پھینک دی ہے وہ یہود کے پاس آئے اور انہوں نے کہا قسم خدا کی تم نے اس کو مارا ہے۔ یہودیوں نے کہا قسم خدا کی ہم نے اس کو نہیں مارا۔ پھر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے بیان کیا پھر محیصہ اور ان کا بھائی حویصہ جو اس سے بڑا تھا اور عبد الرحمن بن سہل تینوں آئے (جناب رسول اللہ کے پاس)۔ محیصہ نے بات کرنا چاہا وہی خیبر کو گیا تھا (عبد اللہ کے ساتھ) تو جناب رسول اللہ نے فرمایا محیصہ سے بڑے کی بڑائی کر اور بڑے کو کہنے دے۔ پھر حویصہ نے بات کی بعد اس کے محیصہ سے جناب رسول اللہ نے فرمایا تو یہود تمہارے ساتھی کی دیت دیں یا جنگ کریں۔ پھر جناب رسول اللہ نے یہود کو لکھا اس

۴۳۴۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كِبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأَتَى مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي عَيْنٍ أَوْ فَقِيرٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَلِمَ عَلَى قَوْمِهِ فذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيْصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ (( كَبْرُ كَبْرٍ )) يُرِيدُ السَّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيْصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِمَّا أَنْ يَذُوقَا صَاحِبِكُمْ وَإِمَّا

بارے میں۔ انھوں نے جواب میں لکھا قسم خدا کی ہم نے نہیں مارا اس کو۔ تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمن سے فرمایا تم قسم کھاتے ہو اور اپنے ساتھی کا خون لیتے ہو۔ انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو یہود قسم کھائیں گے تمہارے لیے۔ انھوں نے کہا وہ مسلمان نہیں ہیں (ان کی) قسم کا کیا اعتبار۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت اپنے پاس سے دی اور سوانٹ ان کے پاس بھیجے یہاں تک کہ ان کے گھر میں گئے۔ سہل نے کہا ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

۴۳۵۰- ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اسی طور پر باقی رکھا جیسے جاہلیت کے زمانہ میں تھی۔

« أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ » فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَوِیْصَةَ وَمُحِیْصَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ « أَتَخْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ » قَالُوا لَا قَالَ « فَتَخْلِفُ لَكُمْ يَهُودٌ » قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَّضْتَنِي مِنْهَا نَاقَةً حَمْرَاءُ.

۴۳۵۰- عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَ الْقَسَامَةَ عَلَيَّ مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

(۴۳۵۰) ☆ نووٹی نے کہا قسامت سات صورتوں میں ہوگی ایک تو یہ کہ مقتول مرتے وقت کہہ جائے کہ مجھ کو فلاں نے مارا یا زخمی کیا ہے اگرچہ اس پر نشان نہ ہو اور یہ قول مالک اور لیث کا ہے دوسرے یہ کہ شبہ ہو جیسے ایک شخص عادل کی گواہی ہو یا ایسے چند لوگوں کی جو عادل نہیں ہیں مالک اور لیث اور شافعی کے نزدیک تیسری یہ کہ دو عادل گواہی دیں کہ فلاں نے زخمی کیا ہے پھر چند روز زخم کے بعد جی کر مر جائے لیکن اچھا نہ ہو گیا ہو مالک اور لیث کے نزدیک شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک اس صورت میں قصاص ہے۔ چوتھی یہ کہ مقتول متہم کے پاس ملے یا اس سے قریب یا متہم ادھر سے آ رہا ہو اس کے پاس آ لہ قتل ہو یا اس پر نشان ہو خون وغیرہ کا اور درندے کا وہاں گمان نہ ہو یا چند لوگ ایک شخص کے پاس سے جدا ہوں اور وہ مارا گیا ہو اس صورت میں مالک اور شافعی کے نزدیک قسامت ہوگی۔ پانچویں یہ کہ دو گروہ لڑیں پھر ان میں ایک مقتول ملے تو قسامت واجب ہوگی۔ مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اور امام مالک سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ جس گروہ کا ہو اس کی دیت دوسرے گروہ والوں پر لازم ہوگی اور جو کسی گروہ کا نہ ہو تو دونوں گروہوں پر دیت لازم ہوگی۔ چھٹی یہ کہ ازدحام اور هجوم میں کوئی مرے یا ملے شافعی کے نزدیک وہ ہدر ہے اور ثوری اور اسحاق کے نزدیک اس کی دیت بیت المال سے دی جائے گی ساتویں یہ کہ مقتول کی نعش کسی محلہ یا قبیلہ یا مسجد میں کسی محلہ والوں کی ملے تو امام مالک اور لیث اور شافعی اور احمد اور داؤد کے نزدیک صرف اتنی بات سے قسامت نہ ہوگی بلکہ خون ہدر ہوگا اس لیے کہ بعض وقت ایک آدمی دوسرے کو مار کر اپنے دشمنوں کے محلہ میں ڈال دیتا ہے تاکہ وہ پکڑے جائیں مگر شافعی نے کہا کہ جب نعش اس کے دشمنوں کے محلے میں ملے تو جیسے خیبر کا قصہ ہے کہ انصار اور یہود میں عداوت تھی تو قسامت واجب ہوگی اور امام احمد سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور امام ابو حنیفہ اور ثوری اور اہل کوفہ کے نزدیک قسامت صرف اسی صورت میں ہے کہ نعش کسی محلے یا گاؤں میں ملے اور اس پر مار کا نشان ہو اور کسی صورت میں نہیں اگر نعش مسجد میں ملے تو اہل محلہ کو حلف دیں گے اور دیت بیت المال میں سے دی جائے گی۔ یہ جب ہے کہ محلہ والوں پر دعویٰ کیا جائے اور اوزاعی نے کہا کہ جب محلہ میں نعش ملے تو قسامت واجب ہوگی گو اس پر مار کا نشان نہ ہو۔ ابھی مختصراً

۴۳۵۱- ابن شہاب سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قسامت کا حکم کیا درمیان انصار کے ایک مقتول پر کہ جس کے قتل کا انھوں نے دعویٰ کیا تھا یہود پر۔  
۴۳۵۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۵۱- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَقَضَىٰ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قَبِيلِ ادْعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ.  
۴۳۵۲- عَنْ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

باب: لڑنے والوں کا اور اسلام سے پھر جانے والوں کا حکم

بَابُ حُكْمِ الْمُحَارِبِينَ وَالْمُرْتَدِينَ

۴۳۵۳- انس بن مالک سے روایت ہے کچھ لوگ عرینہ کے (ایک قبیلہ) جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں آئے اور ان کو وہاں کی ہوا موافق نہ آئی، استفتاء ہو گیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو صدقے کے اونٹوں میں جاؤ (جو شہر سے باہر رہتے تھے جنگل میں) اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا اور اچھے ہو گئے۔ پھر جھگڑے چرواہوں پر (جو مسلمان تھے) اور ان کو مار ڈالا، اسلام سے پھر گئے اور اونٹوں کو بھگالے گئے۔ یہ خبر جناب رسول اللہ کو پہنچی آپ نے ان کے پیچھے لوگوں کو روانہ کیا وہ پکڑ کر لے آئے۔ تب آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوائے اور ان کی آنکھوں میں سلایاں پھر دائیں یا آنکھیں پھوڑیں اور میدان میں ان کو ڈال دیا وہ مر گئے۔

۴۳۵۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عَرِينَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاجْتَنَبُوا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا )) فَفَعَلُوا فَصَحُّوا ثُمَّ مَالُوا عَلَى الرُّعَاةِ فَفَقَتَلُوهُمْ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَسَافَعُوا ذُودَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي أَثَرِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا.

(۴۳۵۳) ☆ مالک اور احمد کے اصحاب نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جو جانور حلال ہے اس کا پیشاب اور گوبر پاک ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ دوا کے لیے حکم دیا اور دوا کے واسطے ہر ایک نجاست کا استعمال درست ہے سوا خمر اور مسکرات کے۔ (اتحیی ما قاتل النوروی)  
یہ حدیث محاربین اور مرتدین کی سزا میں اصل ہے اور موافق ہے اس آیت کے انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ان یرک۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس بات میں تو امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے کہ ان سزاؤں میں سے جو آیت میں مذکور ہیں (قتل کرنا، سولی دینا، ہاتھ پاؤں کاٹنا، قید کرنا) جو سزا چاہے دے۔ مگر قتل کی صورت میں اس کا قتل ضروری ہے۔ اور ابو حنیفہ اور ابو مصعب کے نزدیک ہر صورت میں امام کو اختیار ہے۔ اور شافعی اور باقی علماء کے نزدیک اگر محاربین نے صرف قتل کیا ہے اور مال نہیں لیا تو وہ قتل کئے جائیں گے اور قتل بھی کیا اور مال بھی لیا تو قتل کئے جائیں گے اور سولی دیے جائیں گے اور جو صرف مال لیا تو ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے اور جو صرف ڈر لیا اور دھمکایا تو ان کو بلا کر سزا دیں گے۔ اور نفی سے یہی مراد ہے اور یہ محاربہ عام ہے شہر میں ہو یا جنگل میں اور ابو حنیفہ کے نزدیک شہر میں یہ حکم نہ ہوگا اور علماء نے کہا کہ آنکھوں کا پھوڑنا یہ واقعہ مشکہ کی ممانعت سے پہلے تھا تو منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا ہے

۴۳۵۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آٹھ آدمی عکلی (ایک قبیلہ ہے) کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیعت کی اسلام پر پھر ان کو ہوا ناموافق ہو گئی اور ان کے بدن بیمار ہو گئے۔ انہوں نے شکوہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ جاؤ اونٹوں میں وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ انہوں نے کہا اچھا پھر وہ نکلے اور اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیا اور اچھے ہو گئے۔ انہوں نے چرواہوں کو قتل کیا اور اونٹ لے لیے۔ یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے ان کے پیچھے دوڑ بھیجی وہ گرفتار ہو کر لائے گئے۔ آپ نے حکم کیا ہاتھ پاؤں کاٹے گئے آنکھیں سلانی سے پھوڑی گئیں پھر دھوپ میں ڈال دیئے گئے یہاں تک وہ مر گئے۔

۴۳۵۵- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے وہ ڈال دیئے گئے حرہ میں (حرہ مدینہ منورہ کا ایک میدان ہے) پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں ملتا تھا۔

۴۳۵۶- حضرت ابو قلابہؓ سے روایت ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پیچھے بیٹھا تھا انہوں نے لوگوں سے کہا قسمت میں

۴۳۵۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْحَمُوا الْأَرْضَ وَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكُوا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (( أَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتَصِيبُونَ مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا )) فَقَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَصَحُّوا فَكَلَمُوا الرَّاعِي وَطَرَدُوا الْإِبِلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأَذْرَكُوا فَجَاءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَطَعَتْ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ ثُمَّ نَبَذُوا فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا وَقَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي رِوَايَتِهِ وَاطْرَدُوا النَّعَمَ وَقَالَ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ.

۴۳۵۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْبَةَ فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا بِمَعْنَى حَدِيثِ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُمَانَ قَالَ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَالْقَوَافِي الْحَرَّةُ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ.

۴۳۵۶- عَنْ أَبِي قَلَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ

للہ منسوخ نہیں اور آپ نے قصاص ایسا کیا کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا۔ (نووی)

(۴۳۵۵) نووی نے کہا اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ نے ایسا حکم کیا تھا یا ان کو پانی دینے سے منع کیا تھا۔ قاضی عیاض نے کہا مسلمانوں کا اجماع ہے اس مسئلہ پر کہ جس کے لیے قتل کا حکم ہو اور وہ پانی مانگے تو اس کو پانی دیا جائے اور اس کو دو طرح کے عذاب نہ دیں گے۔ ایک پیاس کا اور دوسرے گردن مارنے کا۔ میں کہتا ہوں کہ صحیح روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے چرواہوں کو مار ڈالا اور اسلام سے پھر گئے اب ان کی کوئی خاطر نہ رہی نہ پانی پلانے کی نہ اور کسی بات کی۔ اور ہمارے اصحاب نے یہ کہا ہے کہ جس کے ساتھ پانی ہو بقدر طہارت کے وہ اس مرتد کو نہ دے جو پیاس سے مر رہا ہو البتہ اگر ذمی کا فر یا جانور ہو تو اس کو پانی پلانا واجب ہے اور وضو کرنا ایسے وقت میں درست نہیں۔ (نووی)



کیا کہتے ہو؟ عنبنہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی ایسی ایسی۔ میں نے کہا مجھ سے انس نے حدیث بیان کی کہ جناب رسول اللہ کے پاس کچھ لوگ آئے اخیر تک اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ اور ابو قلابہ نے کہا جب میں نے حدیث کو تمام کیا تو عنبنہ نے سبحان اللہ کہا میں نے کہا کیا میرے اوپر تہمت کرتے ہو (جھوٹ کی)؟ تو عنبنہ نے کہا نہیں ہم سے بھی انس نے ایسی ہی حدیث بیان کی اے ملک شام والو! تم ہمیشہ بھلائی سے رہو گے جب تک تم میں ایسا شخص رہے (یعنی ابو قلابہ کے حفظ اور یاد کی تعریف کی)۔

۴۳۵۷- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے داغ نہیں دیا (کیونکہ داغ زخم بند کرنے کے لیے دیتے ہیں اور وہاں اس کی ضرورت نہ تھی)۔

۴۳۵۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ کے پاس عرینہ سے چند لوگ آئے وہ مسلمان ہو گئے۔ انہوں نے بیعت کی آپ سے مدینہ میں۔ اس وقت موم یعنی برسام کی بیماری پھیلی۔ (نووی نے کہا برسام عقل کا فتور ہے یا ورم سر کا یا ورم سینہ کا۔ بحر الجواہر میں ہے برسام ورم ہے اس پردے کا جو جگر او رمعدے کے بیچ میں ہے۔) پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح اتنا زیادہ کیا کہ آپ انصار کے بیس نوجوانوں کے قریب تھے آپ نے ان کو ان کے پیچھے دوڑایا اور ایک پہچاننے والے کو بھی ساتھ کیا جو ان کے قدموں کے نشان پہچانے۔

۴۳۵۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۶۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ نے ان کی آنکھوں میں سلایاں پھیریں اس لیے کہ

لِلنَّاسِ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ فَقَالَ عُبَيْسَةُ قَدْ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ يَا أَيُّ حَدِيثِ أَنَسٍ قَدِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بَنَحُو حَدِيثِ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ فَلَمَّا فَرَعْتُ قَالَ عُبَيْسَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ فَقُلْتُ أَنْتَهْمُنِي يَا عُبَيْسَةُ قَالَ لَا هَكَذَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ يَا أَهْلَ الشَّامِ مَا دَامَ فِيكُمْ هَذَا أَوْ مِثْلُ هَذَا.

۴۳۵۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِيمٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةٌ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ بَنَحُوا حَدِيثَهُمْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَحْسِبَهُمْ.

۴۳۵۸- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُرَيْنَةَ فَأَسْلَمُوا وَبَايَعُوهُ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِينَةِ الْمُومُ وَهُوَ الْبِرْسَامُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ وَعِنْدَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَرِيبٌ مِنْ عِشْرِينَ فَأَرْسَلَهُمْ إِلَيْهِمْ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِمًا يَقْتَصُّ أَرْهَمَهُمْ.

۴۳۵۹- عَنْ أَنَسٍ وَفِي حَدِيثِهِ هَمَامٌ قَدِيمٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَهْطٌ مِنْ عُرَيْنَةَ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ بَنَحُوا حَدِيثَهُمْ.

۴۳۶۰- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَ أَوْلِيكَ

لَأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرَّعَاءِ.

بَابُ ثُبُوتِ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ بِالْحَجَرِ  
وغيرِهِ مِنَ الْمُحَدِّدَاتِ وَالْمُثَقَّلَاتِ وَقَتْلِ  
الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

٤٣٦١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحِ لَهَا فَقَتَلَهَا  
بِحَجَرٍ قَالَ فَجَاءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا (( أَقْتَلِكِ فُلَانٌ ))  
فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تُنَّمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ  
فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا تُنَّمَّ سَأَلَهَا الثَّلَاثَةَ فَقَالَتْ  
نَعَمْ وَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

٤٣٦٢- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي  
حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ فَرَضَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ  
٤٣٦٣- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا  
مِنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيِّ  
لَهَا ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي الْقَلْبِ وَرَضَخَ رَأْسَهَا  
بِالْحِجَارَةِ فَأَخَذَ فَأَتَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ  
فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ.

٤٣٦٤- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

انہوں نے بھی چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں۔  
باب: پتھر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص  
لازم ہوگا اسی طرح مرد کو عورت کے بدلے قتل  
کریں گے

٤٣٦١- انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی نے ایک لڑکی  
کو مارا چند چاندی کے ٹکڑوں کے لیے تو پتھر سے اس کو مارا۔ وہ  
لائی گئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اس میں کچھ جان باقی تھی۔ آپ  
نے اس سے پوچھا تجھ کو فلاں نے مارا ہے؟ اس نے اشارہ کیا سر  
سے نہیں۔ پھر فرمایا دوبارہ فلاں نے مارا ہے؟ اس نے اشارہ کیا سر  
سے نہیں۔ پھر تیسری بار پوچھا تو اس نے کہا ہاں اور اشارہ کیا اپنے  
سر سے۔ (آپ نے اس یہودی کو بلوایا اس نے اقرار کیا) تب  
آپ نے اس کو قتل کیا دو پتھروں سے کچل کر۔

٤٣٦٢- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے اس کا  
سر کچلا دو پتھروں کے بیچ۔

٤٣٦٣- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نے انصار  
کی ایک چھو کری کو قتل کیا کچھ زیور کے لیے جو پہنے تھی۔ پھر اس کو  
کنویں میں ڈال دیا اور اس کا سر پتھر سے کچل دیا۔ بعد اس کے وہ پکڑا  
گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے حکم  
کیا اس کو پتھر مارنے کا مرنے تک۔ وہ پتھروں سے مارا گیا یہاں  
تک کہ مر گیا۔

٤٣٦٤- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

(٤٣٦٠) ☆ پس یہ سزا سختی اور بے رحمی نہیں بلکہ عین عدل اور انصاف ہے۔ اگر بد معاشوں اور ڈاکوؤں پر کوئی رحم کرے تو وہ بے رحمی

ہے۔۔۔ خلق اللہ پر۔

کوئی باہاں کردن چٹاں ست  
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

۳۳۶۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک لونڈی کاسر کچلا ہوا ملا دو پتھروں میں۔ اس سے پوچھا کس نے تجھے کچلا فلاں نے؟ یا فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا اس نے اشارہ کیا اپنے سر سے۔ وہ یہودی پکڑا گیا اس نے اقرار کیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اس کاسر کچلنے کے لیے پتھر سے۔

باب: جب کوئی دوسرے کی جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کو دفع کرے اور دفع کرنے میں حملہ کرنے والے کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا (یعنی حفاظت خود اختیاری جرم نہیں ہے)

۳۳۶۶- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یعلیٰ بن مہبہ یا یعلیٰ بن امیہ ایک شخص سے لڑے پھر ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو دانت سے دبایا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا اس کے منہ سے اس کے دانت نکل پڑے۔ پھر دونوں لڑتے جھگڑتے رسول اللہ ﷺ

۴۳۶۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَارِيَةَ وَجَدَ رَأْسَهَا قَدْ رُضَّ بَيْنَ حَجْرَيْنِ فَسَأَلُوهَا مَنْ صَنَعَ هَذَا بِكَ فَلَانٌ فَلَانٌ حَتَّى ذَكَرُوا يَهُودِيًّا فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأَخِذَ الْيَهُودِيُّ فَأَقْرَأَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ

بَاب الصَّائِلِ عَلَى نَفْسِ الْإِنْسَانِ أَوْ عُضْوِهِ إِذَا دَفَعَهُ الْمَصُولِ عَلَيْهِ فَأَتْلَفَ نَفْسَهُ أَوْ عُضْوَهُ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ

۴۳۶۶- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَعْلى بنُ مُنْبَةَ أَوْ ابْنُ أُمَيَّةَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ فَاتْتَرَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَتَزَعَّ نَبْتَهُ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَبْتُهُ فَاحْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

(۳۳۶۵) ☆ امام نووی نے کہا اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو یہ کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا اور اس پر اجماع ہے۔ دوسرا یہ کہ عداوت قتل کرے اس کو اسی طرح ماریں گے جس طرح اس نے مارا ہے۔ اگر تلوار سے مارا ہے تو تلوار سے ماریں گے اور جو لکڑی یا پتھر سے مارا ہے تو لکڑی یا پتھر سے ماریں گے۔ اس میں امام ابو حنیفہ کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ قصاص صرف تلوار سے لیا جائے گا۔ تیسرا یہ کہ بھاری چیز سے مارنا بھی قتل عمد ہے جیسے پتھر یا موٹی لکڑی سے اور اس میں قصاص ہے۔ شافعی اور احمد اور مالک اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک قصاص اسی صورت میں ہے جب دھار دار چیز سے مارے لوہا ہو یا پتھر یا لکڑی یا اس آگ سے جو قتل کے لیے بنا ہے جیسے گوچھن وغیرہ یا انگار میں ڈالنے سے اور اگر اس آگ سے قتل کرے جو قتل کے لیے نہیں بنا ہے جیسے چھوٹی لکڑی یا کوڑا یا طمانچہ یا غلیل وغیرہ سے لیکن عمد مارے تو وہ بھی قتل عمد ہے اور مالک اور لیث کے نزدیک اس میں قصاص واجب ہوگا اور شافعی اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور ثوری اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور کے نزدیک اس میں قصاص نہ ہوگا۔ چوتھا یہ کہ مسلمان کو جو مارے اس پر قصاص ہے۔ پانچواں یہ کہ مجروح کا بیان سننا اور اس سے پوچھنا تاکہ قتل کا پتہ معلوم ہو اور اس کی گرفتاری کی جائے پھر اگر وہ اقرار کرے تو قتل ثابت ہو گیا اور جو انکار کرے تو اس کو قسم کھانا چاہیے۔ اگر قسم کھالے تو بری ہو جائے گا اور صرف مجروح کے کہنے سے اس پر خون ثابت نہ ہوگا یہی اکثر علماء کا قول ہے اور مالک کے نزدیک ثابت ہو جائے گا۔ حدیث اس کی دلیل ہے اور یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ اسی واقعہ کی دوسری روایت میں ہے کہ اس یہودی نے اقرار کیا تھا۔ (ابھی اما قال النووی)

(۳۳۶۶) ☆ جس کے دانت نکل پڑے وہ یعلیٰ تھا یا اس کا نوکر بہر حال اس نے دیت مانگی تو رسول اللہ نے دیت نہیں دلائی کیونکہ دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ بچایا اور ہاتھ بچانے کا حق از روئے حفاظت خود اختیاری اس کو حاصل تھا۔ پھر اس حق کے حاصل ہونے پر دوسرے کے لہ

کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم اس طرح کاٹتے ہو جیسے اونٹ کا ٹا ہے دیت نہیں ملے گی۔

۴۳۶۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۶۸- عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے ہاتھ گھسیٹا دوسرے کے دانت نکل پڑے۔ پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ کے پاس گیا آپ نے اس کو لغو کر دیا اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اس کا گوشت کھالے۔

۴۳۶۹- صفوان بن یعلیٰ سے روایت ہے یعلیٰ بن امیہ کے ایک نوکر نے (جھگڑا کیا ایک شخص سے) دوسرے نے اس کا ہاتھ دانت سے کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ گھسیٹا تو دوسرے کے دانت گر پڑے۔ پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ کے پاس گیا آپ نے اس کو لغو کر دیا اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اس کا ہاتھ چبا ڈالے جیسے اونٹ چبا لیتا ہے۔

۴۳۷۰- عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا اس کے دانت نکل پڑے۔ جس کے دانت نکل آئے تھے اس نے جناب رسول اللہ سے فریاد کی آپ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے کیا یہ چاہتا ہے میں اس کو حکم دوں وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دے پھر تو اس کو چبا ڈالے اس طرح جیسے اونٹ چباتا ہے۔ اچھا تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے کر کھسیٹ (یعنی اگر تیرا جی چاہے تو اس طرح قصاص ہو سکتا ہے کہ تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے پھر کھینچ لے یا تو اس کے بھی دانت ٹوٹ جائیں گے یا تیرا ہاتھ زخمی ہوگا)۔

۴۳۷۱- اس سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے جو اوپر گزری۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( أَيْعَضُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ ))

۴۳۶۷- عَنْ يَعْلَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْتِهِ

۴۳۶۸- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَحَذَبَهُ فَسَقَطَتْ نَيْبَتُهُ فَرَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ (( أَرَدْتَ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمَهُ ))

۴۳۶۹- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُجَيْرًا يَعْلى بْنُ مُنِيَةَ عَضَّ رَجُلٌ ذِرَاعَهُ فَحَذَبَهَا فَسَقَطَتْ نَيْبَتُهُ فَرَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ (( أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ))

۴۳۷۰- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَرَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ نَيْبَتُهُ أَوْ نَبَايَاهُ فَاسْتَعْدَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَا تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ أَمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فَيْكِ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ إِذْ فَعَّ يَدَكَ حَتَّى يَعْضَهَا ثُمَّ انْتَرَعَهَا ))

۴۳۷۱- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنِيَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَقَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَرَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ نَيْبَتَاهُ يَعْنِي الَّذِي عَضَّهُ قَالَ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ (( أَرَدْتَ

أَنْ تَقْضِمَهُ كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ))

۴۳۷۲- یعلیٰ بن امیہ سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک میں اور وہ سب سے زیادہ بھروسے کا عمل ہے میرا۔ تو میرا ایک نوکر تھا وہ ایک شخص سے لڑا اور دونوں میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا۔ عطاء نے کہا مجھ سے صفوان بن یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کس نے کس کا ہاتھ کاٹا تھا۔ پھر جس کا ہاتھ کاٹا تھا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا کاٹنے والے کے منہ سے اس کا دانت گر پڑا تو وہ دونوں رسول اللہ کے پاس آئے آپ نے اس کے دانت کو لغو کر دیا (یعنی اس کی دیت نہیں دلائی)۔

۴۳۷۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب : دانتوں میں قصاص کی بیان

۴۳۷۴- حضرت انسؓ سے روایت ہے ام حارثہ ربیع کی بہن نے (جو حضرت انسؓ کی پھوپھی تھیں) ایک آدمی کو زخمی کیا (اس کا دانت توڑ ڈالا)۔ پھر انھوں نے جھگڑا کیا جناب رسول اللہ سے آپ نے فرمایا قصاص لیا جائے گا قصاص لیا جائے گا۔ ام ربیع نے کہا یا رسول اللہ! کیا فلانے سے قصاص لیا جائے گا (یعنی ام حارثہ سے) قسم خدا کی اس سے قصاص نہ لیا جائے گا۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا سبحان اللہ! ام ربیع! اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا۔ ام ربیع نے کہا نہیں قسم خدا کی اس سے کبھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ پھر ام ربیع بھی کہتی رہی یہاں تک کہ جس کا دانت ٹوٹا تھا اس کے کنبے

۴۳۷۲- عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ قَالَ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ بَلْكَ الْغَزْوَةَ أَوْتِقُ عَمَلِي عِنْدِي فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى كَانَ لِي أَحْبَبُ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدَهُمَا يَدَ الْأَخْرَ قَالَ لَقَدْ أَحْبَبْتَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الْأَخْرَ فَانْتَرَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِ فَانْتَرَعَ إِحْدَى نَيْبَتَيْهِ فَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ نَيْبَتَهُ.

۴۳۷۳- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

بَابُ إِثْبَاتِ الْقِصَاصِ فِي الْأَسْنَانِ وَمَا

فِي مَعْنَاهَا

۴۳۷۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُخْتَ الرَّبِيعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ إِنْسَانًا فَاحْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( الْقِصَاصُ الْقِصَاصُ )) فَقَالَتْ أُمَّ الرَّبِيعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ وَاللَّهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( سُبْحَانَ اللَّهِ يَا أُمَّ الرَّبِيعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللَّهِ )) قَالَتْ يَا وَاللَّهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا قَالَ فَمَا زَالَتْ حَتَّى قَبِلُوا الدِّيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۴۳۷۴) بخاری میں ہے کہ زخمی کرنے والی خود ربیع تھی اور قسم انس بن النضر نے کھائی تھی اور ام ربیع نے جو قسم کھائی اس سے جناب رسول اللہ کے حکم کا رد منظور نہ تھا بلکہ مقصود یہ تھا کہ آپ سفارش کریں مجروح کے کنبے والوں سے اور ان کو دیت پر راضی کریں اور قسم کھائی اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اللہ تعالیٰ نے ان کو سچا کر دیا۔ اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت اور مرد میں قصاص لیا جائے گا نفس اور مادون النفس دونوں میں۔ اور جمہور کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نفس میں قصاص ہوگا اور مادون النفس میں نہ ہوگا۔ اور بعضوں کے لئے

والے دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا بعض بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے ہیں کہ اگر اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کو سچا کرے گا۔

### باب: مسلمانوں کا قتل کب درست ہے

۴۳۷۵- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو جو گواہی دیتا ہے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی سچا معبود نہیں ہے اور میں اس کا پیغمبر ہوں مارنا درست نہیں مگر تین میں سے کسی ایک بات پر یا اس کا نکاح ہو چکا ہو اور وہ زنا کرے یا جان کے بدلے جان (یعنی کسی کا خون کرے) یا جو اپنے دین سے پھر جائے، مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے۔

۴۳۷۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۷۷- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ ہم کو خطبہ سنانے کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا قسم ہے اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، مسلمان کا خون کرنا درست نہیں جو گواہی دیتا ہو اس امر کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس کا بھیجا ہوا ہوں مگر تین شخصوں کا ایک تو وہ جو دین اسلام کو چھوڑ دے اور جماعت سے الگ ہو جائے۔ دوسرا وہ جس کا نکاح ہو چکا ہو اور وہ زنا کرے۔ تیسرا جان بدلے جان کے۔

۴۳۷۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ ))

### بَاب مَا يُبَاحُ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ

۴۳۷۵- عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا يَأْخُذِي ثَلَاثُ الثَّيْبِ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ ))

۴۳۷۶- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۳۷۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يَجِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا ثَلَاثَةَ نَفَرٍ التَّارِكُ الْإِسْلَامَ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ أَوْ الْجَمَاعَةَ شَكَّ فِيهِ أَحْمَدُ وَالثَّيْبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ ))

۴۳۷۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ (( وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ ))

اللہ نزدیک مطلق قصاص نہ ہوگا۔ (نووی)

(۴۳۷۵) نووی نے کہا اس حدیث سے حنفیوں نے استدلال کیا ہے کہ مسلمان ذمی کافر کے بدلے مارا جائے گا اور آزاد غلام کے بدلے۔ مگر جمہور علماء اس کے خلاف ہیں جیسے مالک اور شافعی اور احمد اور لیث۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا اپنے دین سے پھر جائے تو شامل ہے ہر ایک مرتد کو۔ پھر وہ قتل کیا جائے گا اگر توبہ نہ کرے اور شامل ہے اس کو جو بدعت یا بغاوت اختیار کر کے مسلمانوں کی جماعت سے نکل جائے۔ جیسے خوارج وغیرہ واللہ اعلم۔

باب: جس نے پہلے خون کی بنا ڈالی اس کے گناہ کا بیان  
۴۳۷۹- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول  
اللہ نے فرمایا جب کوئی خون ظلم سے ہوتا ہے تو آدم کے پہلے  
بیٹے (قائیل) پر ایک حصہ اس کے خون کا پڑتا ہے (یعنی گناہ)  
کیونکہ اس نے اول قتل کی راہ نکالی۔

۴۳۸۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: قیامت کے دن سب سے پہلے خون  
کا فیصلہ ہوگا

۴۳۸۱- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں  
میں خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۴۳۸۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے بعض  
نے ”بفضی“ کے بجائے ”بحکم“ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

باب: خون اور عزت اور مال کا حق کینا

سخت ہے

۴۳۸۳- حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ

☆ (۴۳۷۹) قائیل نے اپنے بھائی کو ناحق مارا۔ نووی نے کہا یہ حدیث ایک قاعدہ ہے اسلام کے قواعد میں سے یعنی جو کوئی بری بات نکالے  
اس کو قیامت تک گناہ ہوتا جائے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا اس کے گناہ کا ایک حصہ نکالنے والے پر پڑے گا۔ اسی طرح جو کوئی نیکی کی بنا  
ڈالے اس کو قیامت تک ثواب ہوتا ہے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا نیکی نکالنے والے کو بھی ثواب ملے گا۔ اور یہ مضمون دوسری حدیث صحیح  
میں موجود ہے۔ اتمی

☆ (۴۳۸۱) کیونکہ خون کا مقدمہ نہایت سنگین ہے اور یہ خلاف نہیں ہے اس حدیث کے کہ سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا کیونکہ نماز  
حقوق اللہ میں سب سے پہلے رہے گی اور خون حقوق العباد میں۔

☆ (۴۳۸۳) ان چار مہینوں کی حرمت مدت سے چلی آتی ہے۔ سوکے کے کافروں کا دستور تھا کہ جب ان کو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان کو

نے فرمایا زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر دیا ہو گیا جیسا اس دن تھا جب خدائے تعالیٰ نے زمین و آسمان بنائے تھے۔ برس بارہ مہینے کا ہے ان میں چار مہینے حرام ہیں (یعنی ان میں لڑنا بھڑنا درست نہیں)۔ تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں ذیقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم اور جو تھا رجب، مضر کا مہینہ جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے بیچ میں ہے بعد اس کے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں پھر آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ اس مہینہ کا کچھ اور نام رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ مہینہ ذی الحجہ کا نہیں ہم نے عرض کیا ذی الحجہ کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ پھر چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ اس شہر کا کچھ اور نام رکھیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ شہر نہیں ہے (یعنی مکہ کا شہر) ہم نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھے کہ آپ اس دن کا اور کوئی نام رکھیں گے آپ نے فرمایا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک یہ یوم النحر ہے۔ آپ نے فرمایا تو تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں (عزتیں) حرام ہیں تم پر جیسے یہ دن حرام ہے اس شہر میں اس مہینے میں (جس کی حرمت میں کسی کو شک نہیں ایسے ہی مسلمان کی جان عزت دولت بھی حرام ہے اس کا لینا بلا وجہ شرعی درست نہیں) اور قریب تم ملو گے اپنے پروردگار سے وہ پوچھے گا تمہارے عملوں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةَ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبٌ شَهْرٌ مُضَرَّ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشُعْبَانَ )) ثُمَّ قَالَ (( أَيُّ شَهْرٍ هَذَا )) قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ (( أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ )) قُلْنَا بَلَى قَالَ (( فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا )) قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ (( أَلَيْسَ الْبَلَدَةَ )) قُلْنَا بَلَى قَالَ (( فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا )) قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ (( أَلَيْسَ يَوْمَ النُّحْرِ )) قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (( فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ )) قَالَ (( مُحَمَّدٌ وَأَخْسِيهِ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا أَوْ ضَلَالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَّا لِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ

لہ مہینوں کو بدل ڈالتے جیسے محرم میں لاتے تو صفر کو محرم کر دیتے۔ اس طرح ان کم بختوں نے مہینوں کو گول مول کر ڈالا تھا کوئی مہینہ ٹھیک معلوم نہیں ہوتا تھا۔ جس سال جناب رسول اللہ نے اخیر عمر میں حجۃ الوداع کیا تو ذوالحجہ کا مہینہ دونوں حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے بھی۔ تب حضرت نے حج کے موسم میں عرفے کے دن ہزاروں آدمیوں کے رو برو یہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے اور یہ جو فرمایا مضر کا رجب تو مضر ایک قوم ہے عرب لہ



کو پھر مت ہو جانا میرے بعد گمراہ کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو (یعنی آپس میں لڑو اور ایک دوسرے کو مارو۔ یہ حضرت کی آخری نصیحت اور بہت بڑی اور عمدہ نصیحت تھی۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے تھوڑے دنوں تک اس پر عمل کیا آخر آفت میں گرفتار ہوئے اور عقبی جداتباہ کیا۔ جو حاضر ہے وہ یہ حکم غائب کو پہنچادے کیونکہ بعض وہ شخص جس کو پہنچائے گا زیادہ یاد رکھنے والا ہوگا اس وقت سننے والے سے۔ پھر فرمایا دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہنچادیا۔

۴۳۸۴- ابی بکرہ سے روایت ہے جب یوم النحر ہو تو آپ بھی اونٹ پر بیٹھے اور ایک شخص نے اس کی نکیل تھامی۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ اس دن کا کوئی اور نام لیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے کہا بے شک یہ یوم النحر ہے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک یہ ذی الحجہ ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ اس کا اور کوئی نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ شہر نہیں ہے (یعنی مکہ عرب کے لوگ شہر مکہ ہی کو بولتے تھے) ہم نے عرض کیا بے شک شہر ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں حرام ہیں جیسے اس دن اس مہینہ میں اس شہر میں حرام ہے جو حاضر ہے وہ غائب کو یہ بات پہنچادے پھر آپ متوجہ

بَعْضَ مَنْ يُبَلِّغُهُ يَكُونُ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ (( قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ فِي رِوَايَتِهِ وَرَجَبٌ مُضَرٌّ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ فَمَا تَرْجِعُوا بَعْدِي.

۴۳۸۴- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ عَلِيٌّ بِعَبْرِهِ وَأَخَذَ إِنْسَانٌ بِحِطَامِهِ فَقَالَ (( أَتَذَرُونَ أَيَّ يَوْمٍ هَذَا )) قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ (( أَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ )) قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (( فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا )) قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ (( أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ )) قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (( فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا )) قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ سِوَى اسْمِهِ قَالَ (( أَلَيْسَ بِالْبَلَدَةِ )) قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (( فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدَ الْغَائِبَ )) قَالَ ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبِشَيْنِ أُمَّلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا

لڑنے میں ان کا رجب بھی تھا جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہوتا ہے۔ ان کے مقابل دوسری قوم تھی ربیعہ وہ ماہ رمضان کو رجب کہتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ رجب وہی صحیح ہے جس کو مضر رجب کہتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا مضر بہ نسبت اور قوموں کے رجب کی بہت تعظیم کرتے تھے اس لیے رجب ان کی طرف منسوب ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

وَالْيَ حَزْبَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا.

ہوئے دو مینڈھوں کی طرف جو چیت کبرے تھے اور ذبح کیا ان کو اور ایک گلہ کی طرف بکریوں کے وہ ہم لوگوں کو بانٹ دیں۔

۴۳۷۵- چند الفاظ کے فرق سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۳۸۵- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرٍ قَالَ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرِمَامِهِ أَوْ قَالَ بِحِطَامِهِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

۴۳۸۶- حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے خطبہ پڑھا یوم النحر کو تو فرمایا یہ کونسا دن ہے؟ اور بیان کیا اسی حدیث کو جیسا اوپر گزرا، مگر اس میں عزتوں کا ذکر نہیں ہے نہ مینڈھوں کے ذبح کا اور اس کے بعد کا مضمون اس روایت میں یہ ہے جیسے تمہارے اس دن کی حرمت اس مہینے اس شہر میں اس دن تک جب ملو گے اپنے پروردگار سے آگاہ رہو میں نے پہنچا دیا۔ صحابہ کرام نے کہا ہاں پہنچا دیا (اللہ تعالیٰ کے حکم کو)۔ آپ نے فرمایا اے اللہ! تو گواہ رہو۔

۴۳۸۶- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَطَبْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا وَسَأَفُوا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ وَأَعْرَاضَكُمْ وَلَا يَذْكُرُ نَمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنٍ وَمَا بَعْدَهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ (( كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمٍ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ))

باب: قتل کا اقرار صحیح ہے اور قاتل کو مقتول کے ولی کے حوالہ کر دیں گے اور اس سے معافی کی درخواست کرنا مستحب ہے

باب صِحَّةِ الْإِقْرَارِ بِالْقَتْلِ وَتَمْكِينِ وِلِيِّ الْقَتِيلِ مِنَ الْقِصَاصِ وَاسْتِحْبَابِ طَلَبِ الْعَفْوِ مِنْهُ

۴۳۸۷- علقمہ بن وائلؓ سے روایت ہے ان کے باپ نے کہا میں جناب رسول اللہؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آیا دوسرے کو کھینچتا ہوا تمہ سے اور کہنے لگا اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کیا تو نے اس کو قتل کر دیا ہے؟ بولا اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں اس پر گواہ لاتا تب وہ شخص بولا بے شک میں نے اس کو قتل کیا ہے آپ نے فرمایا تو نے کیونکر قتل کیا؟ وہ

۴۳۸۷- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَتَلَ أَحِيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَقْتَلْتَهُ )) فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ

(۴۳۸۷) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے اتنی باتیں نکلتی ہیں بجز مومنوں کو باندھنا ان کو حاضر کرنا حاکم کے سامنے مدعی مدعا علیہ سے پہلے جواب دعویٰ لینا اگر وہ اقرار کرے تو گواہوں کی ضرورت نہ ہوگی حاکم کا درخواست کرنا مقتول کے وارث سے معافی کے لیے معافی کا درست لقب

بولامیں اور وہ دونوں درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے اتنے میں اس نے مجھ کو گالی دی مجھے غصہ آیا میں نے کلبھازی اس کے سر پر ماری وہ مر گیا جناب رسول اللہ نے فرمایا تیرے پاس کچھ مال ہے جو اپنی جان کے بدلے میں دے؟ وہ بولا میرے پاس کچھ نہیں سوا اس کملی اور کلبھازی کے آپ نے فرمایا تیری قوم کے لوگ تجھے چھڑائیں گے؟ اس نے کہا میری اتنی قدر نہیں ہے ان کے پاس تب وہ تمہے مقتول کے وارث کی طرف پھینک دیا وہ لے کر چلا جب پیٹھ موڑی تو آپ نے فرمایا اگر وہ اس کو قتل کرے گا تو اس کے برابر ہی رہے گا (یعنی نہ اس کو کوئی درجہ ملے گا نہ اس کو کوئی مرتبہ حاصل ہوگا کیونکہ اس نے اپنا حق دنیا ہی میں وصول کر لیا) یہ سن کر وہ لوٹا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے خبر پہنچی کہ آپ نے فرمایا اگر میں اس کو قتل کروں گا تو اس کے برابر ہوں گا اور میں نے تو اس کو آپ کے حکم سے پکڑا ہے۔ آپ نے فرمایا تو یہ نہیں چاہتا کہ وہ تیر اور تیرے بھائی کا گناہ سمیٹ لے۔ وہ بولا ایسا ہوگا۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا اگر ایسا ہے تو خیر اور اس کا تمہے پھینک دیا اور اس کو چھوڑ دیا۔

۴۳۸۸- علقمہ بن وائل سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ جناب رسول اللہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے مار ڈالا تھا ایک شخص کو۔ آپ نے اجازت دی مقتول کے وارث کو اس سے قصاص لینے کی اور اس کے گلے میں ایک تمہے تھا جس کو وہ کھینچ رہا تھا جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا قاتل اور مقتول

نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ (( كَيْفَ قَتَلْتُهُ )) قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَحْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّيْنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ فَقَتَلْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيهِ عَن نَفْسِكَ )) قَالَ مَا لِي مَا لِي إِلَّا كِسَائِي وَفَأَسِي قَالَ (( فَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ )) قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَاكَ فَرَمَى إِلَيْهِ بِنَسْعَتِهِ وَقَالَ (( ذُونُكَ صَاحِبُكَ )) فَاَنْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنْ قَتَلْتَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ )) فَرَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَبْنِكَ قُلْتَ (( إِنْ قَتَلْتَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ )) وَأَخَذْتَهُ بِأَمْرِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ (( بِأَنْفِكَ وَإِنَّ صَاحِبُكَ )) قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ لَعَلَّهُ قَالَ بَلَى قَالَ (( فَإِنَّ ذَاكَ كَذَلِكَ )) قَالَ فَرَمَى بِنَسْعَتِهِ وَحَلَّى سَبِيلَهُ.

۴۳۸۸- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَأَقَادَ وِلِّيَّ الْمَقْتُولِ مِنْهُ فَاَنْطَلَقَ بِهِ وَفِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ يَحْرُهَا فَلَمَّا أُذْبِرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي

لہ ہونا مقدمہ رجوع ہونے کے بعد بھی دیت کا جائز ہونا قتل عمد میں اقرار کا صحیح ہونا قتل میں۔ اتنی قاتل کو قصاص کے لیے مقتول کے وارث کے سپرد کرنا۔

(۴۳۸۸) ☆ مراد یہ قاتل اور مقتول نہیں ہیں بلکہ وہ مسلمان ہیں جو آپس میں ہتھیار لے کر ایک دوسرے کو مارنے کے لیے انھیں۔ اور اس موقع پر اس جملہ کو فرمانے سے یہ غرض تھی کہ مقتول کا وارث اپنے تئیں بھی اس میں داخل سمجھے اور معاف کر دینے پر راضی ہو جائے جیسے پہلی حدیث میں فرمایا کہ اگر قتل کرے گا تو وہ اس کے مثل ہوگا۔ جس کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ بھی اس طرح کی جہنم لہ

دونوں جہنم میں جائیں گے۔ ایک شخص اس سے جا کر ملا اور جناب رسول اللہ نے جو فرمایا تھا وہ بیان کیا۔ اس نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ اسمعیل بن سالم نے کہا میں نے یہ حبیب بن ثابت سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے ابن اشوع نے کہا کہ جناب رسول اللہ نے اس سے فرمایا تھا معاف کرنے کو لیکن اس سے انکار کیا۔

باب: پیٹ کے بچے کی دیت اور قتل خطا اور شبہ عمد کی

### دیت کا بیان

۴۳۸۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتیں لڑیں اور ایک نے دوسری کو مارا اس کا بچہ گر پڑا۔ تب جناب رسول اللہ نے حکم کیا ایک غلام یا لونڈی دینے کا۔

۴۳۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لیمان کی عورت کے پیٹ کے بچے میں ایک غلام یا ایک لونڈی کا حکم کیا پھر جس عورت کے لیے بردہ دینے کا حکم ہوا وہ مر گئی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کا ترکہ اس کے بیٹوں اور خاوند کو ملے گا اور دیت مارنے والے کے کنبے والوں پر ہے۔

۴۳۹۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو عورتیں ہذیل

النَّارِ)) فَأَتَى رَجُلٌ الرَّجُلَ فَقَالَ لَهُ مَقَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَلَى عَنْهُ قَالَ إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَأَلَهُ أَنْ يَغْفُوَ عَنْهُ فَأَبَى.

بَاب دِيَةِ الْجَنِينِ وَوُجُوبِ الدِّيَةِ فِي قَتْلِ الْخَطَا وَشَبْهِ الْعَمْدِ عَلَى عَاقِلَةِ الْجَانِي

۴۳۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَيْلٍ رَمَتَا إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بَغْرَةَ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ

۴۳۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحِيَانَ سَقَطَ مَيْتًا بَغْرَةَ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ النَّبِيَّ قَضَى عَلَيْهَا بِالْبَغْرَةِ تُؤْفِقُ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَنْ مِيرَئَهَا لَبِنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا.

۴۳۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْتَلْتُ امْرَأَتَانِ

تہ میں جائے گا حالانکہ یہ مقصود نہیں کیونکہ وہ تو آپ کے حکم سے اپنے حق کے لیے مارا تھا۔ عربی میں ایسے کلام کو تعریض کہتے ہیں اور یہ جائز ہے کسی مصلحت سے بشرطیکہ صدق ہو کیونکہ انبیاء پر کذب محال ہے بلکہ علماء نے کہا ہے کہ مصلحت کے لحاظ سے تعریض مستحب ہے۔ مثلاً خون کرنے والا ہو اور یہ مسئلہ پوچھے کہ خونی کی توبہ درست ہے؟ وہ اس کے جواب میں یوں کہے کہ ابن عباس سے بہ صحت منقول ہے کہ قاتل کی توبہ درست نہیں اگرچہ مفتی کے نزدیک ابن عباس کا یہ قول صحیح نہ ہو۔ (مختصر انووی)

(۴۳۸۹) ☆ خواہ بچہ ہو یا بچی۔ نووی نے کہا یہ اس صورت میں ہے جب بچہ مردہ نکلے اور اگر زندہ نکلے پھر مر جائے تو اس میں پوری ذیت واجب ہوگی یعنی سوانٹ مرد کے لیے اور پچاس عورت کے لیے اور یہ دیت عاقلہ پر ہوگی نہ کہ مجرم کی ذات پر۔ یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور نبل کوفہ کا اور مالک اور اہل بصرہ کے نزدیک مجرم کی ذات پر ہوگی اور شافعی کے نزدیک مجرم پر کفارہ بھی ہوگا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفارہ نہ ہوگا۔ (اتنی نووی)

(۴۳۹۱) ☆ یعنی پیٹ کا بچہ دوسری روایت میں ہے کہ ڈیرے کی لکڑی سے مارا۔ نووی نے کہا مراد چھوٹا پتھر اور چھوٹی لکڑی ہے لہ

(ایک قبیلہ ہے) کی لڑیں ایک نے دوسری کو پتھر سے مارا۔ وہ بھی مر گئی اور اس کا بچہ بھی مر گیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اس کے بچے کی دیت ایک غلام ہے یا ایک لونڈی اور عورت کی دیت مارنے والی کے کنبے والے دیں اور اس عورت کا وارث اس کا لڑکا ہوگا اور جو وارث اس کے ساتھ ہوں۔ حمل بن تاوان نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیونکر تاوان دیں اس کا جس نے نہ پیانہ کھایا نہ بولانہ چلایا یہ تو گیا آیا (یعنی لغو ہے)۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا یہ کاہنوں کا بھائی ہے ایسی قافیہ دار عبارت بولنے کی وجہ سے۔

۳۳۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ اس عورت کا وارث اس کا لڑکا ہوگا اور جو وارث اس کے ساتھ ہوں اور نہ نام ہے حمل بن مالک بن نابتہ کا بلکہ یہ ہے کہ کسی نے کہا ہم کیونکر دیت دیں ایسے کی جس نے نہ پیانہ کھایا نہ بولانہ چلایا یہ تو گیا آیا۔

۳۳۹۳- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو ڈیرے کی لکڑی سے مارا۔ وہ حاملہ تھی مر گئی۔ ان میں سے ایک بنی لیمان کی عورت تھی جناب رسول اللہ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والوں سے دلائی اور پیٹ کے بچے کی دیت ایک بردہ مقرر کی۔ ایک شخص جو قاتلہ کی قوم سے تھا بولا ہم کیونکر تاوان دیں اس کا جس نے نہ پیانہ کھایا نہ چلایا ایسا گیا آیا۔ آپ نے فرمایا بدویوں کی طرح قافیہ دار عبارت بولتا ہے اور واجب کیا ان پر دیت کو۔

مِنْ هٰذِهِ فَرَمَتْ اِخْذَاهُمَا الْاٰخِرَىٰ بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاحْتَصَمُوا اِلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَضَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ دِيَةَ حَبِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضَىٰ بِدِيَةِ الْمَرْءِ عَلٰى عَاقِلِيْهَا وَوَرَثِيْهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلٌ بِنُ الْبَاغِيَةِ الْهُذَلِيَّةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُغْرِمُ مَنْ لَا شَرْبَ وَلَا اَكْلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ )) مِنْ اَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ.

۴۳۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اقْتَلَتْ امْرَأَتَانِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَوَرَثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ وَقَالَ فَقَالَ قَائِلٌ كَيْفَ نَعْمَلُ وَلَمْ يُسَمِّ حَمَلَ بِنِ مَالِكِ.

۴۳۹۳- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتْ امْرَأَةٌ ضَرْبَتَهَا بَعْمُودٍ فَسَطَّاطٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَاِخْذَاهُمَا لِحَبِيْبِيَّةٍ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصْبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةٌ لِمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصْبَةِ الْقَاتِلَةِ اَنْغْرِمُ دِيَةَ مَنْ لَا اَكْلَ وَلَا شَرْبَ وَلَا اسْتَهَلَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( اَسْجَعُ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ )) قَالَ وَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ.

تو جس سے اکثر آدمی نہیں مرتا وہی شبہ عمد ہے اس میں کنبے والوں پر دیت لازم آتی ہے اور مجرم پر قصاص نہیں ہوتا نہ اس کی ذات پر دیت آتی ہے امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

علماء نے کہا آپ نے اس کی برائی کی دو وجہوں سے ایک تو یہ کہ اس نے حکم شرع کے باطل کرنے کے لیے ایسی تقریر کی دوسری یہ کہ تقریر میں تکلف کیا اور بناوٹ کی۔ اور اس قسم کا سجع مذموم ہے نہ کہ وہ سجع جو احادیث میں وارد ہوا ہے اور خلاف شرع نہ ہو۔

۴۳۹۴- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے فرمایا قاتلہ کے کنبے والے دیت دیں گے۔ مقتولہ پیٹ سے تھی آپ نے پیٹ کے بچے کی دیت ایک بردہ دلایا۔ قاتلہ کے کنبے والوں میں سے ایک شخص بولا ہم کیونکر دیت دیں اس کی جس نے نہ کھایا نہ پیانہ رویانہ چلایا یہ تو گیا۔ آپ نے فرمایا انواروں کی طرح مسجع اور مقفی بولتا ہے۔

۴۳۹۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۹۶- حدیث وہی ہے جو اوپر گزری۔

۴۳۹۷- مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بچے کی دیت کے باب میں۔ مغیرہ بن شعبہ نے کہا رسول اللہ نے حکم دیا اس میں ایک بردے کا۔ حضرت عمرؓ نے کہا مغیرہ سے اور کسی شخص کو لاجو تیرے ساتھ گواہی دے۔ پھر محمد بن مسلمہ نے مغیرہ کے موافق بیان کیا۔

۴۳۹۴- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَتَلَتْ صُرْتَهَا بِعُمُودٍ فُسْطَاطٍ فَأَتَيْتُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى عَلَيَّ عَاقِبَتَهَا بِالذِّبَةِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَقَضَى فِي الْحَبِينِ بَغْرَةَ فَقَالَ بَعْضُ عَصَبَتِهَا (( أَنْدِي مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ قَالَ فَقَالَ سَجَعٌ كَسَجَعِ الْأَعْرَابِ ))

۴۳۹۵- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ حَرِيرٍ وَمُفْضَلٍ.

۴۳۹۶- عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِمُ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَاسْقَطْتُ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَضَى فِيهِ بَغْرَةَ وَجَعَلَهُ عَلَى أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ دِيَةَ الْمَرْأَةِ.

۴۳۹۷- عَنْ الْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ الْآخِرَانِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَا النَّاسَ فِي امْتِلاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِيهِ بَغْرَةَ عَبْدٍ أَوْ أُمَةٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ ابْنِي بَعْنُ يَشْهَدُ مَعَكَ قَالَ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ.



## کتاب الحدود

### حدوں کے مسائل

باب: چوری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان

۳۳۹۸- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھ پاؤں دینا یا زیادہ کے مال میں کاٹتے۔

۳۳۹۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۰۰- ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا چور کا ہاتھ نہ کاٹ جائے گا مگر چوتھائی دینا یا زیادہ کی چوری میں۔

۳۳۰۱- ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے انھوں نے سنا جناب رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا مگر چوتھائی دینا یا زیادہ میں۔

۳۳۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

۳۳۰۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ حَدِّ السَّرِقَةِ وَنَصَابِهَا

۴۳۹۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ السَّارِقَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

۴۳۹۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۴۴۰۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا )).

۴۴۰۱- عَنْ عَائِشَةَ تَحَدَّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ )).

۴۴۰۲- عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا )).

۴۴۰۳- عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

(۳۳۹۸) ☆ نووی نے کہا چور کا ہاتھ بالا جماع کاٹا جائے گا لیکن چوری کے نصاب میں علماء کا اختلاف ہے۔ اہل ظاہر کے نزدیک کچھ نصاب کی شرط نہیں بلکہ قلیل و کثیر ہر چیز کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور یہی قول ہے ابن بنت شافعی کا اور یہی منقول ہے حسن بصری اور خوارج سے اور جمہور علماء کے نزدیک نصاب شرط ہے۔ اب اختلاف ہے اس کی مقدار میں۔ تو امام شافعی کے نزدیک نصاب ربع دینار ہے سونے کا یا اس قدر مالیت کی اور کوئی چیز اور مالک اور احمد اور اسحاق کے نزدیک ربع دینار یا تین درم اور ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک پانچ درم اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دس درم اور صحیح شافعی کا قول ہے اور باقی اقوال مردود ہیں اور مخالف ہیں حدیث صریح کے۔ (مختصر)

۴۴۰۴- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے چور کا ہاتھ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نہیں کٹا ڈھال سے کم قیمت میں جھگہ ہو یا ترس۔ یہ دونوں قیمت دار ہیں (جھگہ بتقدیم جائے مہملہ مفتوحہ پھر جیم مفتوحہ اور ترس دونوں ڈھال کو کہتے ہیں۔ اسی طرح جمن اس کو کہتے ہیں جس سے آڑ کی جائے۔

۴۴۰۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۰۶- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا سپر کی چوری میں جس کی قیمت تین درم تھی۔

۴۴۰۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ بعض نے ”قیمتہ“ کی جگہ ”نمنہ“ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۴۴۰۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالیٰ چور پر، چراتا ہے انڈے کو پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اس کا اور چراتا ہے رسی کو پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اس کا۔

۴۴۰۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۰۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ تُقَطَّعْ يَدُ سَارِقٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَقْلٍ مِنْ نَمْنِ الْمِجَنِّ حَقْفَةٍ أَوْ تَرَسٍ وَكِلَاهُمَا ذُو نَمْنٍ.

۴۴۰۵- عَنْ أَبِي أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّؤَاسِيِّ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةَ وَهُوَ يَوْمِيذٍ ذُو نَمْنٍ.

۴۴۰۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ.

۴۴۰۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ قِيمَتُهُ وَبَعْضُهُمْ قَالَ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ.

۴۴۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَعْنَهُ اللَّهُ السَّارِقُ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ )).

۴۴۰۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ (( إِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَإِنْ سَرَقَ بَيْضَةً )).

(۴۴۰۶) ☆ یہ حدیث دلیل ہے مالک اور احمد اور اسحاق کی اور شافعی نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ اس وقت میں تین درم چوتھائی دینار کے ہونگے۔

(۴۴۰۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر معین پر لعنت کرنا درست ہے جیسے کوئی کہے لعنت ہے ظالم پر یا کاذب پر یا بے ایمان پر اور کسی کا نام نہ لے اور بعضوں نے معین پر بھی لعنت کو درست رکھا ہے جب تک اس پر حد نہ پڑے اور جب حد پڑ جائے تو درست نہیں کیونکہ حد سے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

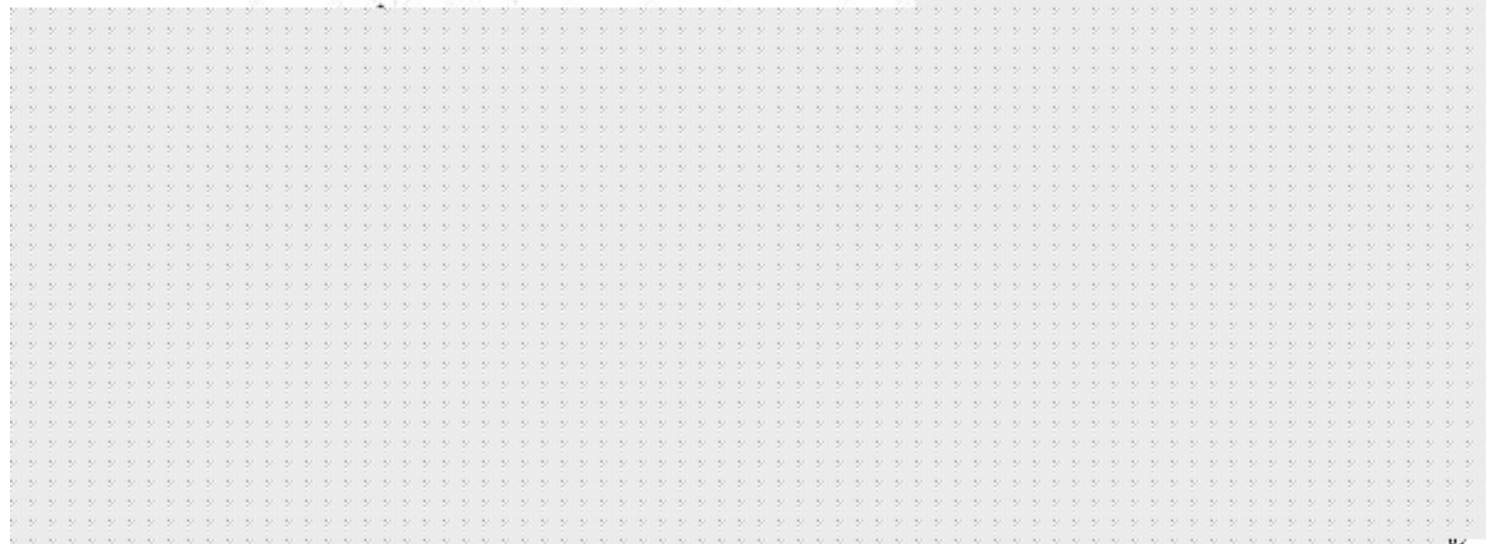


بَابِ قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيفِ وَغَيْرِهِ  
وَالنَّهْيِ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

٤٤١٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَحْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَحْتَرِي عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ حُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: چور اگرچہ شریف ہو اس کا ہاتھ کاٹنا اور حدوں میں سفارش نہ کرنا

٣٣١٠- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے قریش کو فکر پیدا ہوئی مخزومی عورت کی چوری کرنے سے (کیونکہ وہ قوم کی شریفہ تھی)۔ انھوں نے کہا کون کہہ سکتا ہے اس باب میں جناب رسول اللہ سے؟ لوگوں نے کہا اتنی جرات تو کسی میں نہیں البتہ اسامہ جو جناب رسول اللہ کا چہیتا ہے وہ کہے تو کہے (کیونکہ اسامہ



چورس زمانہ اس پر چور رہا۔ اس باب میں اس پر ایسا کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔ قسم خدا کی اگر فاطمہ چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں گا۔

٣٣١١- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی کہ قریش کو فکر اس عورت کی جس نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ

٤٤١١- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَقَالُوا مَنْ

(٣٣١٠) کیونکہ جو قاعدہ اور قانون بنایا جائے وہ سب پر بلا لحاظ چلنا چاہیے ورنہ ملک برباد ہوگا حکومت تباہ ہو جائے گی۔ ان مسلمان جو سب سے زیادہ ایک زمانے میں قانون کے خصوصاً قانون الہی کے پابند تھے اب سب قوموں سے بڑھ کر بے قانون اور رہے ہیں۔ ان لوگوں میں نہ مذہبی قانون باقی رہا ہے نہ ملکی۔ ہر شخص شتر بے مہار ہے اور بعض بے وقوف اس کو آزادی اور حریت میں حالانکہ حریت یہی ہے کہ انسان قانون کا پابند ہو کر اپنے اپنے منافع کے حاصل کرنے میں بلا خوف و خطر مشغول رہیں اور زیادہ مطیع اور منقاد اور وابستہ قانون ہوں۔ یہ حدیث بھی عقلمندوں کے نزدیک حضرت کی نبوت کی کھلی دلیل ہے اتنا عدل اور انصاف اور خدا پرستی اور راست بازی ایسی تاثریت یافتہ قوم میں جیسے اس زمانے میں عرب تھے بغیر خداوند کریم کی تعلیم اور امداد کے سمجھ میں نہیں آتی۔

نہ کی بیٹی

ایت سے پیدا ہوئی مہارک

س ہے کہ بے قاعدہ ہو نیال کرتے سب ایسی خالص آتی۔

میں جب مکہ فتح ہوا چوری کی لوگوں نے کہا کون کہے گا اس باب میں جناب رسول اللہ ﷺ سے انھوں نے کہا اتنی جرأت کون کر سکتا ہے آپ کے سامنے سو اسامہ بن زید کے جو چہیتا ہے جناب رسول اللہ ﷺ کا آخر وہ عورت جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئی اسامہ نے سفارش کی، آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا غصے سے اور فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی حد میں سفارش کرتا ہے اسامہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ میرے لیے دعا کیجئے معافی کی۔ جب شام ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسے اس کو شایان شان ہے پھر فرمایا بعد اس کے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کیا اسی بات نے کہ جب ان میں عزت دار آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب ناتواں کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور میں تو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہؓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا (ہاتھ کاٹنے کے) بعد وہ چور عورت اچھی ہو گئی اور اس نے نکاح کر لیا۔ وہ میرے پاس آتی میں اس کے مطلب کو جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کر دیتی۔

۳۴۱۲- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک عورت مخزومی اسباب مانگ کر لیتی پھر مکر جاتی۔ تو جناب رسول اللہ نے حکم فرمایا اس کا ہاتھ کاٹنے کے لئے۔ اس کے لئے لوگوں نے اسامہ سے سفارش کی اسامہ نے جناب رسول اللہ سے کہا۔ پھر اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

۳۴۱۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا وَمَنْ يَحْتَرِي عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأْتِي بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ (( أَتَشْفَعُ فِي حَدِّ مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ )) فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاحْتَطَبَ فَأْتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ (( أَمَا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنِّي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِنِكَ السَّرَاةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَطَعْتُ يَدَهَا )) قَالَ يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنْتَ تَوْبَتَهَا بَعْدُ وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۴۴۱۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَحْجِدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَقْطَعَ يَدَهَا فَأْتَنِي أَهْلُهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ.

۴۴۱۳- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَأْتَنِي بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۴۱۲) یعنی یہ بھی اس کی عادت تھی نہ یہ کہ ہاتھ اسی جرم میں کٹا کیونکہ لے کر مکر جانا سرقہ نہیں ہے بلکہ خیانت ہے۔ اکثر ائمہ کا بھی یہی قول ہے اور احمد اور اسحق کے نزدیک اس میں بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

فَعَادَتْ بِأَمِّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (( وَاللَّهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقَطَعْتُ )) .

### بَابُ حَدِّ الزَّانِي

### باب: زنا کی حد کا بیان

۴۴۱۴- عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا مجھ سے سیکھ لو سیکھ لو مجھ سے (شرع کی باتیں)۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے ایک راہ نکالی۔ جب بکر زنا کرے بکر سے تو سو کوڑے لگاؤ اور ایک سال کے لیے ملک سے باہر کر دو اور شیب سے کرے تو سو کوڑے لگاؤ پھر پتھروں سے مار ڈالو۔

۴۴۱۴- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبَكْرُ بِالْبَكْرِ جَلْدًا مِائَةً وَنَفْيًا سَنَةً وَالثَّيْبُ بِالثَّيْبِ جَلْدًا مِائَةً وَالرَّجْمُ )) .

۴۴۱۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۱۵- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

۴۴۱۶- عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا مجھ سے سیکھ لو سیکھ لو مجھ سے (شرع کی باتیں)۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے ایک راہ نکالی۔ جب بکر زنا کرے اور بکر سے تو سو کوڑے لگاؤ اور ایک سال کے لیے ملک سے باہر کر دو اور شیب سے کرے تو سو کوڑے لگاؤ پھر پتھروں سے مار ڈالو۔

۴۴۱۶- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ كُرْبٌ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ قَالَ فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَقِيَنِي كَذَلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ (( خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيْبُ بِالثَّيْبِ وَالْبَكْرُ بِالْبَكْرِ جَلْدًا مِائَةً ثُمَّ رَجْمًا بِالْحِجَارَةِ وَالْبَكْرُ جَلْدًا مِائَةً ثُمَّ نَفْيًا سَنَةً )) .

۴۴۱۷- وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں ایک سال کی مدت اور کوڑوں کا شمار نہیں ہے۔

۴۴۱۷- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا (( الْبَكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى وَالثَّيْبُ يُجْلَدُ )) .

(۴۴۱۴) ☆ نووی نے کہا بکر جب زنا کرے بکر سے یا شیبہ سے تو ہر حال میں بکر کو سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن ہو گا اور شیبہ کو رجم کریں گے اسی طرح شیبہ اگر زنا کرے باکرہ سے تو شیبہ کو رجم کریں گے اور باکرہ کو سو کوڑے لگائیں گے اور ایک برس کے لیے جلا وطن کریں گے اور بکر سے مراد وہ مرد یا عورت ہے جس نے بزکاح صحیح جماع نہ کیا ہو اور وہ آزاد اور عاقل اور بالغ ہو اگرچہ کافر ہو اور علماء نے اجماع کیا ہے کہ بکر زانی کو سو کوڑے لگائیں گے اور شیبہ کو رجم کریں گے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ خوارج اور بعض معتزلہ سے منقول ہے کہ انھوں نے رجم کا انکار کیا ہے اور شیبہ کو پہلے کوڑے لگائے جائیں گے پھر رجم کریں گے اسحاق اور داؤد اور اہل ظاہر اور بعض شافعیہ کا یہی قول ہے اور جمہور علماء کے نزدیک صرف رجم کافی ہے اور بکر کو ایک سال کے لیے جلا وطن کریں گے مرد ہو یا عورت امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور حسن کے نزدیک نفی واجب نہیں ہے اور مالک اور اوزاعی نے کہا کہ عورتوں پر نفی نہیں ہے۔ اتنی مختصر۔

وَيُرْجَمُ)) لَا يَذُكُرَانِ سَنَةً وَلَا مِائَةَ.

### بَاب رَجْمِ الثَّيْبِ فِي الزَّوْنِي

٤٤١٨ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَحْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ.

٤٤١٩ - عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

### بَاب مَنْ اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزَّوْنِي

٤٤٢٠ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ

### باب: شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے کا بیان

٣٣١٨ - عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ جناب رسول اللہؐ کے منبر پر بیٹھے تھے انھوں نے کہا اللہ جل شانہ نے حضرت محمدؐ کو بھیجا حق کے ساتھ اور ان پر کتاب اتاری اسی کتاب میں رجم کی آیت تھی۔ (اشیخ واشیخہ اذا زینا فارجموہما) لیکن اس کی تلاوت موقوف ہو گئی اور حکم باقی ہے۔ ہم نے اس آیت کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا تو رجم کیا۔ جناب رسول اللہؐ نے اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا میں ڈرتا ہوں جب زیادہ مدت گزرے تو کوئی یہ نہ کہنے لگے ہم کو اللہ کی کتاب میں رجم نہیں ملتا پھر گمراہ ہو جائے اس فرض کو چھوڑ کر جس کو اللہ تعالیٰ نے اتارا (یہ کہنا حضرت عمرؓ کا صحیح ہوا اور خوارج نے یہی کہا اور گمراہ ہوئے)۔ بے شک رجم حق ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس شخص پر جو مھسن ہو کر زنا کرے مرد ہو یا عورت جب گواہ قائم ہوں زنا پر یا حمل نمود ہو یا خود اقرار کرے۔

٣٣١٩ - اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

### باب: جو شخص زنا کا اعتراف کر لے اس کا بیان

٣٣٢٠ - ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص مسلمانوں میں سے آیا جناب رسول اللہؐ کے پاس مسجد میں اور پکارا آپ کو۔ کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر

(٣٣١٨) ☆ نووی نے کہا یہ حضرت عمرؓ کا مذہب ہے کہ عورت کا جب خاوند اور مولیٰ نہ ہو پھر حمل نمود ہو تو اس کو زنا کی حد لگائیں گے اور مالکؒ کا بھی یہی قول ہے بشرطیکہ جبر اجتماع کرنا ثابت نہ ہو اور وہ عورت پر دیکھی نہ ہو جو یہ کہے کہ حمل خاوند سے ہے۔ یا مولیٰ سے ہے۔ اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک صرف حمل کے نمود ہونے سے حد نہ پڑے گی جب تک زنا کے گواہ نہ ہوں یا زنا کا اقرار نہ کرے۔ (٣٣٢٠) ☆ ابو حنیفہ اور اہل کوفہ اور احمد کا یہی قول ہے کہ زنا ثابت نہیں ہوتا جب تک چار بار اقرار نہ کرے اور امام مالکؒ اور شافعی کے نزدیک ایک بار اقرار کافی ہے بدلیل دوسری حدیث کے اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک چار مجلسوں میں چار بار اقرار کرنا چاہیے۔

اس لیے کہ شاید اب بھی اپنے قول سے پھر جائے اور مسلمان کی جان سلامت رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس لئے

لیا وہ دوسری طرف سے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ چار بار اس نے اقرار کیا۔ جب چار بار اقرار کر چکا۔۔۔ تو آپ نے اس کو بلایا اور پوچھا تو دیوانہ تو نہیں ہے؟ وہ بولا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو مھسن ہے (یعنی شیب ہے۔ اس کے معنی اوپر گزرے۔) وہ بولا ہاں۔ تب آپ نے صحابہ سے فرمایا اس کو لے جاؤ اور سنگسار کرو (اس سے معلوم ہوا کہ امام کا خود شریک ہونا ضروری نہیں)۔ جابر نے کہا ہم نے اس کو رجم کیا عید گاہ میں (یا جناز گاہ میں نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عید اور جنازہ کی نماز کے لیے جو میدان ہو اس کا حکم مسجد کا نہیں ہے)۔ جب پتھروں کی تیزی اس کو معلوم ہوئی تو بھاگا۔ پھر ہم نے اس کو حرہ میں پایا وہاں پتھروں سے مار ڈالا۔

۴۴۲۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۲۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۲۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى تَنَى ذَلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( أَيْبُكَ جُنُونٌ )) قَالَ لَا قَالَ (( فَهَلْ أَحْصَنْتَ )) قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ )) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَدْلَقْتُهُ الْحِجَارَةَ هَرَبَ فَأَذْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ.

۴۴۲۱- وَرَوَاهُ اللَّيْثُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۴۴۲۲- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَيْضًا وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَمَا ذَكَرَ عُقَيْلٌ.

۴۴۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تھ کی قوم والوں سے اس کا حال پوچھا۔ انھوں نے کہا وہ خاصا ہوشیار آدمی ہے۔ اس سے یہ نکلا کہ مجنون کا اقرار صحیح نہیں اور نہ اس پر حد واجب ہے اور اس پر اجماع ہے۔ (نووی)

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا شافعی اور احمد کے نزدیک جس نے زنا کا اقرار کیا ہو اور وہ پتھر مارتے وقت بھاگے تو اس کو چھوڑ دینا چاہیے پھر اگر وہ اقرار سے پھر جائے تو اسکو چھوڑ دیں گے ورنہ رجم کریں گے۔ اور مالک کے نزدیک اس کا پچھا کر کے مار ڈالنا چاہیے اور حضرت امام شافعی کی دلیل وہ ہے جو ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا۔ (اتحیی مختصراً)

۴۴۲۴- جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے معاذ بن مالکؓ کو دیکھا جب وہ لائے گئے جناب رسول اللہؐ کے پاس وہ ایک شخص تھے ٹھکنے، ننگے ان پر چادر نہ تھی (یعنی اس وقت ان کا بدن ننگا تھا)۔ انھوں نے چار بار زنا کا اقرار کیا۔ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا شاید تو نے (بوسہ لیا ہو گا یا مساس کیا ہو گا)؟ معاذ بولا نہیں قسم خدا کی اس نالائق نے زنا کیا جب آپ نے ان کو رجم کیا۔ پھر فرمایا جب ہم نکلتے ہیں جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور آواز کرتا ہے بکری کی سی آواز (جیسے بکری جماع کے وقت چلاتی ہے) اور دیتا ہے کسی کو تھوڑا دودھ (یعنی جماع کرتا ہے۔ دودھ سے مراد منی ہے) قسم خدا کی اگر اللہ مجھ کو قدرت دے گا ایسے کسی پر تو میں اس کو سزا دوں گا (تاکہ دوسروں کو عبرت ہو)۔

۴۴۲۵- جابر بن سمرہ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ کے پاس ایک ٹھگنا شخص گھٹیللا مضبوط ازار باندھے ہوئے آیا۔ اس نے زنا کیا تھا۔ آپ نے دوبار اس کی بات کو نالا پھر حکم کیا وہ سنگسار کیا گیا۔ بعد اس کے آپ نے فرمایا جب ہم نکلتے ہیں خدا کی راہ میں جہاد کے لیے تو کوئی نہ کوئی تم میں سے پیچھے رہ جاتا ہے اور بکری کی طرح آواز کرتا ہے، کسی عورت کو تھوڑا دودھ دیتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جب میرے قابو میں ایسے شخص کو دے گا میں اس کو ایسی سزا دوں گا جو نصیحت ہو دوسروں کے لیے۔ راوی نے کہا میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے بیان کی انھوں نے کہا آپ نے چار بار اس کی بات کو نالا۔

۴۴۲۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۲۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَعْضَلُ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( فَلَعَلَّكَ )) قَالَ لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى الْأَجْرُ قَالَ فَرَجَمَهُ ثُمَّ حَطَبَ فَقَالَ (( أَلَا كَلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَيْبٌ كَتِيبِ النَّيْسِ يَمْنَحُ أَحَدَهُمُ الْكُتْبَةَ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ يُمَكِّنِي مِنْ أَحَدِهِمْ لَأُنْكَلْتُهُ عَنْهُ ))

۴۴۲۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَصِيرٍ أَشْعَثَ ذِي عَضَلَاتٍ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَقَدْ زَنَى فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرَجِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( كَلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَخَلَّفَ أَحَدُكُمْ نَيْبٌ نَيْبِ النَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدَاهُمْ الْكُتْبَةَ إِنْ وَاللَّهِ لَا يُمَكِّنِي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا )) أَوْ نَكَلْتُهُ قَالَ فَحَدَّثْتُهُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

۴۴۲۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَوَأَفَقَهُ

(۴۴۲۴) بوسہ لیا ہو گا یا مساس کیا ہو گا مقصود حضرت کا یہ تھا کہ وہ اپنے اقرار سے پھر جائے اور اس کی جان بچ جائے۔ اس حدیث سے یہ نکلا جو زنا کا اقرار کرے امام اس کو اس طرح سے تعلیم دے اور اگر وہ پھر جائے تو اس سے مواخذہ نہ کرے اور یہ تعلیم حقوق العباد میں درست نہیں نہ پھر ناان میں صحیح ہے۔

شَبَابَةٌ عَلَى قَوْلِهِ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي  
غَامِرٍ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

٤٤٢٧- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقُّ مَا بَلَغَنِي  
عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ (( بَلَغَنِي أَنَّكَ  
وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ )) قَالَ نَعَمْ قَالَ فَشَهِدْ  
أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرَجِمَ

٤٤٢٨- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ  
يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ فَاحِشَةً فَأَقِمَهُ  
عَلَيَّ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا قَالَ  
ثُمَّ سَأَلَ قَوْمَهُ فَقَالُوا مَا نَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا إِلَّا أَنَّهُ  
أَصَابَ شَيْئًا يَرَى أَنَّهُ لَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يُقَامَ  
فِيهِ الْحَدُّ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا أَنْ نَرْجُمَهُ قَالَ فَاذْهَبْنَا بِهِ إِلَى  
بَقِيعِ الْغَرْقَدِ قَالَ فَمَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ قَالَ  
فَرَمَيْنَاهُ بِالْعَظْمِ وَالْمَدْرِ وَالْخَرْفِ قَالَ فَاشْتَدَّ  
وَاشْتَدَّذَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عَرْضَ الْحَرَّةِ  
فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِحِلْمَايِدِ الْحَرَّةِ يَعْنِي  
الْحِجَارَةَ حَتَّى سَكَتَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَظِييًا مِنَ الْعَشِيِّ فَقَالَ  
(( أَوْ كَلَّمَا انْطَلَقْنَا غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا لَهُ نَيْبٌ كَنَيْبِ التَّيْسِ

٣٣٢٤- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ  
نے ماعز بن مالکؓ سے پوچھا جو خبر میں نے تیری سنی ہے وہ سچ ہے؟  
ماعز نے کہا وہ کیا خبر ہے؟ آپ نے فرمایا تو نے جماع کیا فلاں  
لوگوں کی لونڈی سے۔ ماعزؓ نے کہا ہاں سچ ہے۔ پھر اس نے چار بار  
اقرار کیا۔ آپ نے حکم کیا پتھروں سے مارا گیا۔

٣٣٢٨- ابو سعیدؓ سے روایت ہے ایک شخص قبیلہ اسلم کا جس کا  
نام ماعز بن مالکؓ تھا جناب رسول اللہؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ  
سے گناہ ہوا ہے تو سزا دیجئے مجھ کو۔ جناب رسول اللہؐ نے کئی بار اس  
کی بات کو ٹال دیا پھر آپ نے اس کی بات کو ٹال دیا۔ پھر آپ نے  
اس کی قوم سے پوچھا اس کا حال (کہیں مجنون تو نہیں ہے)۔ انھوں  
نے کہا اس کو کوئی بیماری نہیں مگر اس سے ایسا کام ہو گیا ہے وہ  
سمجھتا ہے اس کا کوئی علاج نہیں سوا حد قائم کرنے کے پھر وہ لوٹ  
کر آیا رسول اللہؐ کے پاس اور آپ نے حکم کیا ہم کو اس کے رجم  
کرنے کا ہم اس کو لے کر چلے بقیع الغرقہ (مدینہ کا قبرستان ہے  
یا اللہ میرا مدفن بقیع کو کر دے) کی طرف نہ ہم نے اس کو باندھنا  
اس کے لیے گڑھا کھودا۔ ہم نے اس کو مارا ہڈیوں اور ڈھیلیوں اور  
ٹھیکروں سے۔ وہ دوڑ کر بھاگا ہم بھی اس کے پیچھے بھاگے یہاں  
تک کہ حرہ میں آیا۔ وہاں نمود ہوا تو ہم نے حرہ کے پتھروں سے  
مارا وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر شام کو جناب رسول اللہؐ خطبہ پڑھنے کو  
کھڑے ہوئے اور فرمایا جب ہم چلتے ہیں اللہ کی راہ میں جہاد کو کوئی  
نہ کوئی ہمارے پیچھے رہ کر بکری کی آواز کرتا ہے۔ مجھ پر ضروری

(٣٣٢٨) ☆ باندھنا تو کسی کے نزدیک ضروری نہیں گڑھا کھودنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ مالکؓ اور ابو حنیفہؓ اور احمدؓ کے نزدیک مرد یا  
عورت کسی کے لیے گڑھا نہ کھودنا چاہیے اور قتادہ اور ابو ثور اور ابو یوسف کے نزدیک دونوں کے لیے گڑھا کھودنا چاہیے اور ابو حنیفہؓ سے بھی ایک  
روایت یہی ہے اور مالکیہ کے نزدیک جس کا رجم شہادت سے ہو اس کے لیے گڑھا کھودیں اور جس کا اقرار سے ہو اس کے لیے نہ کھودیں۔ لہذا

ہے جو کوئی شخص ایسا کرے میرے پاس لایا جائے تو میں اس کو سزا دوں۔ پھر نہ آپ نے دعا کی اس کے لیے نہ اس کو برا کہا (دعا اس لیے نہیں کی کہ اور کوئی اس طمع سے یہ کام نہ کر بیٹھے اور برا اس لیے نہیں کہا کہ اس کے گناہ کا تدارک ہو گیا اور اس کی توبہ قبول ہو گئی)۔

۴۴۲۹- وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ شام کو خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کی پھر فرمایا بعد اس کے کیا حال ہے لوگوں کا جب ہم جہاد کو جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور ایسی آواز نکالتا ہے جیسے بکری۔ اخیر تک۔

۴۴۳۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۳۱- بریدہ سے روایت ہے ماعز بن مالک رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! پاک کیجئے مجھ کو۔ آپ نے فرمایا ارے چل اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگ اور توبہ کر تھوڑی دور وہ لوٹ کر گیا پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ پاک کیجئے مجھ کو۔ آپ نے ایسا ہی فرمایا جب چوتھی مرتبہ ہوا تو آپ نے فرمایا میں کاہے سے پاک کروں تجھ کو ماعز نے کہا زنا سے جناب رسول اللہ نے (لوگوں سے) پوچھا کیا اس کو جنون ہے؟ معلوم ہوا مجنون نہیں ہے پھر فرمایا کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص کھڑا ہوا

عَلَيَّ أَنْ لَا أُوْتَى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذَلِكَ إِلَّا نَكَلْتُ بِهِ (( قَالَ فَمَا )) (اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا سَبَّهُ))

۴۴۲۹- عَنْ دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْعَشِيِّ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ (( أَمَا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ إِذَا غَزَوْنَا يَتَخَلَّفُ أَحَدُهُمْ عَنَّا لَهُ نَيْبٌ كَنَيْبِ النَّيْسِ وَلَمْ يَقُلْ فِي عِيَالِنَا ))

۴۴۳۰- عَنْ دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ فَاعْتَرَفَ بِالزَّوْنِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

۴۴۳۱- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ (( وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ )) قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ )) قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ

للہ اور شافیہ کے نزدیک مرد کے لیے نہ کھودیں لیکن عورت کے باب میں تین قول ہیں۔ ایک یہ کہ سینہ تک گڑھا مستحب ہے تاکہ اس کا ستر نہ کھلے۔ دوسرا نہ مستحب ہے نہ مکروہ بلکہ حاکم کی رائے پر ہے۔ تیسرا یہ کہ گواہی کی صورت میں مستحب ہے اور اقرار کی صورت میں مستحب نہیں تاکہ اس کو بھاگنے کا موقع ملے۔ (نووی مختصر)

(۴۴۳۱) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حد سے گناہ مٹ جاتا ہے اور یہ صراحتہ موجود ہے عبادہ بن صامت کی روایت میں ہے کہ جس نے ایسا کوئی گناہ کیا پھر دنیا میں اس کو سزا ملی تو وہی کفارہ ہو گیا۔ اور ہم نہیں جانتے کسی کا اختلاف اس میں اور یہ بھی ثابت ہوا اللہ



اور اس کا منہ سونگھا تو شراب کی بو نہیں پائی پھر آپ نے فرمایا (ماعز سے) کیا تو نے زنا کیا؟ وہ بولا ہاں آپ نے حکم کیا وہ پتھروں سے مارا گیا اب اس کے باب میں لوگ دو فریق ہو گئے ایک تو یہ کہتا ماعزؓ تباہ ہو اگناہ نے اس کو گھیر لیا دوسرا یہ کہتا کہ ماعز کی توبہ سے بہتر کوئی توبہ نہیں وہ جناب رسول اللہ کے پاس آیا اور اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں رکھ دیا اور کہنے لگا مجھ کو پتھروں سے مار ڈالیے دو تین دن تک لوگ یہی کہتے رہے بعد اس کے جناب رسول اللہ تشریف لائے اور صحابہؓ بیٹھے تھے آپ نے سلام کیا پھر بیٹھے فرمایا دعا مانگو ماعزؓ کے لیے صحابہ نے کہا اللہ بخشے ماعز بن مالک کو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ ایک امت کے لوگوں میں بانٹی جائے تو سب کو کافی ہو جائے بعد اس کے آپ کے پاس ایک عورت آئی غامد کی (جو ایک شاخ ہے) ازد کی (ازد ایک قبیلہ ہے مشہور) اور کہنے لگی یا رسول اللہ! پاک کر دیجئے مجھ کو۔ آپ نے فرمایا اری چل اور دعا مانگ اللہ سے بخشش کی اور توبہ کر اس کی درگاہ میں عورت نے کہا آپ مجھ کو لوٹانا چاہتے ہیں جیسے ماعز کو لوٹایا تھا آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ وہ بولی میں پیٹ سے ہوں زنا سے آپ نے فرمایا تو خود؟ اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اچھا ٹھہر جب تک تو جنے (کیونکہ حاملہ کا رجم نہیں ہو سکتا اور اس پر اجماع ہے اسی طرح کوڑے لگانا یہاں تک کہ وہ جنے) پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ لی جب وہ جنی تو انصاری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا غامد یہ جن چکی ہے آپ نے فرمایا ابھی تو ہم اس کو رجم نہیں کریں گے اور اس کے بچے کو بے دودھ

حَتَّىٰ إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (( فِيمَ أَطَهَّرُكَ )) فَقَالَ مِنَ الزَّوْنِيِّ فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَبِي جُنُونٍ )) فَأَخْبَرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَحْنُونٍ فَقَالَ (( أَشْرَبَ خَمْرًا )) فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنَكَّهُهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُولُ لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ حَطَبَاتُهُ وَقَائِلٌ يَقُولُ مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلُ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتَلْنِي بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَلَبِثُوا بِذَلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةَ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ (( اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ )) قَالَ فَقَالُوا غَفَرَ اللَّهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوْ سِعَتْهُمْ )) قَالَ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ (( وَنَحَكَ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ )) فَقَالَتْ أَرَأَيْكَ تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ إِنَّهَا حَبْلِي مِنَ الزَّوْنِيِّ فَقَالَ أَنْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا (( حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكَ )) قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتُ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ (( إِذَا لَا نَرَجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ

لکھ کہ کبیرہ گناہ یہی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے۔ اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور قتل میں ابن عباس کا اختلاف ہے۔

سبحان اللہ یہ غامد یہ عورت ہمت اور جرأت میں مردوں سے زیادہ تھی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بخشے۔

کے نہ چھوڑیں گے ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ! میں بچے کو دودھ پلوانوں گا۔ تب آپ نے اس کو رجم کیا۔

۴۴۳۲- حضرت بریدہ سے روایت ہے ماعز بن مالک اسلمی آئے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں نے ظلم کیا اپنی جان پر اور زنا کیا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ کو پاک کریں آپ نے ان کو پھیر دیا جب دوسرا دن ہوا تو وہ پھر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا۔ آپ نے ان کو پھیر دیا۔ بعد اس کے ان کی قوم کے پاس کسی کو بھیجا اور دریافت کر لیا ان کی عقل میں کچھ فتور ہے اور تم نے کوئی بات دیکھی؟ انھوں نے کہا ہم تو کچھ فتور نہیں جانتے اور ان کی عقل اچھی ہے جہاں تک ہم سمجھتے ہیں۔ پھر تیسری بار ماعز آئے آپ نے ان کی قوم کے پاس پھر بھیجا اور یہی دریافت کر لیا انھوں نے کہا ان کو کوئی بیماری نہیں نہ ان کی عقل میں کچھ فتور ہے۔ جب چوتھی بار وہ آئے (اور انھوں نے یہی کہا میں نے زنا کیا ہے مجھ کو پاک کیجئے حالانکہ توبہ سے بھی پاکی ہو سکتی تھی مگر ماعز کو شک ہوا کہ شاید توبہ قبول نہ ہو) تو آپ نے ایک گڑھا ان کے لیے کھدوایا پھر حکم دیا وہ رجم کئے گئے اس کے بعد غامد کی عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے زنا کیا مجھ کو پاک کیجئے آپ نے اس کو پھیر دیا جب دوسرا دن ہوا اس نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے کیوں لوٹاتے ہیں شاید آپ ایسے پھرانا چاہتے ہیں جیسے ماعز کو پھرایا تھا قسم خدا کی میں تو حاملہ ہوں (تو اب زنا میں کیا شک ہے) آپ نے فرمایا اچھا اگر تو نہیں لوٹی (اور توبہ

يُوضِعُهُ) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَرَجَمَهَا.

۴۴۳۲- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَرَدَّهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ (( أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا تُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا )) فَقَالُوا مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِي الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَ فِيمَا نَرَى فَأَتَاهُ الثَّلَاثَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَا بِعَقْلِهِ فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرَجِمَ قَالَ فَجَاءَتْ الْعَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي وَإِنَّهُ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَرُدُّنِي لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدُّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا فَوَاللَّهِ إِنِّي لِحُبْلَى قَالَ إِمَّا لَا (( فَادْهَبِي حَتَّى تَلِدِي )) فَلَمَّا وُلِدَتْ أَنَّتُهَا بِالصَّبِيِّ فِي حِرْقَةٍ قَالَتْ هَذَا قَدْ وُلِدَتْهُ قَالَ (( اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَقْطُمِيهِ )) فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَنَّتُهَا بِالصَّبِيِّ فِي

☆ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ زانی کی توبہ سے حد ساقط نہ ہوگی اور ایسا ہی چور اور شرابی کی توبہ سے اور یہی صحیح قول ہے اور ایک قول ہمارے مذہب کا اور مالک کا مذہب یہ ہے کہ توبہ سے حد ساقط ہو جائے گی اور ڈاکو اگر ماخوذی سے پہلے توبہ کرے تو سب کے نزدیک حد ساقط ہو جائے گی اور ابن عباس کے نزدیک ساقط نہ ہوگی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نے خود اس عورت پر نماز پڑھی حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور وہ زانیہ تھی اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس باب میں مالک اور احمد کے نزدیک امام اور بزرگ لوگ نماز نہ پڑھیں مرحوم پر اور باقی لوگ پڑھ لیں اور امام شافعی کے نزدیک سب لوگ پڑھیں اور زہری کے نزدیک کوئی نہ پڑھے

کر کے پاک ہونا نہیں چاہتی بلکہ دنیا کی سزا ہی چاہتی ہے) تو جھننے کے بعد آنا۔ جب وہ جنی تو بچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لائی آپ نے فرمایا اسی کو تو نے جناب جا اس کو دودھ پلا جب اس کا دودھ چھٹے تو آ (شافعی اور احمد اور اسلم) کا یہی قول ہے کہ عورت کو رجم نہ کریں گے جھننے کے بعد بھی جب تک دودھ کا بندوبست نہ ہو ورنہ دودھ چھٹنے تک انتظار کریں گے اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک جھننے ہی رجم کریں گے۔) جب اس کا دودھ چھٹا تو وہ بچے کو لے کر آئی اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا اور عرض کرنے لگی اے نبی اللہ کے میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا اور یہ کھانا کھانے لگا ہے۔ آپ نے وہ بچہ ایک مسلمان کو دے دیا پرورش کے لیے پھر حکم دیا اور ایک گڑھا کھودا گیا اس کے سینے تک اور لوگوں کو حکم دیا اس کو سنگسار کرنے کا۔ خالد بن ولید ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا تو خون اڑ کر خالد کے منہ پر گر۔ خالد نے اس کو برا کہا۔ یہ برا کہنا اس کا جناب رسول اللہ نے سن لیا آپ نے فرمایا خبردار اے خالد! ایامت کہو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز محصول لینے والا (جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے اور حقوق العباد میں گرفتار ہوتا ہے اور مسکینوں کو ستاتا ہے) ایسی توبہ کرے تو اس کا گناہ بھی بخش دیا جائے (حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ایسا شخص جنت میں نہ جائے گا)۔ پھر حکم کیا آپ نے اس پر نماز پڑھی گئی اور وہ دفن کی گئی۔

يَدِهِ كِسْرَةً خُبِرَ فَقَالَتْ هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهُ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعْتُ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَخَفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَيَقْبَلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ إِيَّاهَا فَقَالَ (( مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغْفِرَ لَهُ )) ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدَفِنَتْ.

۴۴۳۳- عمران بن حصین سے روایت ہے ایک عورت جہینہ کی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور وہ حاملہ تھی زنا سے۔ اس نے کہا

۴۴۳۳- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ آتَتْ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تہ پڑھے۔ اور قہادہ کے نزدیک ولد الزنا پر نماز نہ پڑھیں یہاں تک کہ فساق اور فجار اور اہل حدود وغیرہ پر بھی اور اس عورت نے تو ایسا کام کیا تھا کہ مردوں سے بھی دشوار ہے اور میرے نزدیک تو اس عورت کا درجہ اور مرتبہ حضرت کی نماز کے طفیل سے اس زمانے کے اولیاء اور صلحاء سے بھی بڑھ کر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۴۴۳۳) ☆ سبحان اللہ ایسی عورت کا کیا کہنا اللہ تعالیٰ اس کو بخشے اور اس کے درجے بلند کرے اور اپنی رحمت سے ہم گناہ گار تہ

اے نبی اللہ کے میں نے حد کا کام کیا ہے تو مجھ کو حد لگائیے۔ جناب رسول اللہ نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا اس کو اچھی طرح رکھ جب وہ جنے تو میرے پاس لے کر آ۔ اس نے ایسا ہی کیا پھر جناب رسول اللہ نے اس عورت کو حکم دیا اس کے کپڑے مضبوط باندھے گئے (تاکہ ستر نہ کھلے۔ نووی نے کہا عورت کو بٹھا کر رجم کریں گے اور مرد کو کھڑا کر کے جمہور کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک مرد کو بھی بٹھائیں گے۔ اور بعضوں نے کہا امام کو اختیار ہے۔) پھر حکم دیا وہ رجم کی گئی بعد اس کے اس پر نماز پڑھی، حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اس نے تو زنا کیا تھا؟ آپ نے فرمایا اس نے توبہ بھی تو کی اور ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو کافی ہو جائے سب کو اور تو نے اس سے بہتر توبہ کون سی دیکھی کہ اس نے اپنی جان خدا کے واسطے دے دی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزَّوْنَى فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهُ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْنِي عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَثَتُهَا فَقَالَ (( أَحْسِنِ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعْتَ فَأَتِنِي بِهَا )) فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَّتْ عَلَيْهَا تِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ (( لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدَتْ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ تَعَالَى ))

۴۴۳۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔  
۴۴۳۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جنگلی جناب رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے۔ دوسرا اس کا حریف وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا بولا بہت اچھا آپ اللہ کی کتاب کے موافق حکم کیجئے اور اذن

۴۴۳۴- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.  
۴۴۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْشُدْكَ اللَّهَ إِنَّا قَضَيْتُ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ

تو روسیاہوں کی بھی مغفرت کرے۔

جو کام اس عورت نے کیا ہے وہ اس وقت میں اچھے اچھے بزرگ عالموں اور رویشوں سے بھی دشوار ہے۔ جان دینا تو بہت بڑا کام ہے ذرا سی بے عزتی یا دنیا کی تکلیف اور سختی بھی دین کے کام کے لیے گوارا نہیں کرتے اور دنیا داروں کی خوشامد اور چالپوسی میں ایسے غرق ہیں کہ دین کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔

☆ (۴۴۳۵) نووی نے کہا انیس کو اس لیے بھیجا کہ وہ عورت کو مطلع کرے کہ اس شخص نے اپنے بیٹے سے تجھ پر زنا کی تہمت کی ہے اور تو اس کو حد قذف لگوا سکتی ہے مگر جب زنا کا اقرار کرے تو حد قذف واجب نہ ہوگی بلکہ عورت پر زنا کی حد ہوگی اور یہ تاویل ضروری کس لیے کہ زنا کی حد کے لیے انیس کا بھیجنے ضروری نہ تھا بلکہ اگر زانی اقرار کرے تب بھی اس کی تعلیم وغیرہ مستحب ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

دیتے تھے مجھ کو بات کرنے کا۔ آپ نے فرمایا کہہ اس نے کہا میرا بیٹا اس کے گھر نوکر تھا اس نے زنا کیا اس کی بی بی سے۔ مجھ سے لوگوں نے کہا تیرے بیٹے پر رجم ہے میں نے اس کا بدل دیا سو بکریاں اور ایک لونڈی۔ پھر میں نے عالموں سے پوچھا انھوں نے کہا تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑنا چاہیے اور ایک برس تک جلا وطن اور اس کی بی بی پر رجم ہے۔ جناب رسول اللہ نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تو پھیر لے اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک برس تک جلا وطن رہے۔ اور اے انیس (بن ضحاک اسلمی جو صحابی ہیں) صبح کو تو اس کی عورت کے پاس جا اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو اس کو رجم کر۔ وہ صبح کو اس کے پاس گئے اس نے اقرار کیا آپ نے حکم دیا وہ رجم کی گئی۔

۴۴۳۶۔ اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

باب: ذمی یہودی کو زنا میں سنگسار کرنے کا بیان

۴۴۳۷۔ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد آیا اور ایک یہودی عورت آئی دونوں نے زنا کیا تھا تو جناب رسول اللہ تشریف لے گئے یہود کے پاس اور پوچھا تورات میں زنا کی کیا سزا ہے؟ انھوں نے کہا ہم دونوں کا منہ کالا کرتے ہیں، اونٹ پر ایک کا منہ ادھر اور ایک کا منہ ادھر یعنی دونوں کی پیٹھ ملی رہتی ہے تاکہ لوگ دونوں کا منہ دیکھیں۔ پھر ان کو چکر لگواتے ہیں، آپ نے فرمایا اچھا تورات لاؤ اگر تم سچ کہتے ہو۔ وہ لے کر آئے اور پڑھنے لگے جب رجم کی آیت آئی تو جو شخص پڑھ رہا تھا اس نے اپنا ہاتھ اس آیت پر رکھ دیا اور آگے اور پیچھے کا مضمون پڑھا۔ عبد اللہ بن سلام (یہودیوں کے عالم جو

نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأُذِّنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَزَنِي بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدٌ مِائَةٌ وَتَغْرِيبٌ عَامٌ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْوَلِيدَةَ وَالنَّعْمَ رَدًّا وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدٌ مِائَةٌ وَتَغْرِيبٌ عَامٌ وَاعْذُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْنَاهَا )) قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَتْ.

۴۴۳۶۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

بَاب رَجْمِ الْيَهُودِ أَهْلِ الذِّمَّةِ فِي الزَّوْنِ

۴۴۳۷۔ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً قَدْ زَنِيَا فَانطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى جَاءَ يَهُودَ فَقَالَ (( مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ عَلَى مَنْ زَنَى )) قَالُوا نُسُودٌ وَجُوهُهُمَا وَنَحْمَلُهُمَا وَنُخَالِفُ بَيْنَ وَجُوهِهِمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ (( فَأَتُوا بِالتَّوْرَةِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ )) فَجَاءُوا بِهَا فَفَرَعُوهَا حَتَّى إِذَا مَرُّوا بِآيَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِي يَقْرَأُ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَاءَهَا

۴۴۳۷) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافر پر زنا کی حد واجب ہے اور اس سے نکاح صحیح ہے ورنہ محسن کیسے ہو گا اور کافروں پر فرود دین کا بھی حکم ہے۔ اور کفار کا مقدمہ جب مسلمان کے پاس آئے تو شرع کے موافق حکم دینا چاہیے۔ اور آپ نے یہودیوں کو

مسلمان ہو گئے تھے) وہ رسول اللہ کے ساتھ تھے انہوں نے کہا آپ اس شخص سے کیسے اپنا ہاتھ اٹھائے۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت ہاتھ کے نیچے نکلی۔ پھر آپ نے حکم دیا وہ دونوں رجم کئے گئے۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے ان کو رجم کیا۔ میں نے دیکھا مرد عورت کو پجاتا تھا پتھروں سے اپنی آڑ کر کے (یعنی پتھر اپنے اوپر لیتا محبت سے)۔

۴۴۳۸- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے زنا میں دو یہودیوں کو رجم کیا ایک مرد تھا اور ایک عورت تھی تو یہود جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۴۴۳۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۴۰- براء بن عازب سے روایت ہے جناب رسول اللہ کے سامنے ایک یہودی نکلا کوئلے سے کالا کیا ہوا اور کوڑے کھایا ہوا۔ آپ نے یہودیوں کو بلایا اور فرمایا کیا تم زانی کی یہی سزا پاتے ہو اپنی کتاب میں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے ان کے عالموں میں سے ایک شخص کو بلایا اور فرمایا میں تجھ کو قسم دیتا ہوں خدا کی جس نے احبار تورات کو حضرت موسیٰ پر کیا تمہاری کتاب میں زنا کی یہی حد ہے؟ وہ بولا نہیں۔ اور جو تم مجھ کو یہ قسم نہ دیتے تو میں نہ کہتا ہماری کتاب میں تو زنا کی حد رجم ہے۔ لیکن ہم میں کے عزت دار لوگ بہت زنا کرنے لگے تو جب ہم کسی بڑے آدمی کو زنا میں پکڑتے تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی کو پکڑتے تو اس پر حد جاری کرتے۔ آخر ہم نے کہا سب جمع ہوں اور ایک سزا ٹھہرائیں جو شریف رذیل سب کو دیا کریں۔ پھر ہم نے منہ

فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَبْقِيهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ.

۴۴۳۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ فِي الزَّنَى يَهُودِيَّيْنِ رَجُلًا وَامْرَأَةً زَنِيًّا فَآتَتْ الْيَهُودُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ.

۴۴۳۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنِيَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.

۴۴۴۰- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمًا مَجْلُودًا فَدَعَاهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( هَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ )) قَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ (( أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى أَهَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ )) قَالَ لَا وَلَوْ لَا أَنْكَ نَشَدْتَنِي بِهَذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُهُ الرَّجْمَ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَحَدْنَا الشَّرِيفَ تَرَكَنَاهُ وَإِذَا أَحَدْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ فَلْنَا تَعَالَوْا فَلَنَجْتَمِعَ عَلَى شَيْءٍ نَقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ

لہ سے دریافت کیا ان کو الزام دینے کے لیے نہ کہ اس وجہ سے کہ ان کی تقلید منظور تھی۔ ابھی مختصر۔

کالا کرنا کونکے سے اور کوڑے لگانا رجم کے بدلے مقرر کیا۔ تب رسول اللہ نے فرمایا اللہ میں سب سے پہلے تیرے حکم کو زندہ کرتا ہوں جب ان لوگوں نے اس کو مار ڈالا۔ پھر آپ نے حکم کیا وہ یہودی رجم کیا گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر یہاں تک کہ فرمایا ان اوتیتم هذه فخذوه یعنی یہودیہ کہتے ہیں محمد کے پاس چلو اگر آپ کالا منہ کرنے اور کوڑے لگانے کا حکم دیں تو اس پر عمل کرو اور جو رجم کا فتویٰ دیں تو بچے رہو (یعنی نہ مانو)۔ پھر اللہ نے یہ آیتیں اتاریں کہ جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں۔ یہ سب آیتیں کافروں کے حق میں اتریں۔

۴۴۴۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۴۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے اسلم کے ایک شخص کو رجم کیا اور یہود میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو۔

۴۴۴۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۴۴- ابو اسحاق شیبانی سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا رسول اللہ نے رجم کیا ہے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا سورہ نور اترنے کے بعد یا اس سے پہلے؟ انھوں نے کہا

وَالْوَضِيعَ فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَوْلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ)) فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنُكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ أُرَيْتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ يَقُولُوا اتُّوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ أَمَرَكُمُ بِالْتَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ فَخُذُوهُ وَإِنْ أَفْتَاكُمْ بِالرَّحْمِ فَاحْذَرُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ فِي الْكُفْرِ كُلِّهَا.

۴۴۴۱- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ وَلَمْ يَذْكَرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ نَزُولِ الْآيَةِ.

۴۴۴۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَجِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَأَمْرًا.

۴۴۴۳- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَمْرًا.

۴۴۴۴- عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ مَا

(۴۴۴۲) ☆ اور عامد یہ ایک عورت کو جو ازد میں سے تھی۔

(۴۴۴۳) ☆ ابو اسحاق نے یہ اس لیے پوچھا کہ سورہ نور میں زنا کی حد سو کوڑے مذکور ہیں مگر مرد اس سے وہی زانی اور زانیہ ہیں جو محسن نہ ہوں ورنہ رجم کئے جائیں گے اور اس پر اجماع ہے علماء کا جیسے اوپر گزرا۔

یہ میں نہیں جانتا۔

۴۴۴۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے (گو اہوں سے یا اقرار سے) تو اس کو حد کے کوڑے لگائے اگرچہ اس کا نکاح ہو چکا ہو کیونکہ لونڈی اور غلام پر رجم نہیں ہے اور نہ جھڑ کے اس کو۔ پھر اگر وہ زنا کرے تو پھر حد کے کوڑے لگائے اور نہ جھڑ کے اس کو۔ پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس کو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی ہی اس کی قیمت آئے۔

۴۴۴۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ سے پوچھا گیا لونڈی جو محسنہ نہیں وہ زنا کرے تو کیا سزا ہوگی؟ آپ نے فرمایا اس کو کوڑے لگاؤ۔ پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ۔ پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ۔ پھر اس کو بیچ ڈالو اگرچہ ایک رسی قیمت کی آئے ابن شہاب کو شک ہے کہ بیچنے کا حکم تیسری بار کے بعد دیا یا چوتھی بار کے بعد۔

۴۴۴۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

أَنْزَلَتْ سُورَةَ النُّورِ أَمْ قَبْلَهَا قَالَ لَا أَدْرِي  
 ۴۴۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ  
 سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( إِذَا زَنَتْ أُمَّةٌ أَحَدِكُمْ  
 فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثْرَبْ  
 عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا  
 يُثْرَبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ الثَّلَاثَةَ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا  
 فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلِ مِنْ شَعْرٍ )) .

۴۴۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنْ أَنْ  
 ابْنَ إِسْحَاقَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَلْدِ الْأُمَّةِ إِذَا  
 زَنَتْ ثَلَاثًا (( ثُمَّ لِيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ )) .

۴۴۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
 سُئِلَ عَنِ الْأُمَّةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ (( إِنْ  
 زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ  
 زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ يَبِعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرِ قَالَ ابْنُ  
 شِهَابٍ )) لَا أَدْرِي أَبَعْدَ الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ وَقَالَ  
 الْقَعْنَبِيُّ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ .

۴۴۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ  
 الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 سُئِلَ عَنِ الْأُمَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ  
 ابْنِ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ .

(۴۴۴۵) ☆ نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ مالک اپنی لونڈی غلام کو حد لگا سکتا ہے۔ شافعی اور مالک اور احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ حاکم کا کام ہے۔ اور تیسری بار کے زنا میں بھی حد لگانا چاہیے۔ اگر کئی بار زنا کیا لیکن حد نہ لگی تو سب بار کے لیے ایک ہی کافی ہے۔ اور بیچنے کا حکم استحباباً ہے جمہور کے نزدیک اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے۔ اتنی مختصر آ



۴۴۴۹- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۴۴۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ  
الْحُثَيْنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ  
حَدِيثِ مَالِكٍ وَالشُّكُّ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا فِي  
بَيْعِهَا فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ

### بَابُ تَأْخِيرِ الْحَدِّ عَنِ النَّفْسَاءِ

باب: نفاس والی عورتوں سے حد کے مؤخر کرنے کا بیان  
۴۴۵۰- ابو عبد الرحمن سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
نے خطبہ پڑھا تو فرمایا اے لوگو! اپنی لونڈی غلاموں کو حد لگاؤ خواہ وہ  
محصن ہوں یا نہ ہوں۔ کیونکہ جناب رسول اللہ کی ایک لونڈی نے  
زنا کیا آپ نے مجھ کو حکم کیا اسے حد لگانے کا دیکھا تو وہ ابھی جنی  
تھی۔ میں ڈرا کہیں اس کو کوڑے ماروں وہ مر جائے۔ میں نے  
جناب رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا (جو ابھی  
کوڑے لگانا موقوف رکھا)۔

۴۴۵۰- عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ خَطَبَ  
عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَيَّ أَرْقَابَكُمْ  
الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أُمَّةَ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِي  
أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنَفْسٍ  
فَحَشِيئَةٌ إِنَّ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتَلَهَا فَذَكَرْتُ  
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ (( أَحْسَنْتَ ))

۴۴۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں اس کو چھوڑ  
دیتا ہوں جب تک وہ اچھی ہو (یعنی نفاس سے صاف ہو۔ یہی حکم  
ہے مریضہ کا اس کو بھی حد نہ ماریں گے جب تک تندرست نہ ہو)

۴۴۵۱- عَنْ السُّدِّيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ  
مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَزَادَ فِي  
الْحَدِيثِ (( اَتْرُكُهَا حَتَّى تَمَاطِلَ ))

### بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

باب: شراب کی حد کا بیان  
۴۴۵۲- انس بن مالک سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ  
کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے اس کو  
دو چھڑیوں سے چالیس مار ماریں اور ایسا حضرت ابو بکر نے کیا۔  
جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا تو انھوں نے لوگوں سے مشورہ لیا۔  
عبد الرحمن بن عوف نے کہا سب حدوں میں ہلکی اسی کوڑے ہے  
(یعنی حد قذف جو قرآن میں وارد ہے)۔ پھر حضرت عمر نے اسی  
کوڑوں کا حکم دیا (شرابی کے لیے)۔

۴۴۵۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ  
شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِحَرِيدَتَيْنِ نَحْوِ أَرْبَعِينَ  
قَالَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ  
النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخَفُّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ  
فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ

۴۴۵۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۵۳- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَتَى  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۴۴۵۴- انس بن مالک سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے

۴۴۵۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

شراب پینے میں مارا شاخوں اور جوتوں سے۔ پھر ابو بکرؓ نے چالیس کوڑے لگائے۔ جب حضرت عمرؓ کا زمانہ ہوا اور لوگ نزدیک ہو گئے چراگا ہوں سے اور گاؤں سے تو انھوں نے کہا تمہاری کیا رائے ہے شراب کی حد میں۔ عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا میری رائے تو یہ ہے کہ آپ اس کو سب سے ہلکی حد کے برابر رکھئے۔ پھر حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے لگائے۔

۴۴۵۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۵۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب میں چالیس مار مارتے تھے ٹہنیوں سے اور جوتوں سے اخیر تک۔

۴۴۵۷- حصین بن منذر سے روایت ہے میں عثمان بن عفانؓ کے پاس موجود تھا ولید بن عقبہ کو لایا گیا، انھوں نے صبح کی دو رکعتیں پڑھیں تھیں پھر کہا میں زیادہ کرتا ہوں تمہارے لیے تو دو آدمیوں نے ولید پر گواہی دی ایک تو حمران نے کہ اس نے شراب پی ہے۔ دوسرے نے یہ گواہی دی کہ وہ میرے سامنے قے کر رہا تھا شراب کی۔ حضرت عثمانؓ نے کہا اگر اس نے شراب نہ پی ہوتی تو قے کاہے کو کر تا شراب کی۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے کہا اٹھو اس کو حد لگاؤ (یہ حضرت عثمان نے حضرت علیؓ کو ملامت کی کہ وہ شراب پیتے پر گواہی دینا ہے تو دو گواہ شراب پینے کے ہو گئے۔ نووی نے کہا اس میں دلیل ہے امام مالکؒ کی کہ جو شخص قے کرے شراب کی اس کو حد ماری جائے گی اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ صرف قے سے حد نہ پڑے گی کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے نادانستہ پیا ہو یا زبردستی سے پیا ہو۔ اور دلیل امام مالکؒ کی قوی ہے کیونکہ صحابہ کرام نے اتفاق کیا ولید کو حد لگانے کے لیے۔

یعنی خلافت کے مزے انھوں نے لوٹے اب اس میں جو تکلیف کی باتیں ہیں وہ بھی انہی کو کرنے دو۔ یہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے صلاح مشورہ کے طور پر حضرت علیؓ سے کہا کہ ہم کو کیا ضرورت ہے کہ کوڑے تو ہم لگائیں اور لوگوں سے دشمنی ہم کریں اور خلافت کی لذت حضرت عثمانؓ اٹھائیں۔

نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کے احکام کی عظمت کرتے تھے۔ اور ان کے حکم اور قول کو سنت جانتے تھے اسی طرح حضرت ابو بکرؓ کے۔ اور رد ہو گیا شیعہ کا جو اسکے برخلاف سمجھتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خلفائے راشدین کا فعل اور قول دین کی باتوں میں سنت ہے گو ہم کو اس کی دلیل معلوم نہ ہو اور دوسری حدیث میں صاف وارد ہے کہ میری سنت پر عمل کرو اور خلفائے ثلاثہ

یا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ  
يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ فَقَالَ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ أَبُو  
بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلُّ سُنَّةٍ وَهَذَا  
أَحَبُّ إِلَيَّ زَادَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ  
إِسْمَاعِيلُ وَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ  
أَحْفَظْهُ.

کی عزت اور عظمت بڑھانے کے لیے حکم دیا۔ اور امام کو یہ امر جائز  
ہے) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سیدنا حسنؑ سے فرمایا اے حسن!  
اٹھ اور اس کو کوڑے لگا) سیدنا حسنؑ نے کہا عثمان خلافت کا  
سرور لے چکے ہیں تو گرم بھی انہیں پر رکھو۔ حضرت علیؑ اس بات  
پر غصہ ہوئے سیدنا حسنؑ پر اور کہا اے عبد اللہ بن جعفر اٹھ  
اور کوڑے لگا ولید کو۔ وہ اٹھے اور ولید کو کوڑے لگائے اور حضرت  
علی کرم اللہ وجہہ گنتے جاتے تھے۔ جب چالیس کوڑے لگائے اور  
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا بس ٹھہر جا۔ پھر کہا کہ جناب  
رسول اللہؐ نے بھی چالیس لگائے اور حضرت عمرؓ نے اسی لگائے اور  
سب سنت ہیں۔ اور میرے نزدیک چالیس لگانا بہتر ہے۔

۴۴۵۸ - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا  
كُنْتُ أَقِيمُ عَلَيَّ أَحَدًا حَدًّا فَيَمُوتَ فِيهِ فَأَجِدَ

۴۴۵۸ - حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اگر کسی پر حد  
قائم کروں تو وہ مر جائے تو مجھے کچھ خیال نہ ہوگا مگر شراب کی حد

لہذا روایت کی سنت پر اور مسلم کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ولید کو چالیس کوڑے لگائے لیکن صحیح بخاری کی  
روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی کوڑے لگائے حالانکہ یہ واقعہ ایک ہی ہے۔ قاضی عیاض نے کہا مشہور مذہب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ  
ہے کہ شراب کی حد اسی کوڑے ہیں اور انہوں نے کہا کہ شراب تھوڑی پی جائے یا بہت اس میں اسی کوڑے ہیں اور ان سے منقول ہے نجاشی کو  
اسی کوڑے لگانا اور یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت علیؑ نے حضرت عمرؓ کو شراب میں اسی کوڑے لگانے کی صلاح دی اور ان باتوں سے بخاری کی  
روایت کو ترجیح ہوتی ہے۔ اور یہ اختلاف اس طرح دور ہو سکتا ہے کہ اس کوڑے کے دوسرے ہوں گے تو چالیس کے اسی ہو گئے اور احتمال ہے  
کہ هذا احب الی جو حدیث میں ہے اس سے مراد اسی کوڑے ہوں گے۔ مگر اس صورت میں چالیس کے بعد تھم جانے کا کیوں حکم دیتے۔  
واللہ اعلم اتمی مع زیادة۔

امام نووی نے کہا کہ مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے شراب کی حرمت پر اور اس کے پینے والے پر حد لگانے پر خواہ تھوڑا پئے یا بہت  
اور اجماع کیا ہے کہ شراب پینے والے کو قتل نہ کریں گے اگرچہ بار بار پیتا جائے۔ اور قاضی عیاض نے ایک طائفہ شاذہ سے نقل کیا ہے کہ چار بار  
کوڑے لگائیں گے کہ ناخ اس کی وہ حدیث ہے جو اوپر گزری لا یحل دم امری مسلم الا باحدی ثلث اخیر تک اور دلالت کرتا ہے نسخ پر اس  
کے اختلاف پر اجماع ہونا۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے فخر کی حد کتنے کوڑے ہیں تو شافعی اور ابو ثور اور ابو داؤد اور اہل ظاہر کے چالیس کوڑے  
ہیں اور مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور ثوری اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اسی کوڑے ہیں۔ اور اجماع کیا ہے علماء نے کہ یہ چالیس یا اسی بار خواہ  
کوڑے سے ماریں خواہ جوتی سے خواہ چھڑی سے خواہ کپڑے سے۔ اور بعضوں نے سوا کوڑے کے اور چیزوں سے جائز نہیں رکھا اور یہ غلط فاحش  
ہے کیونکہ خلاف ہے احادیث صحیحہ کے۔ اتمی مختصراً۔

☆ (۴۴۵۸) یعنی اس میں کوئی حد معین نہیں کی۔ نووی نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ جس پر شرع کی حد واجب ہو پھر امام یا اس کا جلا داس  
کو حد لگائے اور وہ مر جائے تو نہ دیت ہے نہ کفارہ نہ امام پر نہ جلا د پر نہ بیت المال پر اور جو تعزیر سے مر جائے تو اس میں دیت اور کفارہ ہے لہذا

میں اگر کوئی مر جائے تو اس کی دیت دلاؤں گا کیونکہ حضرت نے اس کو بیان نہیں فرمایا۔

۳۴۵۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے مروی بھی ہے۔

باب : تعزیر میں کتنے کوڑے تک لگانا جائز ہے

۳۴۶۰- ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے کوئی نہ مارا جائے دس کوڑوں سے زیادہ مگر کسی حد میں اللہ کی حدوں میں سے۔

باب: حد لگانے سے گناہ مٹ جاتا ہے

۳۴۶۱- عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا بیعت کرو مجھ سے اس اقرار پر کہ اللہ تعالیٰ کا شریک کسی کو نہیں کرنے کے اور زنا اور چوری اور ناحق خون جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا نہیں کریں گے۔ پھر جو کوئی اپنے اقرار کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہو گا اور جو کوئی کام ان میں سے کر بیٹھے گا پھر اس کو دنیا میں اس کی سزا ملے گی (یعنی حد لگے گی) تو وہی اس کے گناہ کا کفارہ ہے اور جو دنیا میں اللہ تعالیٰ اس کے کام کو چھپالے تو (عاقبت میں) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو معاف کر دے چاہے عذاب کر لے۔

۳۴۶۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے عورتوں کی یہ آیت پڑھی ان لا یشرکن باللہ شیئاً

مِنْهُ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ لِأَنَّهُ إِنْ مَاتَ وَدَيْتُهُ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَسْنَهُ.

۴۴۵۹- عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

بَابُ قَدْرِ أَسْوَاطِ التَّعْزِيرِ

۴۴۶۰- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( لَا يُجْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ )).

بَابُ الْحُدُودِ كَفَّارَاتٍ لِأَهْلِهَا

۴۴۶۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ (( تَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسْتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ )).

۴۴۶۲- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ فَنَلَّا عَلَيْنَا آيَةَ النِّسَاءِ أَنْ لَا يُشْرِكَنَّ

لہ لیکن دیت امام کی عاقلہ پر ہوگی نہ کہ کفارہ خاص اس کے مال سے دی جائے گا۔ اور بعضوں کے نزدیک دیت بیت المال سے دی جائے گی اور کفارہ بھی بیت المال سے دیا جائے گا۔ اور بعضوں کے نزدیک تعزیر میں بھی کوئی تاوان نہ ہو گا نہ امام پر نہ اس کے عاقلہ پر نہ بیت المال پر۔ اتھی۔ (۳۴۶۰) ☆ امام احمد کا یہی مذہب ہے اور جمہور علماء کے نزدیک دس سے زیادہ بھی درست ہیں لیکن مالک کے نزدیک انکی کوئی حد نہیں جہاں تک امام مناسب سمجھے اگرچہ حد سے بھی زیادہ ہوں۔ کیونکہ حضرت عمرؓ نے ایسا کیا ہے۔ اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک چالیس سے زیادہ لگانا درست نہیں اور شافعیؒ کے نزدیک آزاد کو چالیس سے اور غلام کو بیس سے زیادہ لگانا درست نہیں اور صحیح امام احمد کا مذہب ہے۔

(۳۴۶۱) ☆ نووی نے کہا جو کوئی کام ان میں سے کر بیٹھے۔ مراد اس سے وہ گناہ ہیں جو سوا شرک کے مذکور ہوئے۔ کیونکہ شرک کی بخشش نہیں نہ اس کا کچھ کفارہ ہے۔

بِاللَّهِ شَيْئًا الْآيَةَ

اخیر تک۔

۴۴۶۳- عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے ہم مردوں سے بھی ویسی ہی بیعت لی جیسی عورتوں سے لی ان باتوں پر کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کریں گے کسی کونہ چوری کریں گے نہ زنا کریں گے نہ اپنی اولاد کو ماریں گے نہ ایک دوسرے پر طوفان جوڑیں گے (یا جادو کریں گے) پھر جو کوئی پورا کرے تم میں سے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو تم میں سے کوئی حد کا کام کرے تو اس کو حد پڑے تو وہی گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ ڈھانپ دے اس کے گناہ کو (تو قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو عذاب کرے چاہے بخش دے۔

۴۴۶۳- عَنْ عَبْدِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَّ وَلَا نَقْتَلَ أَوْلَادَنَا وَلَا يَعْضَضَهُ بَعْضُنَا بَعْضًا (( فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَتَى مِنْكُمْ حَدًّا فَأَقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ ))

۴۴۶۴- حضرت عبادہ بن صامتؓ نے کہا میں ان سرداروں میں سے ہوں جنہوں نے بیعت کی تھی جناب رسول اللہؐ سے انہوں نے کہا ہم نے بیعت کی آپ سے ان شرطوں پر کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے نہ زنا کریں گے نہ چوری نہ خون ناحق جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا مگر حق کے بدلے (یعنی قصاص یا حد میں) نہ لوٹیں گے نہ نافرمانی کریں گے (خدا کی اس میں سب گناہ آگئے)۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہمارے لیے جنت ہے اور اگر ان کاموں میں سے کوئی کام ہو جائے تو اس کا فیصلہ خدا کی طرف ہے (چاہے معاف کرے چاہے عذاب دے)۔

۴۴۶۴- عَنْ عَبْدِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَمِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعَنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَزْنِيَّ وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتَلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهَبَ وَلَا نَعْصِيَّ فَالْحَنَّةُ إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنَّ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمَحٍ كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللَّهِ.

باب: جانور کسی کو مارے یا کان یا کنویں میں کوئی گر

بَابُ جُرْحِ الْعَجْمَاءِ وَالْمَعْدِنِ وَالْبَيْرِ

پڑے تو اس کی دیت لازم نہ آئے گی

جَبَارٌ

۴۴۶۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کا زخمی کرنا لغو ہے (یعنی اس

۴۴۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

(۴۴۶۵) ☆ نووی نے کہا جانور اگر نقصان کرے دن کو بیارات کو لیکن اس کے مالک کا کوئی قصور نہ ہو یا مالک اس کیساتھ نہ ہو تو کچھ تاوان نہ ہوگا۔ لیکن اگر جانور کے ساتھ ہانکنے والا ہو یا کھینچنے والا یا سوار اور وہ ہاتھ یا پاؤں سے کچھ نقصان کرے تو تاوان ہوگا اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک کسی حال میں تاوان نہ ہوگا مگر جس صورت میں مالک خود جانوروں کو بھڑکائے (جیسے کتے کو کسی پر آسائے)۔ اور امام مالک کے لئے

کاتاوان کسی پر نہ ہوگا) اور کنواں لغو ہے اور کان لغو ہے۔ اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

۴۴۶۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۴۴۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنویں کا زخم لغو ہے اور کان کا زخم لغو ہے اور جانور کا زخم لغو ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

۴۴۶۹- اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(( الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبُئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ ))

۴۴۶۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ مِثْلَ حَدِيثِهِ.

۴۴۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۴۴۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( الْبُئْرُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ ))

۴۴۶۹- عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.



تذ نزدیک مالک پر تاوان ہے۔ اور شافیہ نے بھی کہا ہے کہ جس جانور کا نقصان رسائی مشہور ہو جائے اس میں تاوان ہوگا کیونکہ مالک پر اس کا باندھنا ضروری تھا۔ اور رات کو نقصان پہنچائے تو امام مالک کے نزدیک تاوان ہے اور امام شافعی کے نزدیک اس صورت میں ہے جب مالک اس کی حفاظت میں کوتاہی کرے ورنہ نہ ہوگا۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک جانوروں کے نقصان کا کسی حال میں تاوان نہیں خواہ رات کو خواہ دن کو۔ اور جمہور کے نزدیک دن میں چر جانے کا ضمان نہیں۔ اور لیث اور سحنون کے نزدیک ضمان ہے۔ اور کان کو جو فرمایا لغو ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی اپنی ملکی زمین میں کان کھودے یا بنجر زمین میں پھر کوئی راہ چلنے والا اس میں گر کر مر جائے یا مزدور مزدوری کرنے میں وہاں ہلاک ہو جائے تو اس کا تاوان نہیں ہے۔ اسی طرح اگر ملکی یا بنجر زمین میں کنواں کھودے اور اس میں گر کر ہلاک ہو یا کنواں کھودنے والا مزدور ہلاک ہو تو اس میں تاوان نہیں ہے۔ البتہ اگر راہ میں کنواں کھودے یا غیر کے ملک میں بغیر اس کی اجازت کے اور اس سے کوئی ہلاک ہو تو تاوان ہوگا۔ اور یہ جو فرمایا رکاز میں پانچواں حصہ ہے تو رکاز کہتے ہیں جاہلیت کے زمانے کے خزانے کو۔ ہمارا اور اہل حجاز کا یہی مذہب ہے اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل عراق نے کہا کہ رکاز سے مراد کان ہے اور اس حدیث سے ان کا رد ہوتا ہے کیونکہ رکاز کو کان سے علیحدہ بیان کیا۔

## کِتَابُ الْأَقْضِيَةِ

### احکام اور فیصلوں کے مسائل

باب: مدعی علیہ پر قسم ہوتی ہے

۴۴۷۰- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو دلا دیا جائے جو دعویٰ کریں تو بعضے دوسروں کی جان اور مال لے لیں گے لیکن مدعی علیہ کو قسم کھانا چاہیے۔

۴۴۷۱- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا قسم کا مدعی علیہ کو۔

باب : ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا

۴۴۷۲- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک قسم اور ایک گواہ پر۔

بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ

۴۴۷۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ )) .

۴۴۷۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ .

بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِينِ وَالشَّاهِدِ

۴۴۷۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ-

(۴۴۷۱) ☆ دوسری روایت میں ہے کہ گواہ مدعی پر ہیں۔ یہ حدیث ایک بڑا قاعدہ ہے جس سے ہزاروں جھگڑوں کا فیصلہ کرنا معلوم ہو گیا۔ جب کوئی دعویٰ کرے اور مدعی علیہ منکر ہو تو مدعی سے گواہ مانگیں گے۔ اگر وہ گواہ نہ لاسکے تو مدعی علیہ سے قسم لیں گے۔ پھر اگر وہ قسم کھائے تو دعویٰ پاک ہو اور جو قسم نہ کھائے تو دعویٰ ثابت ہو گیا۔ اور اس حدیث سے شافعی اور جمہور علماء کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ ہر مدعی علیہ سے قسم لی جائے گی خواہ مدعی سے۔۔۔۔۔ تعلق اور اختلاط ہو یا نہ ہو۔ اور امام مالک اور فقہائے سب سے مدینہ کا یہ قول ہے کہ مدعی علیہ سے اس وقت قسم لیں گے جب اس سے اور مدعی سے کوئی معاملہ یا کاروبار یا تعلق ہو ورنہ ہر ایک کمینہ اور پاجی شریف اور بڑے آدمیوں سے بار بار قسم لے گا۔ مگر اس قول کی کوئی دلیل کتاب یا سنت یا اجماع سے نہیں ہے۔ (نوٹی)

(۴۴۷۲) ☆ جمہور علماء جیسے مالک اور شافعی اور احمد کا یہی قول ہے کہ جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو قاضی اس سے قسم لے کر اس کے موافق فیصلہ کر دے۔ اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور لیث کے نزدیک ایک گواہ اور ایک قسم سے دعویٰ ثابت نہ ہوگا۔ لیکن ان کا قول مخالف ہے اس حدیث کے اور یہ حدیث مروی ہے حضرت علیؓ اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر اور ابی ہریرہ اور عمارہ بن حزم اور سعد بن عبادہ اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور مغیرہ بن شعبہؓ سے اور سب سے زیادہ صحیح ابن عباس کی روایت ہے اور اس کی صحت پر اتفاق ہے محدثین کا۔ پس امام ابو حنیفہ کے قول کو ترک کرنا اور حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے۔

باب: حاکم کے فیصلہ سے امر واقعی غلط نہ ہوگا

۴۳۷۳- ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میرے پاس مقدمہ لاتے ہو اور تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اپنی بات کو ثابت کرتا ہے اور میں اس کے موافق حکم دیتا ہوں۔ پھر جس کو میں اس کے بھائی کا کچھ حق دلاؤں (اور نفس الامر میں وہ اس کا حق نہ ہو) تو اس کو نہ لے کیونکہ میں ایک جہنم کا ٹکڑا سے دلارہا ہوں۔

۴۳۷۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۷۵- حضرت ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے جھگڑنے والے کا غل سنا اپنے حجرے کے دروازے پر تو باہر نکلے اور فرمایا میں آدمی ہوں اور میرے پاس کوئی مقدمے والا آتا ہے اور ایک دوسرے سے بہتر بات کرتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سچا ہے اور اس کے موافق فیصلہ کر دیتا ہوں۔ تو جس کو میں کسی مسلمان کا حق دلاؤں وہ انگار کا ایک ٹکڑا ہے اس کو لے یا چھوڑ دے۔

۴۳۷۶- اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جھگڑنے والے کی پکار سنی ام سلمہ کے دروازے پر۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

بَابُ الْحُكْمِ بِالظَّاهِرِ وَاللَّحْنِ بِالْحُجَّةِ

۴۳۷۳- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ ))

۴۳۷۴- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۴۳۷۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ حَلْبَةَ حَصْمِ بِيَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ (( إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضُهُمْ أَنْ يَكُونَ أْبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا أَوْ يَذَرْهَا ))

۴۳۷۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ لِحَبَّةِ حَصْمِ بِيَابِ أُمِّ سَلَمَةَ.

(۴۳۷۵) ☆ نووی نے کہا یہ جو جناب رسول اللہ نے فرمایا میں آدمی ہوں اس سے یہ غرض ہے کہ آپ کی حالت بھی اور آدمیوں کی سی تھی اور آپ غیب کو نہیں جانتے تھے مگر جو بات اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دیتا وہ معلوم ہو جاتی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حکم اور فیصلوں میں جو امر اوروں سے ہوتا ہے وہ آپ سے بھی ہو سکتا ہے اور آپ ظاہر پر حکم کرتے تھے اور چھپی بات اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ تو آپ بھی گواہ اور قسم پر فیصلہ کرتے۔ اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہر مقدمہ میں آپ کو اصلی امر بتلا دیتا مگر منظور یہ تھا کہ آپ بھی امت کی طرح ظاہر حال پر حکم کریں تاکہ امت بھی آپ کی پیروی کرے۔ اور جن لوگوں نے آپ کے اجتہاد میں خطا جائز رکھی ہے وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ آپ خطا پر قائم نہیں رہ سکتے تھے پر ایسا حکم جو دلیل کے موافق ہو اگرچہ واقعہ کے خلاف ہو خطا نہیں ہے بلکہ وہ حکم صحیح ہے۔ اور اس حدیث سے جمہور علماء جیسے مالک اور شافعی اور احمد کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ حاکم کے حکم سے باطن پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور کوئی حرام حاکم کے فیصلہ سے حلال نہیں ہوتا۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک فرج حلال ہو جاتی ہے لیکن مال حلال نہیں ہوتا اور یہ مخالف ہے حدیث صحیح اور اجماع کے۔ (اتہمی مختصر)



## بَابُ قَضِيَّةِ هِنْدٍ

## باب: ہند ابو سفیانؓ کی بی بی کا فیصلہ

٤٤٧٧- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُبَيْةِ امْرَأَةِ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ لَا يُعْطِينِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِينِي وَيَكْفِي بَنِيَّ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ مِنْ جُنَاحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكَ وَيَكْفِي بَيْتِكَ ))

٣٣٤٧- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہند بیٹی عتبہ کی ابو سفیانؓ کی بی بی جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ! ابو سفیانؓ بخیل ہے مجھ کو اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھ کو اور میرے بچوں کو کافی ہو مگر میں اس کے مال میں سے لے لیتی ہوں اور اس کو خبر نہیں ہوتی تو کیا اس کا گناہ ہو گا مجھ پر؟ جناب رسول اللہ نے فرمایا تو اس کے مال میں سے لے لے دستور کے موافق جتنا تجھ کو اور تیرے بچوں کو کافی ہو۔

٤٤٧٨- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

٣٣٤٨- ہشام سے اسی سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

٤٤٧٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَيَّ ظَهْرُ الْأَرْضِ أَهْلُ حَبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُذِلَّهُمُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ حَبَائِكَ وَمَا عَلَيَّ ظَهْرُ الْأَرْضِ أَهْلُ حَبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُعِزَّهُمُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ حَبَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُسْبِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا حَرَجَ عَلَيْكَ أَنْ تُنْفِقِي عَلَيْهِم بِالْمَعْرُوفِ ))

٣٣٤٩- حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہند زوجہ ابو سفیان کی (جو عتبہ کی بیٹی تھی اور بڑی دشمن تھی حضرت کی اس کا باپ اور چچا جنگ بدر میں امیر حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور اس عداوت سے اس نے احد کی جنگ میں جناب امیر کا کلیجہ چبا ڈالا۔ پھر مسلمان ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت کی) جناب رسول اللہ کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! ساری زمین پر کوئی خیمے والے ایسے نہ تھے جن کو میں یہ چاہتی ہوتی کہ خدا انکو تباہ کرے آپ کے خیمے والوں سے زیادہ اور اب ساری زمین پر کوئی خیمے والے ایسے نہیں ہیں جن کو میں یہ چاہتی ہوں کہ خدا ان کو عزت دے آپ کے خیمے والوں سے زیادہ۔ (مطلب یہ ہے کہ پہلے آپ اور آپ کی آل سے زیادہ میرا کوئی دشمن نہ تھا اور اب سب سے زیادہ آپ اور آپ کی آل مجھ کو محبوب ہے۔) جناب رسول اللہ

(٣٣٤٧) نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کا دوسرے پر کچھ حق ہو اور وہ نہ دے یا یہ اس کو خبر کر کے نہ لے سکے تو اس کے مال میں سے بغیر اجازت کے اپنے حق کے موافق لے لینا درست ہے۔ اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے اور ابو حنیفہ اور امام مالک نے اس کو ناجائز رکھا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کی بات سننا بضرورت فیصلہ یا حکم یا اور کسی کام کے درست ہے اور عورت کا نکلنا گھر سے بغیر اجازت خاوند کے درست ہے جب یہ معلوم ہو کہ خاوند برائے مانے گا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قضاء علی الغائب درست ہے۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک جائز نہیں اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک حقوق الناس میں جائز ہے نہ کہ حقوق اللہ میں۔ انتہی مختصراً

نے فرمایا ابھی اور زیادہ تجھ کو محبت ہوگی (جب اسلام کا نور تیرے دل میں سمائے گا)۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے پھر ہند نے کہا یا رسول اللہ! ابوسفیانؓ بخیل ہے تو کیا مجھے حرج ہوگا اگر میں اس کا روپیہ اس کے بال بچوں پر صرف کروں بغیر اس کی اجازت کے؟ آپ نے فرمایا تیرے اوپر کچھ گناہ نہیں اگر دستور کے موافق خرچ کرے (یہ نہیں کہ اس کا مال لٹا دے اور بے جا خرچ کرے)۔

۴۴۸۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عقبہ آئیں اور کہنے لگیں کہ اے اللہ کے رسول مجھے سب سے زیادہ پسند یہ بات تھی کہ آپ کے گھر والوں کی ذلت ہو اور آج کے دن مجھے آپ کے گھر والوں کی عزت ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اور ابھی زیادہ ہوگی۔ پھر ہند نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کنجوس آدمی ہے۔ کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں اس کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں مگر دستور کے موافق ہو۔

باب: بہت پوچھنے سے اور مال کو تباہ کرنے

سے ممانعت

۴۴۸۱- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تمہاری تین باتوں سے اور ناخوش ہوتا ہے تین باتوں سے۔ خوش ہوتا ہے اس سے کہ تم عبادت کرو اس کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اس کی رسی سب مل کر پکڑے رہو (یعنی قرآن پر عمل کرتے رہو) اور پھوٹ مت ڈالو۔ اور ناخوش ہوتا ہے بے فائدہ بک بک کرنے اور بہت پوچھنے سے (یعنی ان مسائل کا پوچھنا جن کی ضرورت نہ ہو یا ان باتوں کا جن کی حاجت نہ ہو اور جن کا پوچھنا دوسرے کو ناگوار

۴۴۸۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَيَّ ظَهْرُ الْأَرْضِ حَبَاءً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَذُلُّوا مِنْ أَهْلِ حَبَائِكَ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَيَّ ظَهْرُ الْأَرْضِ حَبَاءً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعْزُوا مِنْ أَهْلِ حَبَائِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ )) ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مَسِيئٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ مِنْ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالُنَا فَقَالَ لَهَا (( لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ ))

باب النهي عن كثرة المسائل و

إضاعة المال

۴۴۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ ))

گزرے) اور مال کے تباہ کرنے سے (یعنی بے فائدہ خرچ کرنے سے جو نہ دنیا میں کام آئے نہ عقبیٰ میں جیسے پتنگ بازی آتشبازی میں) ۴۴۸۲- ترجمہ وہی ہے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ تین باتوں سے ناراض ہوتا ہے اور پھوٹ کا بیان نہیں کیا۔

۴۴۸۳- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ عزت اور بزرگی والے نے حرام کیا ہے تم پر نافرمانی ماؤوں کی اور زندہ گاڑ دینا لڑکیوں کا (جیسے کفار کیا کرتے تھے) اور نہ دینا (اس کو جس کا دینا ہے مال ہوتے ہوئے) اور مانگنا (اس چیز کا جس کے مانگنے کا حق نہیں)۔ اور برا جانتا ہے تین باتوں کو (گو اتنا گناہ نہیں جتنا پہلے تین باتوں میں ہے) بے فائدہ بک اور بہت پوچھنا اور مال کو برباد کرنا۔

۴۴۸۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ نے حرام کیا تمہارے اوپر اور یہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے تمہارے اوپر۔

۴۴۸۵- شعبی سے روایت ہے مجھ سے مغیرہ بن شعبہ کے منشی نے بیان کیا کہ معاویہ نے مغیرہ کو لکھا مجھے ایسی بات لکھو جو تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ مغیرہ نے لکھا میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے تمہارے لیے تین باتوں کو۔ ایک بے فائدہ گفتگو (فلاں ایسے تھے فلاں ایسے ہیں۔ سلیم شاہ کی ڈاڑھی بڑی تھی شیر کی چھوٹی)۔ دوسرے مال کو تباہ کرنا بے جا خرچ کرنا۔ تیسرے بہت پوچھنا۔

۴۴۸۶- ورا سے روایت ہے مغیرہ نے معاویہ کو لکھا سلام ہو تم پر۔ بعد اس کے معلوم ہو کہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ نے حرام کیا ہے تین باتوں کو اور منع کیا ہے تین باتوں سے۔ حرام کیا ہے باپ کی نافرمانی کو اور جیتی لڑکیوں کو گاڑ دینا اور نہ دینا جس کو دینا ہے اور مانگنا جس سے نہ مانگنا

۴۴۸۲- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَا تَفَرَّقُوا.

۴۴۸۳- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَادَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ )).

۴۴۸۴- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

۴۴۸۵- عَنِ الشَّعْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْمُغِيرَةَ أَكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ )).

۴۴۸۶- عَنْ وَرَادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامًا عَلَيْكَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ عُقُوقَ الْوَالِدِ وَوَادَ الْبَنَاتِ وَلَا وَهَاتِ وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ قِيلَ ))

چاہیے۔ اور منع کیا ہے بے فائدہ بک بک سے اور بہت پوچھ پوچھ کرنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے۔

باب: جب حاکم فیصلہ کرے اگرچہ غلط ہو  
اس کا ثواب

۴۳۸۷- ابو قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے انھوں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب حاکم سوچ کر حکم دے پھر صحیح کرے تو اس کو دو اجر ہیں اور جو سوچ کر حکم دے اور غلطی کرے تو اس کو ایک اجر ہے۔

۴۳۸۸- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۳۸۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی بیان ہوئی ہے۔

وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ.

بَابُ بَيَانِ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ  
فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

۴۴۸۷- عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ )).

۴۴۸۸- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي عَقِبِ الْحَدِيثِ قَالَ يَزِيدُ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ أَبَا بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۴۴۸۹- عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا.

(۴۳۸۷) نووی نے کہا مراد وہ حاکم ہے جو عالم ہو حکم کے لائق۔ اور جاہل کو حکم دینا درست نہیں اگر وہ حکم کرے تو گناہ گار ہو گا اگرچہ اس کا حکم اتفاقاً ہو جائے۔ اور یہی حکم ہے مجتہد کا لیکن اختلاف ہے کہ ہر مجتہد مصیب ہے یا ایک مصیب ہے اور باقی خطئی ہیں لیکن خطئی کو بھی ایک ثواب اور اجر ہے۔ اس لیے کہ اس نے کوشش کی اور محنت کی حق کے حاصل کرنے میں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں جتنے علماء مجتہدین گزرے ہیں جیسے امام شافعی، امام اسحاق، امام ابو حنیفہ کوئی، امام اجل احمد بن حنبل، امام داؤد ظاہری، امام سفیان ثوری، امام اوزاعی، امام اسحاق بن راہویہ، امام بخاری، امام اشہب، امام سہون، امام طحاوی، امام ابن المبارک، امام ابن شبرمہ، امام ابن ابی لیلیٰ، امام وکیع، امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر، امام مزنی، امام ابو ثور، امام ابن منذر، امام لیث بن سعد، امام ابن تیمیہ، امام ابن جریر طبری، امام شوکانی ان سب لوگوں کے لیے ہر ایک مسئلہ اختلافی میں اجر اور ثواب ہوا ہے گو ان سے خطا اور غلطی ہوئی ہو اور اس وجہ سے ہر ایک مجتہد اور امام کا احسان ماننا چاہیے کہ انھوں نے خدا کے واسطے دین میں کوشش کی اور ان کی برائی یا بد گوئی سے باز رہنا چاہیے۔ راضی ہو اللہ ان سب بزرگوں سے۔ آمین یا رب العالمین۔

باب: غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا  
مکروہ ہے

۴۴۹۰- عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے روایت ہے میرے باپ نے لکھوایا اور میں نے لکھا عبید اللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھے جھٹان کے، مت حکم کر دو آدمیوں میں جب تو غصے میں ہو کیوں کہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے نہ فیصلہ کرے کوئی دو شخصوں میں جب وہ غصہ میں ہو۔  
۴۴۹۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: غلط باتوں اور نئی باتوں کے ابطال کا جو دین  
میں نکالی جائیں

۴۴۹۲- حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہمارے دین میں وہ بات نکالے جو اس میں نہ ہو (یعنی بغیر دلیل کے وہ رد ہے)۔  
۴۴۹۳- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسا کام کرے جس کے لیے ہمارا حکم نہ ہو (یعنی دین میں ایسا عمل نکالے) تو وہ مردود ہے۔

بَاب كَرَاهَةِ قَضَاءِ الْقَاضِي وَهُوَ  
غَضْبَانٌ

۴۴۹۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ بِسَجِسْتَانَ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانٌ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ )) .

۴۴۹۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ .

بَاب نَقْضِ الْأَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ وَرَدِّ  
مُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ

۴۴۹۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ أَخَذَتْ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ )) .

۴۴۹۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ )) .

(۴۴۹۰) ☆ نووی نے کہا اور یہ بھی حکم ہے جب بھوکا ہو یا پیاسا شدت سے یا بہت پیٹ بھرا ہو یا رنج بہت ہو یا خوشی بہت ہو کیونکہ ان حالتوں میں فہم درست نہیں ہوتا اور دل اور طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اس پر بھی اگر فیصلہ کرے تو وہ فیصلہ درست ہوگا۔ کیونکہ حضرت نے بھی حرہ کی نہر کا فیصلہ کیا تھا غصہ کی حالت میں اٹھی

(۴۴۹۲) ☆ یعنی لغو ہے اور مردود ہے اس سے بچنا چاہیے اور اس پر عمل نہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث جامع ہے تمام بدعات اور مختصرات کو جو لوگوں نے دین میں داخل کی ہیں اور دوسری حدیث اس سے بھی زیادہ صاف ہے۔

(۴۴۹۳) ☆ یعنی وہ عمل لغو ہے اس میں کچھ ثواب نہیں بلکہ عذاب ہے۔ ثواب اسی عمل میں ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے بتایا اور بندوں کو اس کے کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث سے بدعتوں کا سارا ڈھانچہ ٹوٹ گیا اور ان کا گھرا جڑ گیا۔ کیونکہ اگر انہوں نے خود بعض کام نہیں نکالے تو کیا ہوتا ہے ان کے اگلوں نے نکالے ہیں اور حدیث تو سب پر رد کرتی ہے۔

باب : اچھے گواہوں کا بیان

۴۴۹۴- زید بن خالد جہنی سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو بتلاؤں بہتر گواہ کون ہے؟ وہ جو اپنی گواہی ادا کرے پوچھنے سے پہلے۔

باب: مجتہدوں کا اختلاف

۴۴۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو عورتیں جا رہی تھیں اپنا اپنا بچہ لیے ہوئے اتنے میں بھیڑیا آیا اور ایک کا بچہ لے گیا۔ ایک نے دوسری سے کہا تیرا بیٹا لے گیا۔ آخر دونوں اپنا فیصلہ کرانے کو حضرت داؤد کے پاس آئیں۔ انھوں نے بچہ بڑی عورت کو دلا دیا (اس وجہ سے کہ بچہ اس کے مشابہ ہو گا یا انکی شریعت میں ایسی صورت میں بڑے کو ترجیح ہوگی یا بچہ اس کے ہاتھ میں ہوگا۔) پھر وہ دونوں حضرت سلیمان کے پاس آئیں اور ان سے سبب حال بیان کیا انھوں نے کہا چھری لاؤ ہم بچے کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کو دے دیں گے (اس سے بچے کا کاٹنا مقصود نہ تھا بلکہ حقیقی مان کا دریافت کرنا منظور تھا)۔ چھوٹی نے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے مت کاٹ بچے کو وہ بڑی کا بیٹا ہے۔ حضرت سلیمان نے وہ بچہ چھوٹی کو دلا دیا (تو حضرت سلیمان نے حضرت داؤد کے خلاف حکم دیا اس لیے کہ دونوں مجتہد تھے اور پیغمبر بھی تھے اور مجتہد کو دوسرے مجتہد کا خلاف درست ہے مسائل اجتہادی میں گو حکومت توڑنا درست نہیں۔ مگر شاید حضرت داؤد نے اس فیصلہ کو قطع نہ کیا ہو گا یا صرف بطور فتویٰ کے ہو گا) ابو ہریرہ نے کہا اس حدیث میں میں نے سکین کا لفظ سنا ہے جو چھری کو کہتے ہیں ہم تو مدیہ کہا کرتے تھے۔

باب بَيَانِ خَيْرِ الشُّهُودِ

۴۴۹۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (( أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهُدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا )) .

باب بَيَانِ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِينَ

۴۴۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذَّنْبُ فَذَهَبَ بَابِنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بَابِنِكَ أَنْتِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بَابِنِكَ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ اتَّوْنِي بِالسَّكِينِ أَشَقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسَّكِينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمِنِيذٍ مَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ )) .

☆ (۴۴۹۴) یعنی جب کسی کا حق ڈوبتا ہو یا خونِ کُف ہو تا ہو اور حق والے کو اس کی گواہی معلوم نہ ہو تو بن بلائے گواہی دینی چاہیے۔ اور یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں آیا ہے کہ قیامت کے قریب ایسے لوگ پیدا ہونگے جن کی گواہی نہ چاہی جائے گی اور وہ گواہی دیں گے کیونکہ وہاں مراد وہ گواہی ہے جو بے ضرورت ہو یا جھوٹی یا جولا حق نہ ہو گواہی دے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۴۴۹۶- عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلًا  
مَعْنَى حَدِيثِ وَرَقَاءَ.

باب: حاکم کو دونوں فریق میں صلح کرادینا  
بہتر ہے

بَابِ اسْتِحْبَابِ إِصْلَاحِ الْحَاكِمِ بَيْنَ  
الْخَصْمَيْنِ

۴۴۹۷- ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہؓ نے بیان کیں ہم سے جناب رسول اللہؐ سے سن کر پھر بیان کیں کئی حدیثیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین خریدی پھر جس نے زمین خریدی اس نے ایک گھڑا سونے کا بھرا ہو اس میں پایا۔ جس نے خریدی تھی وہ کہنے لگا (بیچنے والے سے) تو اپنا سونا لے لے میں نے تجھ سے زمین خریدی تھی سونا نہیں خریدا تھا۔ جس نے زمین بیچی تھی اس نے کہا میں نے تیرے ہاتھ زمین بیچی اور جو کچھ اس میں تھا (تو سونا بھی تیرا ہے۔ سبحان اللہ بائع اور مشتری دونوں کیسے خوش نیت اور ایماندار تھے)۔ پھر دونوں نے فیصلہ چاہا ایک شخص سے وہ بولا تمہاری اولاد ہے؟ ایک نہ کہا میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے۔ اس نے کہا اچھا اس کے لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے کر دو اور اس سونے کو دونوں پر خرچ کرو اور خدا تعالیٰ کی راہ میں بھی دو (غرض صلح کر دی اور یہ مستحب ہے تاکہ دونوں خوش رہیں)۔

۴۴۹۷- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جِرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَتَبِعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي اشْتَرَى الْأَرْضَ إِنَّمَا بَعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا قَالَ فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا ))



## کِتَابُ اللُّقْطَةِ

### پڑی ہوئی چیز ملنے کے مسائل

۴۴۹۸- زید بن خالد جہنی سے روایت ہے ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا لقطہ کو۔ آپ نے فرمایا بتلا اس کی تھیلی اور اس کا ڈھکن ایک سال تک پھر اگر اس کا مالک آئے تو دے دے نہیں تو تجھے اختیار ہے (چاہے تو اپنے صرف میں لا)۔ پھر اس نے پوچھا بھولی بھٹکی بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا وہ تو تیری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بھڑیے کی ہے۔ پھر اس نے پوچھا بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اس سے تجھے کیا مطلب ہے؟ اس کے ساتھ اس کی مشک ہے (پیٹ میں جس میں کئی دن کا پانی بھر لیتا ہے) اور اس کا جوتہ بھی اس کے پاس ہے۔ پانی پیتا ہے درخت کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالیتا ہے۔

۴۴۹۸- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ (( اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرَفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَسَأْنِكَ بِهَا قَالَ فَضَالَةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّنْبِ قَالَ فَضَالَةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُ قَرَأْتُ عِفَاصَهَا ))

(۴۴۹۸) ☆ نووی نے کہا لقطہ یعنی پڑی ہوئی چیز کا اٹھانا واجب ہے یا مستحب ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ مستحب ہے واجب نہیں ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ اگر وہ جائے ایسی ہو جہاں امن ہو تو اٹھالینا مستحب ہے ورنہ واجب ہے تاکہ مسلمان کا مال تلف نہ ہو اور ایک سال تک اس کو بتلانا اور شناخت کرنا واجب ہے بالافتقار اگر وہ حقیر شے نہ ہو۔ اور یہ جب ہے کہ اٹھانے والے کی نیت اس کے مالک ہونے کی ہو۔ اور جو صرف حفاظت کی نیت ہو اس کے مالک پیدا ہونے تک تو شناخت واجب نہیں ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ اس صورت میں بھی واجب ہے تاکہ اس کا مالک پیدا ہو۔ اور حقیر شے کو اتنے دنوں تک بتلانا کافی ہے کہ یقین ہو جائے کہ اب اس کا مالک نہ آئے گا۔ اور بتلانے کی صورت یہ ہے کہ جہاں وہ چیز ملے وہاں اور بازاروں اور مسجدوں اور جمعوں میں پکارے کہ جس کی کوئی چیز کھو گئی ہو وہ میرے پاس پہنچے۔ پھر اگر مدت کے اندر اس کا مالک آجائے اور اپنی شے پہچان لے تو وہ شے اس کے حوالہ کی جائے گی۔ اور اگر کوئی شخص آئے اور اپنے دعویٰ کو ثابت نہ کرے اور پانے والا اگر تصدیق نہ کرے تو دینا درست نہیں اور جو تصدیق کرے تو دینا درست ہے اور جب تک گواہ قائم نہ ہوں اس وقت تک پانے والا دینے کے لیے مجبور نہ کیا جائے گا۔ یہ سب جب تک ہے کہ پانے والا اس کا مالک نہ ہو جائے۔ لیکن اگر سال بھر تک بتلائے اور مالک نہ ملے تو پانے والے کو اختیار ہے خواہ اس کو اپنی حفاظت میں ہمیشہ رکھے یا اس کا مالک بن جائے امیر، بو یا غریب۔ اور مالک بننے کی یہ شکل ہے کہ زبان سے کہے میں اس کا مالک ہو گیا یا اس میں تصرف کرے یا صرف نیت ملک کی کر لی۔ اب اس کے بعد اگر مالک آئے تو لقمہ



۴۴۹۹- زید بن خالد جہنی سے روایت ہے ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا لقطہ کو آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کو بتلا پھر پہچان رکھ اس کا ڈھکنا اور اس کی تھیلی (یہ دوسری پہچان ہے ایک سال کے بعد تاکہ اگر مالک آئے تو اس کو پہچان کر تاوان دے سکے اور ایک پہچان پانے کے بعد ہے مالک کی تلاش کے لیے) پھر خرچ کر ڈال اس کو اب اگر مالک آئے تو ادا کر دے اس کو ایک شخص بولایا رسول اللہ بھولی بھنگی بکری کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لے وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ایک شخص بولایا رسول اللہ بھولے بھنگے اونٹ کا کیا حکم ہے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کو غصہ آیا یہاں تک کہ آپ کے رخسارے سرخ ہو گئے یا چہرہ سرخ ہو گیا بعد اس کے آپ نے فرمایا اونٹ سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ اس کا جو تا ہے مشک یہاں تک کہ اس کا مالک اسے لے۔

۴۵۰۰- یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۴۹۹- عَنْ خَالِدِ الْحُنَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ (( عَرَفَهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وَكَأَنَّهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ )) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَالَةٌ الْغَنَمِ قَالَ (( خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّئِبِ )) قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةٌ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجَنَّتَاهُ أَوْ احْمَرَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ (( مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا جِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا ))

۴۵۰۰- عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ قَالَ وَقَالَ عَمْرُو فِي الْحَدِيثِ (( فَإِذَا لَمْ يَأْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَفِقْهَا ))

۴۵۰۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ کا منہ اور پیشانی سرخ ہو گئی اور آپ غصے ہوئے اور زیادہ کیا اس کے بعد کہ ایک سال تک بتلا پھر اگر اس کا مالک نہ آئے تو وہ تیرے پاس امانت رہے گا۔

۴۵۰۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْحُنَيْنِيِّ يَقُولُ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاحْمَرَّ وَجْهَهُ وَجَبِينُهُ وَغَضِبَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ثُمَّ عَرَفَهَا سَنَةً (( فَإِن لَمْ يَجِيءْ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ ))

لک وہ اپنے سے مع زیارت کے لے لے گا اور جو بعد مالک ہونے کے وہ شے پانے والے کے پاس تلف ہو جائے تو اس کا تاوان لازم ہو گا اور داؤد کے نزدیک لازم نہ ہو گا۔ اور بکری اور اونٹ میں آپ نے فرق کیا کس لیے کہ بکری حفاظت کی محتاج ہے اور اونٹ محتاج نہیں۔ پھر اگر بکری لے اور سال بھر تک بتلائے بعد اس کے کاٹ کر کھا گیا اب مالک آیا تو تاوان دینا ہو گا۔ ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک تاوان نہ ہو گا۔ انہی مختصراً

۴۵۰۲- زید بن خالد جہنی سے روایت ہے جو صحابی تھے جناب رسول اللہ ﷺ کے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا سونایا چاندی کے لفظ کو آپ نے فرمایا اس کا بندھن اور اس کی تھیلی پہچان رکھ پھر سال بھر تک لوگوں سے دریافت کر اگر کوئی نہ پہچانے تو اس کو خرچ کر ڈال لیکن وہ امانت رہے گا تیرے پاس (اور صرف کرنے سے پیچھے جب مالک آئے تو تاوان دینا ہوگا)۔ پھر جب اس کا مالک کسی دن بھی آئے تو اس کو ادا کر۔ اور پوچھا آپ سے اونٹ کو جو بھولا بھٹکا ہو۔ آپ نے فرمایا اس سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ اس کا جوتا ہے مشکیزہ ہے پانی پیتا ہے درخت کے پتے کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک آئے اس کو۔ اور پوچھا آپ سے بکری کو آپ نے فرمایا اس کو لے لے کیونکہ بکری تیری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بھڑیے کی ہے۔

۴۵۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب اس کا مالک آئے تو پوچھ اس سے تھیلی کو وہ کیسی ہے اور گنتی کو کتنے روپے ہیں اور بندھن کو وہ کیسا ہے؟ پھر اگر وہ بیان کرے تو دے دے اس کو ورنہ وہ تیرا ہے۔

۴۵۰۳- زید بن خالد جہنی سے روایت ہے جناب رسول اللہ سے پوچھا لفظ کو آپ نے فرمایا ایک سال تک دریافت کر پھر اگر کوئی نہ پہچانے تو اس کا تھیلہ اور بندھن یاد رکھ لے اور کھا ڈال (خرچ کر کے) جب اس کا مالک آئے تو ادا کر۔

۴۵۰۵- وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی پہچانے تو دیدے اس کو نہیں تو یاد رکھ اس کا بندھن اور اس کا تسمہ اور اس کا تھیلہ اور اس کا شمار۔

۴۵۰۶- حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے میں نے سوید بن غفلہ سے سنا وہ کہتے تھے میں اور زید بن صوحان اور سلمان بن

۴۵۰۲- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقْطَةِ الذَّهَبِ أَوْ الْوَرَقِ فَقَالَ (( اَعْرِفْ وَكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرَفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ طَائِفُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَذَّهَا إِلَيْهِ )) وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْبَابِلِ فَقَالَ (( مَا لَكَ وَلَهَا دَعَهَا فَإِنَّ مَعَهَا جِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرُدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا )) وَسَأَلَهُ عَنْ الشَّاةِ فَقَالَ (( خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّنْبِ ))

۴۵۰۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْبَابِلِ زَادَ رَبِيعَةٌ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجَنَّتَاهُ وَأَقْصَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ (( فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ ))

۴۵۰۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ عَرَفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تُعْرِفْ (( فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَذَّهَا إِلَيْهِ ))

۴۵۰۵- عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَثْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ (( فَإِنْ اعْتَرَفْتَ فَأَذَّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا ))

۴۵۰۶- عَنْ سُلَيْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ

ربیعہ جہاد کو نکلے میں نے ایک کوڑا پڑا پایا اس کو اٹھالیا۔ زید اور سلمان نے کہا پھینکو۔ میں نے کہا نہیں پھینکتا بلکہ میں اس کو دریافت کروں گا۔ پھر اگر اس کا مالک آئے گا تو خیر ورنہ میں اپنے کام میں رکھوں گا۔ وہ کہے گئے کہ پھینک پر میں نے نہ مانا۔ ہم جہاد سے لوٹے تو اتفاق سے میں نے حج کیا اور مدینہ کو گیا وہاں ابی بن کعب سے ملا ان سے میں نے کوڑے کا حال بیان کیا اور جو زید اور سلمان کہتے تھے۔ انھوں نے کہا میں نے ایک تھیلی پائی سوا شرفیوں کی جناب رسول اللہ کے زمانے میں میں اس کو آپ کے پاس لایا آپ نے فرمایا سال بھر دریافت کر اس کے مالک کو۔ میں نے دریافت کیا کوئی پہچاننے والا نہیں ملا پھر میں آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال اور دریافت کر۔ میں نے پوچھا کوئی نہ ملا آخر آپ نے فرمایا اس کی گنتی کر اور اس کی تھیلی اور ڈھکن دل میں جمالے، پھر اگر اس کا مالک آیا تو خیر ورنہ تو اپنے خرچ میں لاؤ میں نے اس کو خرچ کیا۔ راوی کو شک ہے اس حدیث میں کہ تین سال دریافت کرنے کے لیے فرمایا ایک سال کے لیے۔

۴۵۰۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ شعبہ نے کہا میں سلمہ سے ملا دس برس کے بعد تو وہ کہنے لگے ایک سال تک بتلا۔

۴۵۰۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ غَازِينَ فَوَجَدْتُ سَوَطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالَ لِي دَعُهُ فَقُلْتُ لَا وَلَكِنِّي أَعْرِفُهُ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَاتِنَا قُضِيَ لِي أَنِّي حَاجَجْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتُ أَبِي بِنَ كَعْبٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِشَأْنِ السَّوْطِ وَيَقُولُهُمَا فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةٌ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَرَفْتَهَا (( حَوْلًا )) قَالَ فَعَرَفْتَهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ (( عَرَفْتَهَا حَوْلًا )) فَعَرَفْتَهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ (( عَرَفْتَهَا حَوْلًا )) فَعَرَفْتَهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوَعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا (( وَإِلَّا فَاسْتَمْتَعْ بِهَا )) فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا فَلَقَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي بِثَلَاثَةِ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلٍ وَاحِدٍ.

۴۵۰۷- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ أَوْ أَخْبَرَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوَطًا وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا قَالَ قَالَ شُعْبَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ يَقُولُ عَرَفْتُهَا عَامًا وَاحِدًا.

۴۵۰۸- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ إِلَّا حَمَادَ بْنَ سَلْمَةَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ

(۴۵۰۷) امام نووی نے کہا جو بعض روایتوں میں تین سال تک دریافت کرنے کے لیے منقول ہے یہ راوی کی غلطی ہے یا تین سال تک دریافت کرنا افضل ہے۔ مگر علماء کا اتفاق ہے اس بات پر کہ ایک سال تک دریافت کرنا کافی ہے۔

عَامِينَ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَزَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ (( فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بَعْدَ ذَلِكَ وَوَعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ وَزَادَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَةٍ وَكَيْعٍ وَإِلَّا فَهِيَ كَسَبِيلِ مَالِكٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعَ بِهَا ))

### بَاب فِي لُقْطَةِ الْحَاجِّ

٤٥٠٩ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّمِيمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُقْطَةِ الْحَاجِّ.  
٤٥١٠ - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعْرِفْهَا ))

### بَاب تَحْرِيمِ حَلْبِ الْمَاشِيَةِ بِغَيْرِ إِذْنٍ

#### مَالِكِهَا

٤٥١١ - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا يَحْلُبْنَ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا يَأْذِنَهُ أَيْحِبُّ أَحَدَكُمْ أَنْ تُؤْتِيَ مَشْرُبَتَهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيَتَقَلَّ طَعَامُهُ إِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعَمْتَهُمْ فَلَا يَحْلُبْنَ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا يَأْذِنَهُ ))

### باب: حاجیوں کی پڑی چیز کا بیان

٣٥٠٩ - عبد الرحمن بن عثمان تمیمی سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز لینے سے۔

٣٥١٠ - زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے گری ہوئی چیز رکھ لی وہ گمراہ ہے جب تک اس کے مالک کو دریافت نہ کرے (اس سے معلوم ہوا کہ لقطہ کا پہچان کروانا اور بتلانا ضروری ہے)۔

### باب: جانور کا دودھ دوہنا بغیر مالک کی اجازت کے

#### حرام ہے

٣٥١١ - عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کے جانور کا دودھ نہ دھوئے مگر اس کی اجازت سے۔ کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کی کوٹھری میں کوئی آئے اور اس کا خزانہ توڑ کر اس کے کھانے کا غلہ نکال لے جائے؟ اسی طرح جانوروں کے پتھن ان کے خزانے ہیں کھانے کو تو کوئی نہ دھوے کسی کے جانور کا دودھ بغیر اس کی اجازت کے۔ (مگر جو مرتا ہوا بھوک کے وہ بقدر ضرورت کے دوسرے کا کھانا بغیر اجازت کے کھا سکتا ہے۔ لیکن اس پر قیمت لازم ہوگی اور بعض سلف اور محدثین کے نزدیک لازم نہ ہوگی۔ اگر مردار بھی موجود ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ بعضوں کے نزدیک مردار

کھالے اور بعضوں کے نزدیک غیر کاکھانا۔)

۳۵۱۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۵۱۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا (( فَيَنْتَقِلُ )) إِبْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ (( فَيَنْتَقِلُ طَعَامَهُ )) كَرَوَايَةِ مَالِكٍ.

باب: مہمان داری کا بیان

بَابُ الضِّيَافَةِ وَنَحْوِهَا

۳۵۱۳- ابو شریح عدویٰ سے روایت ہے میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب جناب رسول اللہ نے فرمایا جو شخص یقین رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر اس کو چاہیے کہ خاطر داری کرے اپنے مہمان کی تکلف کے ساتھ۔ لوگوں نے کہا تکلف کب تک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تکلف ایک دن رات تک ہے (یعنی ایک دن رات اپنے مقدور کے موافق عمدہ کھانا کھلائے)۔ اور مہمانی تین دن تک ہے (یعنی دو دن معمولی کھانا کھلائے)۔ پھر اس کے بعد جو مہمانی کرے صدقہ ہے۔ اور جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر اس کو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے۔

۴۵۱۳- عَنْ أَبِي شَرِيحِ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أُذُنَايَ وَأَبْصَرْتُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ )) قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (( يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقْلُ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ ))

(۳۵۱۳) ☆ نووی نے کہ اس حدیث سے ضیافت کی تاکید نکلتی ہے اور شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ضیافت سنت ہے واجب نہیں ہے۔ لیکن لیث اور امام احمد کے نزدیک ایک دن رات تک واجب ہے۔ اور امام احمد نے کہا کہ وہ واجب ہے جنگل اور گاؤں کے رہنے والوں پر جہاں مسافر کو بازار میں کھانا نہیں ملتا اور شہر والوں پر واجب نہیں ہے۔

یہ حدیث ایسی عمدہ ہے کہ اس پر عمل سے انسان تمام آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے اور یہ حدیث علم اخلاق کی جڑ ہے۔ علم اخلاق انسان کی روح درست کرنے کے لیے ضروری ہے جیسے علم طب، بدنی صحت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے۔ تمام شرور اور بری باتیں اور آفتیں انسان کی حرکات سے پیدا ہوتی ہیں۔ از ماست کہ برماست اور حرکات کی مصدر غالباً تین چیزیں ہیں زبان اور ہاتھ پاؤں اور شرمگاہ۔ پھر جس نے ان تینوں کو عقل، عین اور شرع مستقیم کے قابو میں رکھا وہ مراد کو پہنچ گیا۔ اور تمام اخلاق کا خلاصہ ایک جملہ میں موجود ہے۔ وہ یہ ہے کہ کوئی حرکت لسانی یا بدنی بدون فکر اور غور اور مطابقت شرع کے نہ کی جائے جب تک آدمی خاموش ہے تو بے فکر ہے جہاں کوئی بات کرنا چاہیے یا کوئی کام تو پہلے سوچنا ضروری ہے کہ اس بات یا کام میں کوئی خرابی حال یا مال میں تو پیدا نہ ہوگی۔ اگر غور سے یہ امر ثابت ہو تو مضائقہ نہیں بشرطیکہ اس بات یا کام کی ضرورت ہو ورنہ بہر حال خاموشی اور سکون بہتر ہے فقط۔

۴۵۱۴- ابو شریح خزاعیؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا ضیافت تین دن تک ہے اور اس کا تکلف ایک دن رات تک چاہیے۔ اور کسی مسلمان کو درست نہیں کہ اپنے بھائی کے پاس ٹھہرے یہاں تک کہ اس کو گناہ میں ڈالے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کس طرح اس کو گناہ میں ڈالے گا؟ آپ نے فرمایا اس کے پاس ٹھہرے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو کھلانے کے لیے۔

۴۵۱۵- وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میرے کانوں نے سنا، آنکھ نے دیکھا، دل نے یاد رکھا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۴۵۱۶- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ! آپ ہم کو بھیجتے ہیں پھر ہم اترتے ہیں کسی قوم کے پاس وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا اگر تم اترو کسی قوم کے پاس پھر وہ تمہارے واسطے وہ سامان کر دیں جو مہمان کے لیے چاہیے تو تم قبول کرو اگر وہ نہ کریں تو ان سے مہمانی کا حق جیسا ان کو چاہیے لے لو۔

۴۵۱۴- عَنْ أَبِي شَرِيحِ الْخَزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَجِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْتِمَهُ )) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يُؤْتِمُهُ قَالَ (( يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِبِهِ بِهِ ))

۴۵۱۵- عَنْ شَرِيحِ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَذْنَابِي وَبَصُرَ عَيْنِي وَوَعَاهُ قَلْبِي حِينَ تَكَلَّمْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَذَكَرَ فِيهِ (( وَلَا يَجِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْتِمَهُ بِمِثْلِ )) مَا فِي حَدِيثِ وَكَيْفَ.

۴۵۱۶- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضِّيْفِ فَأَقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضِّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ ))

(۴۵۱۴) ☆ تو خواہ مخواہ وہ اس کی نصیبت کرے گا کہ بڑا بے حیا آدمی ہے یا کہیں سے حرام مال لا کر کھلائے گا تو ہر حال میں گناہگار ہوگا۔ غرض تین روز سے زیادہ رہنا جائز نہیں البتہ اگر وہ خود درخواست کرے یا یہ یقین ہو کہ اس کے زیادہ رہنے سے وہ ناراض نہ ہوگا تو قباحت نہیں ہے۔ (نووی)

(۴۵۱۶) ☆ امام احمد اور لیث نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور جمہور نے تاویل کی ہے کہ یہ حدیث مضطر کے باب میں ہے جو بھوکے مارے مرتا ہو اس کی ضیافت واجب ہے اگر لوگ نہ کریں تو وہ اپنی حاجت کے موافق ان کے مال میں بھرنے لے۔ یا مراد یہ ہے کہ تم ان سے یہ حق وصول کرو زبان سے ان کی شکایت بیان کر کے یا یہ حدیث اداسل اسلام میں تھی مہمانداری جب واجب تھی بعد اس کے منسوخ ہو گئی۔ حضرت نے صلح کی تھی کافروں سے اس شرط پر کہ وہ مہمانداری کریں مسلمانوں کی۔ پر یہ دونوں تاویلیں ضعیف اور باطل ہیں کیونکہ صلح کی کوئی دلیل چاہیے اور صلح اس شرط پر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہوئی نہ کہ رسول اللہ کے زمانہ میں۔ (نووی)

بڑی ہوئی چیز ملنے کے مسائل

باب: جو مال اپنی حاجت سے فاضل ہو وہ بھائی مسلمان کی خاطر داری میں صرف کرے

۴۵۱۷- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم سفر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص اونٹنی پر سوار آپ کے پاس آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زائد سواری ہے وہ اس کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس فاضل تو شہ ہو وہ اس کو دے دے جس کے پاس تو شہ نہیں۔ پھر آپ نے بہت سی قسم کے مال بیان کئے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھے کہ ہم میں سے کسی کا حق نہیں ہے اس مال میں جو اس کی حاجت سے فاضل ہو۔

باب: جب تو شہ کم ہوں تو سب تو شہ ملا دینا مستحب ہے

۴۵۱۸- ایاس بن سلمہ سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے ہم جناب رسول اللہ کے ساتھ نکلے ایک لڑائی میں وہاں ہم کو تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) یہاں تک کہ ہم نے قصد کیا سوار یوں کے کاٹنے کا۔ تو جناب رسول اللہ نے حکم دیا ہم نے اپنے تو شوں کو جمع کرنے کا۔ اور ایک چمڑا بچھایا اس پر سب لوگوں کے تو شے اکٹھے ہوئے۔ سلمہ نے کہا میں لمبا ہوا اس کے ناپنے کے لیے تو ناپا اس کو وہ اتنا تھا جتنی جگہ میں بکری بیٹھتی ہے اور ہم لوگ (الشکر کے) چودہ سو تھے۔ پھر ہم سے لوگوں نے کھایا

باب استِحْبَابِ الْمُؤَاسَاةِ  
بِفُضُولِ الْمَالِ

۴۵۱۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَيَّ رَاحِلَةً لَهُ قَالَ فَجَعَلْتُ يَصْرِفُ بَصْرَهُ بَيْنَنَا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَيَّ مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَيَّ مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ »

باب استِحْبَابِ خَلْطِ الْأَزْوَادِ إِذَا قَلَّتْ  
وَالْمُؤَاسَاةِ فِيهَا

۴۵۱۸- عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَأَصَابَنَا جَهْدٌ حَتَّى هَمَمْنَا أَنْ نَنْحَرَ بَعْضُ ظَهْرِنَا فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَجَمَعْنَا مَزَاوِدَنَا فَبَسَطْنَا لَهُ نِطْعًا فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَيَّ النَّطْعِ قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِأَحْزَرَةٍ كَمْ هُوَ فَحَزَرْتُهُ كَرِبْضَةِ الْعَنْزِ وَنَحْنُ أَرْبَعُ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ حَشَوْنَا جُرْبِنَا

☆ (۴۵۱۷) بلکہ وہ اس مسلمان کا حق ہے جس کو اس کی احتیاج ہو اور یہ حکم استِحْبَاباً ہے نہ کہ وجوباً۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ مال میں زکوٰۃ کے سوا دوسرا حق نہیں ہے۔

☆ (۴۵۱۸) امام نووی نے کہا اس حدیث میں دو معجزے ہیں حضرت کے ایک تو کھانا بڑھ جانا دوسرا پانی بڑھ جانا۔ ماذری نے کہا یہ معجزہ اس طرح پر تھا کہ جو بڑھایا پانی کا صرف ہوتا اللہ تعالیٰ اس کے عوض دوسرا جز اور پیدا کر دیتا یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے۔ اور آپ کے معجزے دو قسم کے ہیں ایک تو قرآن مجید جو بتواتر ثابت ہے۔ دوسرے جیسے کھانا بڑھنا یا پانی بڑھنا اور مانند اس کے اور یہ لفظ اگرچہ متواتر ہے

بڑی ہوئی چیز ملنے کے مسائل

خوب پیٹ بھر کر اور اس کے بعد اپنے اپنے توشہ دان کو بھر لیا۔ تب جناب رسول اللہ نے فرمایا وضو کا پانی ہے؟ ایک شخص ڈول میں ذرا سا پانی لے کر آیا۔ آپ نے اس کو ایک گڑھے میں ڈال دیا اور ہم سب لوگوں نے اسی پانی سے وضو کیا، خوب بہاتے جاتے تھے، چودہ سو آدمیوں نے۔ بعد اس کے آٹھ آدمی اور آئے انھوں نے کہا وضو کا پانی ہے؟ جناب رسول اللہ نے فرمایا وضو ہو چکا۔

فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ (( فَهَلْ مِنْ وَضُوءٍ )) قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِإِدَاوَةٍ لَهُ فِيهَا نُطْفَةٌ فَأَفْرَغَهَا فِي قَدَحٍ فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا نُدَغِفِقُهُ دَغْفِقَةً أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوا هَلْ مِنْ طَهُورٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( فَرِغَ الْوَضُوءُ ))



اللہ نہیں ہیں پر معناتواتر ہیں جیسے حاتم کی سخاوت یا احنف بن قیس کا علم۔ اور دوسرے یہ کہ صحابہ کرام کا سکوت ایسے معجزے بیان ہوتے وقت دلیل ہے اس کے صحت کی۔

ت۔ت۔ت بالخیر





## شرعی احکام کا دلنشین، دل آویز اور دلکش مجموعہ

# ضیاء الکلام

از قلم: ابوضیاء محمود احمد غضنفر

زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دلزبا، دلنریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

♦ سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب، پھر اس حدیث کا ترجمہ، پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی، پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔

♦ ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔

♦ کاغذ، طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ عمدہ اور نفیس ہیں۔

♦ اہل نظر، اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما گلہ دستہ احادیث کا ایک انمول تحفہ۔

♦ ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔

♦ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔